دنیائے نقابت کے

درخشندہ ستارے

حصہ اول

حصہ دوم

محمد نوید شاکر چشتی

مکتبہ زین العابدین

دنیائے نقابت کے

درخشندہ ستارے

(حصہ اوّل)

مؤلف

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

ناشر

مکتبۂ زین العابدین

ضابطہ :

نام کتاب: دنیائے نقابت کے درخشندہ ستارے

مرتب: قاری محمد نوید شاکر چشتی 03004300213 -

تاریخ اشاعت: جولائی:2010ء بمطابق رجب المرجب شریف

بار دوم: جنوری 2014ء بمطابق ربیع الاوّل شریف

تعداد: 1100

قیمت (مکمل سیٹ، دو حصے) =/540 روپے

رابطہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ قادریہ
دربار مارکیٹ لاہور

کرمانوالہ بک شاپ
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

نیو منہاج بک شاپ
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ نعیمیہ بک سٹال
اُردو بازار لاہور

مکتبہ نظامیہ کتاب گھر
اُردو بازار لاہور

ہجویری بک شاپ
دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ صراط مستقیم
داتا دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ تنظیم الاسلام
گوجرانوالہ

رضا کیسٹ ہاؤس
بوہڑ گیٹ ملتان

شریف سنز
کوتوالی بازار فیصل آباد

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو امام فن نقابت

اُستاذ النقباء

جناب الحاج محمد اختر سدیدیؒ صاحب

کے نام کرتا ہوں جن کے پڑھے ہوئے نعتیہ کلام آج بھی

انہی کے انداز سے رہنمائی لیکر محافل میں پڑھ کر نقیب حضرات سامعین

سے داد تحسین حاصل کرتے ہیں

گدائے کوئے مدینہ

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

0300-4300213

فہرست

چند سطریں میری طرف سے!

ہر طرح کی حمد وثناء خدوند کریم کیلئے ہے جو خالق کل شئی ہے اور کروڑوں صلوۃ و سلام کی مستحق ہے وہ ہستی جن پر صحراؤں کے ذرات...... سمندروں میں پانی کے قطرات ......اور ہر شجر پر موجود پتے...... ہر وقت ہر گھڑی...... ہر ساعت درود وسلام پڑھنے میں مصروف ہیں

امّا بعدُ!

اسلام ایک جامع دین فطرت ہے جس کے قوانین کا واضع خود رب کائنات ہے ......جس نے اس دین فطرت کی ترویج واشاعت کیلئے انبیاء کرام کا ایک طویل سلسلہ چلایا ......اور سید دو جہاں فخر مرسلاں، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سر مبارک پر ختم نبوت کا تاج سجا کر آئندہ کیلئے دروازہ نبوت بند کر دیا اور تا قیامت علماء کرام کو **العلماء وارثۃ الانبیاء** کے فرمان کے مطابق تبلیغ دین متین کی عظیم اور بابرکت امانت سونپی علماء کرام نے اس مبارک امانت کو سینہ در سینہ منتقل کرنے کا بیڑا اُٹھایا اور اپنی تبلیغ لسانی وتحریری کے ذریعے قرآن وسنت کی ترویج واشاعت کرتے رہے بندہ ناچیز کوئی عالم تو نہیں مگر علماء کرام سے نسبت رکھنے والا اور علم دین کے وارثوں کی محبت کی مہک بحثیت ایک طالب علم سانسوں میں بسانے والا ضرور ہے

بندہ عاجز نے بھی اپنی عاجزانہ بساط کے مطابق محض فضل خداوندی اور صدقہ نعلین مصطفیٰ ﷺ سے نقابت وخطابت کے قواعد وضوابط پر مبنی کتاب (اشرف النقابت) لکھی...... الحمد اللہ اس کے پہلے ایڈیشن کو ہی بہت پذیرائی ملی اور اسکے بعد ایک کتاب "اشرف الخطابت" کے نام سے مارکیٹ میں باذوق قارئین کے لئے پیش کی گئی......اور تیسری کتاب "بارہ نقابتیں" کے نام سے مارکیٹ میں آکر داد محبت وشفقت حاصل کر چکی ہے

اور اب کتاب ھذا " دنیائے نقابت کے درخشندہ ستارے" پارٹ اول کا مصدر وماخذ میری وہ سوچ تھی جو اکثر راقم الحروف کے ذہن کا گھیراؤ رکھتی تھی! کہ بچپن سے یہ دیکھنے میں آیا کہ زمانہ طالبعلمی میں کبھی مسجد میں ہونے والے اعلان یا اشتہارات کے ذریعے پبلسٹی کئے گئے اپنے پسندیدہ مقرر کی تقریر کو ذوق وشوق سے سننے کیلئے دور دراز کا سفر

طویل اور مشکل راستہ بھی آسان نظر آتا...... اگر راہ چلتے کسی کانفرنس، جلسہ یا محفل نعت کے اشتہار پر اپنے پسندیدہ مقرر کا نام نظر آتا، تو ان کو سننے کا شوق، یونہی اشتیاق کا لباس اوڑھ کر انگ انگ میں انگڑائیاں لینے لگتا اور اس دن کا بڑی شدت سے انتظار کیا جاتا

اور یہ تجربے سے بات ثابت ہے کہ ایک پسندیدہ مقرر کی تقریر، پسندیدہ مصنف کی تصنیف، پسندیدہ مولف کی تالیف، پسندیدہ شاعر کا شاعرانہ کلام اور ایک پسندیدہ نقیب کی نقابت جہاں پڑھنے اور سننے والوں کیلئے ایک باذوق طریقہ سے حصول علم کا سازگار وسیلہ بنتی ہے وہیں اس کے مشکل سے مشکل الفاظ و انداز بھی اپنے طالب کیلئے آسان فہم اور قابل توجہ ہوتے ہیں

اور میں اس حوالے سے جگر گوشہ مفسر قرآن، برادر مکرم محمد توصیف حیدر صاحب کو داد تحسین پیش کرنا چاہوں گا! کیونکہ ان کی تالیف کردہ اور تصنیف کردہ کتابیں مثلاً اوکاڑوی کی تقریریں، حسن نقابت، نقابت کی ڈائری وغیرہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہیں

"دنیائے نقابت کے درخشندہ ستارے" کتاب ھذا میں پورے پاکستان میں پڑھنے والے چند نامی گرامی نقباء کی مختلف محافل میں کی ہوئی نقابتیں ہیں جو ڈاک کے ذریعے یا بالمشافہ نقباء حضرات نے راقم الحروف تک پہنچائیں...... کچھ مذہبی اور کاروباری مصروفیات کی بنا پر میں اپنے اکثر نقیب بھائیوں سے رابطہ نہ کر سکا اور جس وجہ سے کتاب ھذا کی کمپوزنگ کے بعد تک کچھ معروف نقیبوں کے فون آتے رہے اور وہ مان بھرا شکوہ بھی کرتے رہے کہ قاری صاحب آپ نے ہمیں موقع نہیں دیا...... آئندہ نئے ایڈیشن میں انھیں ضرور موقع دیا جائے گا...... دعا یہ ہے کہ خالق کائنات اس حقیرانہ، فقیرانہ کاوش کو قبول فرمائے...... آمین

دعاؤں کا طالب: الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی 0300-4300213

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْن

صدق اللّٰہ العظیم

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ

لکل ھول من الاھوال مقتحم

تیری ثناء کہ خداوند لا یزال ہے تو

یہ شان تیری کہ ہر شان میں کمال ہے تو

اور!

تیرا کمال ہی دنیا کے ہر کمال میں ہے

یہ ہے تیری مثال کہ بے مثال ہے تو

اور!

وہ قرآن ہے کہ جس میں ریب نہیں

اور وہ محمد ہیں کہ جن میں عیب نہیں

اور جمیع کل علم ہے جب قرآن

کون کہتا ہے کہ ان کو علم غیب نہیں

اورذراغورفرمائیں......کہ! **قرآن کیا ہے ؟**

قرآن	---	حسن		کائنات	ہے
قرآن	---	زینت		کائنات	ہے
قرآن	---	روح		جہاد	ہے
قرآن	---	دل	کا	سرور	ہے
قرآن	---	حق	کا	نور	ہے
قرآن	---	پیکر		انوار	ہے
قرآن	---	کلام		پروردگار	ہے
قرآن	---	مخبر	روز	شمار	ہے
قرآن	---	مومن	کا	طرفدار	ہے
قرآن	---	کتابوں	کا	سردار	ہے
قرآن	---	سے کائنات	میں	بہار	ہے
قرآن	---	پیغام		کریم	ہے
قرآن	---	نسخہ		عظیم	ہے

ہاں!ہاں!...... یہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ جس میں فرمانِ خداوندی ہے......کہ!

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

یعنی!اس پاک کتاب میں کوئی شک نہیں

ہاں ! بے شک ! اس کتاب میں کوئی عیب نہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہی نہیں بلکہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے کہ قرآن میں کوئی ریب نہیں......کیونکہ یہ تو ایسی بلند عظمتوں کی حامل

کتاب ہے......کہ!

اس کتاب کی عظمتیں ...... بے مثال ہیں

اس کتاب کے حکمتیں ...... بے مثال ہیں

اس کتاب کے احکامات ...... بے مثال ہیں

اس کتاب کے کلمات ...... بے مثال ہیں

اس کتاب کی سطور ...... بے مثال ہیں

اس کتاب کے حروف ...... بے مثال ہیں

اس کتاب کے رکوع ...... بے مثال ہیں

اس کتاب کے پارے ...... بے مثال ہیں

اس کتاب کے الفاظ سارے ...... بے مثال ہیں

اس کتاب کی سورتیں ...... بے مثال ہیں

اس کتاب کی ساری آیتیں ...... بے مثال ہیں

اور جس عظیم، رحیم، کریم نبی ﷺ پر نازل ہوئی وہ نبی ﷺ بھی تمام انبیاء کرام میں سے بے مثل و بے مثال ہیں......کیونکہ!

لب صادق سے جو سخن تقریر ہو جائے

کبھی قرآن بن جائے کبھی تفسیر ہو جائے

اور میں جب دیکھوں جدھر دیکھوں آقا تجھے دیکھوں

تو میری آنکھ کی پتلی میں یوں تحریر ہو جائے

کلام پاک میں خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے......کہ!

انا نحن نزلنا الزکر وانا له لحفظون

بے شک ہم نے ہی اس قرآن کو اتارا ہم ہی اس کے محافظ ہیں

اور ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

قد جاءکم من اللہ نورٌ وکتٰبٌ مبین

تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب

یعنی کہ اللہ عزوجل نے اس کائنات کے اندر ہدایت کیلئے دو نور بھیجے ایک نور رب کائنات نے کتاب کی شکل میں اُتارا اور دوسرا نور رب کائنات نے اپنے محبوب ﷺ کی صورت میں اُتارا ہے......یعنی!

یہ بھی قرآن ہے --- وہ بھی قرآن ہے
یہ بھی رہنما ہے --- وہ بھی رہنما ہے
یہ جنت کے قریب کرنے والا --- وہ جنت تقسیم کرنے والا
اس میں بھی کمال ہے --- اس میں بھی کمال ہے
اس میں بھی جمال ہے --- اس میں بھی جمال ہے
اس میں بھی رفعتیں ہیں --- اس میں بھی رفعتیں ہیں
اس سے بھی ہدایت حاصل ہوتی ہے --- اس سے بھی ہدایت حاصل ہوتی ہے
اس میں بھی رعنائیاں ہیں --- اس میں بھی رعنائیاں ہیں
اس میں بھی پاکیزگی ہے --- اس میں بھی پاکیزگی ہے
اس میں بھی برکتیں ہیں --- اس میں بھی برکتیں ہیں
اس قرآن کے پارے حسیں ہیں --- میرے آقا کے نظارے حسیں ہیں
اس قرآن کی سطریں کالی ہیں --- میرے مصطفیٰ کی زوالفیں کالی ہیں
یہ جہنم سے ڈرانے والا --- وہ جہنم سے نجات دلانے والا
یہ نسبتوں کا ترجمان ہے --- وہ بخشش کا سامان ہے

یہ لاریب کلام جلیل ہے --- وہ روز محشر عاصیوں کا وکیل ہے
یہ منبع رشد و ہدایت ہے --- وہ جان رحمت صاحب شفاعت ہے
اس کے سارے پیغام سچے --- اس کے سارے غلام سچے
اس کی آیات کا شمار پاروں میں --- میرے آقا ﷺ کے صحابہ کا شمار ستاروں میں

ایسے حسین نظارے...... ایسے دلنشیں نظارے...... ایسے وجد آفریں نظارے...... کہ جو ایک مرتبہ ان حسین نظاروں کا نظارہ کرتا...... اس نظارہ کرنے والے کے لب سے یہی نکلا کرتا تھا...... کہ!

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

کیونکہ!

یہ بھی قرآن ہے --- وہ بھی قرآن ہے
یہ کتاب انقلاب --- وہ پیغمبر انقلاب
یہ قرآن چپ چاپ --- وہ قرآن بولتا ہوا
یہ قرآن ٹھہرا ہوا --- وہ قرآن چلتا پھرتا ہوا
یہ قرآن آنے والا --- وہ قرآن پڑھ کے سنانے والا
یہ قرآن لفظ --- وہ قرآن معنیٰ
یہ قرآن متن --- وہ قرآن تشریح
قیامت تک اس قرآن کی شریعت ہوگی --- قیامت تک میرے آقا کی رحمت ہوگی
اس قرآن کو پڑھنا عبادت --- اس قرآن کو دیکھنا عبادت

محترم سامعین!

اب تلاوت قرآن سے ہمارے قلوب واذہان کو...... قرآن کی نور "علی نور" ہدایت کی روشنی سے مزین کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں...... اس عظمت والی کتاب قرآن مجید کو اپنے سینے میں محفوظ کرنے والے قاری قرآن...... رموز قرأت وتجوید کو خوش اسلوبی سے ادا فرمانے والے قاری قرآن...... میری مراد! زینت القراء، قاری خادم بلال مجددی صاحب ہیں...... تو تلاوت قرآن پاک کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں...... محبتوں کے شہر گوجرانوالہ سے تشریف لائے ہوئے ہمارے محترم مہمان قاری قرآن...... جناب قاری خادم بلال مجددی صاحب

محترم سامعین!

جس محفل میں...... جس نشست میں...... جس گھر میں...... قرآن کا ذکر خیر کیا جائے وہاں کی ہوا اور فضا بھی نور "علی نور" ہو جاتی ہے...... اور جس جگہ پہ حضور سید دو عالم ﷺ کا ذکر پاک کیا جائے...... حضور ﷺ کے فضائل وشمائل کا ذکر کیا جائے...... آقا ﷺ کے حسین شہر پاک کا ذکر کیا جائے یا آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا ذکر کیا جائے تو وہ جگہ بھی ملائکہ کیلئے قابل رشک بن جاتی ہے...... اور یہ بھی حقیقت ہے کہ قرآن کی نسبت ایک پڑھنے والے کو قاری بنا دیتی ہے اور سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت صحابی بنا دیتی ہے

محترم سامعین!

میں قربان جاؤں! ایک غزوہ کے اندر میرے کریم آقا ﷺ جلوہ فرما ہیں...... سامنے سے ایک کافر ہاتھ میں ننگی تلوار لئے ہوئے ہے...... اس نے پہلے کریم آقا ﷺ کو نہ دیکھا تھا...... ہاتھ میں ننگی تلوار ہے اور وہ کشاں کشاں...... اپنے ناکام ارادے سے آقا ﷺ کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا...... اور قریب آ کر...... دلوں کو قرار اور سکون

بخشنے والی صورت کو دیکھا تو اپنے ساتھی کافروں سے کہنے لگا کہ یہ حسین چہرے والے ماہ جبین کون ہیں؟ ارے دیکھو تو یہ صورت ایسی کمال صورت ہے...... جو دیکھنے والے کے دل میں اُتر جاتی ہے...... ساری تھکن مٹا دیتی ہے...... ارے بتاؤ تو سہی کہ یہ اتنی با جمال اور بے مثال...... اور باکمال ہستی کون ہیں؟ بتانے والوں نے بتایا کہ یہی تو وہ کمال ہستی ہیں...... جو ہر دیکھنے والے کے دل میں یوں بستی ہے کہ دیکھنے والا بول اُٹھتا ہے...... کہ!

یا مصطفیٰ خیرالوریٰ تیرے جیا کوئی نئیں
کنوں کہواں تیرے جیا تیرے جیا کوئی نئیں

لوگوں کے بتانے کے بعد...... کہ یہی تو ہستی محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں...... یہی تو مسلمانوں کے ملجا و ماویٰ ہیں...... یہی تو حاجت روا ہیں...... یہی تو کریم بے بسوں کے بس ہیں...... یہی آقا تو مصطفیٰ ﷺ ہیں...... اور مجتبیٰ ہیں...... اور شافع روز جزا ہیں...... تو چشم فلک گواہ ہے...... نگاہ ملائکہ شاہد ہے...... اس بات پر کہ وہ آنے والا شخص حضور ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھتا جاتا ہے اور کہتا جاتا ہے...... کہ اے لوگو! اتنا سوہنا چہرہ، اتنا معصوم چہرہ، اتنا حسین چہرہ، اتنا دلنشین چہرہ، کسی جھوٹے شخص کا نہیں ہو سکتا...... اور پھر وہ شخص دیکھتے ہی دیکھتے...... بے سہاروں کو پناہ دینے والے آقا ﷺ...... مریضوں کو دردِ دل کی دوا دینے والے آقا ﷺ...... اور پتھر مارنے والوں کو دعا دینے والے آقا ﷺ...... اور حق کے متلاشیوں کو حق سے ملا دینے والے آقا ﷺ...... کی بارگاہ بے مثال میں اور آپ ﷺ کے قدمین بے مثال میں بیٹھ کر عرض کرتا ہے

یا رسول اللہ ﷺ!

ذرا لسان اللہ والی زبان ہلایئے تو سہی! ایک عقدہ حل فرمایئے تو سہی...... کہ اگر میں آپ ﷺ کا کلمہ پڑھ کر...... تہہ دل سے یقین کے ساتھ مسلمان ہو جاتا ہوں تو مجھے کیا ملے گا!

میرے آقا حضور سرور کونین ﷺ کی مبارک زبان ہلتی ہے اور اس آنے والے شخص کی تقدیر بدلتی ہے...... سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اسلام قبول کرتے ہو تو تجھے جنت ملے گی اور حوران جنت تمہارا انتظار کریں گی...... اس آنے والے شخص نے جب دلوں کو قرار...... اور روح کو راحت بخشنے والی آقا ﷺ کی گفتگو سنی تو فوراً کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا...... یعنی...... وہ آنے والا آقا ﷺ کا حبدار ہو گیا...... اسیر زلف سرکار ﷺ ہو گیا...... اور جنت میں اپنے حصے کا حقدار ہو گیا...... کفر کی ظلمتوں کو چھوڑ کر اسلام کی نورانیت کا طرفدار ہو گیا...... اور اس غزوہ میں اللہ کریم نے اس پر اتنا کرم فرمایا کہ وہ شہادت کے رتبے اور سعادت سے سرفراز ہو گیا...... اور میرے کریم آقا ﷺ کی وہ زبان ہلتی ہے کہ جس زبان پہ خدا بولتا ہے سید دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا!

جس کسی نے جنتی کی زیارت کرنی ہے وہ اس صحابیؓ کی طرف دیکھ لے

سامعین گرامی قدر!

خالق کائنات نے ہمیں قرآن پاک عطا فرمایا...... حضرت علی شیر خدا ؓ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں ایک حافظ قرآن ہو، باعمل ہو، حلال کو حلال جانے اور حرام سے اجتناب کرے تو میں نے اپنے کریم آقا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ حافظ قرآن بھی جنت میں داخل ہو گا اور اس کے گھر کے ایسے دس افراد بھی جنت میں داخل ہوں گے جن کو جہنمی قرار دیا جا چکا ہو گا اللہ عزوجل اس باعمل حافظ قرآن کی برکت سے ان تمام کو بھی جنت میں داخل فرمائے گا

کہہ دیجیے...... سبحان اللہ! بلند آواز سے کہہ دیجیے...... سبحان اللہ

سامعین گرامی قدر!

اب سلسلہ شروع ہونے والا ہے...... محبت کی فراوانی کا...... عقیدت کی ترجمانی کا...... بحر عشق کی جولانی کا...... حسن خوش بیانی کا...... محبتوں کے اقرار کا...... قلوب کی بہار کا...... ثنائے محبوب خدا کا...... یعنی نعت مصطفی ﷺ کا!

تو میں آپ حضرات کے سامنے سلسلہ نعت شروع کرنے سے پہلے یوں عرض کرنا چاہوں گا اور اس کلام کو بروقت پیش کرنا آپ حضرات کے ذوق محبت کا حق سمجھوں گا...... کہ!

آؤ ہم سرکار کی باتیں کریں
ان کے خلق و پیار کی باتیں کریں
زندگی کی روشنی ہم کو ملے
نور کے مینار کی باتیں کریں
ہم بڑے کاموں پہ قابو پا سکیں
اس بڑی سرکار کی باتیں کریں
امن عالم آج پیدا ہو سکے
اس بڑے کردار کی باتیں کریں
تیری عظمت ہے جلالی ان کا نام
ہر گھڑی بس یار کی باتیں کریں

محترم سامعین!

نعت سن کر...... دلوں کے قرار کا سامان کرنے والے! حضور ﷺ کے حسین گنبد خضریٰ کے جلوؤں کو دن رات نگاہوں میں سجائے پھرنے والے...... آقا ﷺ کے غلاموں یہ نعت کیا ہے؟

نعت گوئی سنت رحمان ہے
جس پہ شاہد خود یہ قرآن ہے
نعت ہے ایمان کی روح رواں
نعت سے اللہ کی رضوان ہے
نعت سے مقصود ہے محبوب کل

نعت قول و فعل کا عنوان ہے
نعت ہوتی ہے قبول اس شخص کی
جس کے دل میں عشق کا فیضان ہے
نعت کی توفیق جس کو ملی
کس قدر خوش بخت وہ انسان ہے
لائق تعظیم ہے ہر نعت گو
کیونکہ وہ سرکار کا مہمان ہے

اور ہمارا تو یہ محبت بھرا عقیدہ ہے..... کہ!

نعت --- ذکر خیرالوریٰ ہے
نعت --- نام حبیب خدا ہے
نعت --- بزم محبت ہے
نعت --- انجمن الفت ہے
نعت --- وجہ قرار ہے
نعت --- قلبی کیفیت کا اظہار ہے
نعت --- اذکار کی سردار ہے
نعت --- گلستانوں میں بہار ہے
نعت --- عشق کا شہکار ہے
نعت --- پیکر انوار ہے
نعت --- طریق محبت ہے
نعت --- ہدیہ عقیدت ہے

جب کبھی کسی عارف سے...... محبت رکھنے والے سے...... اور لوگوں کو تصور ہی تصور میں سوئے طیبہ لیجانے والے سے...... پوچھا گیا کہ آپ سرکار دو عالم ﷺ کی نعت میں کیا کہتے ہیں...... تو عارف، درویش، قلندر، محبت کا سکندر، نعت سرکار ﷺ کا نام سنتے ہیں تڑپ جاتا ہے...... اور زبان حال سے نعت سرور کونین ﷺ کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہوئے امر ہو جاتا ہے...... کہ حضور سرور کونین ﷺ کی عزت و ناموس پر اپنی جان فدا کرنے والے دیوانو، پروانو! یاد رکھنا...... کہ نعت کیا ہے؟

آقا تیرے پیار کی باتیں ہیں
رخ کی ابرو کی رخسار کی باتیں ہیں
پھول کی پتی میں جس کی مہک ہے پنہاں
اس گلشن نوری کے نکھار کی باتیں ہیں
جس کی ایک جھلک ہیں یہ سورج چاند تارے
اس نور کے پیکر کے انوار کی باتیں ہیں
حضور ﷺ کے دیوانو ادب سے بیٹھو محفل میں
دلدار کی باتیں ہیں من ٹھار کی باتیں ہیں

اور! یہ بھی یاد رکھنا...... کہ!

اگر نعت سے دل کسی کا جلتا ہے تو جلنے دو
یہ عشق کی باتیں ہیں یہ یار کی باتیں ہیں

سامعین گرامی قدر!

اب الفاظ سے دامن چھڑا کر...... اپنے من کو محبت سرکار ﷺ سے ہشیار بنا کر...... اپنے دامن خاکی کو راہ محبت میں بچھا کر...... تعظیم محفل سرکار ﷺ میں نظریں جھکا کر ہم نعت سرور کونین ﷺ سنتے ہیں...... تو آپ حضرات کو سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سنت کا فیضان لیکر...... نعت سرکار دو عالم ﷺ سنانے کیلئے تشریف لاتے ہیں...... میرے آقا ﷺ کے ثنا خوان اور غلام...... رموز سوز و گداز سے آشنا ثنا خوان...... میری مراد! جناب الحاج محمد نذیر حسین نظامی صاحب ہیں

میں انتہائی محبت سے ...... انتہائی خلوص سے ...... عرض کرتا ہوں جناب الحاج محمد نذیر حسین نظامی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور ہم سب سرکار ﷺ کے نام لیواؤں کو اپنی پیاری اور سوز و گداز کی چاشنی رکھنے والی آواز میں نعت سرور کونین ﷺ سنائیں

جناب الحاج نذیر حسین نظامی صاحب

سامعین ذی وقار!

ہمارے محترم المقام مہمان ثناء خوان ...... بلکہ ثناء خوانوں میں مثل گوہر ثناء خوان ...... جناب الحاج محمد نذیر حسین نظامی صاحب ...... اپنی محبتوں کی رفعت ...... پہاڑوں جیسی عقیدت ...... کلیوں جیسی معصومیت ...... اور گلاب جیسی مسکراہٹ رکھنے والی آواز میں حضور سرور دو عالم ﷺ کی نعت پاک پیش فرما رہے تھے...... بلکہ میں تو یوں کہوں گا کہ محبت سرکار ﷺ میں گرفتار دلوں کو الفاظ کی صورت میں نعت نبی سنا کر مزید عقیدتوں کا اثاثہ و سامان دے رہے تھے...... تو ان کی پڑھی ہوئی...... نعت پاک کے حسین الفاظ میرے من کے تار تار کو ہلا ہلا کر...... بلا کر بلا کر...... یوں کہہ رہے تھے...... کہ!

اس رنگ سے اب مدح رسول دوسرا ہو
انداز جدا لہجہ جدا فکر جدا ہو
قرآن کے الفاظ ہوں اور فکر رضا ہو
لہجے میں محمد ﷺ کے خدا بول رہا ہو
اس شخص کا انجام نہ جانیئے کیا ہو
جو شخص محمد ﷺ کی نگاہوں سے گرا ہو
اخلاص ہو الفت ہو محبت ہو وفا ہو
اوصاف یہ جب ہوں تو محمد ﷺ کا گدا ہو
اس واسطے جنت کو خداوند نے بنایا
یہ بھی میرے محبوب کی نعتوں کا صلہ ہو

کیونکہ!

خدا کی رضا ہے --- محمد ﷺ کی ذات میں
اللہ کی محبت ہے --- محمد ﷺ کی ذات میں
اک نور اجالا ہے --- محمد ﷺ کی ذات میں
ہر دکھ کا مداوا ہے --- محمد ﷺ کی ذات میں
غریبوں کا آسرا ہے --- محمد ﷺ کی ذات میں
ہر غم کا سہارا ہے --- محمد ﷺ کی ذات میں
اک حسن سراپا ہے --- محمد ﷺ کی ذات میں
چاند کی حیاء ہے --- محمد ﷺ کی ذات میں
سورج کی ضیاء ہے --- محمد ﷺ کی ذات میں
ستاروں کا تبسم ہے --- محمد ﷺ کی ذات میں

بلکہ! میں تو یوں کہوں گا...... کہ!

سارے کا سارا جہاں ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں

محترم سامعین!

جب بھی آقا ﷺ کے کسی غلام کا ذوق اپنے اوج پر...... اپنے عروج پر رقص کرنے لگتا ہے تو اس گھڑی غلام مصطفیٰ یوں کہتا ہے...... کہ!

جو منکر ہو نبی کا حق کا بندہ ہو نہیں سکتا
بغیر حب نبی ﷺ ایمان پختہ ہو نہیں سکتا
کہوں میں یا رسول اللہ اور جاؤں نار دوزخ میں
محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ گوارا ہو نہیں سکتا
حصار زندگی ہو یا میدان عرصہ محشر
غلام مصطفیٰ واللہ رسوا ہو نہیں سکتا

اب آج کی اس ذکر مصطفیٰ ﷺ کی پیاری...... محبت بھری...... اور محبتوں کی طہارت سے نکھری ہوئی پاک محفل سرور کونین ﷺ کے اگلے ثناء خوان تشریف لاتے ہیں...... میری مراد...... واجب الاحترام، لائق صد احترام، میرے آقا ﷺ کے ثناء خوان...... اور پیارے سے غلام...... قاری محمد افضال انجم صاحب ہیں...... تو میں بڑے ادب سے بڑے پیار سے...... قاری قرآن اور آقا ﷺ کے ہر دلعزیز ثناء خوان ...... محترم المقام جناب قاری محمد افضال انجم صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ محترم قاری صاحب تشریف لائیں...... اور اپنے لبوں پر نام سرکار ﷺ کی مسکراہٹیں اور ضیائیں سجانے والے...... یا رسول اللہ ﷺ...... کی صدائیں ہر گھڑی...... ہر ساعت ...... ہر لحہ بلند فرمانے والے...... خوش نصیب غلاموں کو آقا سرور کونین ﷺ کی نعت پاک سنائیں!

تو آپ حضرات کے نعروں کی گونج کے سائے میں تشریف لاتے ہیں
محترم جناب قاری محمد افضال انجم صاحب

حضرات گرامی قدر!

بڑی محبت سے آپ حضرات نے ہماری آج کی محفل پاک میں تشریف لائے ہوئے مہمان ثنا خوان سے...... محبوب رحمٰن آقا، سید ذیشان آقا ﷺ کی نعت پاک سماعت فرمائی...... تو مزید توجہ چاہوں گا...... کہ!

وہ نبی ذات کریم بھی --- یا نبی ﷺ، یا نبی ﷺ
وہ روف بھی اور کریم بھی --- یا نبی ﷺ، یا نبی ﷺ
وہ جمال رفعت سروری --- یا نبی ﷺ، یا نبی ﷺ
وہ کمال شوکت حیدری --- یا نبی ﷺ، یا نبی ﷺ
وہ رئیس جود دوام بھی --- یا نبی ﷺ، یا نبی ﷺ
وہ امیر فیض کرام بھی --- یا نبی ﷺ، یا نبی ﷺ
وہ نسیم بخت سلیم بھی --- یا نبی ﷺ، یا نبی ﷺ

اور اے حضور سرور کائنات ﷺ کے چاہنے والو!

نام احمد معتبر سوغات ہے
آپ ﷺ کی ہر بات کی کیا بات ہے
جس کا ثانی دو جہاں میں نہ ملا
وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے

میرے کریم آقا ﷺ سید دو جہاں بنکر...... رحمتوں کا سائباں بنکر...... بے سہاروں کے پاسباں بنکر...... غریبوں کے آسرا بنکر...... فقیروں کے حاجت روا بنکر...... معدن جودو سخا بنکر...... مخزن لطف وعطا بنکر...... دو عالم کے ہادی و پیشوا بنکر...... نور الھدیٰ بنکر ...... مجرموں کیلئے شافع جرم وخطا بنکر...... صدر العلی بنکر...... تشریف لائے تو یہ ساری کائنات پیکر نور بن گئی...... اور کائنات خاکی کا ذرہ ذرہ...... آمد سرکار دو جہاں

ﷺ کی خوشی منا رہا ہے......اور ایک حسین شاعر اپنی شاعری کے الفاظ کو حسن گفتار دے کر اور سخن کی جولانی کی بہار دے کر یوں لکھتا ہے......کہ!

نہ ہو ذکر مبارک آپ کا وردِ زباں کیونکر
میں ہوں روز ازل سے عاشق وشیدا محمد ﷺ کا
فرشتے قبر میں پوچھیں گے گر مجھ سے تو کہہ دوں گا
کہ ہوں بندہ خدا کا اور شیدا محمد ﷺ کا
خدایا جب میرے قلب خاکی سے جان نکلے
زبان پر اس گھڑی جاری رہے کلمہ محمد ﷺ کا
خدا بھی حشر میں پوچھے گا گر عاشق تو کس کا ہے
تو کہہ دوں گا محمد ﷺ کا محمد ﷺ کا محمد ﷺ کا

یہ سب آمد سرکار ﷺ ہی کی برکات تھیں کہ بلبل محبت کے ترانے الاپ رہی تھی...... کلیاں جھوم جھوم کر......اور محبت سے لب چوم چوم کر......موسم میلاد سرکار ﷺ کے نغمے گا رہیں تھیں......ستارے جگمگ جگمگ کر کے چہروں پر عشق کی مسکراہٹ سجا رہے تھے......کیونکہ!

سرکار ﷺ کی آمد سے ہی تو ساری کائنات کو وجود حیات ملا! اور اگر سید دو جہاں ﷺ کی آمد آمد نہ ہوتی تو پہلے تو ہر طرف ماحول ایسا تھا......سماں ایسا تھا...... بلکہ کائنات کی ہر چیز کی حقیقت یہ تھی ......کہ! آمد مصطفیٰ کریم ﷺ سے پہلے کچھ نہ تھا......یعنی

جسم تھے احساس نہ تھا
عام تھے مگر وہ خاص نہ تھا
زمیں تھی مگر سبزہ نہ تھا

سر تھے مگر تاج وقار نہ تھا
دل تو تھے مگر دھڑکن محبت نہ تھی
گلشن تھے مگر پر کشش پھبن نہ تھی
پھول تھے مگر معطر مہک نہ تھی
ستارے تو تھے مگر چمک نہ تھی

اور یہ بھی سچ ہے......کہ!

ہوس تھی مگر محبت نہ تھی
ظلمت تھی مگر ہدایت نہ تھی
زبانیں تھیں مگر صداقت نہ تھی
غم تھا مگر مسرت نہ تھی
آنکھیں تھیں مگر حیاء نہ تھی
زندگی تھی مگر بندگی نہ تھی
ظلم تھا مگر حلم نہ تھا
جہالت تھی مگر علم نہ تھا
رہزن تو تھے مگر رہبر نہ تھا
بے بس تو تھے مگر چارہ گر نہ تھا

ان بے بسی کی گھڑیوں میں......ان ظلمتوں کے ڈیرے جمائے ہوئے ماحول میں......
جب نور کی بہار آئی تو حقیقت تو یہ ہے کہ بہاروں پر بہار آئی......خالق کائنات نے اپنا خصوصی کرم و فضل فرمایا......اور کائنات کے ہادی اعظم کو پوری کائنات کی رہنمائی کیلئے بھیجا! تو ہر سو صدائیں بلند ہونے لگیں......کانوں میں یہ آوازیں رس گھولنے لگیں ......اور اپنے رعب سے یہ آوازیں...... یہ صدائیں... کائنات کے سوئے ہوئے

مقدر کی گرہ کھولنے لگیں......کہ!

مبارک ہو......مبارک ہو......مبارک ہو

حضور آگئے ، پر نور آگئے ، شافع یوم النشور آگئے

بے کسوں کے کس، بے بسوں کے بس آگئے، حاجت روا آگئے

سید آدم آگئے ، فخر امم آگئے ، ھادی اعظم آگئے

پھر اس حسین ماحول کی یہ برکات تھیں......کہ!

کلیاں چٹخنے لگیں　　پھول مہکنے لگے

غنچے کھلنے لگے　　گلستان مہکنے لگے

چاند مسکرانے لگا　　ستارے دمکنے لگے

اور ہر طرف نور ہی نور چھا گیا

ظلمتوں کی رات ڈھلنے لگی

بے کسوں کی نیہ ٹھکانے لگی

محبت کے پیغام آنے لگے

اخلاق کے پھول مسکرانے لگے

جہالت کے نقش مٹ گئے

بے یقینی کے بادل چھٹ گئے

ہر کوئی مہ توحید سے مست ہوا

کفار کا علم پست ہوا

ظلم کی گھڑیاں بیت جانے لگیں

قمریاں خوشی سے گیت گانے لگیں

بے اثر نظام جانے لگا

محمدی پرچم لہرانے لگا

ابراہیمی دعا رنگ لا رہی تھی

زمانے کی بگڑی بنی جا رہی تھی

آج عرب کا مقدر بلند ہو گیا

بہت پریشان ہیں کہ یہ کیا ہو گیا

اور......آؤاے دنیاوالو!

آج بت سرنگوں ہیں کہ کیا ہو گیا

آج پیدا حبیب خدا ہو گیا

اور پھر آج تک میرے بھائیو! کائنات کا ذرہ ذرہ اس حقیقت کی گواہی کیلئے خود کو پیش کررہا ہے......کہ!

نقش توحید بٹھانے کے لئے آپ ﷺ آئے

شرک کا نام مٹانے کیلئے آپ ﷺ آئے

دین حق کو ابد تک کی امامت بخشی

اس کی توقیر بڑھانے کے لئے آپ ﷺ آئے

اطاعت غیر ہے اللہ کے بندوں پر حرام

اس حقیقت کو سمجھانے کے لئے آپ آئے

بلکہ میں تو یوں کہتا ہوں......کہ!

زمیں کے باسیوں کی نظر سوئے عرش لگانے کیلئے --- آپ ﷺ آئے

حق کے متلاشیوں کو حق سے ملانے کیلئے --- آپ ﷺ آئے

بے سہاروں بے چاروں کو مژدہ سنانے کیلئے --- آپ ﷺ آئے

عورتوں کو مسند عزت کی ملکہ بنانے کیلئے --- آپ ﷺ آئے
ہر طرف خوشبوئے توحید پھلانے کیلئے --- آپ ﷺ آئے
کفر مٹا کر ہر طرف پرچم توحید لہرانے کیلئے --- آپ ﷺ آئے

اور!

ہر ایک لب پہ سوال سا تھا
کہاں سے اتنے سرور آئے
ہر ایک ذرہ پکار اُٹھا
حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

حضرات گرامی قدر!

اب آپ حضرات کو میرے کریم آقا، عظیم آقا، رحیم آقا، علیم آقا، حکیم آقا ﷺ کی پیاری سی محبت سے نکھری ہوئی...... نعت پاک سنانے کیلئے تشریف لاتے ہیں...... محبت رسول ﷺ کی حقیقتوں کی چاشنی رکھنے والی آواز کے مالک ثنا خوان...... میری مراد! سرکار مدینہ ﷺ کے ثناء خوان...... محترم جناب حافظ محمد نور سلطان صاحب ہیں میں محترم ثناء خوان جناب حافظ نور سلطان صاحب سے گذارش کرتا ہوں...... کہ وہ تشریف لائیں اور نعت حبیب کریم ﷺ پیش فرمائیں...... اور آپ حضرات سے بھی ایک محبت بھری گذارش ہے...... کہ جب بھی میرے آقا ﷺ کا کوئی ثنا خوان، ہدیہ عقیدت پیش کرنے کیلئے تشریف لائے تو آپ سب حضرات اپنے محفل میں موجود ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے...... اور اپنے ذوق سماعت کو عروج دیتے ہوئے...... درود مصطفیٰ ﷺ پڑھتے ہوئے...... نیکیاں بھی کمائیں اور ہر آنے والے...... اور محبت سے نعت نبی ﷺ سنانے والے ثنا خوان کی حوصلہ افزائی بھی فرمائیں تو تشریف لاتے ہیں

محترم جناب حافظ نور سلطان صاحب

سامعین ذی وقار!

ابھی آپ حضرات نے بڑی محبت اور عقیدت سے...... نعت سرور کونین ﷺ سماعت فرمائی...... اس ذوق کے ساتھ وفا کرتے ہوئے...... اور اپنی خواہش اور ذوق کی ترجمانی چند لفظوں میں ادا کرتے ہوئے...... آپ حضرات کے سامنے یوں عرض کرنا چاہوں گا...... کہ!

ہونٹوں پر مرے رہتی ہیں سرکار کی باتیں
محبوب خدا سیدو سردار کی باتیں
اللہ نے ہر پھول کے چہرے پہ لکھی ہیں
سرکار ہی کے چہرہ ورخسار کی باتیں
دیکھ آتے ہیں اک بار جو سرکار ﷺ کا روضہ
پھر کرتے نہیں مصر کے بازار کی باتیں
جب تک کہ میرے جسم میں سانس ہے باقی
کرتا رہوں مولا تیرے دلدار کی باتیں
والشمس کی اور والقمر کی تفسیر میں دیکھو
قرآن ہے بس آپ کے انوار کی باتیں
ظاہر ہے ورفعنا لک ذکرک سے یہ اجمل
ہوتی ہی رہیں آپ ﷺ کے کردار کی باتیں

محترم سامعین!

آج ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں، بلکہ کروڑوں بھی نہیں، بے شمار ثناء خوان حضرت حسان بن ثابتؓ کے در سے سرکار مدینہ ﷺ کی ثناء خوانی کا فیض لیکر...... شب وروز آقا ﷺ کی عنایات حاصل کر رہے ہیں...... اور پاکستان ہی نہیں بلکہ بیرون پاکستان بھی آقا ﷺ کی ثناخوانی کے حوالے سے ہی جانے...... پہچانے جاتے ہیں

...... کتنے خوش نصیب لوگ ہیں جو اپنے آقا ﷺ کی مدح سرائی سے ہی بے شمار لوگوں کی آنکھوں کا تارا بن چکے ہیں ...... اور یہ سرکار دو عالم ﷺ کا خاص کرم...... خاص عنایت ...... خاص فضل ہے کہ آج ہم جیسے بے شمار نام نبی ﷺ سے اپنے مقدر جگائے بیٹھے ہیں ...... اپنے حالات سنوارے بیٹھے ہیں ...... اور اپنی بگڑی بنائے بیٹھے ہیں ...... اور آقا ﷺ کی مدح سرائی کرنے والے آج زمانے بھر کو بتا رہے ہیں ...... کہ!

میں نے در رسول پہ سر کو جھکا دیا
میرا نصیب میرے نبی نے جگا دیا

نعت سرور کونین ﷺ میں صرف ہماری محبت اور عقیدت کا ہی اظہار نہیں ہے ...... بلکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے ...... کہ!

نعت --- سنت رب کریم ہے
نعت --- ثنائے خلق عظیم ہے
نعت --- صحابہ کا شیوہ ہے
نعت --- اولیاء کا وطیرہ ہے
نعت --- اصفیا کا طریقہ ہے
نعت --- اتقیاء کا وظیفہ ہے
نعت --- حکم قرآن ہے
نعت --- زینت قرآن ہے
نعت --- پیروی حسان ہے
نعت --- اقرار غلامی رسول ہے
نعت --- بارگاہ حق میں مقبول ہے
نعت --- خیر البشر کی بات ہے

اور یہ بھی یاد رہے......کہ!

جس بزم میں ذکر رسالت مآب ہے
اس بزم میں سانس بھی لینا ثواب ہے
کیونکہ امی لقب ہیں وہ ام الکتاب ہیں
ان پر سلام جن کا پسینہ گلاب ہے

اور!

میں اک شاعر گمنام ہوں میرے آقا ﷺ
تیری ثناء کی میرے ہاتھ میں بھی مالا ہے
اور مجھے خود اپنے تشخص کی کیا ضرورت ہے
تیرا حوالہ ہی سب سے بڑا حوالہ ہے

اور میں آپ......محبت رسول رکھنے والے حضرات کے سامنے نام سرکار ﷺ کے حوالے سے حصول برکت وثواب کی نیت سے یوں عرض کرنا چاہوں گا......کہ!

نام حضور ﷺ جب ہونٹوں پر آجائے......وہ نام جو مشعل بزم وفا ہے......ہر مرض کیلئے نسخہ شفاء ہے......اعمال کی جان اور حسن وبقاء ہے......اسی نام مبارک کے طفیل تو ماحول میں پاکیزگی ہے......اور غلامان سرکار کے چہروں پہ تازگی ہے......اس ایک نام کا صدقہ ہی روشنی ہے......مٹھاس ہے......چاشنی ہے......اسی نام کی برکت سے وفاداریاں ہیں......پرہیزگاریاں ہیں

اسی نام محمد ﷺ کے ذکر پاک کی طفیل بزم ذکر کی حلاوتیں ہیں......اور ہر سو انجمن کا نکھرا نکھرا......سنورا سنورا......سجا سجا......مہکا مہکا......چمکا چمکا......ماحول اسی نام پاک کی...... عزت اور رفعت کی دہائی دے رہا ہے...... اور اس سے پہلے کہ نام محمد ﷺ لکھا جائے......اس گھڑی ماحول محبتوں وعقیدتوں کی ترجمانی کس طرح کر رہا ہو؟ سماعت فرمائیے گا......کہ!

زبان کا سینہ بنے سفینہ
ذرا طبیعت رواں دواں ہو
ہوا میں خوشبو کے دائرے ہوں
گلاب گلنار آسماں ہو
زمیں زمرد اُگل رہی ہو
کلی کلی کنز کن فکاں ہو
چمن کے سینے پہ فخر گل کا
نشاں باانداز کہکشاں ہو
جبین کونین پنجتن کے
کرم سے فردوس انس و جاں ہو
سبھی سمندر ہوں میرے بس میں
شجر شجر میرا راز داں ہو
خیال کی انجمن سجاؤں
دہن میں جبریل کی زباں ہو
سرور ہو سبیل میرا
تو دل میں لفظوں کا کارواں ہو
چمن سجاؤں میں ہر وفا کا
محبتوں سے بھرا جہاں ہو
کہیں قبیلہ ہو اولیاء کا
کہیں پہ بہلول کی دوکاں ہو
بچھا کے مسند بشارتوں کی
دلوں پہ ادراک سا رواں ہو
میں اپنی سوچوں کو آبِ کوثر سے
غسل دے لوں تو انتہا ہو
پڑھوں میں تسبیح فاطمہؓ جب
تو کعبہ فکر میں ادا ہو

اور! محترم سامعین!

جو الفاظ محبت میں آگے عرض کرنا چاہتا ہوں انہیں اپنے سینوں پہ سجا لیجئے

......کہ!

اگر یہ سب کچھ ملے تو پھر میں
درود لکھوں سلام لکھوں
حیاء کی تختی پہ اپنی پلکوں سے
پھر محمد ﷺ کا نام لکھوں

محترم سامعین!

یہ محبتوں اور عقیدتوں کا سلسلہ تو ان شاء اللہ چلتا ہی رہے گا......اب میں اور آپ بلکہ ہم سب......اپنے آقا ﷺ کی صفت وثناء سنتے ہیں......اپنے ایمان کو تازہ کرنے کی غرض سے......تو محبت اور عقیدت سے ملے الفاظ سے ہم سب حضور ﷺ کے غلاموں کو ہمارے پیارے......کریم آقا، رحیم آقا، صاحب خلق عظیم آقا ﷺ کی نعت پاک سنانے کیلئے تشریف لاتے ہیں...... ہمارے ہر دلعزیز ثناء خوان...... بلکہ میں تو یوں کہوں گا کہ ثناء خوانوں میں سے استاذ ثناء خوان......ایسے واقف رموز نعت ثنا خوان کے جن کا لکھا ہوا کلام آج صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ بیرون پاکستان میں پڑھا جا رہا ہے......میری مراد! فیصل آباد سے تشریف لائے ہوئے...... ہمارے محترم ثناء خوان ...... جناب محمد علی سجن صاحب ہیں......تو میں اپنے ذی وقار مہمان ثناء خوان سے عرض کروں گا کہ وہ تشریف لائیں......اور آقا ﷺ کے دربار گوہر بار میں ہدیہ نعت پیش فرمائیں......تو آپ حضرات کے ذوق سماعت کو مزید نکھار دینے کیلئے...... ذکر حبیب پروردگار......کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں

محترم المقام جناب محمد علی سجن صاحب

سامعین گرامی قدر!

آپ حضرات میرے آقا ﷺ کی صفت وثناء کرنے والے ثنا خوانوں کی جماعت کی طرف دیکھیں...... تو اس حقیقت کو بھی اللہ عزوجل روز روشن کی طرح عیاں فرما دیتا ہے...... کہ! سب کی شکلیں علیحدہ علیحدہ ہیں ...... سب کی بناوٹ علیحدہ علیحدہ ہے...... سب کی سجاوٹ علیحدہ علیحدہ ہے...... سب کی جسامت علیحدہ علیحدہ ہے...... سب میں قدرت کا حسن تخلیق علیحدہ علیحدہ ہے...... سب کی رنگت علیحدہ علیحدہ ہے...... سب کی قسمت علیحدہ علیحدہ ہے...... سب کی آقا ﷺ سے محبت وعقیدت علیحدہ علیحدہ ہے...... سب کی شہرت علیحدہ علیحدہ ہے...... سب کی جان علیحدہ علیحدہ ہے...... سب کا انداز بیاں علیحدہ علیحدہ ہے...... سب کی آواز علیحدہ علیحدہ ہے...... مگر ان سب کا مشن اور سب کی ڈیوٹی اور نوکری ایک جیسی ہے...... کہ صرف اور صرف...... سیدہ زہراؓ کے بابا...... حسنین کے نانا...... کی تعریف باکمال سے تمام سننے والوں کے من کی کھیتی کو سیراب کرنا...... آباد رکھنا ہے...... اور یہ سچ ہے کہ یہ سب کچھ...... ورفعنا لک ذکرک کے فرمان خداوندی کی تکمیل کا حصہ ہے...... کہ آج ثنا خوان...... گلی گلی، نگر نگر، قریہ قریہ ، ذکر رسول ﷺ سنا رہے ہیں...... محفل ذکر رسول ﷺ کو ذکر رسالت مآب سنا کر آباد کرنے والوں کے اللہ گھروں کو آباد رکھے اور ان سب ثنا خوانوں کو روز محشر بھی شاد رکھے...... آمین

اللہ کریم نے قرآن پاک میں **ورفعنا لک ذکرک** فرما کر...... قیامت تک آنے والوں کو اس محبت بھرے فرمان سے آگاہ فرما دیا...... کہ!

ہم نے اپنے محبوب کے ذکر کو اس طرح بلند فرما دیا...... کہ!

اے پیارے محبوب ﷺ	ہم نے آپ کو جلسوں سے بے نیاز کر دیا
اے لاڈلے محبوب ﷺ	ہم نے آپ کو محفلوں سے بے نیاز کر دیا
اے نور محبوب ﷺ	ہم نے آپ کو جلوسوں سے بے نیاز کر دیا
اے صاحب قرآن محبوب ﷺ	ہم نے آپ کو کتابوں سے بے نیاز کر دیا
اے صاحب خلق عظیم محبوب ﷺ	ہم نے آپ کو نصابوں سے بے نیاز کر دیا

اے کریم محبوب، رحیم محبوب، والیل کی زلفوں والے محبوب، وحی یوحیٰ کی باتوں والے محبوب...... صاحب عزت محبوب، قاسم جنت محبوب...... آپ کا طالب ...... آپ کا خالق، آپ کا محب...... آپ کا مالک یہ چاہتا ہے...... کہ!

تیرا ذکر کسی شخصیت کا محتاج نہ رہے
تیری عظمت کسی تصنیف کی محتاج نہ رہے
تیری شہرت کسی مورخ کی محتاج نہ رہے
تیری صورت کسی تفسیر کی محتاج نہ رہے
تیری بے مثال سیرت کسی تقریر کی محتاج نہ رہے
تیرا چرچا کسی کی زبان کا محتاج نہ رہے

کیونکہ!

عرش پہ آنے والے محبوب! فرش پہ رہنے والے محبوب...... حلیمہ کی کٹیا کو چمکانے والے محبوب ﷺ...... کائنات میں بزم ہستی کے چہرے کو اپنے حسن سے سجانے والے محبوب ﷺ...... مکہ چھوڑ کر اللہ کی خاطر مدینے تشریف لے جانے والے محبوب...... اپنے نور سے کائنات کو پیکر نور بنانے والے محبوب ﷺ...... اقصیٰ میں انبیا کی امامت فرمانے والے محبوب ﷺ...... ہم نے خود آپ کے ذکر پاک کو آپ کے لئے بلند اس لئے فرما دیا...... کہ!

مصف شہرت پائیں تو آپ کے ذکر کی نسبت سے
تذکرے مقبولیت پائیں تو آپ کے ذکر کی نسبت سے
انسان معتبر ہوں تو آپ کے ذکر کی نسبت سے
گلستان معطر ہوں تو آپ کے ذکر کی نسبت سے
گفتار واعظ میں جولانی ہو تو آپ کے ذکر کی نسبت سے

الفاظ مقرر میں روانی ہو تو آپ کے ذکر کی نسبت سے
فن تحریر میں نکھار ہو تو آپ کے ذکر کی نسبت سے
اشعار میں بہار ہو تو آپ کے ذکر کی نسبت سے

اے محبوب نبی ﷺ...... خالق کائنات کی رضا یہ ہے...... کہ! ہم محمد مصطفےٰ ﷺ کی نسبت سے......

گلوں کو تبسم دیں کوئل کو ترنم دیں
آبشاروں کو نغمے دیں بہاروں کو ذرے دیں
سورج کو روشنی دیں چاند کو چاندنی دیں
ستاروں کو تابندگی دیں پروانوں کو زندگی دیں
غنچوں کو چٹخنا دیں کلیوں کو مہکنا دیں
زمیں کو ہریالی دیں گلاب کو شان نرالی دیں
انسان کو عزت دیں زباں کو طہارت دیں
میدان کو غازی دیں مساجد کو نمازی دیں
سجدوں میں لذت دیں لذتوں کو حلاوت دیں
حلاوت کو چاشنی چاشنی کو سرور، سرور کو نور دیں

اسی لیے تو محبوب ﷺ...... کائنات کو بنانے والا میں ہوں...... رنگ و بو سے سجانے والا میں ہوں...... انسان کو اشرف المخلوقات بنانے والا میں ہوں...... اور آدم کو مسجود ملائکہ بنانے والا میں ہوں...... لیکن میں چاہتا ہوں...... کہ!

جلوے میرے بسائے تو محمد عربی ﷺ
جنت میری ولائے تو محمد عربی ﷺ
عرش میرا سجائے تو محمد عربی ﷺ

فرش میرا بسائے تو محمد عربی ﷺ
خزانے میرے لٹائے تو محمد عربی ﷺ
کوثر میری پلائے تو محمد عربی ﷺ

اور ابھی بات یہیں ختم نہیں ہوئی...... بلکہ محبت سے محبت کی لڑی مل رہی ہے ......اور ایک گھڑی دوسری گزری ہوئی گھڑی سے بہتر آرہی ہے......اور خالق کائنات کی طرف سے آقا ﷺ کو یہ خوشخبری دی جارہی ہے...... کہ! پیارے محبوب ﷺ

پیغام میرا سنائے تو محمد عربی ﷺ
کعبہ میرا بسائے تو محمد عربی ﷺ
گرے ہوئے اُٹھائے تو محمد عربی ﷺ
بچھڑے ہوئے ملائے تو محمد عربی ﷺ
خزانے میرے لٹائے تو محمد عربی ﷺ
راز قدرت بتائے تو محمد عربی ﷺ
کلام حق کا سنائے تو محمد عربی ﷺ
میرے بندوں کو بندگی سکھائے تو محمد عربی ﷺ

جس محبوب کی ذات کو......عطا کرنے والے خالق نے اتنا نوازا کے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو جنت عطا فرما رہے ہیں......تو اس بلند شان اس قابل اعتماد رفعت کو دیکھ کر...... اپنے تو اپنے......غیر بھی کیوں نہ کہیں......کہ!

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلو علیہ والہ

سامعین ذی وقار!

محفل کے ذوق کو مزید بام عروج پر لیجانے کیلئے ......اور محفل میں موجود سامعین وسامعات کو......تصور ہی تصور میں ......نعت سرور کونین ﷺ کی ادائیگی کے دوران سوئے حجاز......یعنی کوئے مدینہ......تجلیات مدینہ......کی زیارت کروانے اور تصور مدینہ میں......خیال مدینہ میں......سنہری جالیوں کا قرار بخشنے والا......دل کو کیف وسرور بخشنے والا......تصور حسیں دینے کیلئے تشریف لاتے ہیں...... ہماری آج کی اس مبارک حسیں، دلنشیں بزم ذکر رسول ﷺ کے ہر دلعزیز ثنا خوان......ثنا خوانوں میں ایک انتہائی مقبول بے حد مصروف ثنا خوان......نفاست بھری آواز کے مالک ثنا خوان......مصور سوز وگداز ثنا خوان ...... میری مراد! سفیر عشق رسول ثنا خوان ...... جناب محترم المقام الحاج محمد اویس رضا قادری صاحب ہیں ...... پاکستان بیرون پاکستان ایک جانا اور پہچانا نام رکھنے والے محترم ثنا خوان سے میں انتہائی محبت......اور بے حد خلوص سے عرض کروں گا ...... کہ الحاج محمد اویس رضا قادری صاحب تشریف لائیں اور حضور ﷺ کے غلاموں اور دیوانوں کو حضور سرور کونین ﷺ کی نعت پاک سنائیں !تو تشریف لاتے ہیں ......آپ حضرات کے سامنے عقیدت بھرا......محبت بھرا...... عشق رسالت کی نسبت سے نکھرا......نعتیہ کلام سنانے کیلئے تشریف لاتے ہیں

الحاج محمد اویس رضا قادری صاحب

محترم سامعین!

بزم تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ کی گلی تھی ابھی ابھی
معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبرائیل
کس نے نبی کی نعت پڑھی تھی ابھی ابھی

ابھی ملک پاکستان کے معروف ومعروف ثنا خوان ، الحاج محمد اویس رضا قادری صاحب......نعت سرورکونین ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے تھے......تو اس گھڑی ایک کلام میرے قلب وذہن کو مہکا رہا تھا......یعنی کہ!

جز انکے گیا کون ہے افلاک سے بالا
کوئی بھی نہیں صاحب لولاک سے بالا
کیا ان کی ثناء نازش عاصی سے بیاں ہو
ہے شان پیغمبر حد ادراک سے بالا

اور ثنا خوانی لکھنے والوں......ثنا خوانی کرنے والوں......ثنا خوانی سننے والوں......اور ثنا خوانی سننے اور سنانے کا اہتمام کرنے والے خوش نصیبوں کا حال......اور مقام یہ ہے ......کہ!

دریائے حقیقت ہے پیمانہ محمد ﷺ کا
سر چشمہ رحمت ہے میخانہ محمد ﷺ کا
مدہوش ہو کتنا ہی ٹھوکر نہیں کھا سکتا
ہشیار سے بہتر ہے دیوانہ محمد ﷺ کا

اور محفل سرکار ﷺ میں آکر سننے اور نعت سرورکونین ﷺ سنانے والے خوش قسمت دیوانو! شمع نام محمد ﷺ کے پروانو!

جو آج ان کے ذکر کی محفل سجائے بیٹھے ہیں
وہ اپنے دل کو مدینہ بنائے بیٹھے ہیں
یہ کہہ گیا ہے کوئی آ کے میرے کانوں میں
نظر سے دیکھ وہ محفل میں آئے بیٹھے ہیں

میدان محشر کے بارے میں کیا حسین نقشہ پیش کیا گیا ہے...... کہ!

بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے
مجھ کو پکڑیں جو قیامت میں فرشتے تو کہیں
تو نے دنیا میں عمل نیک کیا کیا ہے
میں یہ رو رو کے پکاروں میرے آقا آؤ
ورنہ اس درد بھرے دل کا ٹھکانا کیا ہے
جمگھٹا دیکھ کے مخلوق کا آجائیں گے حضور ﷺ
آ کے فرمائیں فرشتوں کو یہ جھگڑا کیا ہے ؟
یوں کریں عرض فرشتے کہ گنہگار ہے ایک
اور ہم یہ کہتے ہیں بتا اب تیری منشا کیا ہے
میں جو سرکار کو دیکھوں تو پکاروں واللہ
ایسی سرکار ﷺ کے ہوتے مجھے خطرہ کیا ہے
اور سن کے فرمائیں محمد ﷺ میرے دیوانے کو
ارے چھوڑو اسے اب اس پہ تقاضا کیا ہے
اعظم اس رحمت عالم کی محبت دیکھو
جس کی الفت ہو اگر دل میں تو کھٹکا کیا ہے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم
اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝
صدق اللّٰه العظیم

حضرات گرامی قدر!

آج کی یہ مسرتوں بھری...... برکتوں سے سجی...... ذکر سرکار ﷺ کی خوشبو سے مہکی...... محفل پاک میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے تمام سامعین کو ......اور جن کی زیر صدارت یہ حسین بزم ذکر رسول ﷺ ہم اپنے آقا ﷺ کی یاد میں سجائے بیٹھے ہیں...... میری مراد! عاشق رسول شخصیت اور در رسول ﷺ سے سعادت حاصل کرنے والی انمول شخصیت...... الحاج صوفی انور مدنی صاحب ہیں...... میں محفل کے شروع میں ہی آپ تمام سامعین کو اور تمام بزرگ شخصیات کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں...... حمد باری تعالیٰ کے چند کلمات میں اشعار کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا...... کہ!

لائق حمد خدا ہے اور حمد ہے خدا کے لئے
بھکاری ہیں سب ہستیاں خدا ہے عطا کے لئے
آج کی یہ بزم سجائی ہے ثناء کے لئے

ثناء تو ازل سے ہے مصطفےٰ ﷺ کے لئے
یہی ثناء ہے جو دلوں کو قرار دیتی ہے
کور ہے وہ آنکھ جو عشق نبی میں روتی نہیں
ثناء نماز میں نہ ہوتو نماز ہوتی نہیں
سرداریہی ثناء جو خدا کو بھی بھاتی ہے

اور بات آگے یوں بڑھتی ہے......کہ!

یارب یہ التجا ہے میری کرم اگر تو کرے
آج وہ بات دے جو دل پہ اثر کرے
میرے مولا تیرا بندہ تیری توصیف و ثناء کرتا ہے
میرا ہر ہر سانس تیرا شکر ادا کرتا ہے
رزق پہنچاتا ہے تو پتھر میں چھپے کیڑے کو
اور سوکھی ہوئی شاخوں کو ہرا کرتا ہے
اور بڑا نادان ہے تجھ کو دور سمجھنے والا
تو تو رگ وجاں سے بھی قریب رہتا ہے

محترم سامعین!

یہ بھی روز روشن کی طرح ایک روشن حقیقت ہے......کہ!

ہر کوئی تو تیری جانب راغب نہیں ہوتا
مگر تو جسے چاہے توفیق عطا کرتا ہے

قابلِ قدر سامعین!

آج کے اس پروگرام کا آغاز کرنے کیلئے...... کتاب لاریب نسخہ بے عیب ......کی تلاوت مقدسہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے......اور محفل میں قرآن کی برکت سے روحانیت کی دولت تقسیم کرنے کیلئے...... میں بڑے ادب سے ملتمس ہوں...... زینت القراء قاری محمد یونس صاحب......اس جامعہ ہذا کے مدرس صاحب سے...... کہ وہ تشریف لائیں اور کلام لاریب......نسخہ بے عیب......قرآن پاک کی تلاوت مقدسہ فرمائیں......تو تشریف لاتے ہیں......آسمان قرأت کا ایک حسیں دلنشیں ستارہ جب قبلہ قاری صاحب تلاوت فرماتے ہیں......تو قرآن کے حسیں اور بابرکت الفاظ سماعت کے میدان سے گزرتے ہوئے سینوں میں اُتر جاتے ہیں......تو اب رموز قرأت سے واقف قاری قرآن......تلاوت فرمانے کے لئے تشریف لاتے ہیں

جناب قاری محمد یونس صاحب

آپ تمام حاضرین محفل...... بڑی محبت...... بڑی عقیدت...... بڑے خلوص سے قرآن کی پاکیزگی کے نام ایک نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

محترم سامعین!

اب میں بعد از تلاوت کلام پاک......سلسلہ نعت شروع کرنے سے پہلے ......کچھ نکھری ہوئی محبت کی کلیاں لفظ نعت کی نظر کرنا چاہوں گا......کہ!

نعت کیا ہے؟

ادب سے......محبت سے......عقیدت سے......احترام سے......انداز فقیرانہ سے......ادائے غلامانہ سے......سرکار دو عالم ﷺ کی تعریف و توصیف نعت

ہے......ہاں! ہاں......قرآن میں دیکھو!

والضحٰی نعت ہے ...... **واللیل اذا سجٰی** نعت ہے

والشمس نعت ہے ...... **والقمر** نعت ہے

نور مبین نعت ہے ...... **یٰسین** نعت ہے

ذرا محبت سے کہہ دیجئے......سبحان اللہ

اور نعت کہاں کہاں ہے؟

چمن چمن میں نعت ہے
سارے وطن میں نعت ہے
نگر نگر میں نعت ہے
زبان بشر پہ نعت ہے
آسمان کے ستاروں میں نعت ہے
قرآن کے پاروں میں نعت ہے
شہر شہر میں نعت ہے
بلکہ گلی گلی میں نعت ہے
اور کلی کلی میں نعت ہے
زبان علیؑ پہ نعت ہے

تو میں نعت کا ذکر کرتے ہوئے بات کو آسان کر دوں......کہ!

ہر شجر نعت خواں...... ہر ثمر نعت خواں......کملی والے کے شمس و قمر نعت خواں...... بلبلیں نعت خواں......قمریاں نعت خواں ......کملی والے کے......دو جہاں نعت خواں کہکشاں نعت خواں......چاندنی نعت خواں......شام و سحر نعت خواں...... ہر نظر نعت خواں......ساعتیں نعت خواں...... ہر گھڑی نعت خواں......ابو بکر و عمر نعت خواں......عثمان و علی نعت خواں

سامعین گرامی قدر!

آپ حضرات کی مزید توجہ چاہوں گا...... کہ! نعت کیا ہے؟

نعت ہے تذکرہ شاہ کونین
تازہ کرنا آج پھر رسم حسین رضی اللہ عنہ
اشک ہائے تر سے موتی رولنا
آنسوؤں سے بات کرنا منہ سے کچھ نہ بولنا

ایک طرف حمد ذات ہے...... ایک طرف سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ہے غور فرمائیں

حمد کیا ہے؟ --- بارگاہ خدا میں عجز کا اقرار ہے
نعت کیا ہے؟ --- شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دلنشیں اظہار ہے
حمد کیا ہے؟ --- ورقہ حیرت میں گم ہونے کا نام ہے
نعت کیا ہے؟ --- عشق سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں آنکھیں نم ہونے کا نام ہے
حمد کیا ہے؟ --- حسن عالم تاب میں کھونے کا نام ہے
نعت کیا ہے؟ --- الفت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں رونے کا نام ہے

اور آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے...... کہ!

حمد کی تنویر سے دنیا ہے روشن دم بدم
نعت کی تعظیم سے ہے قائم توقیر حرم
نعت --- جذبہ عشق و محبت کی تکمیل ہے
نعت --- تعریف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت خلیل ہے
نعت --- محبوب کی سرزمیں کا تذکرہ ہے
نعت --- سب حسینوں سے حسیں کا تذکرہ ہے

نعت کہنے کا فائدہ کیا ہے؟

بنجر کھیت میں دانہ اُگا دیتی ہے نعت
نقش شقاوت کے جبینوں سے مٹا دیتی ہے نعت

لیکن اس سعادت کو حاصل کرنے کے لیے ایک شرط ہے...... کہ!

نعت کہنے کے لئے دل پاک ہونا چاہیے
دردِ الفت دیدہ نمناک ہونا چاہیے

اور نعت پڑھنا کیسا ہے...... نعت لکھنا کیسا ہے؟

پوچھو یہ فرشتوں سے نہ کسی انسان سے پوچھو
عظمت شاہ کونین ﷺ قرآن سے پوچھو

اور نعت پڑھنے اور نعت لکھنے کا انداز کیسا ہو؟

اپنا یہ سوال محبت!

قرآن سے پوچھو یا حضرت حسانؓ سے پوچھو

اور ہاں...... میرے تو ذہن میں یہی حقیقت نقش ہے...... کہ!

نعت مجموعہ ہے صورت و سیرت مصطفیٰ ﷺ کا...... اور نعت ایک ایسا خوش رنگ گلاب ہے جسکے توسل سے شاعر عشق و مستی کی کیفیات کو رقم کرتا ہے اور نعت خواں نعت کے ذریعے اپنے جذبہ عشق کا اظہار کرتا ہے...... نعت، نعت خوانوں کا سرمایہ فن ہی نہیں ان کے لئے سرمایہ آخرت بھی ہے...... نعت ہجر نبی ﷺ میں روتی ہوئی آنکھ کا فراق بھی ہے...... اور مژدہ شفاعت سنکر مسکراتے ہوئے لبوں کا تبسم بھی ہے...... نعت احساس کے تاروں سے پھوٹنے والے نغمات قدس کا ترنم بھی ہے...... اور فرط ادب سے خاموش لبوں کا تکلم بھی ہے

نعت سرورِ کونین ﷺ --- وادیِ شعر و سخن کا نکھار ہے

نعت سرورِ کونین ﷺ --- خوشبوؤں کا حسن گلشن پہ نثار ہے

نعت سرورِ کونین ﷺ --- رات کے پچھلے پہر کا افتخار ہے

نعت سرورِ کونین ﷺ --- ابتدائے رحمت پروردگار ہے

اور......حقیقت تو یہ ہے......کہ!

دل کی دھڑکن کہے یا مصطفیٰ ﷺ تو نعت ہو

حکم دے میرے قلم کو جب خدا تو نعت ہو

اب آپ حضرات کے سامنے آج کی اس خوبصورت سی روحانیت سے سجی ...... ذکر رسول ﷺ سے مہکی ...... بزم ذکر رسول ﷺ میں نعت رسول مقبول پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے ......تشریف لاتے ہیں ...... ہمارے ہر دلعزیز مہمان ثناخوان ...... بلکہ ثناء خوانوں میں مثلِ گوہر ثناء خوان، خوش الحان ثناء خوان ......محترم المقام قاری شاہد محمود صاحب ......آپ اپنی محبت کا ترجمان نعرہ بلند فرماتے ہوئے......آنے والے آقا ﷺ کے مہمان ثناء خوان کا استقبال کیجئے گا

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت...... محفل بزم ذکر رسول ﷺ

تشریف لاتے ہیں......قاری شاہد محمود صاحب

قابل قدر سامعین!

ابھی آپ ہمارے بڑے ہی محترم ثناء خوان رسول ......قاری شاہد محمود صاحب سے نعت حضور ﷺ سماعت فرما رہے تھے تو......ان کی پڑھی ہوئی نعت کے الفاظ اس قدر نکھرے نکھرے......اور محبت و عشق سے اُجلے اُجلے تھے......کہ میرا ذوق سماعت کے اوراق پر اپنا نقش حسیں جما کر مجھے یوں کہنے کو کہہ رہا تھا......کہ!

اس کو دنیا میں کس چیز کی کمی ہوتی ہے
جن کو خیرات تیرے در سے ملی ہوتی ہے
آنکھ بند ہو تو ہوتی ہے زیارت اُنکی
آنکھ کھلتی ہے تو مدینے کی گلی ہوتی ہے
قابل رشک ہیں زمانے میں تحسینؔ وہ لوگ
جن کے ہونٹوں پہ سدا نعت نبی ﷺ ہوتی ہے

محترم حضرات!

میرے آقا سب کے آقا، جبرئیل کے آقا، آقاؤں کے آقا ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو میلاد بنتا ہے...... آقا ﷺ عرش پہ جائیں تو معراج بنتا ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام قدم مبارک رکھیں تو کوہ طور بنتا ہے...... مگر جب حسنینؓ کے نانا اپنا مبارک قدم رکھیں تو جبل نور بنتا ہے تاریخ گواہ ہے...... کہ!

حضرت ابراہیم علیہ السلام قدم رکھیں تو مصلیٰ بنتا ہے...... مگر جب سیدہ آمنہؓ کا لال قدم رکھے تو عرش بھی عرش معلٰی بنتا ہے...... اور اس موقع پر یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ لوگ اکثر کہتے ہیں کہ عبادتوں کی جان نماز ہے...... مومن کی آن نماز ہے...... مومن کی شان نماز ہے...... اور نماز میں تو صرف حمد ہے نعت نہیں ہے...... توجہ فرمائیں...... کہ!

نماز میں سجود خدا کیلیے ہے
اور درود مصطفیٰ ﷺ کیلیے ہے
نماز میں قیام خدا کیلیے ہے
اور سلام مصطفیٰ ﷺ کیلیے ہے

فرق کیا ہے درود اور سلام میں؟

درود پڑھنے سے صرف ثواب ملتا ہے......لیکن سلام مصطفیٰ ﷺ پڑھنے سے مدینے سے جواب ملتا ہے......سب کہہ دیجئے......سبحان اللہ

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلو علیہ والہ

اور جنہوں نے نظر محبت سے دیکھا نہیں وہ بشر بشر کہتے ہیں......اور جن خوش بختوں کے لئے یار نے پردہ اٹھا دیا......اور جلوہ بے مثال دکھا دیا......تو ان کا ظاہر و باطن روشن ہو گیا......اور محبت سرکار ﷺ میں کہنے لگے......کہ!

چپ کر مہر علی ایتھے جانیوں بولن دی

دیکھئے میرے پیر و مرشد تاجدار گولڑہ شریف نے جب جلوہ یار کیا تو......فوراً پکار اٹھے کہ

اودھے ہتھ مہار زمانی ایں
اوہدی دو جگ تے سلطانی ایں
اوتھے گم عقل انسانی ایں
مکھ چند بدر شعشانی ایں
کالی زلف تے اکھ مستانی ایں

اور! آگے فرماتے ہیں......کہ!

اینوں ہستی دا عنوان آکھاں
رب سچے دی برھان آکھاں
یا اکھیاں دا قرآن آکھاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں

سچ آکھاں تے رب دی میں شان آکھاں

جس شان توں شاناں سب بنیاں

اور سید نصیر الدین نصیر شاہ صاحب نے یوں بھی ذکر محبوب ﷺ فرمایا...... کہ!

ہووے جن و بشر کہ شاہ وگدا

ڈٹھی جس وی نصیر اوہ شان خدا

اڈھے ہوش تے مونہوں بول پیا

سبحان اللہ ما اجملك ما احسنك ماكملك

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا

مشتاق اکھیاں کتھے جا اڑیاں

محترم سامعین!

آج محبت والوں کو ڈرایا جاتا ہے کہ...... ہائے ہائے...... قبر میں بچھو ہونگے...... قبر میں کیڑے ہونگے...... ارے محبت رسول ﷺ کی شمع دل میں روشن کیے رکھنے والوں کا حال اس سے جدا ہوگا...... ہاں ان عشاق کی قبروں میں نہ کیڑے ہونگے اور نہ مکوڑے...... کیونکہ ان کی قبر میں تو حضور ﷺ کے جوڑے ہونگے......

کیونکہ ان کا تو عقیدہ یہ ہے...... کہ!

اللہ کی رحمتوں کے انوار کس لئے ہیں

مسیحا کے ہوتے ہوئے بیمار کس لئے ہیں

گر مشکلیں حل نہ ہوں تو دربار کس لئے ہیں

امتی نہ بخشے جائیں تو سرکار ﷺ کس لئے ہیں

اور! اب تو حال محبت یہ ہے...... کہ!

ہن ہوکے پرن نوں جی کردا اے
ہن تے ڈب کے ترن نوں جی کردا اے
میں سنیا قبر چہ سرکارﷺ نے آؤناں
اصغرا ہن تے بس مرن نوں جی کردا اے

اب اس محفل پاک کے اگلے نکھرے...... اجلے...... سنورے...... ثنا خوان رسولﷺ کو دعوت دینا چاہوں گا...... میری مراد! ثنا خوانوں میں سے ایک ہیرا ثنا خوان...... عاشق مکین گنبد خضریٰ...... سوز و گداز کی چاشنی رکھنے والے بڑے اچھے ثناخوان جناب الحاج محمد سرور حسین نقشبندی صاحب ہیں...... تو سرور حسین نقشبندی صاحب سے گذارش ہے کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی محبت بھری آواز میں، حضورﷺ کے غلاموں کو نعت سرکارﷺ سنائیں...... آپ حضرات ثنا خوان کے آنے سے پہلے اپنے ذوق کا ترجمان نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل بزم ذکر رسولﷺ

محترم سامعین!

ان تمام محبت رسولﷺ رکھنے والے ثنا خوانوں کی ثنا خوانی اپنی جگہ بجا ہے...... درست ہے...... صحیح ہے...... باعث برکت ہے...... باعث عزت ہے...... باعث شفاعت ہے...... باعث نجات ہے...... مگر جیسا ثنا خوان رسولﷺ قرآن پاک ہے...... اس کی مثال کہیں بھی نہیں ملتی...... قرآن کے ہر ہر لفظ کو پڑھتے ہوئے اور کلمات ثنائے محمدﷺ کی زیارت کرتے ہوئے ہر زبان کو یہ کہنا پڑتا ہے...... کہ!

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری

فرش کیا عرش پہ بھی جاری ہے حکومت تیری

تیرے انداز یہ کہتے ہیں کہ خالق کو تیرے

سب حسینوں میں پسند آئی ہے صورت تیری

خالق کائنات کلام پاک میں اسطرح محبت بھرے انداز میں نعت مصطفیٰ ﷺ ...... اوصاف مصطفیٰ ﷺ ...... مقام مصطفیٰ ﷺ بیان فرما رہا ہے ...... کہ!

ورفعنا لک ذکرک کا تاج آپ ہی کی جبین اقدس پر سجایا گیا ...... **والضحیٰ** آپ ﷺ کی نورانی پیشانی ہے ...... **واللیل اذا سجیٰ** آپ ﷺ کی زلف عنبریں کی تابانی ہے ...... **مَاذاغ البصر وما طغٰی** آپ ﷺ کی آنکھوں کا سرمہ ہے ...... **وَما ینطقُ عنِ الھوٰی، ان ھوالا وحی یّوحٰی** آپ ﷺ کی تقریر باکمال ہے ...... **نٓ o والقلم** آپ ﷺ کی تحریر ہے ...... **الم نشرح لک صدرک** آپ ﷺ کا سینہ مبارک ہے ...... **لا اقسم بھذا البلد** آپ ﷺ ہی کا مکہ اور مدینہ ہے ...... **وللاخیرۃ خیر لّک من الاولیٰ** آپ ﷺ کا منصب ہے ...... **وَعلمک ما لم تکن تعلم** آپ ﷺ کو عطائے علوم کا اعلان ہے

الرحمن o علم القرآن آپ ﷺ کے لئے انعام رحمٰن ہے ...... **ووجدک عائلاً فا غنٰی** آپ ﷺ کی غنا ہے ...... **فاما الیتیم فلا تقھر** آپ ﷺ کا لطف و کرم ہے ...... **واما السّائل فلا تنھَر** آپ ﷺ کی شان بندہ پروری ہے ...... **انا اعطینک الکوثر** مالک کی آپ ﷺ پر بے پناہ عنایات کی خبر ہے ...... **وانشق القمر** آپ ﷺ کا اعجاز نظر ہے

تو پھر بندہ عاجز یہ کیوں نہ کہے......کہ!

سر سے لیکر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار ﷺ کی قرآن کی تفسیر ہے
مصطفی ﷺ کو دیکھ کر سوچتی تو ہو گی دنیا
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

اور اس مقام پر نوازش علی قادری کیا خوب فرماتے ہیں......کہ!

خدا کی تجلیوں کا انوار دیکھ لو
تخلیق خدا کا دلنشیں شہکار دیکھ لو
بنا کر خدا نے خود یہ کہا
جسے دیکھنا ہو مجھکو میرا یار دیکھ لو
جب سے لیا ہے گود میں حلیمہ نے آپکو
تب سے ہوئی ہے باعث افتخار دیکھ لو

سامعین ذی وقار!

آج ہر کسی کی خواہش ہے مجھے اللہ عزوجل کا قرب مل جائے......نمازیں پڑھی جا رہی ہیں اللہ کے قرب کی خاطر زکاتیں ادا کی جا رہی ہیں اللہ کے قرب کی خاطر......تسبیحات پڑھی جا رہی ہیں اللہ کے قرب کی خاطر......حج وعمرہ کیا جا رہا ہے اللہ کے قرب کی خاطر......قربانیاں دی جا رہی ہیں اللہ کے قرب کی خاطر......حلال کی طرف رغبت کی جا رہی ہے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی خاطر......نوافل تہجد ادا ہو رہے ہیں اللہ کے قرب کی خاطر......فرضی اور نفلی روزوں کی پابندی ہو رہی ہے اللہ

کے قرب کی خاطر......الغرض اچھے سے اچھے......بہتر سے بہتر......افضل سے افضل ......احسن سے حسن کام کیا جارہا ہے......خالق کائنات کا قرب حاصل کرنے کیلئے ......اور یقیناً آپ کو یاد ہوگا......پچھلے دنوں بڑے اشتہارات شائع کئے گئے......اور ساتھ ہی اسٹیکرز بھی چھپوائے گئے......جن پر لکھا تھا......اللہ تعالیٰ کا ٹیلی فون نمبر...... وہ نمبر کیا تھا؟

وہ نمبر نمازوں کی رکعتیں لکھی ہوئی تھیں......میرے یقینی خیال کے مطابق اس اشتہار کا مقصد و مطلب یہ تھا کہ کسی نبی......کسی ولی بلکہ یا علیؑ......یا حسنؓ و حسینؓ کی ضرورت نہیں......تم اللہ تعالیٰ کا قرب نماز سے حاصل کرو!

میں نے نقابت کی دنیا میں اپنے مسلک کا طالب علم ہونے کی حیثیت سے جواب دیا......وہ جواب آپ حضرات کی پیش خدمت ہے......تھک ہار گئے اللہ تعالیٰ کا نمبر ملاتے ملاتے نمبر نہیں ملتا......کسی نظر والے سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا......کہ جب کسی دوسرے ملک یا شہر میں نمبر ملایا جائے تو کوڈ نمبر پہلے ملایا جاتا ہے

مثلاً کسی شہر کا کوڈ نہ پتہ ہو تو PTCL سے ون سیون (17) ایکسچینج پر رابطہ کیا جاتا ہے......وہاں سے ہر شہر......ہر ملک کا کوڈ نمبر ملتا ہے......تو ہم نے پوچھ لیا کہ اللہ تعالیٰ سے رابطے کیلئے کوڈ نمبر کہاں سے ملے گا......آواز آئی......ایک ایکسچینج اجمیر میں ہے جس ہستی کو خواجہ خواجہ کہتے ہیں......ایک پاک پتن میں ہے جسے گنج فرید فرید کہتے ہیں......ایک ایکسچینج گولڑہ شریف میں ہے......ایک شرقپور شریف میں ہے جس ہستی کو شیر ربانی کہتے ہیں ایک علی پور سیداں میں ہے جس پیر بے مثال کو پیر لاثانی کہتے ہیں ایک سرہند شریف میں ہے جس ہستی کو امام لاثانی مجدد الف ثانی کہتے ہیں......ایک

ملتان شریف میں ہے جس ہستی کو خواجہ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی کہتے ہیں سب سے بڑی ایکسچینج بغداد شریف میں ہے...... جس ہستی کو حضور سیدنا غوث اعظمؒ کہتے ہیں اور میں تو یوں کہتا ہوں...... کہ اگر!

داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نہ ہوتے تو ...... شہر لاہور کا پتہ نہ چلتا

خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ نہ ہوتے تو ...... اجمیر شریف کا پتہ نہ چلتا

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نہ ہوتے تو ...... پاک پتن شریف کا پتہ نہ چلتا

سید پیر مہر علی رحمۃ اللہ علیہ نہ ہوتے تو ...... گولڑہ شریف کا پتہ نہ چلتا

خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ نہ ہوتے تو ...... چورہ شریف کا پتہ نہ چلتا

غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ نہ ہوتے تو ...... جرأت و بہادری کا پتہ نہ چلتا

برصغیر میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نہ ہوتے تو ...... سنت کا پتہ نہ چلتا

حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو ...... عاشقوں کو نعت کا پتہ نہ چلتا

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو ...... محبت و عشق کا پتہ نہ چلتا

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو ...... شہادت کا پتہ نہ چلتا

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو ...... شجاعت کا پتہ نہ چلتا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو ...... تو سخاوت کا پتہ نہ چلتا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو ...... عدالت کا پتہ نہ چلتا

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو ...... صداقت کا پتہ نہ چلتا

آج ہم اعلان کرتے ہیں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو خدا کا پتہ نہ چلتا اسی روشن حقیقت کو الحاج یوسف نگینہؒ نے کتنے خوبصورت انداز سے بیان کیا ہے...... کہ!

اے دھرتی نہ ہندی نہ آسمان ہندا

جے پیدا نہ عرشاں دا مہمان ہندا

اور جب کوڈ ملایا تو بل (Bell) ہونے لگی...... کسی نے فون اُٹھایا ہم نے پوچھا...... کیا ہمارا اللہ سے رابطہ ہو گیا ہے...... آواز آئی یہ سرزمین مدینہ ہے...... عقل انسانی حیرت میں ہے کہ ملایا تو اللہ کا نمبر تھا یہ مدینے کیسے مل گیا محبت کی ایکسچینج کے ایک آپریٹر جن کا نام امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہے وہ بول اُٹھے...... کہ اے نمبر ملانے والے نمبر غلط نہیں ملا...... بلکہ اصل بات تو یہ ہے...... کہ!

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر

جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

قابل قدر حضرات!

ذرا غور فرمائیں کہ...... میرے کریم نبی، رحیم نبی، عظیم نبی، باکمال نبی، لجپال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کب سے ہے؟

وجود کائنات سے پہلے اک تارا چمکا

جو وہ چمکا تو کیا چمکا عرش سارا چمکا

زمین چمکی زماں چمکا آسماں سارا چمکا

ارے نور کی برکھا سے جہاں میں اجالا دیکھا

میں نے نور سراپا وہ مدینے والا دیکھا

وہ زبان آدم علیہ السلام پہ وسیلہ تن تھے

وہ کشتی نوح علیہ السلام میں موجزن تھے

وہ حسن یوسف علیہ السلام میں جلوہ فگن تھے

زبان آدم پہ جب ان کا نام آیا
خدا سے لے کے جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام آیا
اس نام کے صدقے سے آدم کو سہارا مل گیا
طوفان غم سے نوح علیہ السلام کو کنارہ مل گیا
بیت المعمور کے بدلے رخ کعبہ مل گیا
ہم فقیروں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا مل گیا

سامعین ذی وقار!

حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد میں ہر کوئی اپنی مرضی سے نہیں آ جاتا ......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد میں آ کر نعت نبی سنا کر محفل کو سجانے کیلئے وہی خوش بخت ثناخوان تشریف لاتے ہیں جن کے حال اور قال پر قسمت اور مقدر پر......جنکی باطنی کیفیت پر......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص نگاہ کرم ہوتی ہے......کیونکہ! سچ تو یہ ہے......کہ!

یہ ان کا کرم ہے کہ ثناخوان بنایا
واللہ ہنر ایک بھی اکبر میں نہیں ہے

ہمارے اعمال، ہمارے افعال، ہمارے اقوال، ہمارے احوال تو سب ہمارے سامنے ہیں......حضور فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیوا بن جانا......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثناخوان بن جانا...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدح سرا بن جانا......ان ساری چیزوں، ساری خوبیوں کا تعلق فن سے نہیں ہے بلکہ ان کا تعلق......تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطائے بے مثال سے ہے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص نظر کرم سے ہے......کہ آج ہم جیسے نکمے، عاجز اور رموز ثناء کو سمجھنے سے قاصر لوگ، محفل میلاد کی سٹیج پر بیٹھ کر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک پڑھنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں......اب انہی ثناخوانوں میں سے ایک خوش نصیب ثناخوان ایک نفیس ثناخوان......میری مراد! خلیل سلطان صاحب ہیں......میں ان

سے گذارش کرتا ہوں...... کہ وہ تشریف لائیں اور پاکستان میں ہی نہیں بلکہ بیرون پاکستان بھی ہزاروں لوگوں سے داد کا تحفہ حاصل کرنے والی آواز میں نعت سرور کائنات ﷺ پیش فرمائیں...... آپ حضرات ایک ایمانی نعرہ، بلکہ جذبہ عشق کا ترجمانی نعرہ بلند فرمائیں اور خلیل سلطان صاحب تشریف لاکر آپ تمام حضرات کو نعت خیر الانام ﷺ سنائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

حضرات گرامی قدر!

آج لوگ کہتے ہیں کہ میرے آقا کائنات کے آقا، بلکہ کائنات کی ہر چیز کے آقا ﷺ کو غیب کا علم نہیں تھا...... ارے یہ عقیدہ تو تھا کمزور ایمانی کا مگر جن عشاق کا محبت بھرا عشق رسول ﷺ سے نکھرا ہوا عقیدہ یہ ہے...... کہ جس چیز کی طرف سرکار ﷺ کی رحمت کی نظر ہو جائے وہ چیز بھی غیب کی خبر دے دیتی ہے...... جو ابھی تک چپ بیٹھ کر سن رہے ہیں...... ان حضرات کیلئے عرض کر رہا ہوں کہ وہ سرکار ﷺ کے پاک معجزے کا ذکر سنتے جائیں...... اور محبت سرکار دوعالم ﷺ میں جھومتے جائیں...... ہاتھ ہے ابوجہل کا، ہاتھ میں ہیں کنکریاں...... خاموش کنکریاں رسالت کی عظمت کی خبر رکھنے والی کنکریاں، نعرہ رسالت لگانے والی کنکریاں، ابوجہل کے ہاتھ میں بند ہیں...... ابوجہل سرکار ﷺ سے نبوت کی دلیل طلب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ بتاؤ میری بند مٹھی میں کیا ہے؟ اگر بتاؤ تو مانوں...... میرے آقا مسکرانے ادائے محبوب کے نظارے غلاموں کو بھانے لگے...... میرے آقا ﷺ یوں فرمانے لگے اور محبت کے موتی لٹانے لگے، کہ اگر ابوجہل تیرے ہاتھ میں جو چیز ہے وہ ہی بتادے کہ

میں کون ہوں تو کیسا لگے گا......ابو جہل کہنے لگا کہ یہ تو اور بہتر ہے کیونکہ میری مٹھی بند ہے اور کنکریاں بھی چپ ہیں......مگر جب مصطفیٰ ﷺ کی حسین نظروں کا اشارہ ہوا ......حاکم کائنات کا محبت بھرا اشارہ ہوا تو پھر ان کنکریوں نے نہیں دیکھا کہ مٹھی کس کی ہے ہاتھ کس کا ہے، سرکار ﷺ کے نظر کرم فرمانے سے بند مٹھی میں کنکریاں بول کر میرے اور آپ کے آقا ﷺ کی نبوت کی گواہی دینے لگیں......اور ادھر ابو جہل کو یہ بات اچھی نہ لگی کہ مٹھی میری ہو کنکریاں میں نے اپنی مرضی سے اٹھائی ہوں اور نعت مصطفیٰ کے بیان کریں......ذکر مدنی آقا ﷺ کا کریں......اس نے غصے سے کنکریاں حضور ﷺ کے قدموں میں پھینک دیں......حاضرین محفل!

کنکریاں کہتی ہیں اے لوگو!

جب تک ہم چپ تھیں تو ابو جہل کی مٹھی اور قبضے میں تھیں جب ہم نے ذکر حبیب ﷺ کیا تو محمد عربی ﷺ کے قدموں میں آ گئیں

سامعین محترم

جب تک آپ چپ رہو گے تو غیر کے قبضے میں رہو گے......اور جب بول پڑھو گے تو یارسول اللہ ﷺ یارسول اللہ ﷺ کہتے ہوئے سرکار مدینہ ﷺ کے قدموں میں پہنچ جاؤ گے اور آج کی محفل میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں......کہ!

ہو جا سجنا سیٹ مدینے کرہاں ذرا کنیکٹ مدینے
آل نبی دا نوکر بن جا ہووے گی رسپکٹ مدینے
اسی نئیں آسے پاسے جانا جاواں گے ڈائریکٹ مدینے
ساری عمر ادھورے رہندے ہو جان جہڑے رجیکٹ مدینے
ناصر شاہ سب قسمت وچوں نکل جان گے ڈیفکٹ مدینے

اور!

جب گرے ، کوئی نہ آیا تھامنے
آبرو رکھ لی نبی ﷺ کے نام نے
کر رہا ہوں ذکر میں سرکار ﷺ کا
گنبد خضرا ہے میرے سامنے
میری آنکھوں میں ستارے بھر دیئے
شہر طیبہ کی سہانی شام نے
حشر میں سب کی مٹائی تشنگی
ساقی کوثر کے شیریں جام نے
ہے ظہوری پر کرم محبوب کا
جو دیا ہے پیار خاص و عام نے

قابل عزت سامعین!

یہ سرکار ﷺ کی مدح سرائی کا سلسلہ حضرت حسانؓ تک پہنچتا ہے اور بڑے پتے کی بات یہ ہے کہ حضرت حسانؓ کا فیضان حضور ﷺ کے ہر ثناخوان تک پہنچتا ہے تو میں حضور ﷺ کی نعت کی صورت میں آقا ﷺ کے تلوؤں کا ذکر کرنے کیلئے آقا ﷺ کی حسیں زلفوں کا ذکر کرنے کیلئے...... تاجدار مدینہ ﷺ کی باتوں میں سے مہکتی ہوئی ایک بات سنانے کیلئے اور آقا ﷺ کے غلاموں کو آقا ﷺ کی نعت سنانے کیلئے...... محترم جناب سید اوصاف علی شاہ صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ تشریف لائیں اور ہم سب کو اپنی میٹھی میٹھی آواز میں حقیقت کی چاشنی رکھنے والی آواز میں نعت سرورِ کونین ﷺ سنائیں! تو محبت سے کا استقبال کیجئے گا...... تشریف لاتے ہیں

محترم سید اوصاف علی شاہ صاحب

محترم سامعین!

قبلہ شاہ صاحب کے پڑھنے کے بعد محفل کے بے مثال ذوق کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یوں عرض کروں گا..... کہ!

محفل توں گھر سجایا کر سرکار ﷺ آون گے
سوہنے دے گیت گایا کر سرکار ﷺ آون گے

آج کی محفل پاک کے میدان محبت کا ذرہ ذرہ یوں کہہ رہا ہے..... کہ!

ملے گا تم کو پیار.........سجاؤ محفلیں
ملے گا تم کو وقار.........سجاؤ محفلیں
ملے گا تم کو نور.........سجاؤ محفلیں
ملے گا تم کو سرور.........سجاؤ محفلیں
ملے گی تم کو برکت.........سجاؤ محفلیں
ملے گی تم کو محبت.........سجاؤ محفلیں
ملے گی تم کو نجات.........سجاؤ محفلیں
ملے گی تم کو شفاعت.........سجاؤ محفلیں
ملے گی تم کو رحمت.........سجاؤ محفلیں
ملے گی تم کو جنت.........سجاؤ محفلیں

کیونکہ!

محفلیں سجانا بھی ہر کسی کا کام نہیں..... یہ تو سرکار مدینہ ﷺ کے در کے گداؤں کا کام ہے..... ہاں جی..... یہ آقا ﷺ کے نام لیواؤں کا کام ہے..... اور حضور ﷺ

کے غلاموں کے غلاموں کا کام ہے...... یہاں مال و دولت کو کوئی عمل دخل نہیں، کیونکہ!
ہم صرف یہ جانتے ہیں...... کہ!

محفلاں سجاوندے نیں دیوانے سرکار ﷺ دے

اور یہی بات ختم نہیں ہوتی...... بلکہ

گھراں نوں سجاوندے نیں دیوانے سرکار ﷺ دے

رسالت دے نعرے اوہ لاوندے نیں...... جھنڈے لہراوندے نیں، دیوانے سرکار ﷺ دے...... پروانے سرکار ﷺ دے...... مستانے سرکار ﷺ دے

حضرات گرامی قدر!

محفل میں آقا ﷺ کے پیارے رخسار کی باتیں کرنے کے بعد...... آپ ﷺ کے ہر جانثار کی بات کرنے کے بعد...... مدینہ طیبہ کے در و دیوار کی بات کرنے کے بعد...... میرا دل کر رہا ہے کہ اس پیارے ماحول کو مزید ذکر رسالت مآب ﷺ کی مہک سے مہکانے کیلئے کیوں نہ آمنہؓ کے لال نبی باکمال ﷺ کے بے مثال ہونے کا ذکر بھی کر دوں

تو بہت توجہ چاہوں گا...... کہ!

چاند آسمان پہ رقص کر رہا ہے اور سارا قبیلہ بنو سعد اسی بات کا فکر کر رہا ہے کہ آج چاند کو کیا ہو گیا ہے...... ارے کہیں قیامت تو نہیں آنے والی...... ورنہ اور کونسی ہستی ہے بعد از خدا چاند کو ہلانے والی اچانک حضرت شیما بولتیں ہیں...... میرے آقا ﷺ کو گود میں لیکر رات بھر کھلانے والی شیما...... کہ اماں حلیمہ! اس اپنے لجپال عربی بیٹے کی طرف تو دیکھ، یہ محبوب پنگھوڑے میں جس طرف انگلی ہلاتے ہیں...... چاند ادھر ہی کو ہو جاتا ہے...... میں اپنے ملک کے ذمہ دار بزرگوں کی موجودگی میں یوں عرض کرنا چاہوں گا کہ! حضرت حلیمہ سعدیہؓ یہ سارا حسین دلنشیں منظر دیکھ کر فرماتی ہیں......

کہ!

میرے مقدر کی ساعتوں میں یہ دن سہانا ملا ہے مجھ کو
میں جتنے سجدے کروں وہ کم ہیں خدا سے کیا نہ ملا ہے مجھ کو
اے احمد تو میرے گھر آ گیا ہے
خدا کو ہر روز بلانے کا بہانہ ملا ہے مجھ کو

اور پھر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ حسین کی تلاوت کرتی ہیں......اور کہتی ہیں......کہ!

دکھائی دے جس میں شکل اللہ
وہ پاک درپن بھی دیکھ لوں گی
اپنے آنگن میں چلتا پھرتا
نبی کا بچپن بھی دیکھ لوں گی

اور مزید کہتی ہیں......کہ!

میں تجھ کو پالوں گی اس طرح سے
کہ پالنے والا بھی داد دے گا
میرے اپنے بچے بھی ہوں گے
مگر زمانہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں کہے گا

اور پھر چاند کو دیکھ کر مخاطب ہوتی ہیں......اے چاند!

چاند بھلا تجھ کو کیا ہوا ہے؟
گھڑی گھڑی آتا جاتا کیوں ہے
اتنی بے چینیاں ہیں آخر
اتنے چکر لگاتا کیوں ہے
اور اگر اٹھادوں نقاب احمد
اپنا چہرہ چھپاتا کیوں ہے
اور حسن احمد سے کیوں ہے نادم
ہماری حویلی میں آتا کیوں ہے

سامعین گرامی قدر!

ایک لمحے کیلئے محبتوں کا سفر...... عقیدتوں کا سفر...... الفتوں کا سفر...... اور نبی ﷺ کے عاشقوں والا تصور کیجئے اور سوچئے کہ وہ کیسا حسین منظر ہوگا؟ جب سیدہ حلیمہؓ محبتوں کا وضو فرما کر...... تہہ دل سے مسکرا کر...... سرکار دو عالم ﷺ کو اپنے محبت اور عقیدت و راحت والے ہاتھوں پہ اٹھا کر...... اپنی نگاؤں کو چہرہ محمد ﷺ پہ لگا کر رخ و محبوب خدا کی تلاوت فرما کر...... محبت کی کلیوں سے سجی گود میں حضور ﷺ کو لٹا کر...... اپنی آنکھوں کا مرکز و محور رخ آقا ﷺ کو بنا کر بڑے پیار سے محبت کے بے مثال اظہار سے حضور ﷺ کو آہستہ آہستہ اپنی میٹھی میٹھی ...... مہکی مہکی ...... نکھری نکھری...... اور دھیمی دھیمی ...... آواز میں یوں لوری دیتی تھیں ...... کہ!

یہ حلیمہ کہہ رہی تھیں مرے گلزار سو جا
میرے جاگنے کا صدقہ میری جان زار سو جا
تجھے دے رہی ہوں لوری اور کرتی ہوں پیار سو جا
راتوں کو جاگنا ہے ہو شیار سو جا
بنی سعد کا قبیلہ ہو باغ باغ تجھ سے
میرا دودھ پینے والے گل نو بہار سو جا
میرا دل ہو تجھ پہ واری میری جان تجھ پہ صدقے
میرے نور عین سو جا میرے شیر خوار سو جا
ہے یہ عین وقت راحت میرے سینے سے لپٹ جا
آنکھوں میں نیند کا ہے تیرے خمار سو جا

جھولا جھلا رہے ہیں کہہ کہہ کے یہ فرشتے
آرام کر حبیب پروردگار سوجا
ہوا ورم پائے شاہ پہ تو کہا خدا نے اکبر
تیرا اتنا جاگنا ہے مجھے ناگوار سوجا

اور جب سیدہ حلیمہ سعدیہ نے در آمنہؓ سے اپنی بگڑی بنائی اور جہاں کی بے مثال، باکمال...... انمول...... دولت اپنی جھولی لی...... اور قبیلہ بنو سعد کا سفر شروع ہوتا ہے اور زبان حلیمہؓ سے ذکر محمد مصطفیٰ ﷺ شروع ہوتا ہے...... آقا ﷺ کے حسین بے مثال چہرہ انور کو دیکھتی جا رہی ہیں...... اور بڑی محبت سے نعت مصطفیٰ ﷺ کے حسین دلنشیں نغمے گاتی جا رہی ہیں...... ذکر مصطفیٰ ﷺ اور زیارت محمد مصطفیٰ ﷺ کی برکات یہ حاصل ہوتی ہیں کہ آگے آگے جانے والی تمام کی تمام دائیاں اب پیچھے رہتی جا رہی ہیں جب حقیقت کا پردہ اٹھتا ہے اور چہرہ محمد مصطفیٰ ﷺ سے حجاب ہٹتا ہے تو دیکھتے ہی ساری دائیاں بول اٹھتی ہیں...... کہ! اے حلیمہؓ واہ حلیمہؓ!

یہ کیا ہے تو نے گوہر پایا حلیمہؓ
اللہ نے تم پر احسان فرمایا حلیمہؓ

اور سب دائیاں اپنی محبت و عقیدت کا اظہار یوں کر رہی ہیں...... کہ!

مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہؓ
بڑے علم والے کو لائی حلیمہؓ
ملا دین و دنیا کا سردار تجھ کو
تری بات حق نے بنائی حلیمہؓ

بنی سعد کا رشتہ رشک چمن ہے
گل ہاشمی چمن کے لائی حلیمہؓ
جو حورو ملک کو میسر نہیں ہے
وہ نعمت تیرے ہاتھ آئی حلیمہؓ
نبی تجھ سے راضی خدا تجھ سے راضی
بڑی پائی ہے تو نے بڑائی حلیمہؓ
ہوئیں مشکلیں ساری آسان اکبر
بنی جب محمد ﷺ کی دائی حلیمہؓ

محترم سامعین!

اب تشریف لاتے ہیں بزم ذکر رسول ﷺ کے اگلے ثنا خوان...... میری مراد! ثنا خوانوں میں سے ایک انفرادی حیثیت کے مالک ثنا خوان، آواز اور انداز میں پیکر محبت اور خوبصورت ثنا خوان جناب الحاج یوسف میمن صاحب ہیں...... تو میں بلا تاخیر عرض کروں گا...... ثنا خوان کے شہر بلکہ دیوانوں اور محبت کے پروانوں کے شہر، شہر کراچی سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان ثنا خوان جناب الحاج محمد یوسف میمن صاحب سے کہ وہ تشریف لاکر...... ماحول کو گرما کر...... درود کی تلاوت فرما کر...... حاضرین محفل و ناظرین محفل کو نعت سرور کونین ﷺ سنائیں...... میمن صاحب کے تشریف لانے سے پہلے آپ حضرات ایک ایسا نعرہ بلند فرمائیں...... کہ درو دیوار گواہ ہو جائیں...... کہ! محترم یوسف میمن صاحب نعت نبی ﷺ سنانے آرہے ہیں...... اور نبی ﷺ کے غلام یارسول اللہ ﷺ...... یارسول اللہ ﷺ...... کی صدائیں ندائیں بلند فرما کر آقا ﷺ کے ثنا خوان کا اتنا پیارا، اتنا منفرد، استقبال فرما رہے ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفی ﷺ

حاضرین محفل!

ابھی آپ حضرات محبت کے حروف...... عشق کی سطروں میں سجا کر......
دلوں میں طیبہ کے بازار سجا کر...... بار بار بلکہ کئی بار درود کے گجرے اور سلام نبی ﷺ
کے ہار بنا کر...... بے مثال...... قابل دید...... باعث عید...... ذوق بنا کر...... محترم
جناب الحاج محمد یوسف میمن صاحب کو سن رہے تھے تو اس گھڑی میرے خیالات،
میرے تصورات، میری ہوش، میری سوچ، کی ڈائری پہ کوئی لکھنے والا محبت سے لکھے
ہوئے یہ لمحات، آپ حضرات کو سنانے کی طرف اشارہ فرما رہا تھا ہاں ہاں! وہ لکھنے والا
بھی عشق تھا، اور میری سوچوں کا دربار بھی بازار عشق بنا ہوا تھا اور دل ہی دل میں
......کوئی یوں کہہ رہا تھا...... کہ!

لب کھولتے ہیں مدحت سرکار ﷺ کیلئے
ہم جی رہے ہیں سید ابرار ﷺ کیلئے
ارض و سما میں جو بھی خدا نے بنا دیا
سب کچھ ہے دو جہاں کے سردار کیلئے
وہ شہر بے مثال، مدینہ کہیں جسے
اللہ نے چن لیا اسے دلدار کیلئے
مدت سے منتظر ہے مری چشم انتظار
محبوب کائنات کے دیدار کیلئے
نسبت۔ ظہوری روضہ اطہر سے ہو گی
لاکھوں سلام اس درودیوار کیلئے

سامعین ذی وقار!

آج ہماری عقیدت کو دیکھ کے گھبرائے ہوئے اور ہماری محبت کو دیکھ کے شرمائے ہوئے اکثر لوگ کہتے ہیں کہ! میلاد نہ مناؤ بلکہ سیرت کے جلسے مناؤ اور گھر میں کرواؤ...... آج میں آپ حضرات کے سامنے اپنے بزرگوں کا دامن محبت تھامتے ہوئے سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ سیرت منائی نہیں جاتی...... بلکہ سیرت تو سر سے لیکر پاؤں تک اپنائی جاتی ہے ارے ذرا اعتراضات سے فرصت لیکر سوچو کہ سیرت تو اپنانے کی چیز ہے جس کو (**لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ**) کے حکم کے تحت اپنایا جاتا ہے اور میلاد منانے کی چیز ہے جس کو (**قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا**) کے تحت الحمدللہ منایا جاتا ہے اور (**وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ**) کے فرمان خداوندی کے تحت ہمیشہ منایا گیا اور ہمیشہ منایا جائیگا......اور میلاد سرکار ﷺ بھی ایک نورانیت اور روحانیت کا نام ہے......اور یاد رکھا جائے ......کہ!

پھونکوں سے نور بجھایا نہ جائے گا

کیونکہ!

میرے آقا ﷺ تو خدائی کا پتہ دیتے ہیں
اک نظر سے ہی وہ اللہ سے ملادیتے ہیں
بٹتی ہے در احمد سے خیرات ہر گھڑی
وقت بے وقت کیا وہ تو سدا دیتے ہیں
یہ بھی میرے آقا ﷺ کا فیضان نظر ہے
کونین کے غم سارے اک پل میں بھلا دیتے ہیں

جس سمت کبھی دیکھیں آقا ﷺ جو محبت سے
اجڑے ہوئے کوچوں کو پھر سے بسا دیتے ہیں
مانگا ہے جو اک قطرہ ان کی بحر عطا سے
میرے آقا ﷺ تو دریا ہی بہا دیتے ہیں

محترم سامعین!

کبھی کسی جلسے میں کسی مولوی کی تقریر سے یا پھر گلیوں اور بازاروں میں فی سبیل اللہ ایک پرچے کی شکل میں بانٹی جانے والی تحریر...... کبھی بات کی بات سے...... اور کبھی اعتراضات سے...... یہ سنا جاتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ سرکار ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوگا...... مگر ذرا ہوش کے ناخن لو اور سوچو ہاں! ہاں! خوب سوچو کہ جسطرح ہم آج یہاں اکٹھے ہیں...... اسی طرح ایک میدان حشر لگے گا...... جس میں ہر طرف نفسانفسی کا عالم دیکھنے میں آئے گا...... وہاں تو سب ہی اکٹھے ہوں گے...... امیر اور غریب بھی...... وزیر بھی...... سفیر بھی...... ٹھیکیدار بھی...... جاگیردار بھی...... پیر بھی...... مرید بھی...... استاذ بھی...... شاگرد بھی...... ادنیٰ بھی...... معتبر بھی...... عالم بھی...... جاہل بھی...... نبی بھی...... امتی بھی...... ہونگے میلاد کروانے والے بھی ہونگے اور میلاد کو شرک و بدعت سے تعبیر کرنے والے بھی ہونگے...... اپنے کیئے کے مطابق...... اپنے برے اعمال کے مطابق اکثر لوگ تکلیف میں ہونگے...... انبیا کرام اور جنہیں اللہ چاہے گا وہ سب کے سب آرام میں ہوں گے...... خیر میں ہونگے...... بھلائی میں ہونگے...... اچھائی میں ہوں گے...... مگر پریشان حال لوگ سب اکھٹے ہو کر جناب سیدنا آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے کہ اے انسانیت کے باپ آج ہماری اللہ کے دربار میں سفارش کریں اور جانتے ہو جواب کیا ملے گا؟ حضرت آدم

علیہ السلام کی طرف سے جواب ملے گا۔ کہ! (اِذْ ھَبُوْ اِلٰی غَیْرِیْ) یعنی آج تو میرا رب اتنے غضب میں ہے کہ اس سے پہلے اتنے غضب میں کبھی نہیں آیا جاؤ، جاؤ، جاؤ، کسی غیر، یعنی کسی دوسرے کی طرف جاؤ...... جب سب انبیاء کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک جواب پا کر، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو جواب ملے گا اے لوگو آج جس کے پاس بھی جاؤ گے وہ تمہیں کسی دوسرے کے پاس ہی جانے کو کہے گا...... کیونکہ آج تو ہر طرف نفسی نفسی کی پکار ہے جاؤ اس محمد عربی ﷺ کی بارگاہ میں چلے جاؤ جن کی زبان مبارک پر آج بھی امتی امتی ہے جو کوئی آج پریشان ہے وہ ان کے دربار میں پیش ہو جائے...... شافع روز جزا جنکی شان ہے...... آج اے لوگو تم نے دیکھ لیا کے ہم تم کو دھتکار رہے ہیں اب اس کریم نبی ﷺ کے دربار بے مثال میں حاضر ہو جاؤ، جو آج اذن الٰہی سے پناہ مانگنے والوں کو پکار رہے ہیں...... اے لوگو بے شک آج برے اعمال کرنے والوں کی خواری ہو گی مگر اللہ جسے بخشنے پہ آجائے تو بخش دے گا لیکن آج تو محمد ﷺ کے غلاموں کی شان نرالی ہے...... اور اسی حال کو اسی پریشانی کو دور سمجھتے ہوئے، میرے پیر و مرشد تاجدار گولڑہ شریف یوں فرماتے ہیں...... کہ!

ہم گنہگاروں کو سرکار ﷺ سنبھالے ہوں گے
مصطفٰے والوں کے انداز نرالے ہوں گے
محشر میں ان کی رحمت کے حوالے ہوں گے
آنکھوں میں نور اور چہروں پر اجالے ہوں گے

اور...... سرکار ﷺ کو روز محشر یوں نوازا جائے گا کہ!

ذرا بول میرے حبیبا
لب تے کھول میرے حبیبا
پلکاں تے کیوں آئے نے اتھرو
ایہہ اکھاں چہ کیوں اج آئے نے اتھرو
ہنے پی کے رکھدیاں اوہناں نوں دلبر
جناں تینوں دنیا تے مارے سی پتھر
اج جان گے سارے او پھنڈے
جہاں تیری رہواں چہ کھلارے سی کنڈے
میں دوزخ چہ دیاں گا اونہاں نوں تکے
جہاں تینوں کیتا سی تنگ یار مکے
میں سن دا پیا واں کہیا جو وی انہاں
دس نواسے دا بدلہ توں اج کیویں چاہناں ایں
میرے حبیبا توں پریشان کیوں ایں
مینوں علی اصغر رضی اللہ عنہ دی ہچکی دی سونہہ ایں
لواں گا میں کربلا دی کہانی دا بدلہ
تیری آل تے بند پانی دا بدلہ

اور اسی بات پہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے سر اٹھائیں گے اور دیوانے جھوم جائیں گے...... کہ!

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کہنا ایں محشر دے جج نوں
نبھاواں گا میں اج امت دی لج نوں
ابوجہل جانے تے توں جان مولیٰ
اج یزیدیاں دا ربا مکا آپ رولا
نہ بدلے تے خوش آں نہ سزاواں تے خوش آں
میرے مولا میں تے عطاواں تے خوش آں

کیونکہ......قرآن میں خالق کائنات کا وعدہ ہے......کہ!

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی○

جے خوش کرنا چاہنا ایں محشر دے قاضی
جے توں چاہنا ایں یار تیرا اج ہو جائے راضی
جے توں چاہنا ایں یار تیرا مسکرائے
اینہاں گنگاراں نوں ہتھ کوئی نہ لاوے

سب سے بڑی سپریم کورٹ یعنی، (**اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر**) کا فیصلہ سن لیں......وہاں تو سب اکٹھے ہونگے......اپنے بھی بیگانے بھی......اللہ فرمائے گا......کہ!

کر کے یار نتارے لے جا
خاص الخاص پیارے لے جا
تو ایں میرا چن محبوبا
اپنے نال توں سارے لے جا

لیکن پہلے نتارا ہوگا......نور خدا کو ماننے والے کون ہیں؟ حیات النبی ﷺ کا قائل کون ہے؟ آقا ﷺ کے حاضر و ناظر پر کس کا پختہ عقیدہ ہے؟ اور محبت سے عقیدت سے میلاد مصطفیٰ ﷺ کو سجانے والا کون ہے؟ نعت پڑھ کر محفل کو سجانے والا کون ہے؟ اور نعت سرکار ﷺ سن کر یارسول ﷺ......یارسول اللہ ﷺ کے نعرے بلند کرنے والا کون ہے؟

مجھے اس موقع پر یاد آگیا کہ میرے مسلک حق کے امام نے کیا خوب کہا ہے......کہ!

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

محترم سامعین!

ہماری آج کی محبتوں اور عقیدتوں کے سائے میں سجی ہوئی محفل پاک اپنی اختتامی گھڑیاں گن رہی ہے، اور میرے دل میں آج کی محفل کیلئے ایک حسرت مچل رہی ہے...... کہ کیوں نہ محفل کے اختتام سے پہلے آقا ﷺ کے پاک گھرانے کا ذکر پاک بھی کر جاؤں! بہت توجہ چاہوں گا...... کہ!

امیر المومنین علیؓ امام سید المومنین علیؓ کے بارے میں تاجدار مدینہ ﷺ کا فرمان بے مثال ہے...... کہ!

جس کا میں مولا اس کا علی مولا

اور میں اکثر مولائے کائنات کا ذکر کرتے ہوئے...... یوں کہا کرتا ہوں...... کہ!

کعبے میں کندھوں پہ اٹھایا کیوں تھا
بازو پکڑ کے بستر پہ سلایا کیوں تھا
اگر جائز نہیں ہے یا علی کہنا تو پوچھو نبی ﷺ سے
خیبر میں یا علی کہہ کر علی کو بلایا کیوں تھا

اور!

علیؓ کرن ہیں ...... تو سورج مصطفےٰ ﷺ ہیں
علیؓ باب ہیں ...... تو عمارت مصطفیٰ ﷺ ہیں
علیؓ جسم ہیں ...... تو روح مصطفیٰ ﷺ ہیں
علیؓ ولی ہیں ...... تو نبی مصطفیٰ ﷺ ہیں
علیؓ پھول ہیں ...... تو خوشبو مصطفیٰ ﷺ ہیں
علیؓ سخا ہیں ...... تو عطا مصطفیٰ ﷺ ہیں

اور!

علی رضی اللہ عنہ کتاب کے پارے ہیں
علی رضی اللہ عنہ کسی اور کے نہیں ہمارے ہیں

ہمارا تو عقیدہ یہ ہے...... کہ!

علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ مولا مولا علیؓ مولا
غوث قطب سارے علی علی کر دے
حکم علی رضی اللہ عنہ دا چلے آسمان اتے
سورج چن تارے علی علی کردے
غنچے پھل پتے علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کردے
سارے مہ پارے علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کردے
غم خوش اندر بدل جان صائم
جدوں غماں مارے علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کردے

سب مل کے لگاؤ...... نعرہ حیدری...... یا علیؓ

اور! یا علی رضی اللہ عنہ یا علی رضی اللہ عنہ کا دم بھرنے والو! نام رسالت پہ مر مٹنے والو!

فضائیں نعرہ تکبیر سے پر نور ہوتی ہیں
دعائیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے منظور ہوتی ہیں
کبھی مشکل پڑے تو نعرہ حیدری لگا دینا
علیؓ کے نام سے بلائیں دور ہوتی ہیں

اور مولائے کائنات کے شہزادے کا ذکر یوں کرنا چاہوں گا...... کہ!

حق کی صداقتوں کی نشانی حسین رضی اللہ عنہ ہے
دنیا میں انقلاب کا بانی حسین رضی اللہ عنہ ہے
سیرت ہے فاطمہؓ کی تو صورت علی رضی اللہ عنہ کی ہے
دنیا میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی حسین رضی اللہ عنہ ہے
دشمن کو جس نے اپنے لہو سے شکست دی
وہ مرد حق وہ حیدر ثانی حسین رضی اللہ عنہ ہے

میں محفل کے آخر پر آل رسول ﷺ کا ذکر پاک کرتے ہوئے ضروری سمجھتا ہوں کہ آقا ﷺ کے دیگر یاروں، ہدایت کے نوری ستاروں کا ذکر خیر بھی کرتا چلوں...... اور اس ارادے سے یوں عرض کیا ہے...... کہ!

اوہدا کرئے فردوس مقابلہ کیہ جتھے ہیں محبوب غفار ستے
اک پاسے صدیق رضی اللہ عنہ تے عمر رضی اللہ عنہ دوجے یاراں دے آپ ﷺ وچکار ستے
خاکی نوری صلوۃ پڑھن سارے اک یار دے دو غم خوار ستے
جلوہ گر عثمان رضی اللہ عنہ بقیع اندر وچہ نجف دے حیدر کرار ستے
غازی اونہاندی شان دی حد کوئی نہیں سجے کھبے جو نال سرکار ﷺ ستے

اور اب سماعت فرمایئے اہل نسبت کیلئے نسبت کی بات عرض کر رہا ہوں...... کہ!

سینے جنہاں دے درداں توں ہن خالی
دلا ایسے بے درداں توں وکھ ہوجا
کھلی رہوے جو پیر دی تانگ اندر
ایہو جئی جہان تے اکھ ہو جا
بنا مرشد دے ملنی نئیں تینوں سرفرازی
اپنے آپ اچا پاویں لکھ ہو جا

اور داتا داتا ہر دم داتا کا ورد کرنے والوں کیلئے!

میرے داتا پیا سرور اولیاء
نائب مصطفیٰ ﷺ تیری کیا بات ہے
فیض عالم تیرا فیض جاری رہے
آج خالی نہ کوئی سوالی رہے
اپنے نانا کی زلفوں کا صدقہ لٹا
درِ آل عبا تیری کیا بات ہے

محترم سامعین!

اب میں......شہر یارارم، تاجدارحرم، کائنات کے داتا، سید دوسراء، آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کے حضور......ہدیہ سلام یوں پیش کرنا چاہوں گا......کہ!

سلام اس پر کہ جس نے ایمان کا نور بخشا

سرور بخشا

دلوں کو جس نے سرور بخشا

سکون جاں دور دور بخشا

خزانے جو بھی چھپے ہوئے تھے

انہیں بھی آکر ظہور بخشا

کوئی ندامت کے اشک لایا جو ان کے در پر

خطا مٹائی قصور بخشا

اور......سلام اس پر درود اس پر......سلام اس پر......جو آیا رب کی دلیل بن کر......

جمیل بن کر......عطائے رب جلیل بن کر......

خزانے رحمت کے بانٹتا ہے

حبیب بن کر خلیل بن کر

جو بخشوائے گا روز محشر خدا سے ہم کو

شفاعتوں کا وکیل بن کر

اور سلام اس پر درود اس پر سلام اس پر جسے جہانوں کا پیر کہیے

بشیر کہیے......انہیں سراج منیر کہیے......خلیل کہیے......نذیر کہیے......غم کے ماروں کا بے بسوں کا وسیلہ لکھیے......ظہیر کہیے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم
اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
صدق اللّٰہ العظیم
الصّلٰوۃ والسّلام علیك یا رسول اللّٰہ
وعلٰی اٰلك و اصحابك یا حبیب اللّٰہ

اے شہنشاہ مدینہ الصلوۃ والسلام
زینت عرش معلٰی الصلوۃ و السلام

رب ھبلی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
خالق نے فرمایا کہ بخشا الصلوۃ والسلام

تو پھر میں کیوں نہ کہوں...... کہ!

میں سنی ہوں...... الحمد للہ...... میں سنی ہوں...... حنفی ہوں...... رضوی ہوں
...... قادری ہوں...... بریلوی ہوں...... اور!

میں وہ سنی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوۃ والسلام

اور آج سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کی اس پاک محفل میں میلاد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سننے اور

سنانے والے خوش نصیبو!

بول جہڑے پیار وچ بولے نیں قبول نیں
ماشے وی قبول نیں تے تولے وی قبول نیں
شاہ ولی اللہ دے باپ کولوں پچھ لو
آقا نوں میلاد والے چھولے وی قبول نیں

اور ساڈے دل دی تمنا ایہہ اے...... کہ!

سوہنے دی گل بات نہ مکے
ذکر کر دیاں رات نہ مکے

اجے ابتدا اے تے جیویں جیویں رات گزردی جائے گی (انشاءاللہ) ہر سینہ مدینہ بندا جائے گا

سنو توجہ دے نال...... کہ!

سوہنے دی ......ڈھولے دی......عربی دی......مکی دی......مدنی دی......طبیب دی......طاہر دی......کریم دی......رحیم دی......پیکر خلق عظیم دی......مزمل دی......مدثر دی......مولا دی......آقا دی......حبیب پروردگار دی......سب دے سرکار دی......ملٹھار دی......کہ!

سوہنے دی گل بات نہ مکے
ذکر کردیاں رات نہ مکے
سجدے وچ میں تینوں ویکھاں
فیر ساری عمر رکعات - نہ مکے

اچی آواز چہ میرے نال مل کے آکھو!

جیدا کھایئے اوہدے گیت گایئے

اورلب چوم کر......ذرا جھوم کر......مدینے کی گلیوں میں ذرا گھوم کر......دونوں ہاتھ اٹھا کر......درود پاک کا نذرانہ پیش کریں

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

ایسے بات نہیں بنے گی...... بلکہ جتنا سینے میں زور ہے......ایمانداری سے ......وفاداری سے......پورا پورا......زور لگا کر کہو......کہ!

الصلٰوة والسّلام عليك يا رسول اللّٰه
وعلٰى الك و اصحابك يا حبيب اللّٰه

حضرات گرامی!

اب بلا تاخیر میں تلاوت قرآن مجید شروع کروانا چاہوں گا......تو جس قرآن میں ازل سے ابد تک کے راز پوشیدہ ہیں......جس قرآن کے ایک ایک پارے کے ایک ایک حصے کی ایک ایک آیت میں...... بلکہ میں تو یوں کہوں گا کہ جس مبارک کلام کے ایک ایک لفظ میں میرے کریم آقا......میرے عظیم آقا ﷺ کے اوصاف حمیدہ ہیں، اس کتاب بے مثال، اور نسخہ باکمال کی تلاوت مقدسہ کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں...... مفتی اعظم پاکستان محقق عصر، مفتی محمد امین صاحب کے نور نظر، لخت جگر، جناب قاری محمد مسعود حسان صاحب......اور تلاوت کلام پاک سے ہم سب حاضرین محفل کے قلوب واذہان کو منور فرماتے ہیں

حضرات گرامی قدر!

تلاوت قرآن سننے کے بعد بلند آواز سے ایک نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر رسول ﷺ

ذرا جوش میں محبت کے بحر میں غوطہ زن ہو کر نعرہ لگائیں تاکہ مجھے بھی سرور آئے ......اور ابھی تو آج کی اس بابرکت عظیم الشان محفل میلاد میں...... حضور ﷺ کے پیار کی باتیں کرنی ہیں...... حضور ﷺ کے کردار کی باتیں کرنی ہیں...... حضور ﷺ کے وقار کی باتیں کرنی ہیں...... حضور ﷺ کے رخسار کی باتیں کرنی ہیں...... حضور ﷺ کے حسن ونکھار کی باتیں کرنی ہیں...... ذرا ہوش میں...... ذرا جوش میں...... درودِ نبی لب پہ سجا کر...... دونوں ہاتھ محبت سرکار میں اُٹھا کر نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

عشق کی اور دلدار کی گفتگو کرنے والا ہوں بڑی توجہ جناب...... کہ!

حضرت حلیمہؓ نے اپنی آنکھوں کے نور اور دل کے سرور یعنی میرے حضور ﷺ کو ہاتھوں میں لیا ہوا ہے...... اور تشریف فرما ہیں...... اتنے میں ہوا نے موقع کو غنیمت جانا اور ہوا چلی تو رخ محبوب کو بوسہ دینے کی غرض سے تو ادھر حضور ﷺ کے چہرے سے نقاب اُٹھا...... سب کہہ دیجئے سبحان اللہ...... بلند آواز سے کہہ دیجئے سبحان اللہ ...... میرا عشق کہتا ہے...... کہ! ہوا کے ساتھ ساتھ ادھر سے زلیخا کا گزر بھی ہوا ہو گا...... حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن پہ مر مٹنے والی زلیخا نے میرے سوہنے آقا ﷺ کا رخ انور بھی دیکھا ہو گا...... بھلا سوچو تو پھر کیسے دل کو سنبھالا ہو گا؟ میرے حضور ﷺ کو بچپن میں دیکھتے ہی جو زلیخا نے محبت سے کہا...... وہ مدح سرائی زلیخا کی زبان سے ادا ہونے والی مین آپ حضرات کو بھی سنانا چاہوں گا...... تو ایک مرتبہ بلند آواز سے نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... بزم سرور کونین ﷺ

تو جب زلیخا نے میرے حضور ﷺ کا بچپن دیکھا تو فوراً حسن یوسف علیہ السلام کا خیال بھی آیا......مگر حسن یوسف علیہ السلام کا خیال تو آیا مگر آتا ہی رہ گیا......اور میرے حضور ﷺ کے بچپن کا حسن زلیخا کے دل پہ ہی نہیں بلکہ دل و دماغ پہ چھا گیا......اور زلیخا کہتی ہے ......کہ!

پھر بارگاہ حسن میں منظر عجیب کھلے
غلامان پنجتن کی بقا کے سبب کھلے
رخ محمدی سے باب تجلی کے جب کھلے
بے ساختہ یہ کہہ کر زلیخا کے لب کھلے
کہ!

یوسف علیہ السلام کا حسن تو میری نظر کا مکین ہے
اسکے شباب سے تو اس کا بچپن حسین ہے

اس حسین بچپن کا عالم گزرا اور جوانی کا عالم آیا تو......ایک دن حضرت جابرؓ نے دیکھا ......حضور ﷺ کے چہرہ انور کو......تو صحابی کبھی زمانے بھر کے حسینوں کو ذہن میں لاتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں کہ اس میرے سوہنے کریم جیسا تو کوئی بھی نہیں ہے...... حضور ﷺ کے حسین مبارک چہرے کے سامنے تو یہ چاند بھی شرمایا، شرمایا......جھکا، جھکا لگتا ہے کیونکہ ہم تو یہ کہتے ہیں......کہ!

زلف سرکار ﷺ سے جب چہرہ نکلتا ہوگا
پھر بھلا کیسے کوئی چاند کو تکتا ہو گا

اور! اماں حلیمہؓ تو ہی بتا تو نے تو دیکھا ہوگا...... اماں حلیمہؓ ...... اماں حلیمہؓ توں میں صدقے جاواں، صدقے جاواں، صدقے جاواں، اک وار نئیں تے کئی وار میں صدقے جاواں...... سب بلند آواز سے کہہ دیں اماں حلیمہؓ تیری شان توں...... تیرے نصیب توں...... تیرے بخت توں...... تیری نظر توں...... تیرے مقدر توں...... تیرے گھر توں...... اماں حلیمہؓ میں صدقے جاواں! ہاں!

حلیمہؓ تو ہی بتا تو نے تو دیکھا ہوگا
کیسے میرا محبوب تجھ سے لپٹا ہوگا

اور! چاند کی بات بھی کر جاؤں...... کہ!

راز چندا کے حسیں ہونے کا اب سمجھا
خاک نعلین کی چہرے پہ یہ ملتا ہوگا

اور!

قابل رشک ہے پیارے صدیقؓ وہ آنسو تیرا
غار میں آپکے رخ پر جو ٹپکتا ہوگا
مجھ کو معلوم ہے طیبہ سے جدائی کا اثر
شام کو شمس بھی روتا ہوا ڈھلتا ہوگا

اور!

کتنی خوش بخت ہیں طیبہ کی وہ گلیاں یارو
جن میں بن ٹھن کے میرا محبوب نکلتا ہوگا

اور...... شاعر کیا حسیں بات کہتا ہے...... کہ!

حاکم اس دل کو ٹھیس نہ پہنچے گی کبھی
یاد سرکار میں ہر پل جو دھڑکتا ہوگا

محترم سامعین!

میرا یقین ہے..... میرا ایمان ہے..... کہ نعت سرکار ﷺ ہر محفل کی..... ہر بزم کی..... ہر نشست کی..... ہر انجمن کی جان ہے..... تو اب آپ حضرات کو..... حسنین کے نانا دو جہان کے مولا..... فاطمہؓ کے بابا..... صدیقؓ کے آقا..... عمرؓ کے ہادی..... عثمانؓ کے داتا..... علیؓ کے پیر..... بشیر و نذیر..... سراج منیر..... آقا ﷺ کی نعت پاک سنانے کیلئے..... اور دل و دماغ میں نقش یار بٹھانے کیلئے..... تشریف لاتے ہیں داتا حضور ﷺ کی نگری سے تشریف لائے ہوئے..... میرے بڑے محترم لائق صد احترام ثنا خوان ..... ایک ثنا خوان ہی نہیں بلکہ ثنا خوان برادران ..... میری مراد! محمد آصف چشتی برادران ہیں

تو میں انتہائی خلوص کے ساتھ آپ حضرات کے ذوق محبت اور شوق سماعت سے پوری پوری وفا کرتے ہوئے ..... گذارش کروں گا..... جناب محترم محمد آصف چشتی برادران سے کہ وہ تشریف لائیں اور نعت سرور کونین ﷺ پیش کریں آپ حضرات بلند آواز سے نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر..... نعرہ رسالت..... محفل ذکر رسول ﷺ

حضرات گرامی!

اللہ سب نوں عشق رسالت عطا فرماوے..... کیونکہ! ایس عشق چہ رفعتاں نیں..... عشق دے نال ہی عظمتاں نیں..... عشق چہ سرور اے..... تے عشق چہ ای نور اے..... عشق دی شان بلند..... عشق دی آن بلند..... نالے عشق دا مقام بلند..... تے جس کسے نوں عشق نصیب ہو جائے ایس جہان اندر اوس جہان اندر او انسان بلند.....

کیونکہ!

عشق ہووے تے فیر یار تو گھر بار لٹایا جاندااے.....تپدے صحراواں وچ تپدی ریت تے لیٹ کے یار منایا جانداا ے..... بلکہ یار نوں راضی کرن لئی عشق دی بازی جتن لئی نیزے تے قرآن سنایا جانداا ے!

جدوں عشق ایس انتہا تے پہنچ جاوے تے فیر محبوب کولوں کیہ انعام ملدا اے ایس حوالے دے نال کج عرض کرناں چاہواں گا..... کہ!

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھلے.....عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھلے.....عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھلے .....مولا علی رضی اللہ عنہ تھلے.....کل نبیاں دے امام میرے نبی لجپال خود تھلے نیں..... تے اپنے اک عاشق نوں کعبے دی چھت تے چاڑ چھڈیا.....ایس عشق دے انعام بارے ناصر شاہ صاحب لکھدے نیں..... کہ!

حال تھلے تے قال تھلے
نبی دا حسن و جمال اتے
او عشقا میں تیری ادا توں صدقے
ہے کعبہ تھلے تے بلالؓ اتے

اور!

تصوف میں اثر عشق سے چمکے ہیں مقدر عشق سے
بخت ہیں روشن عشق سے عقائد کا حسن عشق سے
رہزن بنے رہبر عشق سے طہارتوں کا سفر عشق سے
شریعت کی بہار عشق سے طریقت کا گلزار عشق سے

موسم ہے سہانا عشق سے انداز ہیں محبانا عشق سے
ہوا قلب منور عشق سے باطن میں سحر عشق سے
جلوتوں کا ثمر عشق سے مسجدوں میں ذکر عشق سے
گفتگو کا کمال عشق سے غلاموں کا جمال عشق سے

محترم سامعین!

محفل کے شروع میں بندہ ناچیز نے ایک آیت مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا......قرآن مین خالق کائنات کا ارشاد پاک ہے

ورفعنالك ذكرك

اے محبوب ہم نے آپ کے ذکر کو آپ کے لئے بلند کر دیا

سب بلند آواز سے کہہ دیں......سبحان اللہ

اللہ نے محبوب کے ذکر کو کتنا بلند کیا ہے......کیسے بلند کیا ہے......کن سے بلند کیا ہے......اس کی اصل حقیقت تو وہ بلند کرنے والا خالق ہی جانتا ہے یا جس محبوب کا ذکر بلند کیا ہے وہ لجپال نبی ﷺ ہی جانتے ہیں......اللہ کے بندے اور حضور ﷺ کے امتی اور غلام تو صرف یہ جانتے ہیں......کہ خالق کائنات نے اپنے پیارے محبوب سے یوں وعدہ فرمالیا ہے......کہ! اے محبوب ﷺ!

توحید ہوگی میری رسالت ہوگی تیری

یہاں یہ بات بھی عرض کرتا چلوں کہ ان الفاظ میں میری اس طرح کی گفتگو کو انداز گفتگو کی زینت ہی نہ سمجھا جائے بلکہ میں آپ حضرات کے حضور موتی پیش کر رہا ہوں......بڑی توجہ سے سماعت فرمائیں......کہ!

توحید ہوگی میری ...... رسالت ہوگی تیری
یہ خلقت ہوگی میری ...... حکومت ہو گی تیری
جبریل ہوگا میرا ...... وہ نوکر ہوگا تیرا
براق ہوگا میرا ...... سواری ہوگی تیری
یہ آدم ہوگا میرا ...... وہ امتی ہو گا تیرا
یہ موسیٰ علیہ السلام ہوگا میرا ...... وہ امتی ہو گا تیرا
یہ نوح علیہ السلام ہوگا میرا ...... وہ امتی ہوگا تیرا
یہ عیسیٰ علیہ السلام ہوگا میرا ...... وہ امتی ہو گا تیرا
نبی ہونگے میرے ...... تصدیق ہوگی تیری
یہ حور ہوگی میری ...... وہ نور ہوگا تیرا
یہ غلماں ہونگے میرے ...... وہ نور ہوگا تیرا
یہ جنت ہوگی میری ...... کنیز ہوگی تیری
یہ جگنو ہوگا میرا ...... چمک ہو گی تیری
یہ بلبل ہوگا میرا ...... ترنم ہوگا تیرا
یہ چڑیاں ہونگی میری ...... چہک ہوگی تیری
یہ کوئل ہوگی میری ...... ہاں کوں کوں ہوگی تیری
یہ پھول ہونگے میرے ...... مہک ہو گی تیری
وہ عرش ہوگا میرا ...... قدم ہوگا تیرا
وہ فلک ہوگا میرا ...... قدم ہوگا تیرا
جنت ہوگی میری ...... قدم ہوگا تیرا
ملائک ہونگے میرے ...... وہ خادم ہونگے تیرے

صدیق رضی اللہ عنہ ہوگا میرا ...... خلیفہ ہوگا تیرا
صدیق رضی اللہ عنہ ہوگا میرا ...... وہ دلبر ہوگا تیرا
صدیق رضی اللہ عنہ ہوگا میرا ...... وہ یار ہوگا تیرا
صدیق رضی اللہ عنہ ہوگا میرا ...... وہ مرید ہوگا تیرا
عمر رضی اللہ عنہ ہوگا میرا ...... وہ مراد ہوگا تیری
عثمان رضی اللہ عنہ ہوگا میرا ...... داماد ہوگا تیرا
علی رضی اللہ عنہ ہوگا میرا ...... وہ دلبر ہوگا تیرا
یہ زہرؓ ہوگی میری ...... وہ بیٹی ہو گی تیری
حسین رضی اللہ عنہ ہوگا میرا ...... وہ نواسہ ہوگا تیرا
بلال رضی اللہ عنہ ہوگا میرا ...... وہ عاشق ہو گا تیرا
حسان رضی اللہ عنہ ہوگا میرا ...... وہ نعت خوان ہوگا تیرا
یہ بندے ہونگے میرے ...... ذکر ہوگا تیرا
یہ سنی ہونگے میرے ...... میلاد ہوگا تیرا
یہ قرآن ہوگا میرا ...... قصیدہ ہوگا تیرا
آیات ہونگی میری ...... یہ قسمیں ہونگی تیری

تو پھر محبت کے ساتھ کہنے دیجئے......کہ!

ادا والو اداؤں کو ادائیں کون دیتا ہے
کسی دشمن کو جینے کی دعائیں کون دیتا ہے
گنہگارو، گناہوں کی گھٹن میں اگر چین نہ آئے
چھما چھم برستی رحمت کی گھٹائیں کون دیتا ہے
یہ ان کا ہے کرم ناصر وگرنہ اے جہاں والو
بدؤں کو حوصلے دے کر قبائیں کون دیتا ہے

حضرات گرامی!

اب میں اگلے ثنا خوان کو دعوت نعت دینے کی کوشش کروں گا......تو آپ حضرات کے سامنے تشریف لاتے ہیں......نعت رسول مقبول پیش کرنے کیلئے...... Qtv کے حوالے سے جانے پہچانے ثنا خوان Qtv کی سکرین پر آکر درود نبی ﷺ سنا کر حضور ﷺ کے غلاموں کو نعت سرور کونین ﷺ سنانے والے ثنا خوان......میری مراد! حافظ محمد طاہر قادری صاحب ہیں......تو میں انتہائی محبت کے ساتھ گزارش کروں گا...... جناب حافظ محمد طاہر قادری صاحب سے......کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی اچھی، میٹھی آواز میں نعت نبی ﷺ سنائیں اور اس سے پہلے کہ محترم حافظ صاحب نعت سنانے کیلئے مائیک پر تشریف لائیں......آپ تمام حضرات......مل کر......محبت سے ......عشق سے......ایک بلند آواز نعرہ محترم حافظ صاحب کو سنائیں......تاکہ قبلہ حافظ صاحب کا ذوق سخن مزید مچلے اور وہ محبت سے آپ حضرات کو پیارے آقا ﷺ کی پیاری سی نعت سنائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر سرکار ﷺ

حضرات گرامی!

نازاں ہوں سعادت کے گوہر رول رہا ہوں
میزان عقیدت میں انہیں تول رہا ہوں
چھوٹا ہوں مگر بول بڑے بول رہا ہوں
تعریف محمد ﷺ میں زباں کھول رہا ہوں

بڑی توجہ جناب! ایک محبت بھرا کلام پیش کرنے کی کوشش کروں گا......فخر السادات پیر سید نصیر الدین نصیر شاہ صاحب کیا خوب فرماتے ہیں......کہ!

راستے صاف بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

لوگ محفل کو سجاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

اہل دل گیت یہ گاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

آنکھ رہ رہ کے اٹھاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

کہکشاں ، راہگزر، چاند ستارے ذرے

سب چمک کہ یہ دکھاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

اپنے شہکار پہ خلاق دو عالم کو ہے ناز

انبیاء جھومتے جاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

اہل ایماں کے لبوں پر ہے درودو سلام

یوم میلاد مناتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

احباب بڑی توجہ...... کہ!

زمین ہوا فضا کے بارے میں عرض کرنا چاہوں گا...... خصوصی طور پر طالب علموں کیلئے یہ گفتگو کر رہا ہوں کبھی تقریری مقابلے میں بھی یہ جملے میرے کام آتے تھے...... کہ! زمین ہوا، فضا، خلا، زہرہ، مریخ، مشتری، عطارد، پہلا آسمان، چاند سورج، ساتواں آسمان...... پھر جنت...... پھر سدرہ...... عرش معلّٰی...... سمجھانے کیلئے یوں عرض کئے دیتا ہوں...... کہ! زمین نیچے ہوا اوپر، ہوا اوپر، خلا نیچے ستاروں کی سرزمین اوپر، ستاروں کی سرزمین نیچے، عطارد اوپر...... عطارد نیچے، زہرہ اوپر...... زہرہ نیچے، مریخ اوپر...... مریخ نیچے مشتری اوپر...... مشتری نیچے ابھی بات ختم نہیں ہوئی...... پہلا آسمان نیچے دوسرا آسمان اوپر...... دوسرا آسمان نیچے، تیسرا اوپر...... تیسرا آسمان نیچے

چوتھا اوپر...... چوتھا نیچے پانچواں آسمان اوپر...... پانچواں نیچے چھٹا آسمان اوپر...... چھٹا آسمان نیچے ساتواں اوپر......ساتواں آسمان نیچے، جنت اوپر...... جنت نیچے فرشتے اوپر......فرشتے نیچے عرش اعظم اوپر......عرش اعظم نیچے میرے اور آپکے نبی ﷺ کے پاک نعلین اوپر...... نبی ﷺ کے نعلین نیچے گھٹنے اوپر...... گھٹنے مبارک نیچے شکم اطہر اوپر......شکم اطہر نیچے اور مہر نبوت اوپر......اور مہر نبوت نیچے، **انا اعطینك الکوثر** کا سہرا اوپر......اب دیکھیں کہ موسیٰ علیہ السلام ساری زندگی اللہ کے دیدار کی خواہش دل میں رکھ کر مچلتے رہے...... کہ!

اے میرے مالک دیدار......اے میرے اللہ دیدار......اے میرے خالق دیدار......اے مجھ سے پیار کرنے والے رب دیدار......اے مجھے نبی بنانے والے دیدار...... مگر ہر پل ...... ہر گھڑی...... ہر ساعت...... جواب یہ ملتا ہے کہ......اے موسیٰ علیہ السلام **لن ترانی**...... تو مجھے نہیں دیکھ سکتا

تو مجھے نہیں دیکھ سکتا......تو مجھے نہیں دیکھ سکتا......مگر آج محبوب ﷺ سیاح عرش بریں ہیں......اور رب عرش کی آپ ﷺ پر آج نوازشیں جدا ہیں......آج محبوب ﷺ کو پاس بلایا گیا......سامنے بٹھایا گیا...... پردہ اٹھایا گیا......جلوہ دیکھایا گیا......اس طرح کہ سامنے خدا کی ذات ہے ادھر محمد عربی ﷺ کی پاک ذات ہے......منظر کیا ہے؟ ماحول کیسا ہے؟ وصال کے لمحے کیسے ہیں؟ دیدار کے لمحے کیسے ہیں؟ قرب کا عالم کیا ہے؟ یہ تو وہ رب ہی اصل میں جانتا ہے یا اس رب کا کریم محبوب جانتا ہے...... مگر میں تو صرف یہی کہنا چاہوں گا......کہ!

چلے براق پہ جس گھڑی تو زمیں کے بعد ہوا میں تھے

رہی تھک کے پیچھے ہوا ادھر ہوا سے آگے فضا میں تھے
ہوئی چند قدم میں فضا بھی طے
فضا سے آگے قرب خدا میں تھے

اورادھر ملاقاتیوں کا ذوق کیا کہہ رہا تھا؟ کہ!

جن و بشر ملائکہ کیا انبیاء
ہر اک کی زباں پہ یہی تو تھا

کہ!

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلو علیہ والہ

اوراسی منظر کی ترجمانی علامہ صائم چشتیؒ یوں فرماتے ہیں...... کہ!

کوئی فلک اتے رہ یار گیا کوئی جاسدرہ تے ہار گیا
اک کالیاں زلفاں والا سی جہڑا عرش توں وی لنگھ پار گیا
اک سوہنیاں زلفاں والا سی اک کالے کنڈل والا سی

ہاں! ہاں!

اک سوہنیاں زلفاں والا سی جہڑا عرش توں وی لنگھ پار گیا
کستوری دے حلے آون خشبواں دے بلے آون
عرش دا راہی جاندا جاندا ہر سو مہک کھلار گیا

جی!

اک کالیاں زلفاں والا سی جہڑا عرش توں وی لنگھ پار گیا

اور!

گھر والا گھر جا کے آیا امت نوں بخشوا کے آیا

سامعین محفل جے بخشے گے جے تے آکھو! سبحان اللہ اے میرا دعویٰ نہیں ...... التجا اے ...... کہ بخشے ایس واسطے گے او کہ نبی دا میلاد مناوندے او...... تے میلاد مناندا ای اوا ے جہڑا جنتی ہووے...... در رسول ﷺ دا شیدائی ہووے...... جہنے در مصطفیٰ ﷺ توں بگڑی بنائی ہووے...... نہ!! نہ!! میں نہیں کہہ رہا بلکہ ایک صحابی رسول فرماتے ہیں...... کہ!

جس نے محبت سے میلاد النبی ﷺ پر ایک روپیہ خرچ کیا تو وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا...... سبحان اللہ...... اب آپ حضرات ایک نعرہ لگائیں!

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر رسول ﷺ

تو میں بات کر رہا تھا...... کہ!

گھر والا گھر جا کے آیا امت نوں بخشا کے آیا

بڑی توجہ جناب!

حجاب راحت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

حجاب قربت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

حجاب عزت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

حجاب عظمت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

حجاب قدرت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

حجاب رحمت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

حجاب سعادت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

حجاب کرامت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

حجاب منزلت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

حجاب ہدایت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

حجاب رفعت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

حجاب ہیبت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

حجاب شفاعت ...... وچ ...... رہن والا محبوب

اج عرش توں وی لنگھ پار گیا...... گنہگاراں تے عاصیاں اُمتیاں دے لرزے کھاندے تے ڈولدے بیڑے اج تار گیا

ہاں!

اک کالیاں زلفاں والا سی جہیڑا عرش توں وی لنگھ پار گیا

اک واری سارے مل کے آکھو...... سبحان اللہ...... بلند آواز نال آکھو...... سبحان اللہ ...... ذرا دیوانیاں وانگوں آکھو...... سبحان اللہ

محترم سامعین!

اب آپ حضرات کو دو جہاں پہ راج کرنے والے آقا ﷺ اور لامکاں کی سیر کرنے والے آقا...... دکھیوں کا بیڑا پار کرنے والے آقا ﷺ کی نعت پاک سنانے کے لیے تشریف لاتے ہیں مداح سید الکونین...... جناب سید منظور الکونین صاحب تو اس سے پہلے کہ میں محترم ثناء خوان رسول سے گزارش کروں کہ وہ تشریف لائیں اور نعت نبی ﷺ سنائیں ...... میں آپ حضرات سے دو تین منٹ کی گفتگو نعرے کی

صورت میں کرنا چاہوں گا......سب محبت سے بولیں......کہ!

ہم پیارے نبی ﷺ کے ...... دیوانے
ہم اپنے نبی ﷺ کے ...... دیوانے
لجپال نبی ﷺ کے ...... دیوانے
بے مثال نبی ﷺ کے ...... دیوانے
مختار نبی ﷺ کے ...... دیوانے
سردار نبی ﷺ کے ...... دیوانے
ملنھار نبی ﷺ کے ...... دیوانے
باکمال نبی ﷺ کے ...... دیوانے
باجمال نبی ﷺ کے ...... دیوانے
کریم نبی ﷺ کے ...... دیوانے
رحیم نبی ﷺ کے ...... دیوانے
رفیع نبی ﷺ کے ...... دیوانے
شفیع نبی ﷺ کے ...... دیوانے
حسین نبی ﷺ کے ...... دیوانے
مبین نبی ﷺ کے ...... دیوانے
نور نبی ﷺ کے ...... دیوانے
پرُ نور نبی ﷺ کے ...... دیوانے
محبوب نبی ﷺ کے ...... دیوانے
مطلوب نبی ﷺ کے ...... دیوانے
خلیل نبی ﷺ کے ...... دیوانے

وکیل نبی ﷺ کے ...... دیوانے

عظیم نبی ﷺ کے ...... دیوانے

قسیم نبی ﷺ کے ...... دیوانے

قائد نبی ﷺ کے ...... دیوانے

احمد نبی ﷺ کے ...... دیوانے

صدیق و عمر رضی اللہ عنہ کے ...... دیوانے

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ...... دیوانے

مولا علی رضی اللہ عنہ کے ...... دیوانے

ہم غوث جلی رضی اللہ عنہ کے ...... دیوانے

ہم مہر علی رحمۃ اللہ علیہ کے ...... دیوانے

خواجہ ہند الولی رحمۃ اللہ علیہ کے ...... دیوانے

جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ کے ...... دیوانے

ہم داتا پیا رحمۃ اللہ علیہ کے ...... دیوانے

صابر پیا رحمۃ اللہ علیہ کے ...... دیوانے

ہم خواجہ پیا رحمۃ اللہ علیہ کے ...... دیوانے

چشتی بابا رحمۃ اللہ علیہ کے ...... دیوانے

شاہ حسین پیا کے ...... دیوانے

سیہون کے ۔ دولہا کے ...... دیوانے

عطار پیا کے ...... دیوانے

احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے ...... دیوانے

مولا عباس غازی کے ...... دیوانے

علم الدین غازی رحمۃ اللہ علیہ کے ...... دیوانے

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پیا کے ...... دیوانے

شیر ربانی پیا کے ...... دیوانے

شاہ دولہ ولی کے ...... دیوانے

ہم باہو سخی کے ...... دیوانے

اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھئے...... آپ کے ذوق محبت کو سلامت رکھے جس طرح آپ حضرات نے آج دیوانہ وار اس محفل کو سجایا...... میں یہ دعا کروں گا کہ یا اللہ عزوجل ان تمام سننے والے اور محفل کو سجانے والے تمام کے گھروں کو سجادے۔ تمام کے دلوں کو سجادے...... تمام کے سینوں کو روشن فرمادے...... تمام دیوانوں کے چہروں کو سنتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے سجادے...... زیادہ دیر سے نہیں بلکہ ان سب کو اسی رمضان میں اپنا گھر بھی دکھادے اور مدینہ بھی دکھادے (آمین)

تو حضرات تشریف لاتے ہیں ...... پاکستان کے نامور، مشہور و معروف ثنا خوان ثنا خوان سید الکونین...... محترم المقام جناب سید منظور الکونین صاحب

حضرات گرامی!

ابھی ابھی آپ نے بڑے نفیس ثنا خوان، جناب محترم منظور الکونین صاحب سے نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنی! اور آپ کو یاد بھی ہوگا کہ ایک شعر میں حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا ذکر بھی ہوا...... ہمارا تو ذوق پہلے ہی جھوم رہا تھا بلکہ یوں کہوں گا کہ تصور میں طیبہ کی گلیوں میں گھوم رہا تھا...... اس ذوق میں مزید جان پیدا ہوگی...... اس ذوق میں مزید نکھار اور پیار مل گیا...... تو محترم اسی ذوق محبت کو مزید گرمانے کیلئے میرے پاس الفاظ

کی کڑیوں سے بنا ہوا اور ریشم کی نرمی سے جڑا ہوا ایک مدنی جھولا ہے.....تو سماعت فرمائیں.....کہ! جس طرح چھوٹے بچوں کو پیارے بچوں کو.....آنکھوں کے تارے بچوں کو گھروں میں ہماری مائیں، بہنیں، بیٹیاں..... بڑے پیار سے، بڑی آہستہ سے، بڑی نرمی سے جھولے میں لٹا کر.....اور اپنی نظریں اپنے پیارے کے چہرے پہ لگا کر.....لوریاں سنا کر.....جھولا جھولاتی ہیں.....تو میرا تصور اس محبت اور بے لوث خدمت کو دیکھ کر.....کم و بیش چودہ سو سال پیچھے چلا جاتا ہے.....جہاں حلیمہؓ سعدیہ کے گھر میں خدا کا محبوب رہتا ہے کائنات کا مطلوب رہتا ہے.....نبیوں کا سردار رہتا ہے شفیع روز شمار رہتا ہے.....کہ وہ کیسے محبت بھرے لمحات ہونگے جب حلیمہ سعدیہ سرکار ﷺ کو زمرد کی مہار سے چلنے والے جھولے اور دلوں کے تار سے ہلنے والے جھولے میں لٹا کر.....حضور سرور کونین ﷺ کے مبارک چہرے کو بھی دیکھتی ہونگی.....کائنات کو حسنِ سرکار ﷺ پر وارتی ہونگی.....اور کہتی ہونگی.....کہ!

ایسی جت ہوئی کھیڈاں کھیڈ دیاں
ہن جی کردا میں سب کج ہار دیواں
سوہنے آقا دی کرم نوازیاں دا
صدقے ہو کے میں صدقہ اُتار دیواں
جیہڑا بخشیا اے مینوں مقام آقا
اوس کرم نوں کیویں وسار دیواں
میرا وس چلے دو جہان سجن
میں نعلین محمد ﷺ توں وار دیواں

ذرا محبت سے لب کھولتے ہوئے.....بلند آواز میں کہہ دیں.....سبحان اللہ

محترم حضرات!

شاعر نے حضرت حلیمہ سعدیہؓ کی سعادت کو کیا حسین الفاظ سے جڑے ہوئے کلام کی صورت میں پیش کر کے خراج تحسین پیش کیا ہے اور سرکار دو عالم ﷺ سے حضرت حلیمہ سعدیہ کی محبت کا کھلے لفظوں میں اعتراف کیا ہے۔ .... کہ!

حلیمہؓ میں تیرے نصیباں توں صدقے
توں سوہنے دا جھولا جھولیندی وی ہوسیں
او سوہنے دا مکھڑا نورانی نورانی
تکیندی وی ہوسیں، چمیندی وی ہوسیں
تیرے صدقے جاواں میں اماں حلیمہؓ
کیویں توں نشے توں بچیندی وی ہوسیں
نہوا کے دھوا کے تے کجلاتوں پا کے
سوہنے نوں شیشہ وکھیندی وی ہوسیں
او والضحیٰ چہرہ تے واللیل زلفاں
توں زلفاں نوں کنگھی کریندی وی ہوسیں
تیرے صدقے جاواں توں ہر اک ظلم تے ستم توں
مدنی مٹھل نوں بچیندی وی ہوسیں
میرے ورگی نئیں کوئی دنیا تے دائی
کدی کلی بہہ کے سو چیندی وی ہوسیں

اگر سرور آیا ہے اور میرا یقین ہے کہ ضرور آیا ہے...... تو بلند آواز سے ایک نعرے کا جواب دیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر رسول ﷺ

حضرات گرامی!

اب میں سادات کی موجودگی میں اپنے وعدے کیمطابق حضرت مولائے کائنات، مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں بھی کچھ عرض کرنا چاہوں گا...... کیونکہ ! ۱۳ رجب آرہی ہے اور انشاء اللہ ہر سُنی کے شہر میں علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ ہوگا...... ہر سادات کے کمی کے گھر میں علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ ہوگا...... بلکہ ہر محفل میں...... ہر بزم میں...... ہر ادارے میں پاکستان سارے میں علی علی علی علی ہوگا......کون علی رضی اللہ عنہ؟

شاہِ شریعتم علی رضی اللہ عنہ پیر طریقتم علی رضی اللہ عنہ
حق با علی رضی اللہ عنہ حقیقتم دم ھما دم علی رضی اللہ عنہ

اور...... شاعر مشرق...... ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں...... کہ!

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت
بکعبہ ولادت، بمسجد شہادت

اور اسٹیج پر پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں یہ بات بھی عرض کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ!

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کی شان یہ ہے...... کہ!

مَا نَزَلَ فِیْ اَحَدٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَا نَزَلَ فِیْ عَلِیٍّ ۝

یعنی جتنی آیات اللہ تعالیٰ کی کتاب میں حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں اتنی کسی اور (امتی) کے بارے میں نازل نہیں ہوئیں

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں...... کہ!

نَزَلَ فِیْ عَلِیٍّ ثَلَاثُمِائَةِ آیَةٍ

کہ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں تین سو آیات نازل ہوئیں

سنو! سنو! اے علیؑ علیؑ...... یا علیؑ یا علیؑ کرنے والو...... سرکار مدینہ ﷺ فرماتے ہیں

عَلِيٌّ صَاحِبُ حَوْضِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

علی قیامت کے دن میرے حوض کوثر کے مالک ہوں گے

اور سید نصیر الدین نصیر شاہ صاحب کیا خوب فرمایا ہے...... کہ!

منظر فضائے دہر میں سارا علی رضی اللہ عنہ کا ہے
جس سمت دیکھتا ہوں نظارا علی رضی اللہ عنہ کا ہے
مرحب دو نیم ہے سر مقتل پڑا ہوا
اٹھنے کا اب نہیں کہ یہ مارا علی رضی اللہ عنہ کا ہے

اور حاصل کلام حسین شعر...... کہ!

اے ارض پاک! تجھ کو مبارک کہ تیرے پاس
پرچم نبیؐ کا، چاند ستارا علی رضی اللہ عنہ کا ہے

اور ارے علی رضی اللہ عنہ کے دیوانوں پہ کفر کے فتوے لگانے والو! اور علی رضی اللہ عنہ کے نام لیواؤں کو مشرک

بنانے والو یاد رکھو...... کہ!

تم دخل دے رہے ہو عقیدت کے باب میں
دیکھو! معاملہ یہ ہمارا علی رضی اللہ عنہ کا ہے
دنیا میں اور کون ہے اپنا بجز علی رضی اللہ عنہ
ہم بے کسوں کو ہے تو سہارا علی رضی اللہ عنہ کا ہے
اصحابی کالنجوم کا ارشاد بھی بجا
سب سے مگر بلند ستارا علی رضی اللہ عنہ کا ہے
تو کیا ہے اور کیا ہے تیرے علم کی بساط
تجھ پر کرم نصیر یہ سارا علی رضی اللہ عنہ کا ہے

حضرات گرامی!

میں نے دیکھا کہ لوگوں کے ہجوم میں ایک بندہ وعظ و نصیحت کی غرض سے کھڑا ہے باتیں کرنے والا اپنے علم کے مطابق باتیں کر رہا ہے...... اپنی تقریر کو جاری و ساری رکھے ہوئے اور بات کرتے کرتے بات حج و عمرہ تک آ پہنچی...... تو بیان کرنے والے صاحب مقام ابراہیم کی عظمت بیان کرنے لگے...... بعد اس کے حطیم کی بات بھی کی اور اپنی بات کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے بیان کرنے والے صاحب نے آبِ زم زم اور صفا و مروہ کا ذکر بھی بڑی خوش اسلوبی سے کیا...... رکن یمانی کی بات بھی چلی، حجرِ اسود کا ذکر خیر بھی ماحول کو مہکا گیا...... اتنے میں کوئی میرے ذوق کو اندر ہی اندر مچلا گیا کہ یہ طواف کعبہ کیا ہے...... یہ سعی صفا و مروہ کیا ہے...... یہ مقام ابراہیم پہ نوافل کیا ہیں...... یہ حجرے اسود کے بوسے کیوں لیے جا رہے ہیں...... یہ آبِ زم زم اتنی عقیدت سے کیوں پیا جا رہا ہے اور طواف و سعی سے فارغ ہو کر محبت سے بڑے شوق سے سر کیوں منڈوایا جا رہا ہے محبوں کے امام یعنی عشق نے جواب دیا کہ یہ سب فرائض و واجبات اور سنتیں ادا کر کے محمد ﷺ کی اداؤں کو ہی تو اپنایا جا رہا ہے اور اسی کو قرآن کی زبان میں حج و عمرہ کہا جا رہا ہے...... اصل میں عبادت تو صرف اور صرف خدا کی ہے...... لیکن قربان جاؤں مدینے کے تاجدار کی عظمت پہ کہ ہر عبادت ادائے مصطفیٰ ﷺ ہے...... سنت مصطفیٰ ﷺ ہے اس کی ترجمانی ناصر شاہ صاحب کچھ اس طرح کرتے ہیں...... کہ!

جو سب دیکھنے والوں سے جدا دیکھ رہا ہے
خالق تو محمد ﷺ کی ادا دیکھ رہا ہے
سرکار کی نظریں ہیں گنہگار پہ ناصر
سرکار ﷺ کے چہرے کو خدا دیکھ رہا ہے

اور! مزید ناصر شاہ صاحب کا ہی کلام پڑھنے کی کوشش کروں گا...... کہ!

پرچم یوں کسی اور کا لہرا یا نہیں ہے
اس شان سے کوئی نبی آیا نہیں ہے
ہر سمت ہیں نفرت کی کڑی دھوپ کے پہرے
جز آپ کی رحمت کے کہیں سایہ نہیں ہے
آواز لگائی نہیں جس نے بھی تیرے در پر
اللہ سے اس شخص نے کچھ پایا نہیں ہے

یہ! حق ہے کہ دیتا تو سب کچھ خدا ہے مگر میرا بھی اور آپ سب کا بھی بلکہ روشن ضمیروں کا ہمارے پیروں کا عقیدہ تو یہ ہے...... کہ خدا دیتا صدقہ محمد ﷺ ہے...... اسی لیے تو میں اپنے بزرگوں کا دامن تھام کر یوں عرض کر رہا ہوں...... کہ!

آواز لگائی نہیں جس نے بھی تیرے در پر
اللہ سے اس شخص نے کچھ پایا نہیں ہے
اللہ رے لطافت تیرے پر نور بدن کی
ٹھنڈک کا ہے احساس مگر سایہ نہیں ہے

اور! بڑی توجہ جناب...... کہ!

دامن میں ہے ناصر کے تیرے پیار کی دولت
اور اس کے سوا کوئی سرمایہ نہیں ہے

کیونکہ!

منگتے ہیں کرم...... کرم...... آقا کا کرم...... کرم ہر لحمہ کرم...... ہر روز کرم...... ہاں تو!

منگتے ہیں کرم ان کا سدا مانگ رہے ہیں
دن رات مدینے کی دعا مانگ رہے ہیں

اور! ہمیں تو ہمارے سخی آقا نے...... بندہ نواز آقا ﷺ نے اتنا نوازا...... اتنا نوازا ایک بار نہیں کئی بار نوازا...... اور اتنا نوازا...... کہ!

ہر نعمت کونین ہے دامن میں ہمارے
ہم صدقہ محبوب خدا ﷺ مانگ رہے ہیں

اور جب بے مثال در پاک کی حاضری نصیب ہوئی تو محبت کی نظر سے پردہ اُٹھا...... چلمن ہٹی...... حجاب اُٹھا...... غریب پرور...... بندہ نواز...... سخی کے در پاک پہ نگاہیں سلام کی غرض سے جھکیں اور ہمارا حال یہ تھا...... کہ!

یوں کھو گے سرکار ﷺ کے الطاف و کرم میں
یہ بھی نہیں ہوش کہ کیا مانگ رہے ہیں

اتنے بڑے کریم ﷺ کے دربار میں!

اولیاء نظریں جھکائے کھڑے ہیں
صلحاء پلکیں بچھائے کھڑے ہیں

حضرات گرامی!

محفل کے اختتام پر میں انتہائی ذوق اور حلاوتوں کے شہر تک آپ حضرات کو لیجانا چاہتا ہوں...... یعنی میں اپنے محترم سامعین کو جبریل اور نعلین پاک کی گفتگو سنانا چاہتا ہوں انشاء اللہ اگر اس کلام کے اشعار اور الفاظ یاد رہے تو آئندہ سال تک اسی کلام سے پیدا ہونے والے ذوق محبت میں جھومتے رہو گے...... انشاء اللہ تو سب حضرات ایک مرتبہ بلند آواز سے کہہ دیں سبحان اللہ...... ایک مرتبہ پھر کہہ دیں سبحان اللہ

بڑی توجہ جناب...... کہ!

ہنس کے نعلین سرور نے جبریل سے
ایک دن یہ کہا جب بھی آیا کرو
تم پہ لازم ہے کہ جھک کر مجھکو ملو
میری عظمت جہاں کو بتایا کرو
جبریل چاہتے ہو بلندی جو پرواز میں
اپنے پر مجھ سے مس کرکے جایا کرو
جب فراغت ملے میرے آداب سے
تب وحی مصطفیٰ ﷺ کو سنایا کرو
وہ خدا جو زمانے کا محبوب ہے
اس کے محبوب اول کو محبوب ہوں
جس کی نسبت سے سارا زمانہ بنا
اُس کے قدموں سے میں منسوب ہوں

اور پھر نعلین پاک کی گفتگو سن کر حضرت جبریل امیں کیا جواب دیتے ہیں...... جبریلؑ کہتے ہیں...... کہ!

جب تھکن دار ہوتی ہیں بنت نبی
انکی کی چکی پروں سے چلاتا ہوں میں
سونا چاہتے ہیں جب سیدہؓ کے پسر
اُن کا جھولا پروں سے جھلاتا ہوں میں
گر جھولے میں نندیا نہ آئے انہیں
مسکرا کے پروں پہ اُٹھاتا ہوں میں

سن کر نانا پہ صلوٰۃ سوتے ہیں وہ
پڑھ کے نعت نبی ﷺ پھر جگاتا ہوں میں
میرے پر کیوں معظم مکرم نہ ہوں
ان پروں پہ پیام جلی درج ہے
یہ میری خوش نصیبی کی معراج ہے
میرے ہر پر پہ نعت نبی ﷺ درج ہے

اورادھر! جبریل امیں کی گفتگو سن کر پھر نعلین نے محبت بھرا جواب یہ دیا...... کہ!

جس کی چکی چلانے پہ نازاں ہے تو
وہ مجھے صاف کرتی ہے شام و سحر
جس کی نادِ علیؓ پہ تجھے فخر ہے
اس نے کئی بار مجھ کو سیا چوم کر
میری عظمت کے قائل امامین ہیں
جنہیں اکثر پروں پہ اُٹھاتا ہے تو
جو فاطمہؓ کے دو نورالعین ہیں
مجھ کو اکثر اٹھاتے وہ حسنینؓ ہیں

اور!

جبریل چل تیرے یاد کرنے پہ یاد آگیا
اگر سفر تجھ کو معراج کا یاد ہے
میں محمد ﷺ کے قدموں کی زینت بنی
تو رسالت کے ہمراہ چلا یاد ہے؟
سدرۃ المنتہٰی پہ تو ساکن ہوا
تو نے جو کچھ نبی ﷺ سے کہا یاد ہے؟

سیدہؓ کے پدر ختم میرا سفر
مجھ سے ممکن نہیں کہ میں آگے بڑھوں
بس میرا سدرہ ہے مسکن میں ٹھہر جاؤں گا
ایک قدم گر بڑھا تو میں جل جاؤں گا

اور!

جبریل تیرے انجام سے میرا آغاز ہے
صاحب عزو شرف و کرم کون ہے؟
جب تو نیچے چلا تب میں اوپر چلی
سوچ کر تو بتا کہ محترم کون ہے؟

کیونکہ!

خوش جاناں چاہی دا کہ رنج جاناں چاہی دا
سوہنے دے دوارے اُتے کنج جاناں چاہی دا
جبریل نے دسیا تلیاں نوں چم کے
سوہنے دے دوارے اُتے انج جاناں چاہی دا

اور ابھی آپ نے جبریلؑ اور نعلین پاک کی محبت بھری گفتگو سنی اور اس گفتگو کے اندر معراج پاک کا بھی کچھ ذکر کیا گیا تو مجھے ایک قطعہ یاد آیا...... کہ!

فلک پہ چاند کی پہلی کا بھی اپنا نظارا ہے
جہاں سمجھا یار نے اپنا ابرو سنوارا ہے
مگر یارا مجھے تو اس طرح محسوس ہوتا ہے
شب معراج آقا نے کہیں ناخن اُتارا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا

صدق اللہ العظیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اللہ کریم کا لاکھوں مرتبہ شکر ہے کہ جس کریم مالک نے آج کی اس ایمانی، روحانی، فکری، علمی وادبی بزم ذکر رسول ﷺ میں آ کر ہم ثنا خوانوں کو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی......اور آپ تمام حضرات کو نام سرکار سن کر......قرآنی پیغام سن کر......اور نعت سرکار ﷺ سن کر، جھوم جھوم کر یا رسول اللہ ﷺ......یا رسول اللہ ﷺ کی صدائے دلنواز بلند کرنے اور اپنے لیے توشۂ آخرت جمع کرنے کی بے مثال سعادت عطا فرمائی...... اس روحانی......مذہبی بزم ذکر حضور ﷺ سے سجی ہوئی محفل پاک کا آغاز کرتے ہوئے اور اللہ کریم کے حضور اپنی عاجزی پیش کرتے ہوئے میں یوں عرض کروں گا......کہ!

خدایا تیرے راز انساں کی سمجھے

تیرے ناز و انداز ناداں کی سمجھے

توں پتھر چوں چشمے چلا جاندا ایں

توں دریا نوں صحرا بنا جاندا ایں

توں ڈبیاں ہزاراں ترا جاندا ایں

توں شاہواں نوں در در پنا جاندا ایں
توں کربل دا محشر سجا جاندا ایں
پیغمبر دی بولی لوا جاندا ایں
توں مچھلی دے پیٹ اچ بچا جاندا ایں
تیری شان دی کوئی حد نئیں خدایا
تیرا حکم ہو سکدا رد نئیں خدایا
تیری شان علی کل شئ قدیر اے
کوئی نئیں جہاں اُتے تیری نظیر اے
تیرے حکم دی بس خدائی اسیر اے
بھاویں ہے رانجھا تے بھاویں کوئی ہیر اے
تیرا شکوہ نئیں کر دا کوئی باضمیر اے
جے تھوڑا کوئی منگے توں دینائیں کثیر اے
بھاویں جوان ایں تے کوئی بھاویں پیر اے
تیری بادشاہی دا ہر کوئی فقیر اے
توں ہر اک دا روزی رساں پاک مولا
نہ سوندا نہ تھکدا توہیں تاک مولا
تیرا ذکر کردا اے قرآن پیارا پیارا
تیرے باجھوں دکھیاں دا کوئی نئیں سہارا
تیری طرفوں ہووے جے کن دا اشارہ
وجود اچ ہے آ جاندا کل سنسار سارا
تیری کھیڈ ہے یا خدا کل پسارا
کریں سرمہ پتھر جے دیویں نظارا

کیویں سمجھے ایہہ راز انساں وچارا
کہندے کان کیتائی ایہہ سارا کھلارا
اچانک ندا آئی خاموش ہو جا
نظر نیویں کرلے تے ہتھ بن کھلوجا
ایہہ سارا کھلارا میں جس کان کیتائے
اونہوں میں دو جگ دا سلطان کیتائے
میں پہلے محمد ﷺ دا سامان کیتائے
تے مڑ اپنے ہوون دا اعلان کیتائے
میں نبیاں نوں اس دا قدردان کیتائے
جس نوں میں عرشاں دا مہمان کیتائے
حبیب اپنا دنیا دا نگران کیتائے
میں ایہہ موناں اُتے احسان کیتائے
خضرؔ پڑھدا رب مصطفیٰ ﷺ تے درود اے
ہے جائیں آکے منوایا رب دا وجودا ے

میرے قابل صد احترام سامعین کرام!

یہ میلاد پاک کی بارونق، باوقار، باعث صد افتخار، پر بہار محفلیں جو تاجدار مدینہ، سرور قلب وسینہ، آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی نعت پاک سننے اور سنانے کا بے مثال، باکمال، باجمال، حسین اور دلنشیں ذریعہ ہیں......ان محافل کا ایک کمال خاصہ یہ بھی ہے کہ ہم ان محافل میں

حضور سرور کونین ﷺ ...... کے اوصاف کا ذکر کرتے ہیں
حضور سید المرسلین ﷺ ...... کے اخلاق کا ذکر کرتے ہیں
حضور خاتم النبیین ﷺ ...... کے شمائل کا ذکر کرتے ہیں
حضور امام النبیین ﷺ ...... کے فضائل کا ذکر کرتے ہیں

اور میں اپنی گفتگو کو طوالت دینے سے پہلے شروع ہی میں یہ بات بھی عرض کرتا چلوں کہ حضور ﷺ کے غلاموں کی محبت وعقیدت وخلوص اور عشق رسالت ﷺ سے سجائی ہوئی ہر محفل ...... ہر بزم...... ہر مجلس...... ہر حلقہ ذکر...... کی ابتدا خالق کائنات کی توحید والوہیت کے پرچار اور تلاوت کلام لاریب سے ہوتی ہے......اور اب میں عظمت قرآن کے حوالے سے اللہ کی عطا کردہ قوت وہمت سے زینت اوراق کی عزت وعظمت بننے والے کلام سے لاریب کلام بے عیب کلام کی رفعتوں کے بارے میں یوں عرض کروں گا......کہ!

رحمت ربی کا یہ عنوان ہے قرآن ہے
صاحب عنوان کا فیضان ہے قرآن ہے
شان دیتا ہے بڑا ذیشان ہے قرآن ہے
صاحب ایمان کا ایمان ہے قرآن ہے
سرور کونین ﷺ کے دل کی یہی تسکین ہے
کربلا قرآن کی نسبت سے ہی رنگین ہے
درس دیتا ہے عمل کا اس کا یہ دستور ہے
یہ کلام ربی ہے بس یہ خدا کا نور ہے
اس کے ہر اک حرف میں توحید کا منشور ہے
آپ بے بہرہ ہے جو قرآن تجھ سے دور ہے
انبیاء کا ذکر ہے قرآن میں تفصیل ہے
لوگ اس کو پڑھتے ہیں تجوید سے ترتیل ہے

محترم سامعین!

ظلم جتنا وی تکڑا سہی بغاوت کون ڈک سکدا اے
جتن تائیں ناں ایں پنجتن دا سخاوت کون ڈک سکدا اے
خضر سچائی دے پیکر کدیں مجبور نئیں ہوندے
کہ سر نیزے تاں چڑھ سکدا اے تلاوت کون ڈک سکدا اے

اور اس حسین عقیدے سے دل و دماغ معطر رکھیں ...... کہ!

قرآن ...... انعام خدا ہے
قرآن ...... پیغام خدا ہے
قرآن ...... منہاج نصرت ہے
قرآن ...... پیکر عظمت ہے
قرآن ...... صاحب عزت ہے
قرآن ...... خالق کی عنایات کا بیاں ہے
قرآن ...... محمد ﷺ کی ادا کا ثنا خواں ہے
قرآن ...... رفعتوں کی ضمانت ہے
قرآن ...... ذات قدرت کی امانت ہے
قرآن ...... تمام آسمانی کتابوں میں سرفراز ہے
قرآن ...... ظلمتوں میں حق کی آواز ہے

محترم سامعین!

اب شاہد بزم جہاں، حسن کون و مکاں، شاہد دلربا، بدر چراغ رسل، یٰسین و طٰہٰ، روئے ہدیٰ آقا احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کے مبارک قلب اطہر پر نازل ہونے والی...... دلوں میں اُتر جانے والی پڑھنے والے کے قلوب و اذہان کو سجانے والی...... لاریب کتاب پاک کی تلاوت مقدسہ کرنے کیلئے میں گزارش کرتا ہوں...... میری

مراد! حافظ قرآن قاری ......خوش الحان قاری......نسبت قرآن سے صاحب شان قاری......محترم المقام قاری رفیع الدین سیالوی صاحب ہیں

قرآن کے پاک اور حسین، دلنشیں، مقدس الفاظ کی تلاوت باعث قرار و سکوں کرنے کیلئے میں گزارش کرتا ہوں ...... اپنے مہمان قاری قرآن سے کہ وہ تشریف لائیں اور تلاوت قرآن سے......ہم سب کے قلوب واذہان کو پیکر نور بنائیں تو تشریف لاتے ہیں......زینت القراء......قاری رفیع الدین سیالوی صاحب

محترم سامعین!

آج کی عظیم الشان محفل پاک کی خوشبوئیں...... ہر آنے والے حضور ﷺ کے غلاموں کے دل و دماغ کو معطر کر رہی ہیں، میرا عقیدہ ہے کہ...... محفل نعت میں آنا ثنا خوانوں کا محفل میں آ کر نعت حضور ﷺ سنانا...... یہ سب باتیں نصیب سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ میں اکثر اپنے تصور میں محبتوں کے باغیچے میں بیٹھ کر......نعت سرور کونین ﷺ لکھنے سے پہلے اپنے خیالات اور تصورات کو یوں نکھار دیتا ہوں...... کہ!

قلم کو اپنی سپرد کلام کرتا ہوں
میں نعت لکھنے کا یوں اہتمام کرتا ہوں
نبی کی نعت کا صدقہ جہاں بھی جاتا ہوں
میں قدسیوں کے پروں پر قیام کرتا ہوں
وہ جسکے ہاتھوں سے دنیا میں تاج بٹتے ہیں
میں ایسے حاکم کو ان کا غلام کرتا ہوں
درود پاک شجر ہے کہ باغ رحمت ہے
میں جس کی چھاؤں میں اکثر آرام کرتا ہوں

اور نام سرکار ﷺ پر مر مٹنے والوں...... نام حضور سن کر جھوم جھوم جانے والوں، اور گنبد خضریٰ کے حسیں، دلنشیں نظاروں کو قرۃ العین بنانے والے خوش نصیبوں کی خدمت میں یوں خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں...... کہ!

نبی کے تلووں کا دھون جسے نصیب ہوا
میں ایسی ہستی کو جھک کر سلام کرتا ہوں

اس دنیا میں ہر کوئی کسی نہ کسی کا غلام ضرور ہے...... اگر کوئی دولت کا غلام ہے تو کوئی شہرت کا غلام ہے...... کوئی ذر کا غلام ہے...... کوئی امارت کا غلام ہے...... کوئی کسی امیر کا غلام ہے...... تو کوئی وزیر کا غلام ہے...... کوئی سلطان وقت کا غلام ہے تو کوئی کسی سفیر کا غلام ہے...... لیکن میں اپنے بے باک انداز میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میرا ناز یہی ہے کہ مجھے لوگ کہیں کہ خضؔر سراجِ منیر کا غلام ہے...... یعنی محبوب خدا کا غلام ہے...... محمد ﷺ کا غلام ہے...... کیونکہ!

سنا ہے جب سے مقام شاہ کی اُمت کا
میں اپنی ذات کا اس دن سے احترام کرتا ہوں
خضؔر بہشت بریں ہو کہ تاج سلطان
حضور آپ کے تلووں کے نام کرتا ہوں

ہاں...... تو میرے بزرگو اور دوستو ...... محبت سرکار ﷺ دنیا و آخرت میں حضور سرورِ کونین ﷺ کے غلاموں کیلئے ذریعہ نجات ہے...... محبت رسول ﷺ ہی اک واحد بڑا ذریعہ ہے...... مومن اور منافق میں فرق کرنے کا...... تعلق بالرسالت سے ہی پتا چلتا ہے...... کہ اپنا کون ہے بیگانہ کون ہے...... نام سرکار ﷺ کی بے ادبی کرنے والا کون ہے...... اور نعلین سرکار ﷺ پر مر مٹنے والا کون ہے...... اسی حقیقت کا نقشہ پیش کرنا چاہتا ہوں...... کہ!

ایک وہ ہے کہ تیرے نام کا صدقہ کھائے
ایک وہ ہے جو تیری ذات پہ تنقید کرے
ایک وہ ہے کہ تیری ذات کے نغمے گائے
ایک وہ ہے جو تیری شان کی تردید کرے
ایک وہ ہے کہ رسالت میں خداکو پائے
ایک وہ ہے کہ جدا آپ ﷺ سے توحید کو پائے
ایک وہ ہے کہ محمد ﷺ کی گدائی چاہے
ایک وہ ہے جو ابوجہل کی تقلید کرے
فیصلہ ظاہر ہے کہ اعزاز کے قابل ہے وہ شخص
جو خضرؔ آپ ﷺ کے انوار کی تائید کرے
جس کے حصے میں میرے آقا ﷺ کی محبت ہی نہیں
اس کو چاہیے کہ وہ ایمان کی تجدید کرے

محترم سامعین!

اب حضور ﷺ کی نعت سنانے کیلئے...... یادمدینہ میں رلانے کیلئے...... محفل کے موجودہ ذوق محبت کومزید بام عروج پرلیجانے کیلئے...... تشریف لاتے ہیں...... ثناء خوان باپ کے ثناخوان بیٹے...... خوش الحان باپ کے خوش الحان بیٹے...... شاعر باپ کے شاعر بیٹے...... میری مراد! پیکر سوز وگداز...... خوش آواز...... خوش انداز...... ثناء خوان احمد مختار...... جناب محترم المقام الحاج محمد ارشاد اعظم چشتی صاحب ہیں تو میں انتہائی خلوص سے...... انتہائی محبت سے گذارش کروں گا...... الحاج محمد ارشاد اعظم چشتی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں...... اور محفل سرکار ﷺ میں آنے والے...... آقا ﷺ کے تمام غلاموں کونعت سرور کونین ﷺ سنائیں!

قابل قدر سامعین کرام!

محترم الحاج محمد ارشاد اعظم چشتی صاحب ...... ابھی ابھی آپ حضرات کو نعت حضورﷺ سنا رہے تھے...... واہ کیا! مدینے سے دل کے تار ملا رہے تھے...... اور اشعار ہی اشعار میں...... الفاظ ہی الفاظ میں...... کلام ہی کلام میں...... ایک یہ عقدہ بھی حل فرما رہے تھے...... کہ در سرکار دو عالمﷺ کی حاضری و نوکری...... خدا کی خاص عنایت...... خاص عطا...... خاص رحمت...... خاص بندہ نوازی سے ہی نصیب ہوتی ہے...... یہ سعادت مال و دولت سے حاصل نہیں کی جا سکتی...... تو اس گھڑی میرا ذوق جھوم جھوم کر...... لب چوم چوم کر یوں کہہ رہا تھا...... کہ!

جو بھی انوارِ خداوندی سے شناسا ہو گا
میری سرکارﷺ کے دیدار کا پیاسا ہوگا
جس کو اس بار بھی اعزاز حکومت ہے ملا
ان کے دربار میں آیا لئے کاسہ ہو گا
دشت کربل میں وضو خون سے کرنے والا
ہاں یقیناً وہ محمدﷺ کا نواسہ ہوگا

اور!

نبیﷺ دے پیار توں قرباں نبی دے پیار توں صدقے
ایہہ جند سرکارﷺ توں قرباں ایہہ دل دلدار توں صدقے
تیرا جبریل درباری تیری دنیا تے سرداری
تیرے دربار توں قرباں تیرے گھر بار تو صدقے
شب معراج عرشاں تے سنے جوڑے تیرا جانا
اُڈیکن ہار توں قرباں تیرے دیدار توں صدقے

جیہڑا بچپن توں صادق تے امین آہی زمانے وچ
امانت دار توں قرباں دیانت دار توں صدقے
تیری اکھیاں زمانے تے بہاراں دے سماں ونڈن
نظر مئے خوار توں قرباں لب و رخسار توں صدقے
میں پتر ویچ کے اپنے تیرے کتے جے رکھ لیندا
تیرے کوچے توں جنت قرباں تیرے بازار توں صدقے
خضر اکھیاندے اتھرو وی تیرے دردے نمازی ہن
ایہہ اکھ لجپال تو قرباں ایہہ اکھ غمخوار تو صدقے

محترم سامعین!

ایک دن باغ ابراہیمی کے گلاب کی خوشبو سے ماحول مہکا مہکا تھا.....نور حق کی نورانیت سے ماحول چمکا چمکا تھا...... ہوا مسکرا مسکرا کر......سید دو جہاں ﷺ کی مسکراہٹ پہ فدا ہو رہی تھی......مجلس حضور ﷺ میں بیٹھنے والے تمام غلاموں کو...... عطاؤں اور عنایات کی بھیک عطا ہو رہی تھی......آقا ﷺ کے پیارے غلام حضور ﷺ کے مبارک حسیں چہرے کو دیکھ رہے تھے......بس اسی پاکیزہ ماحول میں نماز عشق ادا ہو رہی تھی......سائل آتے جا رہے ہیں......سوال کرتے جا رہے ہیں......آقا ﷺ سب پر نظر کرم کرتے جا رہے......آنے والے سائل جھولیاں بھرتے جا رہے ہیں...... اور عظمت مصطفیٰ ﷺ......رفعت مصطفیٰ ﷺ......عزت مصطفیٰ ﷺ......آن مصطفیٰ ﷺ......شان مصطفیٰ ﷺ......کی بلندیوں کے گن گاتے جا رہے ہیں......ایسے دلنشیں......ایسے حسیں ماحول محبت میں ایک سوال کرنے والے کے جواب میں ......فرمان رسالت مآب ﷺ یوں ہوتا ہے......کہ!

میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے

یعنی......کہ!

کُن توں پہلے سی اک نور پیدا ہویا
دیکھ کے جس نوں خود مولا شیدا ہویا
نور ایسا کہ رب دے کمالاں دی حد
اَیڈا سوہنا کہ حسن و جمالاں دی حد
شاعراں دے تخیل توں اُچا ہے جو
سچ دی ہے ابتدا ایڈا سچا ہے جو
جس دے چمکار چوں چن ستارے بنے
جس دی پاکیزگی چوں نظارے بنے
جس دی شاہی چوں یوسف نوں خیرات ڈھئی
جس دا صدقہ رسولاں نوں سوغات ڈھئی
زلف نچڑی بہشتاں دے چشمے بنے
زلف بکھری تاں جگ تے کرشمے بنے
زلف سمٹی تاں بدل سیاہ بن گئے
زلف الجھی تاں کالی گھٹا بن گئی
زلف سنوری تاں رحمت دی چھاں بن گئی
زلف رب دی زبانی قرآں بن گئی
اس نوں والیل دے ناں توں رب جاندا اے
ساڈی بخشش دا مولا سبب جاندا اے
چشم روشن جدوں آقا کھولی ہو سی
ذات رب دی سبحان اللہ بولی ہو سی

جھتے پہلی نظر سوہنے پائی ہو سی
اوہا تھاں مولا جنت بنائی ہو سی
اکھ اٹھیندی گئی آسماں بن گیا
اکھ جھکائی تے سارا جہاں بن گیا
کجلا ماذاغ دا اکھ چہ پایا گیا اے
جندے وچ سارا عالم نکایا گیا اے
ابرو محبوب دے انج سنوارے گئے
پردہ چہرے توں جس دم اٹھیندا گیا
سارا عالم ای مدہوش تھیندا گیا
جو ای پردے چوں انوار چھندے گئے
او مقرب ملائک ای بندے گئے
لب کشائی جدوں سوہنے کیتی ہو سی
اوددوں رحمت دی ہک چھل اٹھیتی ہو سی
جندا ہک قطرہ لوح وقلم بن گئے
حور و غلماں دیروحرم بن گئے
ہک تبسم چوں عرش بریں بن گیا
حسن پیدا ہویا جگ حسیں بن گیا
جدوں متھے دے تیور بدلدے گئے
بنیاں دوزخ تے بھانبڑ ای بلدے گئے
پہلی واری جدوں سینہ دھویا گیا
رب دے انوار وچہ ای ڈبویا گیا

گردے قطرے سی شبنم تے پھل بن گئے
او خدا دی خدائی دا مل بن گئے
سوہنے قدماں نوں دھوتا سمندر بنے
جد نچوڑے قدم تے قلندر بنے
جو سی نعلین سوہنے دے چھنڈے گئے
ساری دنیا تے دربار ونڈے گئے
کی میں دساں نبی پاک دی شان دا
کی میں دساں گا عرشاں دے مہمان دا
جندی اُنگلی چوں چشمے رواں ہوندے نے
جے اوچاہون تے بڈھڑے جواں ہوندے نے
جے اوچاہون تے سورج ولا جاندن
جے اوہ چاہون تے پتھر ترا جاندن
جے اوہ چاہون تے روندے ہسا جاندن
جے او چاہون تے وچھڑے ملا جاندے
ایڈا رب نال منسوب کوئی ہور نئیں
ایڈا لجپال محبوب کوئی ہور نئیں
کملی والے دا جیہڑا وی سگ بن گیا اے
اوہ خضر ساری دنیا دی پگ بن گیا اے

اب آپ محفل میں موجود حضرات کو نعت سرکار مدینہ ﷺ سنانے کیلئے...... ذکر محبوب خدا سنانے کیلئے...... بڑی عاجزی سے...... بڑی انکساری سے...... بڑی محبت سے...... بڑے خلوص سے...... محبت رسول خدا کو دل میں بسا کر...... الفاظ محبت کو عقیدت

کے نکھار سے ادا کرنے والے ثنا خوان ...... میری مراد ...... واقف رموز نعت، محترم المقام ناصر عباس چشتی صاحب ہیں ......تو میں محبت سے گزارش کروں گا ......محمد ناصر عباس چشتی (آف جھنگ) سے کہ وہ تشریف لائیں اور نام سرکار ﷺ سن کر یا رسول اللہ ﷺ، یا حبیب اللہ ﷺ کے نعرے بلند کرنے والے حضور ﷺ کے ......غلاموں، دیوانوں، مستانوں اور شمع رسالت کے پروانوں ......کو نعت سرکار دو عالم ﷺ سنائیں تو تشریف لاتے ہیں ......خوش انداز، خوش آواز، سوز و گداز کے شہباز ثنا خوان

محترم محمد ناصر عباس چشتی صاحب (آف جھنگ)

قابل صد احترام، سامعین کرام!

ابھی آپ ہمارے آج کے باوقار پر بہار، ماحول میں سجی ہوئی بزم ذکر رسول ﷺ میں تشریف لائے ہوئے ......ایک پھول کی مانند مہکے ہوئے ثنا خوان سے ......حضور سرور کائنات ﷺ کی نعت پاک سن رہے تھے ...... اور نعت سننے کے دوران محبت تاجدار مدینہ ﷺ میں سر اپنے محبت سے دھن رہے تھے ......ناصر عباس چشتی صاحب کے نعت پڑھنے کے دوران میرا ذوق ...... جھوم جھوم کر ...... مچل مچل کر ......نکھر نکھر کر ......یوں محبت اور خلوص کی بلندی پر چڑھ رہا تھا ...... کہ!

کمی ہاں میں سرکار ﷺ دا
کونین دے سردار دا
مدنی مٹھن مٹھار دا
دلبر نبی دلدار دا
سوہنے خدا دے یار دا
بیڑے جو ڈبے تار دا
سائیں اے جو سنسار دا
دارو اے جو بیمار دا

بھاگی بھرا محبوب ہے
اللہ دا مطلوب ہے
سوہنا جدوں وی بولدائے
بولن توں پہلے تولدائے
جد بولدائے رس گھولدائے
ہیرے تے موتی رولدائے
سوچاں دے جندرے کھولدائے
جیہڑا وی مدنی ڈھولدائے
کون آکھدا اے اوہ ڈولدائے
نیزے تے چڑھ کے بولدائے
سرکار ﷺ دی اے نعت ہے
سرکار ﷺ دی کیا بات ہے
باد صبا سوہنے دے لئی
کھلی ہوا سوہنے دے لئی
صفت وثناء سوہنے دے لئی
ہر دی سدا سوہنے دے لئی
ذوق وفا سوہنے دے لئی
خلق خدا سوہنے دے لئی
اَوْ اَدْنٰی سوہنے دے لئی
قَالُوْا بَلٰی سوہنے دے لئی
جنت بنی سرکار لئی

دوزخ بنی غدار لئی
غدار جیہڑا یار دا اے
نہ کم دا اے نہ کار دا اے
ایویں ای ٹکراں مار دا اے
قاتل جیہڑا کردار دا اے
باغی جیہڑا دربار دا اے
منکر جیہڑا سرکار دا اے
گستاخ جو دلدار دا اے
ہر کائی اوہنوں دھتکار دا اے
آجا نبی ﷺ دے ول توں
سن لے میری اے گل توں
چھڈ دے سبھے بے رنگیاں
چھڈ دے سبھے بے ڈھنگیاں
کی حال کیتائی سنگیاں
اپناں نشیاں بھنگیاں
توئیں آپ خود ھن منگیاں
تنگدستیاں تے تنگیاں
گھڑیاں جیویں وی لنگھیاں
گستاخیاں نیوں چنگیاں
صدقے خضر سرکار ﷺ دے
سبھ کجھ نبی توں وار دے

محترم سامعین!

میرے کریم آقا...... میرے رحیم آقا...... پیکر خلق عظیم آقا...... مسکینوں کے ساتھی...... شاہوں کے تاج...... آقاؤں کے آقا...... غلاموں کے محسن...... یتیموں کے سہارے...... سیدہ آمنہؓ کے راج دولارے...... بے آسراؤں کے آسرا...... درد مندوں کے دوا...... مساوات کے حامی...... اخوت کے بانی...... کان صبر...... کائنات کے رہبر...... محبت کے جوہری...... صدق کے منبع...... عاجزی کا نمونہ...... رؤف الرحیم...... نبی کریم ﷺ کے مبارک دور...... اُن حسیں دلنشیں راتوں...... کی پر سکون گھڑیاں آج تک دلوں کیلئے سامان قرار کا ذریعہ بن رہی ہیں...... کتنے خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہوں نے سید دو جہاں ﷺ کا زمانہ پایہ...... جنہوں نے ہر پل پل اپنی آنکھوں کو حسن محبوب کی جلوہ آرائیوں سے زینت دی...... جنہوں نے محبوب خدا ﷺ کے ساتھ ہر حال میں گزارہ کیا...... اور نام محبوب کی خاطر...... ذات محبوب کی خاطر...... دیدار محبوب کی خاطر...... فرمان محبوب کی خاطر...... بیان محبوب کی خاطر...... ادائے محبوب کی خاطر...... رضائے محبوب کی خاطر...... زمانے کی نگاہ قاتلانہ کو برداشت کیا...... ہر پل پل اپنی زبان سے محبت رسول ﷺ کا اظہار کیا اور در رسول ﷺ سے ہی...... اپنے مقدر کی بستی کو...... خوش قسمتی سے بدلا...... اپنے ضمیر کی تاریکی کو...... نور محبوب سے ہی روشن کیا...... سرکار مدینہ ﷺ کے مبارک زمانے کو پانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ تھا...... کہ ہم زیادہ سے زیادہ وقت آقا ﷺ کی بارگاہ میں گزاریں...... کیونکہ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صبح و شام حقیقی خوشیاں اور سکون دل محبوب ﷺ کی بارگاہ میں ہی زیادہ سے زیادہ وقت گزار نے سے حاصل ہوتا تھا......

اسی لئے تو قمر آسمان نبوت، فخر رسالت، سید دو جہاں ﷺ کے مبارک دور کی ان برکات......اور سرکار ﷺ کی ان بندہ نوازیوں کو یاد کر کر کے زبان خضرؔ اس کا بار بار ورد کر کے......اپنی محبت کا اظہار یوں کرتی ہے......کہ!

کاش پتھر سے جڑا میں بھی کوئی ذرا ہوتا
پھر میرے لب پہ میرے یار کا تلوا ہوتا
لوگ آتے میری قسمت کی زیارت کرنے
میرے ماتھے پہ تیرے پاؤں کا نقشہ ہوتا
میرا سینہ تیری نعلین سے پیوست رہے
میری تقدیر میں انعام یہ لکھا ہوتا
میری سسکی میرا رونا میرے آقا ﷺ سنتے
میں خضرؔ کاش محبت میں حنانہ ہوتا

اور اس جاذبیت رکھنے والی حقیقت اعزازی کا انکار بھی کون کر سکتا ہے کہ خالق نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا......اور بندہ نوازی کا یہ عالم ہے کہ ہمیں مسجود ملائکہ بنایا......اور سب سے بڑی محبت و اعزاز کی بات یہ ہے کہ ہم سب کو سید دو جہاں ﷺ کا امتی بنایا......اور آج کے اس اندھیروں میں ڈوبے دور میں حضور ﷺ کا ہر امتی......اپنے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ...... میٹھے میٹھے ...... پیارے پیارے......نکھرے نکھرے......اُجلے اُجلے......مہکے مہکے......سادگی سے مزین الفاظ سے......اور محبت سے اُبھرے اُبھرے الفاظ سے......یوں عاجزانہ عرض کرتے ہیں......کہ!

موسم فصلاں ہور ہو گئین
رُتاں وی کجھ بور ہو گئین
مدنی ماہی آن بچاؤ
دھیاں مڑ درگور ہو گئین
ظرف ضمیر دے سودے ہندن
سوچاں مڑ کمزور ہو گئین
چن عرب دا جہاں ڈٹھا
اکھیں وانگ چکور ہو گئین
عشق جدو دا من چہ وسائے
پیڑاں آپ ٹکور ہو گئین
یاداں خضر نبی ﷺ دی یاد اچ
پیلاں پاؤندیاں مور ہو گئین

اور ہمارا یہ روشن عقیدہ ہے...... کہ!

دل دی کالک دھو دیندا اے
اتھرو انج خشبو دیندا اے
رب سوا اوہ کوئی نہ دیوے
کملی والا جو دیندا اے
کج دیاں منکیاں تائیں سوہنا
موتیاں وچ پرو دیندا اے

اکو ہے دربار نبی ﷺ دا
منگیے ہک تے سو دیندا اے
عشق نبی دا روشن ڈیوا
قبراں وچہ وی لو دیندا اے
پکا من تے لے جاندا اے
کچا خضر ڈبو دیندا اے

محترم سامعین!

اب اس روحانی......ایمانی......فکری......مذہبی......علمی......اور ادبی محفل میں سید دو جہاں، امام مرسلاں، محبوب رحمٰن و صاحب قرآن، آقا محمد ﷺ کی نعت پاک پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے......سوز و گداز کی ترجمان آواز......کیفیت محبت کی چاشنی رکھنے والی آواز کے مالک ثنا خوان......پاکستان ہی نہیں......بلکہ نعت سرکار دو عالم ﷺ کی طفیل سے بیرون پاکستان بھی جانی پہچانی آواز والے ثنا خوان......قاری قرآن ثنا خوان......شاہد و مبشر، ھادی و رہبر نبی ﷺ کی نگاہ کرم سے......ایک بے مثال آواز رکھنے والے ثنا خوان......جو ساہیوال سے تشریف لائیں ہیں......نعت نبی ﷺ سنانے کیلئے......لجپال کے گیت گانے کیلئے......ہمارے ذوق کو عروج کی اور بلندیوں کی معراج کروانے کیلئے......میری مراد......قاری محمد شاہد محمود صاحب ہیں......میں محنت سے بنائے ہوئے محفل کے ذوق کا احساس کر124 ہوئے......دل کے جام کو آب محبت سے بھرتے ہوئے......محترم المقام قاری محمد شاہد محمود صاحب سے گذارش کرتا ہوں......کہ وہ تشریف لائیں......اور نعت حضور ﷺ سنا کر

......ہمارے قلوب واذہان کو طالب مدینہ بنائیں......تو آپ حضرات کی سماعتوں کو شبنم سے معصوم ذوق محبت دینے کیلئے تشریف لاتے ہیں

قاری محمد شاہد محمود صاحب

محترم سامعین!

محترم قاری شاہد محمود صاحب بڑی محبت وعقیدت سے نکھرے ہوئے الفاظ محبت سے نعت سرور کونین ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے......ساتھ ساتھ......گدائے در پنجتن ہونے......غلام پنجتن ہونے کی سعادت بھی حاصل کر رہے تھے......یعنی حضور ﷺ کے ذکر پاک کے ساتھ ساتھ......ہادی کونین ﷺ کی آل پاک کا ذکر خیر بھی فرما رہے تھے...... ہر کوئی اپنے گھر والوں کی تعریف کرتا ہے چاہے وہ صفات جو بتانے والا بتا رہا ہے......اس کے گھر والوں میں پائی جائیں یا نہ پائی جائیں لیکن قربان جاؤں......فرمان رسالت ﷺ کی ضیاء باریوں پر......کہ سرکار مدینہ ﷺ نے اپنی آل کے جو اوصاف بیان فرمائے......خالق کائنات نے اس بیان کو قرآن کی آیت کی صورت میں قیامت تک کیلئے......آقا ﷺ کے اہلبیتؑ کا مقام ......آن، شان، سب بلند فرما دیا...... میں بندہ ناچیز خضر بھی......آل رسول پاک کی خدمت بے مثال میں نذرانہ عقیدت پیش کر کے اپنی عاقبت کو......ان نفوس قدسیہ کی نگاہ کرم سے سنوارنے کیلئے......یوں کوشاں ہوں......کہ!

حیاء کے ماتھے کا تاج زہراؓ
وفا پرستی کی لاج زہراؓ
مقام خون حسین یہ ہے

کرے گی جنت پہ راج زہراؑ
کسی کی بیٹی کو نہ ملے گا
ملا ہے تجھ کو جو داج زہراؑ
زمانے بھر میں جو بٹ رہا ہے
ہے تیرے گھر کا اناج زہراؑ
جو تیرے شوہر سے بغض رکھے
مریض ہے لا علاج زہراؑ
جو ہو گی تیرے قدم کی مٹی
خضرؔ کے سر کا ہے تاج زہراؑ

اے بندہ نواز سامعین......اگر آپ حضرات نے اس کلام پر غور کیا تو یقیناً آپ نے یہ شعر بھی سنا ہو گا......کہ!

جو تیرے شوہر سے بغض رکھے
مریض ہے لا علاج زہراؑ

کیونکہ!

علی علیہ السلام وہ ہیں --- جن کا نام بلند ہے
علی علیہ السلام وہ ہیں --- جن کا ہر کام بلند ہے
علی علیہ السلام وہ ہیں --- جن کی عزت بلند ہے
علی علیہ السلام وہ ہیں --- جن کی ولایت بلند ہے
علی علیہ السلام وہ ہیں --- جن کی طہارت بلند ہے

علیؓ وہ ہیں --- جن کی شرافت بلند ہے

علیؓ وہ ہیں --- جن کی سخاوت بلند ہے

علیؓ وہ ہیں --- جن کی ولادت بلند ہے

علیؓ وہ ہیں --- جن کی شہادت بلند ہے

علیؓ وہ ہیں --- جن کی محبت بلند ہے

جن کے مقام کی نفاست، برتری اور پاکیزگی میں......تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا......کہ!

هٰذَا اَخِیْ وَابْنُ عَمِّیْ وَخَتَنِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ

یہ میرا بھائی ہے میرے چچا کا بیٹا، میرا داماد ہے اور گوشت اور میرا خون ہے

اور پھر مزید سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا......کہ!

هَذَا مُضَرِّحُ الْكَرَبِ عَنِّیْ

(یہ علی) مجھ سے تکلیف و کرب کو دور کرنے والا ہے اور مزید آگے سنو......اے نام علیؓ کے دیوانو ......شان حیدری کے پروانو ......نعرہ حیدری لگانے والو......عقیدے کی پختگی کیلئے علیؓ علیؓ یا علیؓ کا ورد پکانے والو دیکھو ذرا میرے آقا ﷺ......میرے پیر علیؓ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں......آپ ﷺ نے فرمایا کہ......یہ میرے علیؓ کا مقام ہے......کہ!

هٰذَا اَسَدُ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ

یہ خدا کی زمین پر خدا کا شیر ہے

اور اللہ کے دشمنوں کیلئے......علیؓ کو یہ شان اور اعزاز حاصل ہے......کہ!

وَسَیْفُهُ الْمَسْلُوْلُ عَلٰی اَعْدَائِهٖ

اور اس کے دشمنوں کیلئے برہنہ تلوار ہے اور علی کے دشمنوں پر خدا اور رسول کی لعنت ہے ......تو پھر اس عظمت والے مولا، مولد کعبہ کے بارے...... کیوں نہ کہا جائے...... کہ!

علی شاہ مرداں امام کبیرا
کہ بعد از نبی شد بشیراً نذیرا

اور بات صرف یہیں پہ ختم نہیں ہوتی ...... بلکہ میرا تو یہ روشن عقیدہ ہے...... مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ کے بارے میں...... کہ!

علیؓ دا بغض نہ رکھیں عبادت کوڑ ہو ویسی
علیؓ دے جو وی دشمن نے انہاندی دھوڑ ہو ویسی
علیؓ مولا علیؓ آقا علیؓ مشکل کشا منیائیں
اے منکر تو وی اس نوں مَن نبی ﷺ جنہوں بھرا منائیں
علی نوں بوتراب آہدھن علیؓ نوں لاجواب آہدھن
علیؓ دا چہرہ تکنا وی نبی ﷺ والے ثواب آہدھن
علیؓ معیار جرأت دا علیؓ شیر خدا دا اے
علیؓ دے نام دے اندر مریضاں لئی شفا وی اے
علیؓ دستار ولیاندی ، علیؓ کردار نبیاں دا
علیؓ مومن دا رہبر ہے علیؓ پرچار نبیاں دا
علیؓ وحدت دے گلشن دا گلاب آکھاں تے ٹھیک ہوسی
علیؓ سارے صحابہؓ چوں نواب آکھاں تے ٹھیک ہوسی
علیؓ تفسیر قرآنی ، علیؓ کعبے دا گوہر ہے
علیؓ حسنین دا بابا، علی زہراؓ دا شوہر ہے

علیؓ تقریر دے گھوڑے نوں دے سکدا اے لگام آکھو
کدیں دوزخ نئیں سڑ سکدا علیؓ دا ہر غلام آکھو
علیؓ ولیاندا مولا ہے ولی مولا نوں نہ آکھو
علیؓ سائیں اے گلشن دا کلی مولا نوں نہ آکھو
علیؓ دی اک قضا بدلے خدا سورج ولا دیندا اے
علیؓ چاہوے تاں سائل نوں شاہی کر عطا دیندا اے
علیؓ خیبر دا فاتح ہے علیؓ میدان دا سائیں
علیؓ ایمان دی منزل، علیؓ ایمان دا سائیں
علیؓ پرچم نبوت دا علیؓ عزت کرامت دی
علیؓ قرآن دا سینہ، علیؓ جد اے امامت دی
علیؓ اے روشنی حق دی علیؓ سچ دا سویرا اے
ولایت دے جہان اندر علی باہجوں ہنیرا اے
علیؓ نوں پیر جے منائیں تے شکوے چھوڑ یاراں دے
قصیدے کھل کے پڑھیا کر سدا پنجاں تے یاراں دے
عقیدہ اپنا پکا رکھ نبی ﷺ دا بوہا نہ چھوڑیں
محبت دا درس دیویں کسے دا دل وی نہ توڑیں
صحابہؓ پاک دی عظمت دا چن انکار نہ کرنا
اے سارے ہین نبی ﷺ والے کدیں تکرار نہ کرنا
خضر دی من محمد ﷺ دی گدائی رب توں منگدا رہو
وزیری تے مشیری چھڈ ایہہ شاہی رب توں منگدا رہو

اور میں نے اپنے ورق دل پہ روز ازل سے لکھوا رکھا ہے..... کہ!

علی ولی نوں جھڑے وی من دے نیں
مشکل اوہناں دے نیڑے نئیں آسکدی
جہاں علی دا ورد پکا لیا اے
ہار اوہناں دی کنڈ نئیں لا سکدی
من والے دے آخری ساہ ہوون
موت جتھے تے وٹ نئیں پاسکدی
نعرہ حیدری خضر توں مار تاں سہی
بازی غیر دے ہتھ نئیں جا سکدی

محترم سامعین!

جب کبھی محبت کی منزل کا راہی..... دل میں محبت محبوب بسا کر..... تن من کو نقش یار سے سجا کر..... نگاہوں کا مرکز ومحور چہرۂ محبوب کو بنا کر..... جب شب وروز یاد محبوب میں گزارے جائیں.....تو آہستہ آہستہ.....رفتہ رفتہ.....لحہ بہ لحہ..... یہ محبت کا تعلق .....صرف ایک محبت کا خاکہ ہی نہیں رہتا بلکہ ایک مکمل سچا اور پکا عشق بن جاتا ہے..... پھر دل اس چیز کا تقاضا کرتا ہے کہ آنکھ بند ہو تو زیارت محبوب کرنے کے بعد بند ہو..... اور جب آنکھ کھلے تو سامنے جلوۂ یار ہو! عشق رسالت کی دولت بھی خالق کائنات کی ایک بے مثال نعمت ہے.....اس کی قدر پوچھنی ہے.....تو

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھو

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھو

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے پوچھو

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھو

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے پوچھو

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے پوچھو

جنہوں نے عقل کو زیر طاق رکھ کر...... عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینے سے لگایا......اور علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا......کہ!

عقل است غلام من
عشق است امام من

یعنی......کہ!

عقل میری غلام ہے
عشق میرا امام ہے

ہاں! ہاں! ہر طرف عشق عشق ہو رہا ہے...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں عشق لا رہا ہے...... یار کی خاطر کوئلوں پہ عشق لٹا رہا ہے...... محبوب کی خاطر گھر بار عشق چھڑوا رہا ہے...... ادائے محبوب کو اپنانے کے لئے دانت عشق نکلوا رہا ہے...... سینے پہ گرم پتھر عشق رکھوا رہا ہے...... کربلا میں میں عشق لا رہا ہے...... دیکھو! دیکھو! نیزے کی نوک پہ قرآن بھی عشق سنا رہا ہے ...... آخر عقل سے دامن چھڑوانے والے اس

عشق کا تعارف کیا ہے؟

عشق شہرت ہے ...... شرافت ہے ...... حیا ہے عشق
عشق عاشق ہے ...... محبت ہے ...... وفا ہے عشق
عشق حسرت ہے ...... تمنا ہے ...... ادا ہے عشق
عشق دربار ہے ...... کاسہ ہے ...... صدا ہے عشق
عشق حاتم ہے ...... سخاوت ہے ...... گدا ہے عشق
عشق عادل ہے ...... عدالت ہے ...... گدا ہے عشق
عشق تلوار ہے ...... خنجر ہے ...... دوا ہے عشق
عشق منظر ہے ...... نظارہ ہے ...... گھٹا ہے عشق
عشق حاصل ہے ...... جدائی ہے ...... عطا ہے عشق
عشق جادو ہے ...... حقیقت ہے ...... نشہ ہے عشق
عشق منزل ہے ...... مسافر ہے ...... ضیاء ہے عشق
عشق حاضر ہے ...... قربت ہے ...... جدا ہے عشق
عشق کامل ہے ...... قائم ہے ...... بقا ہے عشق
عشق نعت ہے ...... حمد ہے ...... ثناء ہے عشق
عشق سولی ہے ...... کربل ہے ...... فدا ہے عشق
عشق صحرا ہے ...... خضر ہے ...... دریا ہے عشق
عشق زاہد ہے ...... عبادت ...... دعا ہے عشق
عشق حیدر ہے ...... احمد ہے ...... خدا ہے عشق

اور اب اس محبتوں اور عشق کی آمنگوں سے مزین ماحول...... کو عشق رسول ﷺ کی

خوشبو سے مہکانے کیلئے ......اور حضور سرورِ کائنات ﷺ کے غلاموں کو نعت سرکار ﷺ سنانے کیلئے ......تشریف لاتے ہیں ......شاعر ابن شاعر......ثنا خوان ابن ثنا خوان ......میری مراد! اپنی آواز میں کلیوں جیسی مسکراہٹ رکھنے والے ثنا خوان ...... اور پھولوں جیسی حسین خوبصورتی رکھنے والے ثنا خوان ...... جناب محترم محمد جمشید اعظم صاحب ہیں

تو میں اپنے الفاظ کی طوالت کو سمیٹے ہوئے ......اور آپ حضرات کے ذوق سماعت کو دیکھتے ہوئے ......عرض کروں گا...... جناب محمد جمشید اعظم صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں ......اور حضور سرور کائنات کے غلاموں ...... دیوانوں مستانوں، کو اپنی دلوں میں اتر جانے والی آواز میں.....نعت نبی ﷺ سنائیں
تو استقبال کیجئے گا......تشریف لاتے ہیں

محمد جمشید اعظم صاحب

محترم سامعین کرام!

قسمت کا سکندر ہے وہ شخص جو گدائے مصطفیٰ ﷺ ہے...... بخت کا قلندر وہ شخص ہے جو گدائے مصطفیٰ ﷺ ہے ...... حقیقت کا گوہر وہ شخص ہے جو گدائے مصطفیٰ ﷺ ہے...... معرفت کا سمندر وہ شخص ہے جو گدائے مصطفیٰ ﷺ ہے ...... شاہوں سے معتبر وہ شخص ہے جو گدائے مصطفیٰ ﷺ ہے...... عاجزی کا پیکر ہے وہ شخص جو گدائے مصطفیٰ ﷺ ہے...... نیک نامی میں وہ شخص نامور ہے جو گدائے مصطفیٰ ﷺ ہے...... بندہ نوازی کا بحر ہے وہ شخص جو گدائے مصطفیٰ ﷺ ہے...... اخلاق کا پیکر ہے وہ شخص جو گدائے مصطفیٰ ﷺ ہے.....قیامت تک کے لئے ایک معتبر نسخہ یہ ہے اپنے

اور بیگانے کو پہچاننے والا...... کہ جس کا پتہ چلانا ہو کہ اپنا ہے یا غیر تو اس کے لئے کسوٹی یہ بات ہے کہ پہلے پتہ چلاؤ کہ وہ گدائے مصطفیٰ ﷺ ہے...... یا کہ نہیں...... اس حسیں سوال کا جواب محبت کے اس ماحول میں یوں بیان کرنا چاہوں گا...... کہ!

تو شاہ دو عالم کا گدا ہے کہ نہیں ہے
فطرت میں تیری ذوق وفا ہے کہ نہیں ہے
یہ چادر تطہیر ہے زہراؓ کا قصیدہ
ہر بیٹی کے سر پہ یہ ردا ہے کہ نہیں ہے
کچھ سوچ کہ آتا ہے تیرا رزق کہاں سے
سرکار ﷺ کی نسبت کا صلہ ہے کہ نہیں ہے
رہتی ہے تیری آنکھ میں جو نور کی جھلمل
سرکار ﷺ کی آمد کا پتہ ہے کہ نہیں ہے
گرتا ہوں تو اک ہاتھ سنبھالا لئے آئے
یہ بندہ نوازی کی ادا ہے کہ نہیں ہے
ہر گھر میں سجی رہتی ہے سرکار ﷺ کی محفل
قرآن بھی آقا ﷺ کی ثناء ہے کہ نہیں ہے
ہیں آج بھی صدیقؓ و عمرؓ زندہ جہاں میں
محبوب ﷺ کے قدموں میں بقا ہے کہ نہیں ہے
غیروں کی روایات کی تقلید کے شائق
یہ اپنے ہی آقا ﷺ سے جفا ہے کہ نہیں ہے

محروم رہی فاتحہ خوانی سے قبر بھی
گستاخ محمد کو سزا ہے کہ نہیں ہے
لکھتا ہوں محمد ﷺ کی عنایات کا سہرا
انداز میرے فن کا جدا ہے کہ نہیں ہے
جو شخص بھی رویا ہے تیری یاد میں چھپ کر
اس شخص کو پھر نام ملا ہے کہ نہیں ہے
پتھر کے تراشے ہوئے مجبور خداؤ
اب تم ہی بتاؤ کہ خدا ہے کہ نہیں ہے
سرکار ﷺ کی محفل کا وہ دن یاد تو ہوگا
اس دن سے تیرے گھر میں ضیاء ہے کہ نہیں ہے
پہنچا جو قبر میں تو نکیرین سے پوچھا
اس دیس میں طیبہ کی ہوا ہے کہ نہیں ہے
معیار عدل ہوگا یہ محشر کی گھڑی میں
اس شخص کے پلڑے میں ثنا ہے کہ نہیں ہے
جھکتا نہیں سر میرا خضر شاہوں کے آگے
آقا کے غلاموں میں انا ہے کہ نہیں ہے

اور...... میرے کریم کے در کے گداؤ...... قرآن کو زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو...... اور عشق رسول ﷺ سے قلوب واذہان کو مزین کیا کرو...... قرآن میں جا بجا محبوب ﷺ کی حسین مبارک اداؤں کا ذکر...... خالق کائنات کس محبت سے بیان فرما رہا ہے......

اپنے محبوب کی ادائیں خالق کائنات کو کتنی حسین لگتی ہیں کہ قرآن جیسی لاریب کتاب میں خالق و مالک ان کا ذکر فرما رہا ہے......اس مقام پر میرا ذوق جھوم جھوم کر یوں کہہ رہا ہے......کہ!

زلف سرکارﷺ نے چہرے سے ہٹائی ہوگی
پھر قسم آپﷺ کی مولا نے اُٹھائی ہوگی
اُن کے رخسار کا عالم تو خدا ہی جانے
جن کے نعلین سے فردوس بنائی ہوگی
کون چومے گا بھلا آپﷺ کا معصوم بدن
ہاں مگر ایک جو سرکارﷺ کی دائی ہوگی
کیسا عالم ہے کہ محبوبﷺ کے منبر پر کھڑے
ہو کے حسانؓ نے جب نعت سنائی ہوگی
اس کی خیرات پہ قربان شہنشائی کروں
جس کے کشکول میں طیبہ کی گدائی ہوگی
چشم مازاغ پڑی یارو وہ اک بار جہاں
جانے پھر ہوش میں کیسے یہ خدائی ہوگی
سرورِ کون و مکاں آپﷺ کی نسبت کے طفیل
ہر گنہگار کی محشر میں رہائی ہوگی
جب خضرؔ نعت کے الفاظ میں ڈھل جاؤں گا
پھر یقیناً میری روضے پہ بلائی ہوگی

اور حضور ﷺ کے نام لیواؤ...... یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے...... کہ!

تیرے قدم دی خاک عظیم اُتوں
چن تارے وارے گئے ہوسن
تیرے رتبے دے پرچار لئی
سب رسل اُتارے گئے ہوسن
آقا ﷺ نوں طائف دی وادی وچہ
جدوں پتھر مارے گئے ہوسن
ہوسی خضر خدانوں قہر آیا
ہل عرش مینارے گے ہوسن

کیونکہ!

تیرے باجھ سہارا دکھیاں دا
مدنی ڈھولیا ہور تے کوئی وی نئیں
جہڑا تیرے گستاخ دی گل منے
ایڈا عقلوں کور تے کوئی وی نئیں
جہڑا تیرے دیوانے دا گھر لٹے
ایسا جمیاں چور تے کوئی وی نئیں
آپے رکھ لئی خضر دی لاج آقا ﷺ
ساڈا سوہنیا زور تے کوئی وی نئیں

ایک مرتبہ پھر سیدہ زہرؓا کی شان پاک میں کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا

چاہوں گا سماعت فرمائیں......کہ!

شبیر و شبر دی امی زہرؓا
نبی دے گھر وچ ہے جمی زہرؓا
مقام تیرے نوں کون سمجھے
فرشتے ہن تیرے کمی زہرؓا
تیرے فاقے تے بھکھ دا صدقہ
میں کھانا شامی تے دھمی زہرؓا
پردے دھیاں دے کجن والی
جناب زینبؓ دی امی زہرؓا
خدا نوں سجدہ کرن دی خاطر
رات منگدی اے لمبی زہرؓا
خضر دی عرضی قبول کرنا
ہے تیرے پتراں دا کمی زہرؓا

عزیزانِ گرامی!

محفل کے اختتام پر میں قیامت تک آنے والے آخری انسان کی بھی جو ماں ہیں اور ہم سب کی ماں ہیں......اور یہ بھی میں عرض کرتا چلوں کہ ہمارے ہاں یوں ہوتا ہے کہ جو عورت ماں جیسی ہو...... ماں کی ہم عمر ہو...... ماں کی قریبی ہو......اس کو بھی ماں کہتے ہیں......اور میں جس ماں کا ذکر سنانے والا ہوں...... ہماری ماں نہ اس ماں جیسی ہے...... بلکہ ہماری مائیں اس عظیم ماں کے قدموں پہ قربان ہوں......وہ ماں ایسی ہے...... یہ رشتہ ہمارا اور ان نفوس قدسیہ کا قرآن میں خالق کل جہاں نے قائم

فرمایا ہے.....یعنی ارشاد ہوتا ہے.....کہ!

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ

ترجمہ: نبی تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہیں نبی کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں

اور میری مراد وہ ہستی پاک ہیں جن کے پیکر صدق عظیم باپ کے بارے میں سید کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَانَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ

(جامع ترمذی)

مجھے اتنا نفع کسی کے مال نے نہیں دیا جتنا نفع ابوبکر کے مال نے دیا ہے

میری مراد وہ عظیم ماں!

صدیقہ کائنات، مجتہدہ امت، صدیقہ بنت صدیق، طیبہ، طاہرہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں

بڑی توجہ جناب!

مصطفیٰ ﷺ کا حرم فخر خیر النساء
سیدہ عائشہؓ، سیدہ عائشہؓ
بنتِ صدیق ہے بانوء مصطفےٰ
سیدہ عائشہؓ سیدہ عائشہؓ
سورۂ نور عظمت کا عنوان ہے
زوجۂ مصطفیٰ کتنی ذیشان ہے
تیرا منکر جلا جل کے پھر مر گیا

سیدہ عائشہؓ ، سیدہ عائشہؓ

تجھ سے بغض وحسد فعل شیطان کا
تجھ سے نسبت خلاصہ ہے ایمان کا
مصطفیٰ ﷺ سے خدا تک تیرا سلسلہ
سیدہ عائشہؓ ، سیدہ عائشہؓ

پوری کونین میں اک عتیقہ ہے تو
باپ صدیق ہے خود صدیقہ ہے تو
نام تیرے کا ملتا نہیں قافیہ
سیدہ عائشہؓ ، سیدہ عائشہؓ

رب کے محبوب کی جو حبیبہ بنی
پوری اُمت سے جو خوش نصیبہ بنی
کوئی عورت نہیں تیرے ہم مرتبہ
سیدہ عائشہؓ ، سیدہ عائشہؓ

یہ خضرؔ میرے ایمان کی بات ہے
ماں کا گستاخ حقیقت میں کم ذات ہے
تیرے حق میں خدا نے دیا فیصلہ
سیدہ عائشہؓ ، سیدہ عائشہؓ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
اَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن

صدق اللّٰہ العظیم

اُس خالق و مالک کے مقدس نام سے آغاز کرتے ہیں...... آج کی اس خوبصورت نورانی، وجدانی، ایقانی، عرفانی، ایمانی، روحانی، مستانی، محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا...... کہ جو!

خالق و مالک غم سے نکالنے والا ہے
پتھروں میں کیڑوں کو پالنے والا ہے
بے جان سے جاندار کو نکالنے والا ہے
انسان کو فکر آخرت دلانے والا ہے
انسان کو پیکر الفت میں ڈھالنے والا ہے
سب کی خوراک کو زمین سے نکالنے والا ہے
انسان کو زمین سے نکلی ہوئی چیزوں سے پالنے والا ہے

محفل پاک کا آغاز اس پاک نام الٰہی سے کرتے ہیں...... جو!

بے کسوں کیلئے رفیق ہے...... بے بسوں کیلئے شفیق ہے...... خطا کاروں کیلئے رحیم ہے...... گنہگاروں کیلئے کریم ہے...... **مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب** ہے...... اور رب

الارباب ہے......عالم الغیب ہے......مصورِ بے عیب ہے......احکم الحاکمین ہے......
احسن الخالقین ہے......رحیم ورحمٰن ہے......سب کا نگہبان ہے......محبّ ِمطلوب دوسرا
ہے......لائق حمد وثناء ہے......اس وحدہٗ لاشریک کے بابرکت نام سے ابتداء کرر ہا ہوں
محترم سامعین!

سبحان اللہ کی آواز آنی چاہیے......اگر سبحان اللہ کی آواز آئے گی تو محفل کا
ذوق دوبالا ہوگا......اور دیوانوں کی وارفتگی کا منظر دیکھنے والا ہوگا آپ تمام حاضرین
محفل سبحان اللہ، ماشاء اللہ کا وظیفہ وردِ زباں رکھتے ہوئے بیٹھیں سٹیج پر موجود تمام
حاضرین محفل سے بھی یہی اک گزارش کروں گا کہ محبت کے حسین جملوں کو آغوش
عقیدت میں سنبھالتے ہوئے......سبحان اللہ، ماشاء اللہ ضرور کہتے رہیں......تو میں
عرض کرر ہا تھا......کہ!

اکو تیری اوڈھ خدایا
ہور نئیں کجھ سُجدا
جس دیوے نوں آپے بالیں
او کدوں کسے توں بجھدا
مولا بال چراغ عشق دا
میرا روشن کر دے سینہ
دل دے دیوے دی روشنی
جاوے وچ زیناں

محبت کی نظریں اگر حسن عقیدت کے ساتھ دیوان عشق پر دہرائیں تو معلوم ہوتا ہے......

کہ الطاف حسین حالی نے کیسے حسین کلمات لکھے...... کہتے ہیں!

کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا
باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جلال تیرا
ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے رعب و جلال تیرا
گو حکم لاکھوں یہاں ٹالتے رہے ہیں
لیکن کسی نے ٹالا نہیں حکمِ کمال تیرا

اور اسی طرح بڑی کمال کی بات شاہ صدق نے کہی ہے...... وہ کہتے ہیں...... کہ!

حمد اوس خدا دی کرن لگا
جھدے آسرے تے میں ٹری جاناں
مولا تیرا ای اے سارا جہان منگتا
توں سب دیاں جھولیاں بھری جاناں
لہہ لیناں تاج متکبراں دے
او سرتے گداواں دے تری جاناں

بحرحال یہ کلام تو میرے ابتدائیہ کلمات کے ضمن میں آ گیا میں اپنی بات کو پھر حضرت حالی کی طرف موڑتا ہوں وہ کہتے ہیں...... کہ!

دل ہو کے جان تجھ سے کیوں عزیز رکھیں
دل ہے تو چیز تیری جاں ہے تو مال تیرا

اور حضرت شاہ شمس تبریزؒ نے کیا خوب کہا تھا...... کہ!

مَالِکُ الْمُلْکِ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ
شمس تبریز گر خدا طالبی
خوش بخوان لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

اور پنجابی زبان کے شاعر وارث شاہ بڑی کمال بات کہہ گے......وہ کہتے ہیں!

اول حمد خدا دا ورد کیجو
عشق کیتا جو جگ دا مول میاں
پہلوں آپ خدا نے عشق کیتا
تے معشوق ہے نبی رسول ﷺ میاں
عشق پیر فقیر دا مرتبہ اے
عشق دا بھلا رنجول میاں
پڑھیاں علم نہ زہد تم ہوندی
اکو عشق دا حرف معقول میاں
عشق باہجھ نماز تے حج ناہیں
تے ناہیں کلمہ کلام قبول میاں
بھاویں زہد عبادتاں لکھ کیجے
عشق باہجھ نجات نہ مول میاں
منزل عشق دی وچ مقصود ملدا
جھیڑے ہور نی تول فضول میاں
وارث عاشقاں تے کرم رب دا اے
جنہاں کیتا سی عشق رسول میاں

اور مزید آگے کہتے ہیں...... کہ!

وَحْدَہٗ لا شریک ہے رب ساڈا
پردہ پوش ہے ننگ منگیاں دا
پتھراں وچہ پیا پالدا کیڑیاں نوں
ٹوراں ٹوردا ٹولیاں لنگیاں دا
ہر کوئی چنگیاں نال پیار کردا
حامی کوئی نئیں گندیاں مندیاں دا
او وارث اساں فقیراں دی کیویں گزر ہندی
جیکر رب ہندا صرف چنگیاں دا

اور کیا کمال کی بات کہی...... کہ!

سن سیتی اے ایس جہان اندر
رب کہیں پیار پیار دا اے

اور اس کے پیارے ہیں...... کہ کہیں دربان کی صورت...... کہیں شہنشاہ کی صورت......
کہیں حاجت روا کی صورت...... کہیں غم زندگی کی دوا کی صورت...... کیونکہ!

مان کے گل وہ کھلا کھل کے ہنسا
شکل بلبل میں چہچہا دیکھا
یکے در مشقت ...... یکے در عذاب
یکے در آسائش ...... یکے کامیاب

اسی لئے تو وارث شاہ نے کہا...... کہ!

سُن سیتی ایس جہان اندر
رب کھیں پیار پیار دا اے
نال قدرتاں خواہشاں اپنیاں دے
رنگا رنگ دیاں صورتاں تار دا اے
اک علم اندر ، اک زہد اندر
اک جہل اندر بازی ہار دا اے
اک نے چپ چوپیتیاں گنج پایا
اک عقل والا بازی ہار دا اے
اک لہہ لباس اُداس پھردے
اک نہ چاہ ہار سنگار دا اے
او وارث نہ کر مان وارثاں دا
رب بے وارث کر مار دا اے

اور ادھر عارف کامل خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ بولتے ہیں...... یعنی کوٹ مٹھن کے تاجدار فرماتے ہیں...... کہ!

بن دلبر شکل جہان آیا
ہر صورت عین عیان آیا
کتھے آدم علیہ السلام تے کتھے شیث علیہ السلام نبی
کتھے نوح علیہ السلام کتھاں طوفان آیا

کتھے ابراہیم علیہ السلام خلیل نبی
کتھے یوسف علیہ السلام وچ کنعان آیا
کتھے عیسیٰ علیہ السلام تے الیاس نبی
کتھے لچھمی رام تے کان آیا
کتھے ذکریا علیہ السلام کتھے یحییٰ علیہ السلام ہے
کتھے موسیٰ بن عمران آیا
تنزیل کتھاں ، جبریل علیہ السلام کتھاں
تورات زبور انجیل کتھاں
آیات کتھاں ترتیل کتھاں
حق باطل دا فرقان آیا
کتھے احمد شاہ رسولاں دا
محبوب سبھے مقبولاں دا
استاذ نفوس عقولاں دا
سلطان سر سلطان آیا

بہرحال عزیزان گرامی!

سب سلاطینِ عالم اپنی جگہ ہیں
دوعالم کا سلطان اپنی جگہ ہے
بدلتی رہیں آسمانی کتابیں
محمد ﷺ کا قرآن اپنی جگہ ہے

تو آیئے محترم حضرات!

محفل کا آغاز تلاوت کلام لاریب سے کرتے ہیں.....تو تلاوت کلام مجید، فرقان حمید فرمانے کیلئے ہمارے پاس انتہائی مقبول انتہائی خوش گلو، قاری قرآن تشریف فرما ہیں.....محترم المقام قاری صاحب کا تعلق شرقپور شریف کی سرزمین سے ہے.....اوران کے اعزازات یہ ہیں کہ قبلہ قاری صاحب.....زینت القراء بھی ہیں .....شیخ القراء بھی ہیں.....میری مراد! قاری محمد ظفر اقبال زین العابدین المصری الازہری صاحب ہیں آپ اور ہم سب ایک نعرہ لگاتے ہیں.....اور قاری صاحب قبلہ تشریف لاتے ہیں اور تلاوت کلام لاریب فرماتے ہیں

نعرہ تکبیر.....نعرہ رسالت.....محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

ایسے تو محترم بات نہیں بنے گی ذرا محبتوں اور عقیدتوں کا ترجمان نعرہ بڑی محبت اور ذوق وشوق سے لگائیں.....آج اس سرزمین محبت پر میرے محترم احباب نے جو محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے ان شاء اللہ قریہ قریہ، نگر نگر، بستی بستی اس شجر محبت کی شاخیں پہنچے گی اور دور دور تک اس کی خوشبوئے محبت اور فیض پہنچے گا، اس لئے بلند آواز پورے زور سے نعرہ لگائیں کیونکہ! یہ نعرہ تکبیر.....نعرہ رسالت ایسا نعرہ ہے..... کہ جو بیک وقت توحید رسالت کا اقرار ہے.....خدا اور مصطفیٰ ﷺ سے محبت کا پرچار ہے.....جو تہہ دل سے یہ نعرہ لگائے اس کا بیڑا پار ہے.....اور میں یوں کہوں گا.....کہ!

اے خدا اے جمال زیبائی
خوب ہے تیری انجمن آرائی
اور مصروف ثناء سرو ثمن
سبحان اللہ سبحان اللہ
ہے ذکر ترا گلشن گلشن
سبحان اللہ سبحان اللہ

اور یہ بھی یاد رہے......کہ!

یہ وہ نعرہ ہے ...... جو دلوں کو مہکاتا بھی ہے
یہ وہ نعرہ ہے ...... جو جنت کی راہ دکھاتا بھی ہے
یہ وہ نعرہ ہے ...... جو وحدت کا جام پلاتا بھی ہے
یہ وہ نعرہ ہے ...... جو رسالت کا اقرار کرواتا بھی ہے
یہ وہ نعرہ ہے ...... جو عاصیوں کو بخشواتا بھی ہے
یہ وہ نعرہ ہے ...... جو قلوب واذہان کو مہکاتا بھی ہے
یہ وہ نعرہ ہے ...... جو شوکت سکندری بھی ہے
یہ وہ نعرہ ہے ...... جو وظیفہ قلندری بھی ہے
یہ وہ نعرہ ہے ...... جو جام مہ طہور بھی ہے
یہ وہ نعرہ ہے ...... جو حقیقتوں کا شعور بھی ہے
یہ وہ نعرہ ہے ...... جو برکتوں کا مظہر بھی ہے
یہ وہ نعرہ ہے ...... جو ہر صدا سے معتبر بھی ہے

یہ وہ نعرہ ہے!

جو ہر صوفی و پیر کا نعرہ بھی ہے
جو شاہ ، گدا، امیر کا نعرہ بھی ہے
جو ہر مومن باضمیر کا نعرہ بھی ہے
جو عشاقان سراج منیر کا نعرہ بھی ہے

اب بڑی محبت سے، بڑی عقیدت سے نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری

اور ہم حضور سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی غلامی کا بھی دم بھرنے والے ہیں......اس لئے بلند آواز سے کہہ دیجئے

نعرہ غوثیہ......یاغوث اعظم لجپال

ابھی میں بات کہنا چاہوں گا...... قادری سلسلہ رکھنے والوں کیلئے خاص طور پر اور روحانیت کی دنیا میں قدم رکھنے والوں کیلئے کہ میرے محترم بھائیو روحانیت کے تمام سلاسل کا کوئی دروازہ ایسا نہیں جو حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے فیض کے بغیر کھلتا ہو...... یعنی کہنا یہ چاہتا ہوں کہ میرے ہادی...... میرے رہبر...... میرے مرشد...... میرے غوث کا فیض ہر سلسلے میں ہے

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ملائے خاک میں ابلیس کے مذموم منصوبے
حافظ بن گیا باری تعالیٰ غوث اعظم کا

اور!

نسبت قادری ہو ، سہروردی ہو ، نقشبندی ہو
جدھر دیکھو اُجالا ہی اُجالا غوث اعظم کا

عزیزان گرامی!

آپ حضرات نے ابھی ابھی تلاوت قرآن مجید سماعت فرمائی...... قرآن میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کا ذکر کرتا ہے...... تو میں یوں کہا کرتا ہوں...... کہ!

قرآن کی اور صاحب قرآن کی باتیں
مطلوب ہیں سرِ بزم ایمان کی باتیں

اور!

قرآن مجموعہ نعت بھی ہے...... اور ضابطہ حیات بھی ہے...... میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ قرآن میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین اداؤں کا دلنشیں ذکر کرتا ہے......

جسطرح کہ کلام پاک میں خالق کائنات فرماتا ہے.....کہ!

محبوب ﷺ اگر آپ کو معراج ہو.....تو قرآن کہتا ہے

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی (سورۃ بنی اسرائیل ۔ پ ۱۵)

محبوب ﷺ اگر آپ مبارک سفر پر جائیں.....تو قرآن کہتا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰیo (سورۃ النجم ۔ پ ۲۷)

محبوب ﷺ آپ جس شہر میں مقیم ہوں.....تو قرآن کہتا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ o وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِo

(سورۃ البلد ۔ پ ۳۰)

محبوب ﷺ آپ کے زمانے کی بات ہو.....تو قرآن کہتا ہے

وَالْعَصْرِ oاِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍo(سورۃ العصر۔پ ۳۰)

محبوب ﷺ اگر آپ کی رسالت کی بات ہو.....تو قرآن کہتا ہے

اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَo(سورۃ یٰسین ۔ پ ۲۲)

محبوب ﷺ جب آپ کی رحمت کی بات ہو.....تو قرآن کہتا ہے

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَo(سورۃ الانبیاء۔ پ ۱۷)

محبوب ﷺ اگر آپ کے میلاد کی بات ہو.....تو قرآن کہتا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًاo

(سورۃ العمران ۔ پ ۴)

محبوب ﷺ آپ کی آمد کی بات ہو.....تو قرآن کہتا ہے

قَدْ جَآءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (سورۃ المائدہ ۔ پ ٦)

محبوب ﷺ آپ کے حسین ہاتھوں کی بات ہو...... تو قرآن کہتا ہے

يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (سورۃ الفتح ۔ پ ٢٦)

محبوب ﷺ آپ کے سینہ مبارک کی بات ہو...... تو قرآن کہتا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ٥ (سورۃ الم نشرح ۔ پ ٣٠)

محبوب ﷺ آپ کی ذلفوں کا تذکرہ ہو...... تو قرآن کہتا ہے

وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ٥ (سورۃ الیل ۔ پ ٣٠)

محبوب ﷺ آپ کی گفتار کی بات ہو...... تو قرآن کہتا ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى ٥ (سورۃ نجم ۔ پ ٢٧)

محبوب ﷺ آپ کے صحابہ کا ذکر ہو...... تو قرآن کہتا ہے

رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ٥ (سورۃ البینۃ ۔ پ ٣٠)

ایک غیر مسلم نے اپنا اظہار محبت یوں کیا ہے...... وہ لکھتا ہے کہ!

میرا کملی والا جہاناں دا والی
او روحاں دا والی او جاناں دا والی
اوہ یتیماں، فقیراں ، غریباں دا راکھا
خدا وی نہ موڑے کدی جسدا آکھا
توراتاں زبوراں قرآناں دا والی
اوہ ستاں زمیناں آسماناں دا والی
میرا کملی والا جہاناں دا والی

عزیزان گرامی قدر

وہی آقا ﷺ جہانوں کے والی ہیں ...... جو سب کے کام آنے والے ہیں

وہی آقا ﷺ جہانوں کے والی ہیں ...... جو سب کی بگڑی بنانے والے ہیں

وہی آقا ﷺ جہانوں کے والی ہیں ...... جو عرش پر جانے والے ہیں

وہی آقا ﷺ جہانوں کے والی ہیں ...... جو پھولوں کو مہکانے والے ہیں

وہی آقا ﷺ جہانوں کے والی ہیں ...... جو سرِ محشر شفاعت فرمانے والے ہیں

وہی آقا ﷺ جہانوں کے والی ہیں ...... جو غم کے ماروں کو سینے سے لگانے والے ہیں

اور ایک پنجابی کا شاعر کہتا ہے...... کہ!

کملی والیاں ویکھ نہ عیب ساڈے
ساڈے عمل تکیے وی چج دے نئیں
نہ مان سانوں نہ مان سانوں
نخرے ناز کریے ساڈوں سجدے نئیں
بڑا ناز ہے دولتاں والیاں نوں
ساڈے لیکھ غریب کوئی اج دے نئیں
او خصماں باجھوں سردار سوہنہ رب دی
کدی غیر ویکھے پردے کج دے نئیں

اور پنجابی شاعر بابا دائم کہتے ہیں...... کہ!

کر کے کرم تے کج لے عیب سائیاں
پردہ پا کے شرف اقبالتاں دا
جاساں لٹیا میں بدکار پاپی
بوہا کھولیا جے کر عدالتاں دا

محترم عزیزان گرامی قدر!

سرکار ﷺ کی آمد آمد تھی جبریل ہر سو محبت کی خوشبو تقسیم فرما رہے تھے...... یہ تو ایک بہت بڑی حقیقت ہے...... کہ جب میرے آقا ﷺ تشریف لائے تو کائنات میں ہر سو منظر ہی عجیب ہے...... کہ!

مہکی مہکی ہوا سرسرا رہی ہے...... خوشی سے بلبل چہچہا رہی ہے...... قیصر وکسریٰ کے محلات کے کنگرے ٹکڑے ہو رہے ہیں...... ہر طرف امن وسلامتی کے پیغام پہنچ رہے ہیں...... اجرام سماوی محبت سے جھک جھک کر فرش خاکی کو چومنے آ رہے ہیں...... کلیاں، پھول، کونپلیں یک زباں ہو کر، زبان حال سے یہ ترانہ سنا رہے ہیں...... کہ!

عید نبوی کا زمانہ آگیا
ہر کلی کو مسکرانا آگیا

عزیزان گرامی!

اسی محبوب کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے تمام کائنات پہ جن کا سایہ ہے...... خود وہ ذات بے سایہ ہے...... اور **ور فعنالك ذكرك** فرما کر مالک کائنات نے ان کے ذکر کو بلند فرمایا ہے...... اور **وما ارسلنك الا رحمة للعالمين** کا فرمان ان کی بلند شان میں آیا ہے...... اور بات نعت کی ہو رہی تھی

نعت کیا ہے؟

نعت ...... مدحت سید دوسرا ہے
نعت ...... سنت خدا ہے
نعت ...... کائنات میں بدر منیر ہے
نعت ...... ثنائے سراج منیر ہے
نعت ...... عاشق کی جاگیر ہے
نعت ...... کا ہر حرف حرف تطہیر ہے
نعت ...... مغفرت کا سامان ہے
نعت ...... آیت قرآن ہے
نعت ...... مومن کی پہچان ہے
نعت ...... غلاموں کی آن ہے

اور!

مدنی مختار کی بات نعت ہے
محبوب پروردگار کی بات نعت ہے
مدنی دلدار کی بات نعت ہے
ان کے ابرو رخسار کی بات نعت ہے
آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و کردار نعت ہے
گلشن جہاں کی مہکار نعت ہے

عظمت جہاں کا اقرار نعت ہے
سینے کا روشن نکھار نعت ہے
محبت کا اعلیٰ معیار نعت ہے
خوش قسمت ہے جس کو آتی نعت ہے
خالق کائنات کو بھاتی نعت ہے

محبتوں سے بجی...... محبتوں کی کلی کی مانند اسٹیج پر ابھی ہمارے ثناءخوان بھائی نے بڑے خوبصورت اور دلنشین اشعار جناب شرف الدین نیر صاحب کے پڑھے...... تو میری نظر خیال ہی خیال میں قرطاس محبت کا نظارہ کر رہی تھی...... کہ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا...... کہ!

آوے ماہی تیڈے آون دے میں تے لکھ احسان منیساں
دوروں ویکھ کے دیواں سجدے تیڈے بجھ بجھ قدم چومیساں

عزیزان گرامی!

تاریخ کے اندر دو شاعری کے دیوان دو شاعری کی خوشبوئیں ایسی ہیں کہ دو ہستیاں ایک ہی نام تخلص رکھتی ہیں...... ایک ہستی یار فریدا اور دوسری ہستی غلام فریدا ...... جو ہستی غلام فریدا تخلص کرتے ہیں وہ ہیں خواجہ غلام فریدؒ کوٹ مٹھن کے تاجدار اور جنہوں نے یار فریدا کے لفظ کو تخلص رکھا ہے وہ ہیں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ میں یہاں اہل علم احباب کے لئے وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ شعر و ادب کی دنیا میں ہجر لکھنا خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن کے تاجدار پر ختم ہے کیونکہ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کسی اور بزرگ شاعر نے ہجر نہیں لکھا...... اور بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ پر شاعری میں معرفت و

حقیقت کا درس دینا ختم ہے...... بلکہ میں تو یوں کہتا ہوں...... کہ!

خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر وچھوڑا ختم ہے
ہاشم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر دوہڑا ختم ہے
سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر روحانیت ختم ہے
بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر معرفت ختم ہے
میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر علم و حکمت ختم ہے

اور!

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر محبت وعقیدت ختم ہے

بحرحال بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی بات ہو رہی تھی تو اب میں نعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنانے کیلئے جس ثنا خوان کو دعوت دینے والا ہوں ان کا تعلق بھی شہر فرید سے ہے...... یعنی کہ پاکپتن شریف سے ہے......اور

پاکپتن دا پاک ہے پتن
جتھے ریت تے تھل دے ڈیرے
چشتی ماہی دے در اتے
مک جاندے جھگڑے جھیڑے
او جس نوں لگ جائے داغ عشق دا
فیر مکیں وڑ دا ویڑے
یار فرید پکائی روٹی
اتھے لکھاں دے ہتھ وچ پیڑے

اسی تاجدار پاکپتن نے جب سرور کونین ﷺ کی نعت لکھی تو کہنے لگے...... کہ!

آقا میرا ہے چندوں سوہنا
جیویں سونے دیاں ڈلیاں
مکھڑا چند بدر ہے نوری
دند چمبے دیاں کلیاں
جیویں مصری دیاں ڈلیاں
اویار فریدا جنت کیہڑی
جنت اوس دیاں گلیاں

ابھی نعت سرور کونین ﷺ سنانے کیلئے تشریف لاتا ہے ایک خوبصورت لب و لہجے والا ثناخوان جو اجلا اجلا بھی ہے...... دھلا دھلا بھی ہے ...... میری مراد جناب محمد شہباز قمر فریدی صاحب ہیں

عزیزان گرامی!

جناب محمد شہباز قمر فریدی صاحب کی نعت کے دوران مجھے قتیل شفائی صاحب کا ایک کلام یاد آیا...... جناب قتیل شفائی صاحب لکھتے ہیں...... کہ!

کھلا کھلا ہو یہ جہاں
دھلا دھلا سماج ہو
تیری زمیں پہ اے خدا
محبتوں کا راج ہو
رکھیں نہ دل میں ویر ہم
سبھی کی چاہیں خیر ہم
جو کل تلک نہ ہو سکا
وہ نیک کام آج ہو

بحرحال عزیزان گرامی!

خالق کائنات نے جتنے بھی نبی معبوث فرمائے ان سب کو معجزے بھی عطا فرمائے......مثلاً

کوئی نبی آیا ...... جسکی نگاہ معجزہ بنی
کوئی نبی آیا جسکی دعا معجزہ بنی
کوئی نبی آیا جسکا عصا معجزہ بنا
کوئی نبی آیا جسکا تخت شاہی معجزہ بنا
کوئی نبی آیا جسکی گفتار معجزہ بنی
کوئی نبی آیا جسکی رفتار معجزہ بنی
کوئی نبی آیا جسکی عطا معجزہ بنی
کوئی نبی آیا جسکی ضیاء معجزہ بنی

لیکن!

فخر کائنات بہار کائنات روح کائنات وہ پیارے آقا ﷺ ہیں......کہ!

میرے آقا ﷺ ...... کا ...... ہر قدم معجزہ
میرے آقا ﷺ ...... کا ...... رحم و کرم معجزہ
میرے آقا ﷺ ...... کا ...... قیل و قال معجزہ
میرے آقا ﷺ ...... کا ...... بال بال معجزہ
میرے آقا ﷺ ...... کا ...... مسکرانا معجزہ
میرے آقا ﷺ ...... کا ...... عطا فرمانا معجزہ

میرے آقاﷺ ...... کا ...... سینہ معجزہ

میرے آقاﷺ ...... کا ...... خوشبو پسینہ معجزہ

میرے آقاﷺ ...... کا ...... نوری سفینہ معجزہ

میرے آقاﷺ ...... کا ...... ربیع الاول مہینہ معجزہ

میرے آقاﷺ ...... کا ...... شہر مدینہ معجزہ

بلکہ میں توں یوں کہوں گا......کہ!

میرے آقاﷺ ...... کی ...... ہر ہر ادا معجزہ

میرے آقاﷺ ...... کی ...... صفت و ثنا معجزہ

اب تشریف لاتے ہیں ہماری محفل میں موجود بڑے نفیس ثناء خواں میری مراد جناب الحاج شبیر گوندل صاحب ہیں

اپنی عقیدت اور محبت کا غماز نعرہ بلند کریں!

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری

عزیزان گرامی!

ابھی آپ سماعت فرما رہے تھے......کہ!

جیہڑا رسول پاک توں قربان ہو گیا

سمجھو اوہدی نجات دا سامان ہو گیا

تو اصل میں بات یہ ہے کہ جو میرے آقاﷺ پر فدا ہو جاتا ہے گویا وہ حیات جاودان پا جاتا ہے......اور کائنات کی عظمتیں انہی خوش نصیبوں کے ہاتھوں میں آتی ہیں جنہوں نے نبیﷺ کے دامن اقدس کو اعمال کی صورت میں پکڑا ہے۔ کیونکہ!

بناں آقا دے ملنی نہیں سرفرازی
اپنے آپ اچا پاویں لکھ ہوجا
اوصدف جے کرم تے رحمت دی لوڑ تینوں
جاتوں مدینے پاک دی گلی دا ککھ ہوجا

مدینہ پاک کیا ہے؟

مدینہ ...... فرش کا دماغ بھی ہے
مدینہ ...... عرش کا سوراخ بھی ہے
مدینہ ...... جنت کا باغ بھی ہے
مدینہ ...... ہدایتوں کا چراغ بھی ہے
مدینہ ...... شہروں کا سردار بھی ہے
مدینہ ...... چمن دل کی بہار بھی ہے
مدینہ ...... جنت کا گلزار بھی ہے
مدینہ ...... عاشق کی تکرار بھی ہے
مدینہ ...... پریشانیوں میں قرار بھی ہے
مدینہ ...... گلشن جہاں کی مہکار بھی ہے
مدینہ ...... صدیق کا یار بھی ہے
مدینہ ...... عمر جری کا پیار بھی ہے
مدینہ ...... عثمان کا دلدار بھی ہے
مدینہ ...... حیدر کا اسرار بھی ہے

اور سید ناصر حسین ناصرؔ چشتی صاحب نے کیا خوب کہا ہے...... کہ!

حیاتوں خالی اے جیہڑا بندہ
او کپڑے پا کے وی ننگا لگدا
رزیل بندیاں دے کول بہہ کے
شریف بندہ بے ڈھنگا لگدا
کسے دے بوہے تے جا کے منگناں
ذلیل کم اے کمینہ پن اے
فقط مدینہ اے ایسا ناصرؔ
کہ جتھے منگتا وی اے چنگا لگدا

اور کہنا پھر بھی یہی پڑتا ہے...... کہ!

جیہڑا رسول پاک توں قربان ہوگیا
سمجھو اوہدی نجات دا سامان ہوگیا

اور یہ نصیب کی بلندی...... یہ مقدر کی رفعت...... یہ کردار کی عظمت...... یہ عبادات کی شوکت...... سب میرے آقا کریم ﷺ کے صدقے ہیں

ہوئی مقبول حق آدم کی توبہ
لب آدم پہ کس کا نام آیا
جہاں سجدے نہ کام آئے
وہاں پر محمد ﷺ کا وسیلہ کام آیا

اور بھلا ہم کیا؟

ہماری زندگی ہے؟ ہماری بندگی کیا ہے؟ یہ سب کچھ ان کی محبت کا صلہ ہے
......خدا شاہد ہے ہم کو تو خدا بھی محمد ﷺ کے وسیلے سے ملا ہے...... کیونکہ ہم کہتے ہیں!

حضرت آدم علیہ السلام ...... کی عظمت ...... تیرے صدقے
حضرت شیث علیہ السلام ...... کی الفت ...... تیرے صدقے
حضرت نوح علیہ السلام ...... کی استقامت ...... تیرے صدقے
حضرت اولیس علیہ السلام ...... کی رفعت ...... تیرے صدقے
حضرت دانیال علیہ السلام ...... کی عزت ...... تیرے صدقے
حضرت ابراہیم علیہ السلام ...... کی خلعت ...... تیرے صدقے
حضرت یعقوب علیہ السلام ...... کی محبت ...... تیرے صدقے
حضرت یوسف علیہ السلام ...... کی شوکت ...... تیرے صدقے
حضرت اسماعیل علیہ السلام ...... کی اطاعت ...... تیرے صدقے
حضرت اسحاق علیہ السلام ...... کی عنایت ...... تیرے صدقے
حضرت سلیمان علیہ السلام ...... کی حکومت ...... تیرے صدقے
حضرت الیاس علیہ السلام ...... کی حکمت ...... تیرے صدقے
حضرت یحیٰی علیہ السلام ...... کی عصمت ...... تیرے صدقے
حضرت موسیٰ علیہ السلام ...... کی رسالت ...... تیرے صدقے
حضرت ہارون علیہ السلام ...... کی نبوت ...... تیرے صدقے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام ...... کی خلافت ...... تیرے صدقے

اوراب صحابہ کرام کی جماعت کی طرف آجاؤ!

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ...... کی صداقت ...... تیرے صدقے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ...... کی عدالت ...... تیرے صدقے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ...... کی سخاوت ...... تیرے صدقے
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ...... کی شجاعت ...... تیرے صدقے
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ...... کی امامت ...... تیرے صدقے
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ...... کی شہادت ...... تیرے صدقے

اوراب اولیاء کرام کے بارے میں بھی سن لو......کہ!

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ...... کی فقاہت ...... تیرے صدقے
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ...... کی فصاحت ...... تیرے صدقے
حضرت شیخ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ...... کی معرفت ...... تیرے صدقے
حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ...... کی ولایت ...... تیرے صدقے
حضرت داتا ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ...... کی روحانیت ...... تیرے صدقے
حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ...... کی ریاضت ...... تیرے صدقے

اور پاکستان کے مشہور نعت گو شاعر سید ناصر حسین ناصر چشتی صاحب تشریف لے آئے ہیں......یہ یوں فرماتے ہیں......کہ!

ہر بندہ نہیں عامل ہندا
ہر عامل نہیں کامل ہندا
ہر گدڑی وچہ لعل نہیں ہندا

ہر بندہ لجپال نئیں ہندا
ہر سوہنا محبوب نئیں ہندا
ہر کھانا مرغوب نئیں ہندا
ہر شعلہ گلزار نئیں ہندا
ہر کوئی ٹڈوں یار نئیں ہندا
لہراں وچہ منجدار نئیں ہندا
ہر کوئی با کردار نئیں ہندا
ہر اک بڈھا پیر نئیں ہندا
ہر پیر روشن ضمیر نئیں ہندا
ناصر ایہو کہن سیانے
اصل حقیقت اللہ جانے

عزیزانِ گرامی!

سید ناصر حسین ناصرؔ شاہ صاحب نے بڑے بڑے نقطے بیان کیے ہیں لیکن ایک نقطہ شاہ صاحب نے دو مرتبہ بیان کیا ہے!

کہ ناصر شاہ کیہ ہووے گی شان اوہدی
جہدی آل دا ذکر نماز وچ اے

اور!

ہر حال میں تعظیم کرو آل عبا کی
آتی ہے جھلک ان میں نظر شیر خدا کی
ہے آیت تطہیر کا مظہر یہ گھرانہ
محشر میں اسی گھر سے ہے اُمید وفا کی

سنی کون ہے؟

سنی وہ ہے جو آل پاک کا ذکر بھی محبت سے کرے......اور صحابہ کرام کا ذکر بھی عقیدت سے کرے اور ہمارا بھی الحمدللہ یہ عقیدہ ہے......کہ!

امام المسلمین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ   امام المتقین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ   امام العاشقین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اور! کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ؟

کبھی نہ ساتھ چھوڑا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا
جہاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نبی نے عظمتیں بھی انکو بخشیں
زمیں پہ آسماں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نیازی میں اور ان کے وصف لکھوں
کہاں میں اور کہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ہمارا اور ہمارے اسلاف کا قابل رشک عقیدہ یہ بھی ہے......کہ!

اسلاف کی شوکت ، صدف دیں کا گہر ہے
شہکار رسالت جسے کہیے وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے
جس نام کے صدقے سے دعاؤں میں اثر ہے
وہ نام عمر رضی اللہ عنہ ، نام عمر رضی اللہ عنہ ، نام عمر رضی اللہ عنہ ہے
فقر ایسا کہ دیں قیصر و کسریٰ بھی سلامی
حکم ایسا کہ دریا بھی جھکائے ہوئے سر ہے

اور!

قرآن کی آیات یہ دیتی ہیں گواہی
تقویٰ جسے کہتے ہیں، وہ کردار عمر رضی اللہ عنہ ہے
ہے جن کی غلامی بھی اک اعزاز ، وہ لا ریب
بوبکر رضی اللہ عنہ ہے، عثمان رضی اللہ عنہ ہے، حیدر رضی اللہ عنہ ہے، عمر رضی اللہ عنہ ہے

محبت سے سنیے گا......کہ!

میں سنیوں کا عقیدہ بیان کر رہا ہوں اور جب مولائے کائنات کی باری آتی ہے تو سنی کہتا ہے

امام المسلمین ...... علی رضی اللہ عنہ
امام العادلین ...... علی رضی اللہ عنہ
امام المتقین ...... علی رضی اللہ عنہ
امام المجاہدین ...... علی رضی اللہ عنہ
شاہِ لا فتیٰ ...... علی رضی اللہ عنہ
مشکل کشا ...... علی رضی اللہ عنہ
دُرِّ شانِ ھل اَتٰی ...... علی رضی اللہ عنہ
شیرِ خدا ...... علی رضی اللہ عنہ
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیر ...... علی رضی اللہ عنہ
حق کی شمشیر ...... علی رضی اللہ عنہ
محبتوں کی جاگیر ...... علی رضی اللہ عنہ
لوحِ دل پہ تحریر ...... علی رضی اللہ عنہ
والدِ شبر و شبیر ...... علی رضی اللہ عنہ
سنیوں کا پیر ...... علی رضی اللہ عنہ

عزیزانِ گرامی!

آخر میں یہ ایک بات رہ گئی کہ آج محفلوں میں ماں کی شان بڑی محبت سے بیان کی جاتی ہے اور میں تہہ دل سے اس محبت اور عقیدت کا قائل ہوں مگر میں ساتھ ہی ایک پیغام بھی آج اس محفل میں دینا چاہتا ہوں کہ جہاں اپنی ماں کا تصور رکھ کر ماں کی شان سنتے اور سناتے ہو تو...... وہاں اس عظیم ماں کی شان بھی بیان کیا کرو جس نے بخی پال حسین جیسا گوہر نایاب پال کر اسلام کو دیا میں تو یوں کہتا ہوں...... کہ!

کتنی بلندیوں پر ہے ایوانِ فاطمہؓ
روح الامیں بھی ہے دربانِ فاطمہؓ
اور کیسے کروں تمیز میں حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ میں
ایک روحِ فاطمہؓ ہے تو ایک جان فاطمہؓ
اولادِ فاطمہؓ نہ ہو کیوں دین پر نثار
نقصان دیں اصل میں ہے نقصان فاطمہؓ

تشریف لاتے ہیں نعت رسول مقبول ﷺ سنانے کیلئے جناب سید اوصاف علی شاہ صاحب

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری...... نعرہ غوثیہ

عزیزانِ گرامی!

یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ زمین کے پاس اگر کوئی سب سے قابل فخر خطہ ہے تو وہ مدینہ پاک کا خطہ ہے...... اور آسمان کو اپنی بلندیوں پر بڑا ناز ہے ہوا یوں...... کہ!

ایک دن آسمان زمین سے کہنے لگا کہ میرے اُوپر درخشندہ ستارے ہیں اور زمین نے کہا کہ یہ تو کوئی فخر کی بات نہیں تیرے اُوپر درخشندہ ستارے ہیں تو میرے پاس اللہ کے پیارے ہیں آسمان کہنے لگا...... میرے پاس ملائکہ کے محل ہیں

زمین نے کہا...... میرے اُوپر پھول اور پھل ہیں

آسمان کہنے لگا...... ستاروں سے مزین میرا سینہ ہے

زمین نے کہا...... میرے پاس طور ہے، مکہ ہے، مدینہ ہے

اور!

اک دن چن زمین نوں کہن لگا

میری ویکھ توں ذرا برات اڑیے

حسن مینوں زمانے توں وکھ ملیا

میری ذات انوکھڑی ذات اڑیے

یہ تو چاند کی بات ہے آسمان کے چاند کی بات ہے...... ہم آمنہؓ کے چاند کی محفل سجائے بیٹھے ہیں...... ایک آسمان کا چاند ہے ایک سارے جہان کا چاند ہے...... ایک رات کا شہنشاہ ہے ایک دو عالم کا شہنشاہ ہے...... ایک چاند زمینوں کو روشن کرتا ہے اور ہمارا چاند سینوں کو روشن کرتا ہے ایک چاند بدر و ہلال ہے تو ہمارا چاند بے مثل و مثال ہے اور سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا تھا...... کہ!

چڑھ چناں توں کر رشنائی تارے ذکر کریندے تیرا ھو

تیرے جے چن چڑھدے بھانویں سانوں سجناں باہجھوں ہنیرا ھو

جتھے چن ساڈا چڑھدا اوتھے قدر نئیں کجھ تیرا ھو

جس دے کارن اساں جنم گوایا یار ملے اک پھیرا ھو

بہرحال بات ہورہی تھی...... کہ!

اک دن چن زمین نوں کہن لگا
میری دیکھ توں ذرا برات اڑیئے
حسن مینوں زمانے توں وکھ ملیا
میری ذات انوکھڑی ذات اڑیئے
میرے نال مہینے تے سال چلدے
میں ہاں بے شک سارے جہان دا چن
کدی چڑھاں تے حج نوں جان لوکی
کدی رجب تے کدی شعبان دا چن

اور پھر آگے زمین کا جواب سماعت فرمائیں!

زمین جواب دتا ناں پارولا
میری سمجھیا نہیں توں شان چناں
میرے سینے نوں پھول کے دیکھ تے سہی
ہو جان گے راز عیاں چناں
میری گود وچ لیٹے نے سوہنے ربدی
داتا صاحب تے باہو سلطان چناں

بس داتا صاحب کا ذکر آ گیا...... کہ!

دل مایوس کو دیتا ہے سہارا داتاؒ
ایسا داتا ہے حقیقت میں ہمارا داتاؒ
کی مدد حق نے اُسے جب بھی پکارا داتاؒ
تیری تعلیم کا صدقہ ہے یہ سارا داتاؒ
ہے شب و روز تصور میں زیارت حاصل
سامنے ہے میرے ، دربار تمہارا داتاؒ
شہر لاہور پہ کیوں بارش انوار نہ ہو

کس محبت کے نگر......شہر لاہور کی بات آگئی......کہ!

آسٹریلیا ...... ریگزاروں کی زمیں ہے
برازیل ...... مرغزاروں کی زمیں ہے
ہالینڈ ...... بہاروں کی زمیں ہے
تھائی لینڈ ...... نظاروں کی زمیں ہے

اور!

قاہرہ ...... بازاروں کا شہر ہے
ملتان ...... مزاروں کا شہر ہے

اور!

لاہور ...... اللہ کے پیاروں کا شہر ہے

تو پھر یہی کہنا پڑتا ہے...... کہ!

شہر لاہور پہ کیوں بارش انوار نہ ہو
جلوہ گر ہے حسنی راج دُلارا ، داتا
میرے ہونٹوں پہ اگر نام تمہارا آجائے
لینے آئے مجھے طوفاں میں کنارا داتا
غوث اعظمؒ کے حوالے سے نصیر آیا ہے
اک نظر اک پہ ہو جائے خدارا داتا

بہر حال عزیزان گرامی:

اپنے موضوع کا تسلسل برقرار رکھتا ہوں ...... کہ زمین کہنے لگی ...... آ چاند میں تجھے بتادوں...... کہ!

میری گود چہ لیٹے نے سوہنہ ربدی
شیر ربانی تے باہو سلطان چناں
گنج شکر دا ویکھ مزار آ کے
ادھر ویکھ تو پیر پٹھان چناں
سیون اندر قلندر دے ویکھ جلوے
ادھر خواجہ اجمیری دی گلی نوں ویکھ
جھدے حکم دا توں محتاج رہناں
آبغداد اندر غوث جلی نوں ویکھ

اور پھر مزید آگے زمین کہتی ہے...... کہ!

تیغ علی رضی اللہ عنہ دی چلدی میں ویکھی
بانگاں میرے تے عاشق بلال رضی اللہ عنہ دتیاں
عمر رضی اللہ عنہ ورگا خلیفہ وی میں تکیا
شاناں جس نوں رب باکمال دتیاں

زمین کہتی ہے...... آؤ آسمان کے چاند تجھے بتاؤں...... کہ!

آتینوں مدینے وچ میں لے چلاں
مسکن جیہڑا عربی تاجدار دا اے
ذرہ ذرہ مدینے دی نگری دا
آفتاب وانگوں لاٹاں مار دا اے

اور!

میری گود وچ لیٹیا سوہنا ربدی
جنے تینوں اشارے نال توڑیا سی
جدھر سوہنے نے پھیریا رخ انور
کعبہ ادھر نوں مولا نے موڑیا سی
اک دن چناں چڑھدیا چودھویں رات دیا
تیری چاننی فرش تے چل آگئی
کرن کرن کر کے کرناں انج کریاں
انج جاپدا جیویں حسن دی چھل آگئی
ٹرن والیا نال نزاکتاں دے
تینوں ویکھ کے یاد اک گل آگئی
ذرا بول افلاک دئیا شہکارا

رب کیڑے سبب او جوڑیا سی
کیہ کج گزری سی چناں نال تیرے
جدوں تینوں حضور نے توڑیا سی
جھلیا چن حضور دا ناں سن کے
لگا کہن کیوں درد پرانے نوں چھیڑیا ای
میرے سینے دا داغ گواہی دیندا
کسے وقت میں عشق سہیڑیا ای
ڈگا جدوں حضور دے وچہ قدماں
رات چودھویں تے دنیا جاگدی سی
جدوں توڑیا سی آقا نے اشارے نال مینوں
میرے لئی او رات سہاگ دی سی

عزیزان گرامی!

یہ زمین آسمان کیا یہ تو بس محبت کی باتیں ہیں......اگر محبت اور عقیدت کی نظر سے دیکھا جائے تو ہر چیز میرے آقا ﷺ کی آمد کا اظہار کر رہی ہے

ا ...... نے کہا کہ ...... اللہ کے پیارے آگئے
ب ...... نے کہا کہ ...... بے سہاروں کے سہارے آگئے
ت ...... نے کہا کہ ...... تسکین قلب کا سامان آگئے
ث ...... نے کہا کہ ...... ثانی نہیں جن کا وہ لجپال آگئے
ج ...... نے کہا کہ ...... جمال خدا کے نظارے آگئے
ح ...... نے کہا کہ ...... حلیمہؓ کی کٹیا کو چمکانے والے آگئے
خ ...... نے کہا کہ ...... خُلق عظیم کے پیکر آگئے

د ...... نے کہا کہ ...... دوسروں کے بوجھ اُٹھانے والے آگئے
ذ ...... نے کہا کہ ...... ذروں کو سورج بنانے والے آگئے
ر ...... نے کہا کہ ...... رحمتوں کو لٹانے والے آگئے
ز ...... نے کہا کہ ...... زحمتوں کو بھگانے والے آگئے
س ...... نے کہا کہ ...... سب کے کام بنانے والے آگئے
ش ...... نے کہا کہ ...... شہادت کا فلسفہ بتانے والے آگئے
ص ...... نے کہا کہ ...... صبح نور کا اُجالا کرنے والے آگئے
ض ...... نے کہا کہ ...... ضیاء کو ضیا دیکھانے والے آگئے
ط ...... نے کہا کہ ...... طہارت کے طریقے سکھانے والے آگئے
ظ ...... نے کہا کہ ...... ظلمتوں کو دور بھگانے والے آگئے
ع ...... نے کہا کہ ...... عبادت کے طریقے سکھانے والے آگئے
غ ...... نے کہا کہ ...... غبار شر کو مٹانے والے آگئے
ف ...... نے کہا کہ ...... فلک سے پار جانے والے آگئے
ق ...... نے کہا کہ ...... قلوب کو منور فرمانے والے آگئے
ل ...... نے کہا کہ ...... لازوال رب سے ملانے والے آگئے
م ...... نے کہا کہ ...... محبتوں کا پیغام سنانے والے آگئے
ن ...... نے کہا کہ ...... نور الٰہی کا فیض پہنچانے والے آگئے
و ...... نے کہا کہ ...... وحدت کے جام پلانے والے آگئے
ی ...... نے کہا کہ ...... یاد خدا میں رہنے والے آگئے

آخر میں...... میں ان الفاظ سے اجازت چاہوں گا...... کہ یہ تو وہ بارگاہ ہے...... جس نے بھی تعریف کی اس نے بس حصہ ہی ڈالا...... حق کوئی بھی ادا نہ کر سکا...... بلکہ یہ تو وہ بارگاہ ہے...... کہ!

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا o

صدق اللّٰہ العظیم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیّ

قابلِ قدر!

محفل کو سجانے والو...... محفل کے حسن کو دوبالا فرمانے والو...... رحیم وکریم، خالق کائنات سے **کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ** کا اعزاز پانے والو...... کن کے نقطۂ آغاز، شہکارِ قدرت کے عز وناز، مطلوب مسیحا وکلیم، لطف میں موجِ نسیم، مطیع کبریا، مطاعِ دوسرا، خدا کے عبد کامل، آیاتِ لاریب کے حامل، دونوں جہاں کے حاصل، پیکر قناعت، ضامن شفاعت، حضور سرورِ کونین ﷺ سے بشارت شفاعت پانے والو!

اللہ عزوجل محفل میں میرا مدحتِ سید دوسرا ﷺ کرنا آپ حضرات کا دلجمی سے سننا...... بلکہ تمام ثناء خوانوں کا مسند سخن کی زینت بننا رب لم یزل قبول فرمائے...... سب کہہ دیجئے...... آمین

میں آج کی مجلس حسین کا اور محفل میلاد نور مبین کا آغاز اس خالق کائنات کے پاک نام سے کرتا ہوں کہ...... جس کا مبارک نام ہی اپنی ظاہری اور باطنی برکات کے سبب سے متاع حیات ہے......اور ہر حامد کیلئے بہتر آخرت کا سبب ہے...... وحدہٗ لاشریک رب کے کسی بھی اسم پاک کا ورد کیجئے ...... ہر اسم ذاتی و صفاتی اپنے اندر لاتعداد معارف وحقائق لئے ہوئے ہے

مثلاً!

اللہ جل جلالہ کا رب ہونا ...... اُسکی شان ربوبیت پر دلالت کرتا ہے
اللہ جل جلالہ کا قدیر ہونا ...... اسکی شان قدرت پر دلالت کرتا ہے
اللہ جل جلالہ کا علیم ہونا ...... اسکی شان علیمت پر دلالت کرتا ہے
اللہ جل جلالہ کا رحیم ہونا ...... اسکی شان رحیمی پر دلالت کرتا ہے
اللہ جل جلالہ کا حیؔ ہونا ...... اسکی شان حیات پر دلالت کرتا ہے
اللہ جل جلالہ کا سمیع ہونا ...... اسکی شان سماعت پر دلالت کرتا ہے
اللہ جل جلالہ کا بصیر ہونا ...... اسکی شان بصارت پر دلالت کرتا ہے

وہ رب اپنی شان الوہیت کا اعلان کلام لاریب میں یوں فرماتا ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا ہے وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا

سبحان اللہ......شاعر نے اپنے حسن بندگی کو کس طرح بیان کیا ہے......کہ

خالق و مالک تو ہی ہے دوسرا کوئی نہیں
اے مرے رب جز ترے رب العلی کوئی نہیں
تو ہی رحمان و رحیم و قادر و قیوم ہے
کون کہتا ہے کہ میرا آسرا کوئی نہیں
ذرّے ذرّے سے نمایاں ہے تری قدرت قدیر
تو ہی تو ہے ہر طرف تیرے سوا کوئی نہیں

اور تعلق باللہ اور تعلق بالرسول ﷺ کی عکاسی کتنے حسین موتیوں کی مثل الفاظ سے کی گئی ہے......کہ!

جیسا تو یکتا ہے ویسا ہی ترا محبوب ہے
اس کا منکر بو لہب کے سوا کوئی نہیں

اور!

یہ ہر مسلمان، ہر مومن، ہر بندہ خدا کا عقیدہ ہے......کہ

کبریائی تجھ کو زیبا ہے ترا ہی وصف ہے
ماسوا تیرے الٰہی کبریا کوئی نہیں

سامعین ذی وقار!

اب اس باذوق، بارعب اجتماع پاک میں نعت سرور کونین ﷺ کی خوشبو، طاہر و مطہر الفاظ میں بیان فرمانے کیلئے......یعنی تلاوت کلام پاک فرمانے کیلئے بڑی عقیدت، بڑی محبت، بڑے احترام سے تلاوت قرآن فرمانے کیلئے گذارش کرتا

ہوں......محترم المقام، واجب الاحترام قاری عبدالغفار جہلمی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں......محبت سے لب کشائی فرمائیں......اور کتاب مبین کی تلاوت سے محفل کو پیکر نور بنائیں......تشریف لاتے ہیں......زینت القراء قاری عبدالغفار جہلمی

سامعین ذی وقار!

آپ نے......میں نے بلکہ ہم سب نے ابھی تلاوت کلام لاریب سماعت کی......اور میرے ذہن کو دورِ حاضر کے ایک شاعر کے کلام نے کیا باغ باغ کیا......اور میری سوچ کے قبلہ کی سمت سنوار دی......کہ

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطاء جدتِ کردار

کیونکہ!

قرآن ہی بس دردکا درماں ہے جہاں میں
مسلم کی یہی جاں یہی ایماں ہے جہاں میں
انوارِ جہاں کیلئے قرآں ہے جہاں میں
سچ ہے یہی اک شمع فروزاں ہے جہاں میں
مسلم کیلئے نعمت یزداں ہے جہاں میں
سچ پوچھیے تو چشمہ عرفاں ہے جہاں میں
افسوس کہ قرآں سے مسلماں ہوئے غافل
سمجھے نہیں یہ نعمت یزداں ہے جہاں میں
تہذیب کہن ہم نے جب اسلاف کی چھوڑی
اس کو بھی کیا ترک جو قرآں ہے جہاں میں
قرآن ہی سے دور ہوئی ظلمتِ عالم

دراصل یہی مہر درخشاں ہے جہاں میں
یا رب تو مسلماں کو یہ توفیق عطا کر
سمجھیں وہ کہ رہبر یہی قرآں ہے جہاں میں
کچھ غم نہیں کچھ فکر نہیں مجھ کو اے عظمت
جب تک مرے ہمراہ یہ قرآں ہے جہاں میں

عزیزانِ گرامی!

ابھی نعتِ حبیب لبیب ﷺ کا ایک دلنواز و دلنشیں سلسلہ شروع ہونے والا ہے......جب نعت حضور ﷺ کی بات ہوتی ہے تو محفل میں موجود دیوانوں اور مستانوں کی روح بے تاب کو قرار ملنے لگتا ہے......دل یادِ محبوب میں مچلنے لگتا ہے......

یہ نعت کیا ہے؟

شہر یارِ ارم ﷺ ...... کے حسن و زیبائی کی بات نعت ہے
تاجدار حرم ﷺ ...... کی صفتِ بندہ پروری کی بات نعت ہے
امام الانبیاء ﷺ ...... کے خورشید تاباں ہونے کی بات نعت ہے
شفیع الوریٰ ﷺ ...... کے جاناں جہاناں ہونے کی بات نعت ہے
خیر الانام ﷺ ...... کے عظیم العظام ہونے کی بات نعت ہے
رسولِ تمام ﷺ ...... کے رہنمائے تمام ہونے کی بات نعت ہے
محبوب خدا ﷺ ...... کے افصح الفصاحت ہونے کی بات نعت ہے
مقصودِ انبیاء ﷺ ...... کے ابلغ البلاغت ہونے کی بات نعت ہے

منبع اکرام ﷺ ...... کے قاسم و قسیم ہونے کی بات نعت ہے
صاحب انعام ﷺ ...... کے خطیب و حکیم ہونے کی بات نعت ہے
ہادی کل ﷺ ...... کے باعث عظمت انسانی ہونے کی بات نعت ہے
سرخیل رسل ﷺ ...... کے شمع بزم امکانی ہونے کی بات نعت ہے
نبوت کے نیر ﷺ ...... کے پیکر قناعت ہونے کی بات نعت ہے
ساقی کوثر ﷺ ...... کے ضامن شفاعت ہونے کی بات نعت ہے
شہ لولاک ﷺ ...... کے دلیل راہ نجات ہونے کی بات نعت ہے
سیاح افلاک ﷺ ...... کے وسیلہ قرب ذات ہونے کی بات نعت ہے
رحمت عالم ﷺ ...... کے خدا کے عبد کامل ہونے کی بات نعت ہے
فخر دو عالم ﷺ ...... کے دو جہاں کے حاصل ہونے کی بات نعت ہے
نور ھدیٰ ﷺ ...... کے دلکشائے عرب ہونے کی بات نعت ہے
محبوب رب العلا ﷺ ...... کے دلنوازِ عجم ہونے کی بات نعت ہے

اور یہ نعت کے الفاظ کیا ہیں؟

اگر محبت و عشق کے نور سے چمکنے والی آنکھ سے دیکھا جائے......تو!

قرآن کی تفسیر ہیں ...... الفاظ نعت کے
عشق کی تصویر ہیں ...... الفاظ نعت کے
حرف بہ حرف تنویر ہیں ...... الفاظ نعت کے
ذکر رسالت کی تشہیر ہیں ...... الفاظ نعت کے
ورق دل پہ تحریر ہیں ...... الفاظ نعت کے

اور!

سوچوں کو مہکاتے ہیں ...... الفاظ نعت کے

ابرِ رحمت برساتے ہیں ...... الفاظ نعت کے

غلاموں کی زباں پہ رہتے ہیں ...... الفاظ نعت کے

غمزدوں کو بہلاتے ہیں ...... الفاظ نعت کے

خدا کو بھی بھاتے ہیں ...... الفاظ نعت کے

حقیقت تو یہ ہے......کہ!

رونق شام و سحر ہیں ...... الفاظ نعت کے

وظیفہ آٹھوں پہر ہیں ...... الفاظ نعت کے

تحریر معتبر ہیں ...... الفاظ نعت کے

رشکِ شمس و قمر ہیں ...... الفاظ نعت کے

دیکھاتے طیبہ نگر ہیں ...... الفاظ نعت کے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کیلیے!

رحمت کی برسات ہیں ...... الفاظ نعت کے

سکون دل کی خیرات ہیں ...... الفاظ نعت کے

اچھی سے اچھی سوغات ہیں ...... الفاظ نعت کے

ترجمانِ جذبات ہیں ...... الفاظ نعت کے

سنوارتے حالات ہیں ...... الفاظ نعت کے

اگر سمجھنے والوں کی طرح سمجھو......تو!

دُرِّ ہدایت ہیں ...... الفاظ نعت کے
ازل سے حقیقت ہیں ...... الفاظ نعت کے
سائبان عنایت ہیں ...... الفاظ نعت کے
اظہار محبت ہیں ...... الفاظ نعت کے
جانِ عبادت ہیں ...... الفاظ نعت کے

قرآن گواہ ہے......کہ!

وَالضُّحٰی کی صورت میں نعت ذکر چہرہ مصطفیٰ ﷺ ہے
حٰمٓ کی صورت میں نعت خم زلفِ مصطفیٰ ﷺ ہے
وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی کی صورت میں نعت زلفِ مصطفیٰ ﷺ ہے
وَالشَّمْس کی صورت میں نعت ضیائے مصطفیٰ ﷺ ہے
قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْر" کی صورت میں نعت ذات مصطفیٰ ﷺ ہے
اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام کی صورت میں نعت دین مصطفیٰ ﷺ ہے
مَا زَاغَ الْبَصَرُ کی صورت میں نعت نگاہِ مصطفیٰ ﷺ ہے
یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس کی صورت میں نعت اعزاز مصطفیٰ ﷺ ہے
اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی کی صورت میں نعت فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ کی صورت میں نعت ملکیت مصطفیٰ ﷺ ہے
دَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ کی صورت میں نعت دعوت مصطفیٰ ﷺ ہے
اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا کی صورت میں نعت شہادت مصطفیٰ ﷺ ہے

ہاں! ہاں! یہ نعت ہی تو!

گفتار کی زینت ہے ...... گلزار کی عظمت ہے

حرم کا ادب ہے ...... عشق کا رعب ہے

رحمٰن کی سنت ہے ...... حسان کی وصیت ہے

خیالات کا حسن ہے ...... حیات کی پھبن ہے

بلبل کی چہک ہے ...... گلوں کی مہک ہے

کیونکہ!

ہم جنہیں یاد کیا کرتے ہیں
دل کی بستی کو آباد کیا کرتے ہیں
جب ستاتی ہے ہمیں تشنہ لبی
کوثرِ عشق پیا کرتے ہیں
بزمِ دل ہم نے سجا رکھی ہے
ان کی آمد ہے سنا کرتے ہیں
اپنے منگتوں کو وہ سلطان جہاں ﷺ
جھولیاں بھر کے دیا کرتے ہیں
دو جہاں ان کی قدم بوسی کو
ان کے قدموں پہ جھکا کرتے ہیں

اور ہمارا ہر لمحہ، ہر ساعت وظیفہ یہ ہے......کہ!

اپنے ہر درد کی تسکین کیلئے
نعت سرکار ﷺ کہا کرتے ہیں
ہو اگر ان کا کرم تو عرفان
داغ ہر غم کے مٹا کرتے ہیں

سامعین ذی وقار!

ابھی ایک ایسے ثناء خوان تشریف لائیں گے جن کی زباں سے ادا ہونے والے جملے عشاق کے دلوں کو بھائیں گے اور ہم سب ان سے نعت نبی ﷺ سن کر اپنے سینوں کو مدینہ بنائیں گے......تو تشریف لاتے ہیں

جناب الحاج محمد یوسف میمن صاحب

حضرات گرامی قدر!

میرے خیال نے جتنے بھی لفظ سوچے ہیں
تیرے مقام و مرتبے سے بہت چھوٹے ہیں

یہ اس لیے کہ ہم جن کی ثناء کرتے ہیں......وہ کمال ہستی!

جو ذات وحدت کی دلیل ہیں
جو سر محشر عاصیوں کے وکیل ہیں

جو ہماری تاریک زندگیوں کیلئے نور مبین ہیں......جن کا جسم پاک نہایت مقدس، خوشبودار اور انتہائی پاکیزہ ہے......جو گلاب کا حسن اور اس کی خوشبو کی اصل ہیں......کائنات ہستی کے نکھار کا سبب، خوش خو ہستی ہیں......جو بے بسوں کیلئے......بے سہاروں کیلئے......بے چاروں کیلئے......غم کے ماروں کیلئے......پریشان حالوں کیلئے......رحیم و کریم اور روز قیامت عاصیوں گنہگاروں کیلئے ڈھال ہیں جن کی ہر صبح،

ہر شام، ہر ساعت، ہر گھڑی، ہر پل، ہر لمحے کا نگہبان رب کریم ہے جن کے در کا بے مثال دربان جبریل امین ہے......جن کا فرمان پاک ہے

اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ

میں مرسلین کا قائد ہوں

یعنی......زمانے بھر میں ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والی انسانیت کیلئے ہی نہیں بلکہ ان کا مقام و مرتبہ تو یہ ہے کہ آپ ﷺ مرسلین کے بھی قائد ہیں......حاکموں کیلئے، سلطانوں کیلئے، امیر و غریب کیلئے، روشن قندیل ہیں...... جو قیامت تک تمام انسانیت کیلئے **کُنْ فَیَکُوْن** کی پہلی جھلک ہیں......اور انسانیت کیلئے ہی نہیں بلکہ تمام جہانوں تمام ذی جانوں کیلئے نعمائے ربانی کے قاسم ہیں......اور آج کی محفل کا حسن سارا اس کلام میں پیش کر رہا ہوں......توجہ فرمائیں......کہ

چاہوں رضا کسی کی نہ تیری رضا کے بعد
کیوں غیر سے وفا کروں تجھ سے وفا کے بعد

تو محترم ہے مقتدرو مفتخر بھی ہے
ہے ذات تیری ذات مکرم خدا کے بعد

تجھ سا حسیں نہیں ہے کوئی کوئنات میں
ہر اک حسیں سے تو ہے حسیں کبریا کے بعد

تیرے در سخا سے ملی مجھکو جو سخا
کوئی سخا جہاں میں نہیں اس سخا کے بعد

آگے کسی کے کیوں کروں دستِ طلب دراز
حاجت بھلا ہے کیا مجھے، تیری عطا کے بعد

اور آج ہم سید کائنات ﷺ کے ذکر پاک کی محفل میں کیوں لب پر ذکر رسالت مآب ﷺ سجائے بیٹھے ہیں کیوں آج دیوانے ہر لمحے بعد صدائے یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ بلند فرمائے بیٹھے ہیں......وہ اسلیے......کہ!

ملتی ہے تیری یاد میں لذت عجیب سی
ملتا ہے اک سکوں، مجھے تیری ثناء کے بعد
میں تجھ سے مانگتا نہیں کچھ بھی تیرے بغیر
ملتا ہے میرے دل کو سکوں اس دعا کے بعد

اور آج غلام تو غلامی کا اظہار یوں کرتے ہیں اور دیوانے اپنی وارفتگی اور دیوانگی کا اظہار ایسے کرتے ہیں......کہ!

یارسول اللہ ﷺ!

عرفاںؔ کو بھائے دہر میں کیسے کوئی ادا
کوئی ادا، ادا نہیں تیری ادا کے بعد

اور اب مدینہ شریف کے فضائل کی طرف اپنے موضوع کو موڑتے ہوئے میں انتہائی ادب، انتہائی خلوص سے یوں عرض کرناں چاہوں گا......کہ!

پُر کیف ہیں اس گنبد خضریٰ کے نظارے
رہتی ہیں ضیاء بار مدینے کی فضائیں
مٹی بھی مری لے کر مدینے کو چلیں جو
اے کاش مدینے سے چلیں ایسی ہوائیں

فریاد ہے ہر رحمت کونین ﷺ کے آگے
رکھتی ہیں پریشان مجھے عالم کی جفائیں
اس سمت کو اٹھتی ہیں اس امید سے نظریں
دکھ دور ہوں، غم محو ہوں ٹل جائیں بلائیں

یارسول اللہ، یاسیدی، یا حبیب اللہ، میری یہ التجا ہے...... کہ

اے کاش مدینے سے اٹھے ابر کچھ ایسا
دُھل جائیں میری جس کے برسنے سے خطائیں

اور ناصر شاہ نے کیا خوب کہا ہے...... کہ!

مدینے دے صحرا ایناں چھاواں توں چنگے
محمد ﷺ دے منگتے نیں شاہاں توں چنگے
عقل جہاں دا پانی بھر دی اے ناصر
او محمد ﷺ دے کملے داناواں توں چنگے

اور!

منگتے بچھا رہے ہیں قرینے سے جھولیاں
سیراب کر رہے ہیں خزینے سے جھولیاں
ناصر درِ کریم کے منگتوں کی خیر ہو
بھر بھر کے لا رہے ہیں مدینے سے جھولیاں

اس پاک طیبہ نگری کی بات کر رہا ہوں...... کہ جس پاک نگر کے بارے میں ہادی کائنات ،معلم کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا...... کہ!

مدینہ طیبہ کے غبار میں شفا ہے

ہاں میرے بھائیو!

جس پاک نگر کو میرے آقا ﷺ کی نسبت حاصل ہوئی اور سید دو عالم ﷺ نے جس پاک نگر کو حرمِ قرار دیا...... جائے امن قرار دیا ہے...... قرار من قرار دیا ہے ...... عاصیوں کیلئے جس پاک طیبہ نگر کو قصر شفقت و محبت قرار دیا ہے...... اسی عظمت والی اور شان والی سرزمین پاک کو مدینہ طیبہ کہتے ہیں! مدینہ طیبہ میں کونسی پیکر شفقت و رحمت ذات ہے؟ وہ ذات!

تاجدارِ حرم ...... لجپال سوہنا
شہر یارِ ارم ...... لجپال سوہنا
سردارِ دو عالم ...... لجپال سوہنا
نور مجسم ...... لجپال سوہنا
فخر دو جہاں ...... لجپال سوہنا
محبوب رحمٰن ...... لجپال سوہنا
سرور سروراں ...... لجپال سوہنا
صاحب قرآں ...... لجپال سوہنا
خاتم النبیین ...... لجپال سوہنا
قائد المرسلین ...... لجپال سوہنا
اکمل الکاملین ...... لجپال سوہنا
سید الصادقین ...... لجپال سوہنا
فہیم سرِّ جلیل ...... لجپال سوہنا

نسیم صبح خلیل	......	لجپال	سوہنا
حسین و جمیل	......	لجپال	سوہنا
محبوب رب جلیل	......	لجپال	سوہنا
حسن بزم جہاں	......	لجپال	سوہنا
سید لا مکاں	......	لجپال	سوہنا
ناصر بیکساں	......	لجپال	سوہنا

محترم سامعین!

بڑی توجہ چاہوں گا......کہ!

کیسا مدینہ نگر؟

یہ حسن آرائیاں
یہ ہوا کی انگڑائیاں
یہ گلوں کی گلکاریاں
یہ شفق کی جلوہ کاریاں
یہ کوئل کے ترانے
یہ نسیم کے جھونکے
یہ چڑیوں کے چہچہے
یہ حقیقت کے میکدے
یہ خزاں اور بہار

یہ پستی اور کوہسار
یہ دلفریب جلوے
یہ شیریں نغمے
یہ خاموشی کی پہرہ داری
یہ حسنِ باطن کی بیداری
یہ خمار زدہ شامیں
یہ سرمئی حسیں راتیں
یہ مسکراتی ہوئی معصوم کلیاں
یہ فیض معرفت کی پاک ندیاں
یہ چاندی کا شفاف روپ
یہ سونے سے سنہری دھوپ

یہ سارے کا سارا...... پورے کا پورا...... ابتدا سے انتہا تک...... سب کا سب...... طیبہ نگر کا صدقہ ہے...... کیونکہ!

ان کے در حسیں سے حسیں در نہیں ملا
ایسا حسیں نگاہ کو منظر نہیں ملا
جیسا ہے اُن کا قلزم الطاف بیکراں
ایسا مجھے کوئی بھی سمندر نہیں ملا
تسکین قلب اسکو میسر نہ ہو سکی
جس کو تری نگاہ کا ساغر نہیں ملا

حضرات گرامی!

انشاء اللہ مدینہ طیبہ کی مہک سے یہ ماحول مہکتا رہے گا......اور ہمارا روز جزا تک کا سفر سنورتا رہے گا......نعت سرورِ کائنات ﷺ کے صدقے سے طیبہ نگر کا فاصلہ سمٹتا رہے گا......تو بحرحال

اب بحر محبت سے الفاظ عقیدت کا چناؤ کر کے نعت حضور ﷺ پیش کرنے والے ثناء خوان تشریف لاتے ہیں......اور ان کی آمد سے پہلے ہم اپنے ذوق محبت کا اظہار کرتے ہوئے......نعرہ لگاتے ہیں!

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری

تو تشریف لاتے ہیں محترم سید احمد رضا قادری صاحب

محترم سامعین!

سید احمد رضا قادری صاحب نکھرے نکھرے......اور عقیدت سے اُجلے اُجلے......الفاظ میں مدح سرائی فرما رہے تھے......اور اپنے پڑھے ہوئے نعتیہ کلام میں قبلہ شاہ صاحب......قرآن اور حضور ﷺ کی نعت کی نسبت کا ذکر بھی فرما رہے تھے......ہر مسلمانِ صحیح العقیدہ قرآن کے بارے میں یہ ایمان رکھتا ہے......کہ!

لوح محفوظ کی تختی پر تحریر ہونے سے اب تک......اور تا حال سے قیام قیامت تک

قرآن ...... محبت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... رحمت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... قرآت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... طہارت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... ہدایت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... سخاوت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... امانت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... صداقت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... شرافت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... امامت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... شہادت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... عزت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... خدمت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... شفقت کا درس دے رہا ہے

قرآن ...... عظمت کا درس دے رہا ہے

اور قرآن رسالت کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

قرآن ...... شانِ نبوت کی بات کر رہا ہے

قرآن ...... فرمان نبوت کی بات کر رہا ہے

قرآن ...... انعام نبوت کی بات کر رہا ہے

قرآن ...... احترام نبوت کی بات کر رہا ہے

قرآن ...... عظمت نبوت کی بات کر رہا ہے

قرآن ...... رفعت نبوت کی بات کر رہا ہے

قرآن ...... عصمت نبوت کی بات کر رہا ہے
قرآن ...... جلوت نبوت کی بات کر رہا ہے
قرآن ...... خلوت نبوت کی بات کر رہا ہے
قرآن ...... بات نبی ﷺ کی بات کر رہا ہے
قرآن ...... نعت نبی ﷺ کی بات کر رہا ہے

اور قرآن کے **رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ** کے اعلان کیمطابق

قرآن سے ...... احکام دین کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... انعام دین کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... عدالت قیامت کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... صحابہؓ کی صداقت کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... اہلبیت کی طہارت کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... آقا ﷺ کی شفاعت کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... نعمائے جنت کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... عنایات رحمت کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... کلمات محبت کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... انبیاء کی عزت کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... صالحین کی عظمت کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... کاملین کی عقیدت کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... خالق کل جہاں کی ذات کی خبر ملتی ہے
قرآن سے ...... صاحب قرآں کی نعت کی خبر ملتی ہے

بہر حال عزیزان گرامی!

ان دل میں اتر جانے والے حسین لمحات میں......اور بعد ہر سو محبتوں کی خوشبوئیں بکھیرتی ہوئی ان مقدس ساعتوں میں ......نعت تاجدارِ عرب وعجم، فخر آدم و بنی آدم......سنانے کیلئے تشریف لاتے ہیں! گلستان نعت کا ایک بڑا ہی معتبر اور مہکا ہوا نام...... جناب سید فرقان قادری (آف کراچی)

عزیزان گرامی!

یہ غیرت ایمانی اور محبت کا جذبہ ایمانی ہے کہ جب بھی آقا ﷺ کی آل پاک کا کوئی شہزادہ دیکھا جاتا ہے تو آل پاک کے فضائل کا سمندر قلوب اذہان پہ چھائے تمام خیالات مٹا کر اپنا انمٹ نقش جما جاتا ہے......سید کائنات ﷺ کا اپنی آل پاک کی پاکیزگی......آل پاک کی عظمت اور آل پاک رفعت کے بارے میں تمام انسانیت کو دیا ہوا یہ پیغام یاد آجاتا ہے......کہ!

مَنْ صَنَعَ اِلٰی اَھْلِ بَیْتِیْ یَدًا کَافَاتُہٗ عَلَیْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

جو میرے اہل بیت کے ساتھ احسان کرے گا میں اُسے اُس کا بدلہ قیامت کے دن دوں گا

اور ایک دوسری جگہ سید دو عالم ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا

حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ یَوْمًا خَیْرٌ مِنْ عِبَادَۃِ سَنَۃٍ وَّمَنْ مَاتَ عَلَیْہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (نور الابصار)

آل محمد کے ساتھ ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے افضل ہے اور جو ان کی محبت میں مر جائے وہ جنت میں داخل ہوگا

اور میں تو فضائل آل پاک میں لب کھولنے کی جسارت ان الفاظ میں کرتا ہوں......کہ!

ولی کا رتبہ ولی سے پوچھو مقام میں کیا ولی کا لکھوں
شعور گلشن ہو گر میسر تو تذکرہ بھی کلی کا لکھوں
قلم ہو انوار سے تراشا، ہو لعاب احمد ﷺ کی روشنائی
رِدائے زہراؓ ملے تو اس پر میں نام مولا علیؓ کا لکھوں

کون علی مولا رضی اللہ عنہ؟

علی رضی اللہ عنہ صراط و سبیل ہیں
علی رضی اللہ عنہ سب کے کفیل ہیں

اور

علی رضی اللہ عنہ کا منصب جلیل ہے
علی رضی اللہ عنہ کی مدحت طویل ہے

ہاں! ہاں!

علی رضی اللہ عنہ ہمارے وکیل ہیں
علی رضی اللہ عنہ حق کی دلیل ہیں

اور!

علی رضی اللہ عنہ کی ادا جمیل ہے
علی رضی اللہ عنہ کا منکر ذلیل ہے

اور اے علی کے قلندر!

علی رضی اللہ عنہ دلوں کے مکین ہیں
علی رضی اللہ عنہ امام مبین ہیں
علی رضی اللہ عنہ روح ایمان ہیں
علی رضی اللہ عنہ تکمیل ایمان ہیں
علی رضی اللہ عنہ اصل ایمان ہیں
علی رضی اللہ عنہ کل ایمان ہیں
علی رضی اللہ عنہ حسینوں سے حسیں ہیں
علی رضی اللہ عنہ رسالت کے جانشیں ہیں

کیونکہ!

دل میں اگر ابلیس کی مورت ہی نہ ہوتی
ذہنوں میں کبھی حق کی کدورت ہی نہ ہوتی
کرتے سبھی انسان اگر پیار علی رضی اللہ عنہ سے
دوزخ کو بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی

اہلبیت اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق کیسا ہے؟

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بلند ہے ...... اہلبیت اطہار کی عظمت بلند ہے
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل بلند ہیں ...... اہلبیت اطہار کے فضائل بلند ہے
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بلند ہے ...... اہلبیت اطہار کی عزت بلند ہے

سرکار ﷺ کی رسالت بلند ہے ...... اہلبیت اطہار کی امامت بلند ہے
سرکار ﷺ کی نورانیت بلند ہے ...... اہلبیت اطہار کی نورانیت بلند ہے
سرکار ﷺ کی نبوت بلند ہے ...... اہلبیت اطہار کی مودّت بلند ہے
سرکار ﷺ کی عنایت بلند ہے ...... اہلبیت اطہار کی شجاعت بلند ہے
سرکار ﷺ کی شفاعت بلند ہے ...... اہلبیت اطہار کی اطاعت بلند ہے
سرکار ﷺ کی نسبت بلند ہے ...... اہلبیت اطہار کی نسبت بلند ہے

اور اسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے سخی لجپال حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا چاہوں گا...... کہ!

چشمہ ہے جس کے فیض کا جاری کدھر گیا
پشت نبی تھی جس کی سواری کدھر گیا
نوک سناں پہ جس نے سنایا کلام حق
قرآن ڈھونڈتا ہے وہ قاری کدھر گیا

اور میں تو یوں کہتا ہوں...... کہ!

داماں کو شہ کے غم میں گلستاں کئے ہوئے
چشم دل و جگر کو ہوں قرباں کئے ہوئے
ہوں بے نیاز گردش دوراں خدا گواہ
دل میں غم حسین رضی اللہ عنہ کو مہماں کئے ہوئے
آرام سے ہوں خوب جہانِ خراب میں
حب علی رضی اللہ عنہ کو زیست کا عنواں کئے ہوئے

اور!

تاریکیوں سے جنگ کیے جا رہا ہوں میں
شمع غم حسین رضی اللہ عنہ فروزاں کیے ہوئے

اور بڑی توجہ چاہوں گا......کہ!

حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو
بے زر کو زرگر بنایا جس نے
دہر کا چہرہ سجایا جس نے
کربل کا صحرا بسایا جس نے
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو

حدیث میں جو "حُسَیْنٌ مِنِّی"
خدام جن کے عربی عجمی
سائل کو دے ردائے یمنی
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو

جہان صدقہ ہے جن کا کھائے
ابر ہیں جن کے کرم کے چھائے
جو خون دے کر دیں بچائے
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو

ماں ہے سید جہاں کی دختر
ہے باپ سپہ سالار خیبر
جو در کے ذرّے بنائے اختر
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو

جس نے قصر دیں کی تعمیر کی ہے
امامت کی پوری تصویر کی ہے
نیزے پہ قرآں کی تفسیر ہے
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو

توقیر قرآن کا پاسباں جو
عنایتوں کا ہے اک جہاں جو
دوشِ پیمبر کا مہماں جو
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو

جو ہے گدائے شبیرؓ و شبرؓ
پیے گا وہی تو جامِ کوثر
جبھی تو مدح سرا ہے شاکر
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو
حسین رضی اللہ عنہ کتنا سخی ہے دیکھو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ

صدق اللّٰہ العظیم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب

الصّلٰوۃ والسّلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ

الصّلٰوۃ والسّلام علیك یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

الصّلٰوۃ والسّلام علیك یا سیدی یا نبی اللّٰہ

وَعلٰی اٰلك وَاصحابك یا نور اللّٰہ

حمد وصلٰوۃ کے بعد...... انتہائی واجب القدر ذی شان باوقار محترم سامعین کرام!

دوستو بزرگو نوجوان ساتھیو...... اللہ کریم کا کروڑ ہا احسان ہے...... کہ ایک رات پھر میں اور آپ خالق کائنات کے پیارے محبوب حبیب خدا، اشرف الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذکر کی بزم سجا کر بیٹھے ہیں...... دعا گو ہوں...... اللہ کریم میری اور آپکی حاضری اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرما کر...... اس پاک بزم کو آپ کیلئے اور میرے لئے ذریعہ نجات بنائے...... اور انتظامیہ نے جتنی محبت اور چاہت سے لجپال کریم آقا ﷺ کے میلاد شریف کی محفل کو سجایا ہے اللہ کریم اسی طرح ان کے دلوں کو اور گھر بار کو سجا دے ذرا کہہ دیجئے...... آمین

میں نے آپ کو اللہ کریم کا حکم سنایا کہ رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے فرشتے نبی دوعالم ﷺ کی ذات اقدس پر درود وسلام پڑھتے ہیں اس لئے ایمان والوتم بھی پڑھو

مگر آپ نے اس انداز سے درود وسلام نہیں پڑھا میں چاہتا ہوں آپ کی محبت نظر آنی چاہیے......تاکہ محسوس ہو کہ سرکار ﷺ کے دیوانے بیٹھے ہیں

کیونکہ!

نبی پہ چاند ستارے درود پڑھتے ہیں
ملائک بھی سارے کے سارے درود پڑھتے ہیں
ہے حکم صلِ علیٰ قرآن کے پارے درود پڑھتے ہیں
رنج و الم سب دور ہوتے ہیں
جب غم کے مارے درود پڑھتے ہیں
اور میرے آقا اس محفل میں ضرور آتے ہیں
جہاں بھی آپ کے پیارے درود پڑھتے ہیں

اور!

پہلے اشعار میں فضیلت سنی اور اب بصورت اشعار درود سنیے

شاعر کہتا ہے......کہ!

شاہِ معظم ، نور مجسم ﷺ
سید اکرم ، سرور عالم ، ﷺ
لب پہ ترے یٰسین کا غازہ رخ پہ ترے والفجر کی جگمگ
سر پہ تیرے لولاک کا پرچم ، ﷺ

بحرِ محبت ، ابرِ شفاعت ، چشمہ رحمت کوثر راحت
تیری رہ الفت پہ جبیں خم ، ﷺ
جانِ بلاغت، کانِ فصاحت، روحِ لطافت عینِ کرامت
لطف سراپا، کیف مجسم ، ﷺ

اور جناب بڑی توجہ...... کہ!

رہبر صادق ، ہادی برحق، محرمِ خالق، محسنِ مطلق
عالم ہست وبود کے ہمدم ، ﷺ

عزیزانِ گرامی قدر!

درود وسلام ہی حضور ﷺ کی محفل کی جان ہے......اسی لئے میں ابتدا ہی میں اس حوالے سے تھوڑی سی گفتگو بڑھا رہا ہوں......اور حضور ﷺ کی محفل میں آنے والوں......اور محفل ذکر حضور ﷺ کے سجانے والوں کو وردِ کل کا وظیفہ کل، بتا رہا ہوں ......کہ!

سلام بر ذات محمد ﷺ
جن کے نور سے عالم فرروزاں ہے
سلام بر ذات محمد ﷺ
جن کے ضو سے ہر ذرہ درخشاں ہے
سلام بر ذات محمد ﷺ
جن کی ذات فخر نوع انساں ہے
سلام بر ذات محمد ﷺ
جن کا نور نورِ یزداں ہے
سلام بر ذات محمد ﷺ
جن کا ہر سخن تفسیر قرآں ہے

آپ کے سامنے معراج کی رات کی ایک بات عرض کرتا ہوں......اس کے بعد جس کا دل چاہے درود پڑھے جس کا دل چاہے نہ پڑھے

جب میرے کریم آقا ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو آپ کی ملاقات ایک فرشتے سے ہوئی فرشتہ عرض کرتا ہے...... یا رسول اللہ یا حبیب اللہ ﷺ مجھے اللہ کریم نے اتنی قوت عطا فرمائی ہے کہ کائنات میں جتنے سمندر، دریا اور نہریں ہیں میں ان سب کا ایک ایک قطرہ گن سکتا ہوں...... کہہ دو ذرا......سبحان اللہ

آقا کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اس سے عجیب تر بات بھی کوئی ہے؟ فرشتہ عرض کرتا ہے یا رسول اللہ یا حبیب ﷺ مجھے اللہ کریم نے قوت عطا فرمائی ہے کہ میں ریت کے ایک ایک ذرے کو گن سکتا ہوں

آقا ﷺ پھر ارشاد فرماتے ہیں اس سے عجیب تر بات؟ فرشتہ عرض کرتا ہے حضور میں ہوا کو بھی دیکھ سکتا ہوں

لجپال آقا ﷺ مسکرانے لگے اور آگے چلنے لگے تو فرشتہ عرض کرتا ہے حضور ان سب سے زیادہ بھی ایک عجیب بات ہے

آقا ﷺ فرماتے ہیں وہ کیا؟

فرشتہ عرض کرتا ہے...... حضور یہ سچ ہے کہ میں پانی کا ایک ایک قطرہ گن سکتا ہوں......ریت کا ایک ایک ذرہ گن سکتا ہوں......آقا میں ہوا کو بھی دیکھ سکتا ہوں...... مگر یا رسول اللہ یا حبیب اللہ ﷺ جب آپکے امتی مل بیٹھ کر آپ کی ذات اقدس پر درود و سلام پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ جتنی رحمتیں ان پر برساتا ہے...... میں وہ رحمتیں نہیں گن سکتا اب رحمتوں کے سائے تلے بیٹھے ہو...... تو پڑھیے

الصّلوٰۃ والسّلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلی الك واصحابك یا نور اللہ

سامعین گرامی قدر!

آیئے اس پاک بزم کا آغاز اللہ کریم کے پاک کلام سے کرتے ہیں تلاوت قرآن کیلئے میں زینت القراء، نجم القراء، سلطان القراء، استاذ القراء، استاذ الحفاظ میری مراد...... محترم جناب قاری محمد یلیین نعیمی صاحب ہیں...... میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ آئیں اور اللہ کریم کے کلام سے اس پاک بزم کا آغاز فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ تحقیق...... نعرہ حیدری

عزیزانِ گرامی قدر!

یہ تھے...... محترم قاری محمد یلیین نعیمی صاحب جو کہ اللہ کریم کے پاک کلام نے ہمارے قلوب کو منور فرما رہے تھے...... اور یوں محسوس ہو رہا تھا...... کہ مکہ پاک کی اور مدینہ پاک کی گلیوں میں سیر کر رہے ہیں

کیونکہ!

قرآن مجید فرقان حمید اللہ تبارک وتعالیٰ کا پاک کلام ہے...... اس میں کشش ہے...... جس کو سن کر انسان تو انسان بلکہ شجر و حجر بھی جھومنے لگتے ہیں...... تو پھر یوں کہہ لیجئے قرآن مجید فرقان حمید پڑھنا اور سننا آپکے اور میرے لجپال کریم آقا ﷺ کی سنت مبارکہ ہے یا پھر یوں کہہ لیجئے میرے لجپال کریم آقا ﷺ قرآن سے اس قدر محبت فرمایا کرتے تھے کبھی میرے آقا ﷺ اپنے غلام ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرماتے اے ابی بن کعب مجھے اللہ کا قرآن تو سنا کبھی اپنے غلام عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرماتے اے عبداللہ بن مسعود مجھے اللہ کا قرآن تو سنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عرض کرتے حضور قرآن مجید تو آپ پر نازل ہوا ہے بھلا میں آپ کے سامنے قرآن کیسے پڑھوں؟

آقا کریم ﷺ فرماتے ہیں اے عبداللہ بن مسعود مجھے قرآن سے اتنی محبت ہے میں چاہتا یہ ہوں کہ کسی اور کے منہ سے بھی قرآن سنوں...... بولو بولو سبحان اللہ یا پھر ہوں کہہ لیجئے کل قیامت کے دن جب قاری قرآن، حافظ قرآن کے والدین کے سر پر ایک نورانی تاج رکھا جائے گا جس کی چمک دمک آفتاب سے بھی زیادہ ہو گی لوگ پوچھیں گے...... یا اللہ عزوجل

یہ نورانی تاج اس بندے کے سر پر کیوں رکھا گیا ہے یہ دنیا میں کیا عمل کرتا تھا تو رب تعالیٰ فرمائیں گے اس بندے نے دنیا میں رہ کر اپنے بچے کو قاری قرآن بنایا حافظ قرآن بنایا اس کے بچے نے قرآن کو پڑھ کر اس پر عمل کیا جس کے بدلے میں میں نے یہ تاج اس کے سر پر رکھ دیا ہے...... بولو بولو...... سبحان اللہ!

سامعین ذی وقار!

تلاوت قرآن کے بعد محبوب رب کائنات کی بارگاہ عالیہ مقدسہ مطہرہ میں حاضری پیش کرنے کیلئے حضور بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی نگری سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان ثناء خوان بلبل فرید، منفرد آواز و انداز کے مالک...... محترم جناب قمر عباس قمر فریدی صاحب سے گزارش کروں گا...... کہ آپ آئیں اور حاضری پیش فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری...... نعرہ غوثیہ

سبحان اللہ...... سبحان اللہ

محترم قمر عباس قمر فریدی صاحب ہدیہ نعت پیش فرما رہے تھے...... تو میں

ان کی نعت کے بعد صرف اتنا کہوں گا...... کہ

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر ٹکڑے تمہارے نہیں ہوتے

کیونکہ!

سڑ جاون شالا او اکھیاں جنہاں خواب حضور دا ویکھیا نئیں
او بھلا کیہ عشق دی سار جانن لہو بال کے جنہاں نے سیکیا نئیں
پتھراں توں سخت نے او ظالم متھا یار نوں جناں نے ٹیکیا نئیں
بھانویں خضر وکاؤ مال ہا ساں پر مالکاں سانوں ویچیا نئیں

کیونکہ!

میں اِک ککھ ساں ککھاں توں بہت ہولا
تیرے کرم سائیاں مینوں لکھ کیتا
توں تے لکھ کیتا تے میں لکھ بن کے
تیرے واسطے کدی نئیں ککھ کیتا
وڈیاں مہراں والیا سائیاں
پر توں اپنے کرم توں مینوں نئیں وکھ کیتا
انج تے کوئی سردار نئیں کردا
جیویں توں مسکیناں دا پکھ کیتا

اسی لیے کہتا ہوں...... کہ!

جب وہ اتنے سوال دیتے ہیں
دل سے حسرت نکال دیتے ہیں
خود بھی بے مثال ہیں آقا
بھیک بھی بے مثال دیتے ہیں
اپنی توصیف کیلئے آقا
کیسے کیسے خیال دیتے ہیں
اس کی قسمت کہ جس کو نبی نے کہا
جا جا تجھے ہم بلال دیتے ہیں
یہ نیازی انکی کرم نوازی ہے
غم کو خوشیوں میں ڈھال دیتے ہیں

کیونکہ...... جو میرے لجپال کریم کی بارگاہ میں آجاتا ہے!

وہ ادنیٰ ہو تو اعلیٰ بن جاتا ہے
قطرہ ہو تو دریا بن جاتا ہے
ذرہ ہو تو صحرا بن جاتا ہے
ابوبکر ہو تو صدیق اکبر بن جاتا ہے
عمر ہو تو عدالت کا تاجدار بن جاتا ہے
عثمان ہو تو سخاوت کا پیکر بن جاتا ہے
اگر علی ہوتو اللہ کا شیر بن جاتا ہے

تو پھر کیوں نہ کہوں...... کہ!

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر ٹکڑے تمہارے نہیں ہوتے
ملتی نہ اگر بھیک حضور آپ کے در سے
اس ٹھاٹھ سے منگتوں کے گزارے نہیں ہوتے
ہم جیسے نکموں کو گلے کون لگاتا
سرکار اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے

انہی الفاظ کے ساتھ ملک پاکستان کے ایک اور نامور ثناء خوان آپ کے سامنے پیش کرنے والا ہوں...... جو کسی تعارف کے محتاج نہیں...... جن کا لکھا ہوا کلام ملک بھر میں اور ملک سے باہر بھی پڑھا جا رہا ہے...... دورِ حاضر کے مشہور و معروف نعت گو شاعر واصف حبیب کبریا، دلنشیں آواز و انداز رکھنے والے ساہیوال کی سرزمین سے تعلق رکھنے والے ثناء خوان میری مراد...... جناب محترم احمد علی حاکم صاحب ہیں سرکار کے دیوانے بن کے استقبال کیجئے گا

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری...... نعرہ غوثیہ

سامعین!

جناب محترم احمد علی حاکم صاحب حاضری پیش فرما رہے تھے اور ذکرِ مدینہ پاک فرما رہے تھے چونکہ وقت کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہے میں صرف اتنا کہوں گا...... کہ!

آنکھوں میں بس گیا ہے مدینہ حضور کا
بے کس کا آسرا ہے مدینہ حضور کا

پھر جا رہے ہیں اہل محبت کے قافلے
پھر یاد آ رہا ہے مدینہ حضور کا
نبیوں میں جیسے افضل و اعلیٰ ہیں مصطفیٰ ﷺ
شہروں میں بادشاہ ہے مدینہ حضور کا
جب سے قدم پڑے ہیں رسالت مآب کے
جنت سے بڑھ گیا ہے مدینہ حضور کا
قدسی بھی چومتے ہیں ادب سے یہاں کی خاک
قسمت پہ جھومتا ہے مدینہ حضور کا

اور پنجابی کا شاعر یوں ترجمانی کرتا ہے..... کہ!

جہدی راہ تے ڈاکو اُچکے نئیں پیندے
رحمت دیاں چھلاں نوں ڈکے نئیں پیندے
جو منگناں ای ناصر مدینے چوں منگ توں
مدینے وچ منگتے نوں دھکے نئیں پیندے

کیونکہ!

عشق دے خاص نگینے دے دے
درداں والے سینے دے دے
بن جائے ساڈی موت مثالی
ربا موت مدینے دے دے

محبت کے ساتھ کہہ دو ذرا..... سبحان اللہ..... سبحان اللہ

مدینہ پاک کی شان مبارکہ جتنی بیان کروں کم ہے مگر وقت کا دامن بہت تنگ نظر آرہا ہے......اسی لیے میں اب مدینے والے آقا ﷺ کا ذکر سنانے کیلئے بہت ہی میٹھے اور سریلے ثناء خوان کو آپ کے سامنے پیش کرنے والا ہوں......مداحِ حبیب کبریا، بلبل مدینہ، فخر جھنگ......میری مراد......جناب ناصر عباس چشتی صاحب ہیں آپ سے التماس ہے کہ آپ آئیں اور اپنی حاضری پیش فرمائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری

احباب ذی وقار!

محترم المقام ناصر عباس چشتی صاحب بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش فرمارہے تھے......اوران کے کلام کے بعد میں صرف یہ کہوں گا......کہ!

دل انکے ذکر خیر سے بھرتا نہیں کبھی
میرے نبی کے نام میں اتنی مٹھاس ہے

اور

کتنی تسکین وابستہ ہے تیرے نام کے ساتھ
کہ نیند کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ

سامعین گرامی قدر!

میرے آقا کریم ﷺ کے نام میں وہ تسکین ہے جس سے دل ودماغ معطر و منور ہوتا ہے......دل ودماغ کو پرنور کرنے کیلئے ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو نبی کے نام کے جھنڈے بنا کر بولو......یارسول اللہ ﷺ

اسی لیے اکثر کہا کرتا ہوں

مسلمان لاکھ برے ہوں مگر نام محمد ﷺ پر
وہ تیار ہیں ہر حالت میں اپنا سر کٹانے کو

بولو بولو......یا رسول اللہ ﷺ

بلکہ یوں کہوں تو سب عاشقوں کی ترجمانی ہو جائیگی......کہ!

حوادث منہ چھپاتے ہیں مصائب رخ بدلتے ہیں
نبی کا نام جب لیتا ہوں سب طوفان ٹلتے ہیں

بولو بولو......یا رسول اللہ ﷺ

جس کو میرے لجپال آقا کریم ﷺ سے جتنی محبت ہے آواز کو اور ہاتھوں کو اتنا ہی بلند کر کے بولے گا......یا رسول اللہ ﷺ

بھرتا نہیں ہے جی میرا پڑھتا ہوں بار بار
یہ نام کس قدر ہے پیارا حضور کا

بولو بولو......یا رسول اللہ ﷺ

عزیزان گرامی قدر!

حضور ﷺ کے نام لیوا اور جانثار کہلانے والے مسلمانوں نے ہی نہیں......
بلکہ یہ تو وہ عظیم اور بلند بارگاہ ہے کہ جس میں غیر مسلم بھی حضور ﷺ کی مدح سرائی فرمانا انسانیت کے مقدر کی معراج سمجھتے ہیں......ایک ہندو شاعر مجبور جلالوی نے حضور ﷺ کی مدح سرائی کیلئے ان الفاظ کا چناؤ کیا ہے......کہ!

نبی برحق تم ہو اور مالک شرع مبیں تم ہو
رسالت ختم ہے تم پر کہ ختم المرسلیں تم ہو
نہ ہو کیوں دماغ اہل زمیں کا عرش عظیم پر
کہ تم فخر بنی آدم ہو اور فخر زمیں تم ہو
تمہاری شان میں لولاک فرمایا ہے خالق نے
تمہارا ہی مکاں کونین ٹھہرا اور مکیں تم ہو

اور ایک طرف معروف ہندو شاعر منوہر لال دل کہتا ہے...... کہ!

کیا دل سے بیاں ہو تیرے اخلاق کی توصیف
عالم ہوا مداح تیرے لطف و کرم کا

اور ایک جگہ نامی سہارنپوری کہتا ہے...... کہ!

رسولوں میں محمد مصطفیٰ ﷺ تم سب سے برتر ہو
قسیم آب کوثر ہو ، شفیع روزِ محشر ہو

یعنی...... کائنات میں جو بھی سرخرو ہوا...... جو بھی نامور ہوا...... جو بھی صاحب عزت و عظمت ہوا...... جس کسی کے بھی مقدر کا ستارا چمکا وہ دربار رسالت ﷺ میں یونہی عرض کرتا نظر آتا ہے...... کہ!

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
آقا بس آپ نے خرید کر انمول کر دیا

بولو بولو...... یارسول اللہ ﷺ

سبحان اللہ...... اللہ کریم آپکے ذوق کو سلامت رکھے اور اسی انداز سے اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کا ذکر پیارے انداز سے کرتے رہیں

اب بارگاہ مصطفوی میں حاضری پیش کرنے کیلئے ملک پاکستان کے نامور ثناء خوان بلبل چمنستان رسالت، عزت مآب، منفرد انداز کے مالک میری مراد...... جناب محترم مشتاق حسین نول صاحب ہیں ...... سرکار ﷺ کے دیوانے بن کے استقبال کیجئے گا

نعرہ تکبیر، ...... نعرہ رسالت ...... نعرہ حیدری

سامعین!

محترم جناب مشتاق حسین صاحب حاضری پیش فرما رہے تھے اور لجپال کریم آقا ﷺ کا عشق بیان فرما رہے تھے تو میں کہوں گا ...... کہ!

عشق محبوب میں جو جاں سے گزر جاتے ہیں

یہ حقیقت ہے کہ وہ لوگ سنور جاتے ہیں

جب بھی عشق کا سوال ذہن میں آتا ہے تو فوراً خیال حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا آتا ہے ذرا کہہ دو...... سبحان اللہ

بلال رنگ کا تو کالا ہے...... لیکن بڑے نصیبوں والا ہے...... کیونکہ اس کے دل میں کملی والا ہے...... اور جس کے دل میں کملی والا ہے اس کا دل عرش اولیٰ سے بھی اعلیٰ ہے...... ذرا کہو...... سبحان اللہ

میں نے عالم تصورات وتخیلات کی بلندیوں کو چھوتے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے بلال...... امیہ بن خلف تجھے اتنا پیٹتا ہے...... تجھے اتنا مارتا ہے...... تجھے تکلیفیں دیتا ہے...... تجھے مصیبتیں دیتا ہے...... مگر بلال تو روتا نہیں ہے ...... چلاتا نہیں ہے...... آخر وجہ کیا ہے؟ آخر بات کیا ہے؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بڑا سوہنا جواب دیا...... کہ!

امیہ بن خلف مال کی طرف دیکھتا ہے
اور میں رخ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا ہوں
امیہ بن خلف میری آنکھوں کی نیر کی طرف دیکھتا ہے
اور میں ذاتِ سراج منیر کی طرف دیکھتا ہوں
امیہ بن خلف عقل سے کام لیتا ہے
اور مجھے میرا عشق تڑپنا سیکھا دیتا ہے
امیہ بن خلف مارتا ہے اور تھک جاتا ہے
اور میری آنکھوں میں تڑپنے سے جلوہ یار ٹھہر جاتا ہے
امیہ بن خلف کی نظر انجام دور کی طرف ہے
اور میری نظر قرب حضور کی طرف ہے
امیہ بن خلف بد عمل ہے مکین سقر ہے
اور میں جس پہ شیدا ہوں وہ مزمل و مدثر ہے

بولو یار...... سبحان اللہ

عزیزانِ گرامی!

بات کو سمیٹتے ہوئے کہنا چاہتا ہوں اس عشق سے بلال کو رتبہ کیا ملا؟ مقام کیا ملا؟...... کہ!

عشق نبی میں مٹ کے یہ بھی کمال ملتا ہے
بحث حوروں نے چھیڑ رکھی ہے دیکھو کس کو بلال ملتا ہے

اور

حسن کا جب سوال آتا ہے
دل میں نکتہ کمال آتا ہے
حسینوں میں سب سے پہلے نمبر پر
میرے مصطفیٰ ﷺ کا بلالؓ آتا ہے

ایک مرتبہ لجپال کریم آقا ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا...... اے بلال مجھ سے پہلے تو جنت میں داخل ہو گا...... حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہاتھ جوڑ کر عرض کرتے ہیں...... حضور یہ تو گستاخی ہو جائے گی...... لجپال آقا کریم ﷺ نے مسکرا کر فرمایا بلال سواری پر میں سوار ہوں گا...... اس کی مہار تیرے ہاتھ میں ہوگی...... کہہ دو ذرا...... سبحان اللہ بلکہ حاکم صاحب تو یوں فرماتے ہیں...... کہ!

انج کوئی نہ ہور حسین بنیا
جیوں آمنہ پاک دا لعل بنیا
کڈکے خیر حضور دے حسن وچوں
چن شمس دا روپ جمال بنیا

تے قیدی کرن لئی عاشقاں صادقاں نوں
اوہدی زلف واللیل دا جال بنیا
اٹھی حاکم سوہنے دی نظر جدوں
کوئی اویس رضی اللہ عنہ بنیا کوئی بلال رضی اللہ عنہ بنیا

اور پیر ناصر حسین چشتی فرماتے ہیں...... کہ!

بوہے بوہے توں منگناں بری گل اے
بری چیز نئیں کوئی سوال ورگی
ہستی ویکھی نئیں کوئی کریم ایسی
بی بی آمنہ پاک دے لال ورگی
تے دھیاں پتراں والیو اے دسو
ہے کوئی آل حضور دی آل ورگی
ناصرؔ شاہ صدیاں بیت گئیاں
پر سنی نئیں اذان بلال رضی اللہ عنہ ورگی

اب میں بلاتا خیر ملک پاکستان کے نامور نعت گو شاعر جن کا کلام ملک بھر میں اور ملک سے باہر بھی پڑھا جا رہا ہے...... دورِ حاضر کے عظیم نعت گو شاعر، مداح حبیب کبریا ...... میری مراد...... محترم المقام پیر سید ناصر حسین ناصرؔ چشتی صاحب ہیں ......آپ سے ملتمس ہوں کہ آپ آئیں اور اپنے مخصوص انداز سے اپنی حاضری پیش فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ تحقیق

سامعین!

محترم جناب ناصر حسین ناصر چشتی صاحب آخر میں شانِ پنجتن پاک بیان فرمار ہے تھے.....تو میں انتہائی اختصار کے ساتھ اس ذکر کو آگے بڑھاتے ہوئے اس بزم کے آخری ثنا خوان کو آپ کے سامنے پیش کرنے والا ہوں ذرا دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے نبی ﷺ کے نام کے پرچم بنا کے سینے کا زور لگا کے..... سینے کو مدینہ بنا کے ......ذرا کہہ دو......سبحان اللہ

مولا علی پاک کی بارگاہ میں شاعر لکھتا ہے.....اگر قطعہ پسند آجائے اور دل چاہے کہ سبحان اللہ کہنا چاہیے تو پھر کنجوسی کا مظاہرہ نہیں فرمانا...... بلکہ دل سے کہنا ہے سبحان اللہ......کہ!

حسنین کو پھول زہرا کو کلی لکھتا رہا ہوں
اس کے کوچے کو میں جنت کی گلی لکھتا رہا ہوں
اور چوما ہے فرشتوں نے اسی ہاتھ کو حاکم
جس ہاتھ سے میں نامِ علی لکھتا رہا ہوں

اور اگر سرائیکی کی سمجھ ہے تو ایک قطعہ سرائیکی میں پیش کروں ......اگر سمجھ آجائے گی تو دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے بولو......سبحان اللہ......سبحان اللہ

ماشاءاللہ آپ تو سبھی سمجھنے والے ہیں تو سماعت فرمائیں اور ذوق کو دوبالا فرمائیں

شاعر کہتا ہے......کہ!

وِلا لکھنا چاہناں دلی لکھ چھڑیندا اے

اوہدی ذات گوں اے جلی لکھ چھڑیندا اے

اے میڈھا قلم شاید علی دا مرید اے

میں کجھ لکھنا چاہناں علی لکھ چھڑیندا اے

بلکہ حاکم صاحب توں یوں لکھتے ہیں......کہ!

جس بات وچ بات نئیں سوہنے دی اس بات دے پلے کیہ اے

جس رات وچ ذکر نئیں سوہنے دا اس رات دے پلے کیہ اے

سرکار دی حاکم خیر بناں انسان دے پلے کیہ اے

کائنات وچ جے نہ علی ہووے کائنات دے پلے کیہ اے

ایک اور جگہ حاکم صاحب فرماتے ہیں......کہ!

دور کرو نہ چن چکور کولوں بھنورا کلی دے نال ای رہن دیو

بازو تلی دے نال ای سجدہ اے بازو تلی دے نال ای رہن دیو

ہر عاشق دا گھر دلبر دی بس گلی دے نال ای رہن دیو

حاکم اسیں آں علی دے منن والے سانوں علی دے نال ای رہن دیو

اور اب شانِ مولا حسین رضی اللہ عنہ پیش کر کے آخری ثناء خوان کو پیش کرتا ہوں

......جن کو مولا حسین رضی اللہ عنہ سے جتنی محبت ہے ہاتھوں کو اور آواز کو اتنا بلند کر کے بولے گا

......سبحان اللہ......سبحان اللہ

کیا جلوہ کربلا میں دکھایا حسین رضی اللہ عنہ نے
نیزے پہ جا کے سر کو کٹایا حسین رضی اللہ عنہ نے
اچھا رہا جو آپ کے قدموں میں آ گرا
ایسا نصیب حرؓ کا جگایا حسین رضی اللہ عنہ نے
نانے کے پاک دین پر ہر چیز وار دی
کچھ بھی نہ اپنے پاس بچایا حسین رضی اللہ عنہ نے
اور نیزے پر تھا سر زباں پر تھی آیتیں
قرآن اس طرح سے سنایا حسین رضی اللہ عنہ نے

کیونکہ!

وہ دل ہی کیا کہ جس میں سمویا نہیں حسین رضی اللہ عنہ
بہتر ہے وہ کہ جس نے کھویا نہیں حسین رضی اللہ عنہ
کہہ دو ہوا سے جا کے کہ اب تنگ نہ کرے
طیبہ سے کربلا تک سویا نہیں حسین رضی اللہ عنہ
مجھ سے میرے حسین کا نہ پوچھ حوصلہ
جتنے بھی زخم آئے رویا نہیں حسین رضی اللہ عنہ
اور آئے یزید لاکھوں بصورت سیلاب
لیکن کسی لہر نے ڈبویا نہیں حسین رضی اللہ عنہ

اور آپ حضرات کی مزید توجہ چاہوں گا......کہ!

مُل کون حسین دا لا سکدا اے میرا پیر بڑا انمول اے

دلبر ہے فاطمہ زہرؓا دا حیدرؓ دا سوہنا ڈھول اے

حق سچ دی بن مہکار آیا اوہدا حاکم ہر اک بول اے

مجبور حسینؓ نوں نہ سمجھیں ہر چیز حسین دے کول اے

کیونکہ!

بھانویں ہتھ حسین دے سب کجھ ہا کسے چیز تے ناز نئیں کیتا

جنہیں جوڑی یار سوال کیتا اوہنوں نظر انداز نئیں کیتا

رہیاں دل دیاں حاکم دل اندر نیڑے کوئی ہمراز نئیں کیتا

ساری جھوک حسین لٹا چھوڑی اک یار ناراض نئیں کیتا

اور!

محبوب دا بولیا ہر جملہ جے کر عین نہ بندا تے کیہ بندا

اوہدے قدم دی خاک دا ہر ذرہ جے حرمین نہ بندا تے کیہ بندا

غمخوار اُمت دے دکھیاں لئی حاکم حسینؓ نہ بندا تے کیہ بندا

چوسن والا زبانِ محمد نوں جے حسینؓ نہ بندا تے کیہ بندا

محبت سے کہہ دیں......سبحان اللہ

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری

سامعین!

اب میں اس پاک بزم کے آخری مہمان، عظیم المرتبت، مفکر اسلام، مناظر اسلام، زینت اہلسنت، فخر اہلسنت، شیر اہلسنت، قاطع شرک و بدعت، سنیوں کے دلوں کی دھڑکن ...... جو کہ نثر کی صورت میں ثناء خوانی مصطفیٰ ﷺ کا شرف حاصل فرمائیں گے...... میری مراد...... حضرت علامہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نوری صاحب ہیں خطیب اعظم ساہیوال ...... سرکار ﷺ کے دیوانے بن کے استقبال کیجیے گا

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب

صدق اللہ العظیم

الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللّٰہ

وعلٰی الک و اصحابک یا حبیب اللّٰہ

نہایت ہی قابل عزت، حاضرین محفل، اسلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ

محترم سامعین!

وقت کافی ہو چکا ہے...... بلا تاخیر پروگرام کا باقاعدہ کیا جاتا ہے...... کہ!

وہی بات کروں گا جو میرے سینے میں ہے
یہ ساری محفل رحمتوں کے خزینے میں ہے
مگر مجھے آج یہ محسوس ہوتا ہے کہ
جیسے یہ محفل مدینے میں ہے

اگر اب مدینے کا ذکر چھیڑا ہے تو دل کرتا ہے...... کہ کچھ دیر مدینے ہی کی بات کی جائے!

رحمت کی لہر ہے ...... مدینے کا شہر ہے
مدینے کی گلیاں ہیں ...... مصر کی ڈلیاں ہیں
مدینے کی ہوائیں ہیں ...... جنت کی فضائیں ہیں
مدینے کی کھجوریں ہیں ...... جنت کی حوریں ہیں

پھر حضرات محترم!

زمیں بھر کی بات کرتا ہوں نہ بحر کی
زمیں خشک کی بات کرتا ہوں اور نہ میں تر کی
سمندر کی بات کرتا ہوں نہ نہر کی
نہ جدھر کی بات کرتا ہوں نہ کدھر کی
نہ ادھر کی بات کرتا ہوں نہ اُدھر کی

ہاں......ہاں بلکہ آج سرزمین گجرات نں مدینے کے شہر کی بات کرتا ہوں......کیونکہ!

جب مدینے کی بات ہوتی ہے
وجد میں کائنات ہوتی ہے
ایسا لگتا ہے کہ دن نکل آیا
جب مدینے میں رات ہوتی ہے

اور......یاد کرلیں......کہ!

نہ میں مرنے کی بات کرتا ہوں نہ میں جینے کی بات کرتا ہوں
آج شاہ دولہ ولی کے شہر میں مدینے کی بات کرتا ہوں

اس لیے حضور ﷺ کی بزم میں تشریف لانے والو!

دلوں کو تھام کر بیٹھو......کیونکہ! حضور ﷺ کے شہر کا ذکر شروع ہوا ہے......تو میں کہنا چاہتا ہوں......کہ!

مرنے کی طرف دیکھ نہ جینے کی طرف دیکھ
جب چوٹ لگے دل پہ تو مدینے کی طرف دیکھ

اور پھر جو خوش بخت تصور مدینہ میں گم ہو جاتے ہیں......ان کا یہ عالم ہوتا ہے......کہ!

یاد جس وقت مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

اور!

اس نے مرنا نہیں دیکھا اس نے جینا نہیں دیکھا
جس نے بھی کبھی شہر مدینہ نہیں دیکھا
اے موت میری موت ذرا اور ٹھہر جا
میں نے ابھی گنبد خضریٰ نہیں دیکھا
اے فراز تیری جنت میں میرا جی نہیں لگتا
میں نے ابھی گنبد خضریٰ نہیں دیکھا

حضرات محترم!

ایک حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی......میں یونہی محفل میں مدینے کا ذکر کر رہا تھا......بڑے ادب واحترام سے مدینے کا تذکرہ کر رہا تھا......وہ حاجی صاحب محفل میں کھڑے ہو کر کہنے لگے فراز صاحب......آپ جتنا جی چاہے مدینہ شریف کو پیارا پیارا کہتے رہو! مدینہ اس سے بھی پیارا ہے......وہ محترم حاجی صاحب کہنے لگے کہ مجھے دس سال کا عرصہ گزر گیا مدینہ شریف سے بچھڑے مگر اب بھی ایسا لگتا ہے کہ مدینے کی گلیوں میں گھوم رہا ہوں......یعنی کہ!

سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

تو آپ حضرات یقین کریں......میرا ایمان تازہ ہو گیا اور بے قرار یہ دل سے نکل پڑا......کہ!

اس کی آنکھوں میں آج تک جنت کے نظارے ہونگے

جس نے دو پل بھی مدینے میں گزارے ہوں گے

تو اب میں اس مدنی آقا ﷺ کے مدینے کی بات کرنے کیلئے ملتمس ہوں...... ہمارے شہر کے مشہور و معروف ثنا خوان...... میری مراد! قاری احمد رضا جماعتی صاحب ہیں ...... کہ وہ لائیں اور نعت نبی ﷺ سنائیں

حضرات محترم!

یہ نصیب والوں کی محفل ہے

یہ محبت والوں کی محفل ہے

یہ عقیدت والوں کی محفل ہے

یہ نسبت والوں کی محفل ہے

اور سرکار ﷺ سے نسبت کا کمال یہ ہے...... کہ!

حجر اسود توں کسے سوال کیتا تیرا رنگ کیوں ایڈا کالا اے

تیرے اندر کیہڑی خوبی اے تینوں ہر کوئی چمن والا ہے

حجر اسود نیں اگوں جواب دتا میرا رتبہ تائیوں اعلیٰ اے

مینوں ایسے لئی لوکی چمدے نیں مینوں چم گیا کملی والا اے

یہ نسبت محبوب ہی کا کمال تھا...... کہ!

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہٗ ...... صدیق اکبر بن گئے

حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ فاروق اعظم بن گئے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ ذوالنورین بن گئے

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ حیدر کرار بن گئے

حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ غلاموں کے سردار بن گئے

حضرت اویس رضی اللہ عنہٗ عاشقوں کے دلدار بن گئے

حضرت حسان رضی اللہ عنہٗ ثناء خوانوں کے سردار بن گئے

اور یہ تو نسبت کی بہار تھی انسانوں کیلئے...... آؤ دیکھو! اگر اصحاب کہف کے ساتھ ایک کتا نسبت قائم کر لیتا ہے تو...... وہ کتا جنت کا حقدار ہوتا ہے اور اگر کوئی اُمتی نسبت سرکار ﷺ کی سعادت پاتا ہے تو اس کا بیڑا پار ہوتا ہے

تو مدینہ شریف سے نسبت رکھنے والی سعادت مند ہواؤں اور فضاؤں کا حسیں ذکر آپ حضرات کو سنانے کیلئے تشریف لاتے ہیں...... میرے بڑے ہی محسن دوست لاہور شہر یعنی یوں کہہ لو کے داتا کی نگری سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان ثناخوان...... محترم جناب حافظ محسن اعجاز نقشبندی صاحب

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری

حضرات محترم!

وقت قلیل ہے مگر میرا موضوع خاصہ طویل ہے...... میں بڑی احتیاط برتتے ہوئے پڑھنے والے تمام حضور ﷺ کے ثنا خوانوں کے وقت سے کچھ وقت لیکر کچھ عرض کرنے کی اجازت میں اپنے محترم ثناء خوان بھائیوں سے چاہوں گا

نعت کیا ہے؟

تو میرا ایمان یہ کہتا ہے کہ نعت مومن کی تسکین قلب کی کیفیت کا نام ہے...... یہ وہ محبت ہے جو احسان دین وجان اور ایمان ہے اور ایک نعت خواں کو بڑی حساس کیفیت سے گزرنا پڑتا ہے اسی لیے تو بقول شاعر!

لے سانس بھی آہستہ کہ یہ دربار نبی ہے
خطرہ ہے یہاں سخت بے ادبی کا

اور حضرت حسان بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ میں نعت کہہ کر سرکار ﷺ کی شان بلند نہیں کرتا بلکہ اپنے الفاظ کو سرکار ﷺ کی مدحت سے بلندی سے آشنا کرتا ہوں تو پھر میں یوں کہنا چاہتا ہوں......کہ!

سخن کی داد خدا سے وصول کرتی ہے
زبان آج ثنائے رسول ﷺ کرتی ہے

اور یہ سب سرکار ﷺ کی ثناء خوانی کا صدقہ ہے......کہ!

بخشش کا میرے مولا نے سامان کر دیا
اپنے نبی کا ہم کو ثناء خوان کر دیا
بتلا کے مصطفیٰ ﷺ نے سوالات کے جواب
پرچہ حساب کا بڑا آسان کر دیا

اور!

نہ کشتی کی بات ہے نہ کنارے کی بات ہے
ہمیں نہ کسی غیر کے سہارے کی بات ہے

بلکہ!

ہم جیسے گنہگاروں کی بخشش بروز حشر
آقا ﷺ کے ایک ادنیٰ اشارے کی بات ہے

تو پھر حضرات محترم!

مزید آگے سنیں کہ نعت کیا ہے؟ اوران شاءاللہ مدتوں یادرکھیں گے...... کہ نعت کیا ہے؟

رب جہاں سے رکھتی ہے یوں انتساب نعت
اس کے کلام ہی کا ہوئی ایک باب نعت
آئینہ دار عشق صحابہؓ کے رنگ کی
قرآن کے علوم سے ہے فیض یاب نعت
کرتی رہے گی مہر ثبت محبت رسول ﷺ کی
دنیائے دل میں لائے گی انقلاب نعت
بے شک کھلے ہیں منقبت کے پھول ہر طرف
باغ سخن میں ہے مگر مثل گلاب نعت
دیں گے کبھی حضور ﷺ مجھے داد آپ بھی
ہوگی کبھی تو میری کوئی کامیاب نعت
کہتے ہیں جو غزل وہ کہے جائیں شوق سے
اہل دل ونگاہ کا ہے انتخاب نعت
اک اک شعر اس کا کہو دل میں ڈوب کر
پھر کام دے گی دیکھنا روز حساب نعت
ہیں اس کے بعد اور بھی ابواب معرفت
ہے درس گاہ عشق کا پہلا نصاب نعت

مدح رسول اللہ شب نے جو کی رقم
لکھے گا بوقت سحر آفتاب نعت
کہنا سنانا سننا ہو بس سرکار ﷺ کیلئے
یہ دیکھی ہے کرتی ہے یہ احتساب نعت
بے شک گناہ ہم سے بھی سرزد ہوئے مگر
دلوائے گی خدائے جہاں سے ثواب نعت

بس میں تو یہی کہوں گا......کہ!

جو ثنائے رسول کرتا ہے، وہ سنگ ریزوں کو پھول کرتا ہے
جس کو مل جائے در محمد کا کب وہ جنت قبول کرتا ہے

اور!

نعت خوانی موت بھی ہم سے چھڑا سکتی نہیں
قبر میں بھی مصطفیٰ ﷺ کے گیت گاتے جائیں گے

کیونکہ!

بعد از خدا بزرگ ذات! سید کائنات ﷺ کی ہی ذات پاک ہے......اور زمیں پہ ہر سو بسنے والے غلاموں کیلئے سب سے بڑا ناز ذات رسول ﷺ ہے...... اسلئے تو میں بقول سردار صاحب یعنی سردار صاحب کے لکھے ہوئے ایک محبت بھرے کلام کا سہارا لیتے ہوئے......اپنے عقیدے......اپنی محبت......اپنی عقیدت......اپنے جذبات......کا اظہار ان الفاظ میں کرنا چاہوں گا......کہ!

مہر باناں تے ذیشاناں تے سلطاناں

ڈاڈھے کرم کمائے نی بھلا ہووے

لکھاں وچ سن رلدے بخت میرے

لکھوں لکھ بنائے نی بھلا ہووے

کلر شور زمین ساں مدتاں توں

بوٹے پیار دے لائے نی بھلا ہووے

پتہ سب سردار نوں کیتیاں دا

پردے عیباں تے پائے نی بھلا ہووے

جو جو! میرے آقا ﷺ کے در کے منگتے ہیں...... چوکھٹ مصطفیٰ ﷺ کے گدا ہیں...... نام محبوب ﷺ پر جان نثار کرنے والے ہیں...... صبح وشام محبت سے عقیدت سے پیار سے...... آقا ﷺ کی ذات پاک پر درود وسلام پیش کرنے والے ہیں...... بلند آواز سے ایک اپنی محبت کا ترجمان نعرہ لگائیں اور ہمارے معزز مکرم مہمان ثناء خوان سے نعت سرور کونین ﷺ سماعت فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری...... نعرہ غوثیہ

تو اب نعت سرور کونین ﷺ پیش فرمانے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے میں گذارش کرتا ہوں...... الفاظ میں عقیدت رکھنے والے ثنا خوان اور کلام میں محبت رکھنے والے ثناء خوان...... بلکہ نعت گو شاعر ثناء خوان...... محترم المقام جناب محمد رفیق ضیا قادری صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور نعت رسول کریم ﷺ پیش فرمانے کی سعادت حاصل فرمائیں

حضرات محترم!

پیرو مرشد اسٹیج پر تشریف فرما ہیں ردیف اور قافیے کا تصور دل سے نکال کر ......ادب کی دنیا میں گم ہو کر عالم تصورات میں پیر طریقت، سلطان الواعظین، جگر گوشہ خطیب اسلام، عالم اسلام کی عظیم مذہبی، روحانی شخصیت، پیر سید مرتضی امین شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ آلو مہار شریف سے ایک سوال پوچھتا ہوں ...... کیسے؟ خیالات کی وادی میں ڈرتے ڈرتے جب حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ایک ادنیٰ سا خادم اور نوکر ہونے کی حیثیت سے جب سوال پوچھنے کی جرأت کی ...... یا حضرت یہ مقام اور مرتبہ جہاں پر بڑے بڑے سلاطین آ کے جھک جاتے ہیں ......اور لفظ دست بستہ آپکے خانوادے کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بے بسی کے عالم میں ہر گھڑی آپکی دہلیز پر کھڑے رہتے ہیں ...... یہ مقام ...... یہ مرتبہ ...... یہ عزت ...... یہ شان و شوکت آپکی دہلیز پر کیسے آئی ؟ آپکو یہ مقام ...... یہ درجہ ...... یہ روحانیت ...... یہ جاذبیت ...... یہ روحانی حسن ...... یہ صوفیانہ نکھار ...... یہ حقیقت کی مسکراہٹ ...... یہ بارعب خاموشی ...... یہ محبت سے سجی مسند ...... یہ ربانی قرب ...... یہ قابل رشک شوکت ...... یہ سارا مقام کیسے ملا؟ تو حضرت کے منہ سے پھولوں کی برسات ہونے لگی اور آپ کا دل کو موہ لینے والا انداز بیاں جس کے اپنے تو ایک طرف بیگانے بھی شیدائی ہو جاتے ہیں...... قبلہ پیر صاحب تصور کی دنیا میں فرمانے لگے......فراز یہ بات اگر پوچھنا چاہتے ہو تو محدث اعظم پاکستان سے پوچھو تو جب چوکھٹ محدث اعظم پر حاضر ہو کر یہ سوال کرتے ہیں کہ حضور آپ کو یہ مقام کیسے ملا؟ ہر زباں پر آج محدث اعظم پاکستان کا نعرہ کیوں گونجتا ہے......تو جب تصور کی دنیا میں گم ہو کر حضور محدث اعظمؒ پاکستان سے یہ

سوال کیا تو آگے سے یہ ایک نیا محبت بھرا جواب یوں ملتا ہے کہ اگر اس مقام و مرتبہ کا پوچھنا ہے تو یہ سوال سنیوں کے پیشوا، بریلی کے تاجدار، یعنی امام احمد رضا بریلویؒ کی بارگاہ میں چلے جاؤ اور جا کر امام مسلک حق سے یہ سوال کرو کہ حضور یہ عزتیں، یہ مقام کیسے نصیب ہوا؟ اور پھر جب اپنا محبت بھرا سوال لیکر ہم بریلی کے تاجدار کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں کہ حضور یہ مقام آپ کو کیسے نصیب ہوا؟ تو آگے سے جواب یہ ملتا ہے کہ مجھ سے یہ حقیقت عیاں نہ کرواؤ...... بلکہ یہ اپنا سوال امام الاولیاء حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں لے جاؤ......اور سوال کرو کہ اے گنج بخش فیض عالم یہ کس کا فیض بٹ رہا ہے؟ یہ کس کی طرف بلایا جا رہا ہے...... حضور یہ مقام کیسے نصیب ہوا؟ بلکہ یہ فیض آپ کو کہاں سے حاصل ہوا...... جس کی خیرات آج گداؤں ......اور دیوانوں...... میں بانٹی جا رہی ہے......آج ہر بندے کی زباں پر داتا داتا کیوں ہے؟ اور داتا کے روضے کی نورانی جالیوں سے بھی یہ جواب ملتا ہے کہ جاؤ جاؤ! اے تشنہ لب جاؤ! حضور شہباز لامکانی، الحسنی والحسینی، حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی بارگاہ میں یہ اپنا سوال لے جاؤ اور اس کا جواب طلب کرو! اور پھر غوث الاغیاث کے دربار بے مثال سے بھی جا کر...... یہ سوال کرنے کا جواب ملا، یعنی جاؤ! یہ سوال جا کر وادی نجف کی زینت، امام ولایت، فاتح خیبر، حیدر و صفدر، حسنینؓ کے بابا، داماد مصطفیٰ، یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ سے یہ سوال کرو کہ یا علی مشکل کشاء یہ مقام مشکل کشائی...... یہ ولیوں کی شہنشاہی کیسے نصیب ہوئی یہ مقام، یہ رفعت کہاں سے ملی؟ تو پھر مزارِ مشکل کشا سے آواز آتی ہے کہ یہ بات مجھ سے نہ پوچھ! جا کر یہ سوال، صحابہ کے سردار، عاشقوں کے دلدار، ساتھی مزار، یار غار یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ سے

پوچھو! حضور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ سے یہ جواب ملتا ہے کہ یہ بات، یہ سوال، تم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں لیجاؤ اور دست بستہ عرض کرو کہ حضرت یہ مقام کہاں سے اور کیسے ملا ہے...... اور پھر جب مراد رسول، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کی بارگاہ میں عرض کی حضور کفار آپ کے نام سے لرز جاتے تھے اور حضور ﷺ نے آپ کو اپنی مراد کہا ہے...... یہ مقام و مرتبہ کیسے ملا؟ جواب آتا ہے اے سوال کرنے والے یہ سوال پوچھنا ہے تو سخیوں کے سردار حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ یہ سوال ان سے پوچھو! اور جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر...... سوال کیا تو جواب یہ آتا ہے کہ اپنا سوال، عاشقوں کے امام، حضور ﷺ کے لاڈلے غلام، یعنی حضرت بلال حبشی سے پوچھو! جب بندہ ناچیز تصور کی دہلیزیں عبور کرتا ہوا...... اور خیالات کی وادی میں سفر محبت کرتا ہوا...... گلے میں محبت رسول ﷺ اور آقا ﷺ کی غلامی کا پٹہ سجائے ہوئے ...... سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہٗ کی بارگاہ میں پہنچا بڑے ادب سے حضور ﷺ کے بلکہ یوں کہہ لو کے غلاموں کے امام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر! اپنا وہی سوال محبت پھر دوہرایا اور یوں عرض کیا کہ...... حضور آپ کا رنگ کالا اور مقام اتنا اعلیٰ کہ کبھی آپ کو کعبے کی چھت پر چڑھنے کی سعادت دی جاتی ہے...... اور کبھی عرش بریں پر حوریں آپ کا انتظار کرتی ہیں...... اے محبت رسول ﷺ کی خاطر اُمیہ سے مار کھانے والے ...... تکالیف سہنے والے...... ہر غلام مصطفیٰ کے امام یہ مقام اور مرتبہ کیسے ملا؟ عالم تصورات میں جب حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تو مجھے اپنے دل میں غم لینے والے ہر سوال کا جواب مل گیا!

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ...... کہ اے سوال کرنے والے مجھ سے قبل بھی تو نے جن حضرات سے یہ سوال کیا اور آخر میں مجھ سے بھی یہی سوال کیا تو یاد رکھ کہ ان سب کی طرف سے بھی اور میری اپنی طرف سے بھی جواب یہی ہے کہ ...... اس مقام و مرتبے کو حاصل کرنے میں ہماری اپنی ذات کا کوئی کمال نہیں ...... بلکہ یہ سب تو میرے کریم آقا ﷺ کی غلامی کا کمال ہے کہ آج آقا ﷺ کا ہر غلام با کمال ہے ...... خوشحال ہے ...... صاحب وصال ہے ...... اور صاحب جمال ہے ...... کیونکہ!

جب تک بکے نہ تھے کوئی جانتا نہ تھا
آقا ﷺ نے خرید کر ہمیں انمول کر دیا

اور میرے محترم بھائیو! یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے ...... کہ!

گل لا کے کو ہجے کملے نوں لجپال نے کرم کما چھڈیا
مینوں منگناں پیائیں دردر توں ایسا خیر سخی نے پا چھڈیا
کیوں بھلاں اپنے ماضی نوں سی جاندا کون نیازی نوں
تیرے نام دی نسبت نے آقا میرے نام دا رولا پا چھڈیا

آپ حضرات کے سامنے ہدیہ نعت پیش فرمانے کیلئے تشریف لاتے ہیں ...... بابا فرید کی نگری سے تشریف لائے ہوئے ثناخوان ...... سخی حضور گنج شکر کے منظور نظر ثناخوان! بلبل باغ فرید ...... میری مراد! جناب محمد شہباز قمر فریدی صاحب ہیں!

تو میں بڑے ہی خلوص سے عرض گزار ہوں جناب محترم شہباز قمر فریدی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور ہدیہ نعت پیش فرمائیں

جناب شہباز قمر فریدی صاحب

حضرات محترم!

ملت اسلامیہ میں بسنے والے حضور ﷺ کے غلاموائے شمع رسالت کے پروانو! سرکار ﷺ کے دیوانوں اور مستانوں اور آج کی بزم ذکر رسول ﷺ میں تشریف رکھنے والے حضور سرور کونین ﷺ کے عاشقو! جیسا کہ آپ حضرات دیکھ اور سن رہے ہیں کہ محفل پاک کا آغاز ہو چکا ہے اور محفل پاک اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے...... اور محفل میں اس ذات پاک کا ذکر کرنا چاہوں گا جو میرے اور آپکے خالق و مالک کی ذات ہے...... ہاں ہاں...... صرف ہمارے ہی نہیں بلکہ! جمادات، نباتات، حیوانات، جنات، چرند، پرند، بلکہ کائنات کے ذرے ذرے کا مالک، خالق ہے...... وہ کون ہے؟ بس وہی خدا ہے...... جو یکتا ہے...... احد ہے...... کریم ہے...... رحیم ہے...... عظیم ہے...... العزیز ہے...... جبار ہے قہار ہے

اور!

ہم مسلمان ہیں اور یہی ہماری پہچان ہے
خدا کا ذکر کرنا عبادات کی جان ہے
وہ سب بندوں کو دیتا ہے ہر سمت اسکی حکمرانی ہے
کرم کرتا ہے وہ سب پر اُس کی مہربانی ہے

اور مزید توجہ فرمائیں...... کہ!

مولا کرم کر دے تجھے کرم کا دریا کہتے ہیں
اس محمد ﷺ کے صدقے جسے صل علیٰ کہتے ہیں

تو پھر یہاں عاشق رسول عطار بول اُٹھے!

میں محفل میں پھر آگیا یا الٰہی
کرم کا تیرے شکریہ یا الٰہی
نہ کر رد کوئی التجا یا الٰہی
ہو مقبول ہر اک دعا یا الٰہی
رہے ذکر ہر وقت میرے لبوں پر
تیرا یا الٰہی ، تیرا یا الٰہی
نہ ہو اشک برباد دنیا کے غم میں
محمد ﷺ کے غم میں رولا یا الٰہی
مجھے اولیاء کی محبت عطا کر
تو دیوانہ کر غوث کا یا الٰہی
میں یاد نبی میں رہوں گم ہمیشہ
اوروں کے غم کو بھلا یا الٰہی
سب عاشقوں بلکہ سب سنیوں کو
ہو طیبہ کی الفت عطا یا الٰہی
خدایا اجل آکے سر پہ کھڑی ہے
محمد ﷺ کا جلوہ دکھا یا الٰہی
عطا کر دے ہم کو سبز گنبد کے سائے
اور کر دے شہادت عطا یا الٰہی
(آمین)

حضرات محترم!

بزم سرکار ﷺ سجی ہوئی ہے......اور بزم میں شریک تمام صحابہ کی نظر چہرہ حضور ﷺ پر لگی ہوئی ہے...... حضور ﷺ کے گرد صحابہؓ یوں تشریف فرما ہیں جیسے چاند کے گرد ستارے...... میرے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اے صحابہؓ جنت کے باغوں میں سے کچھ کھا پیا کرو...... صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغ کون کون سے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا جہاں اللہ کا ذکر ہو رہا ہو اس محفل میں بیٹھ جایا کرو اور ذکر کا کچھ حصہ سن کر اپنے دلوں میں بٹھالیا کرو جس نے ایسا ذخیرہ اکٹھا کرلیا گویا اس نے جنت کے باغ یعنی اللہ کے ذکر کی محفل سے جنت کا پھل کھالیا

اور قرآن میں خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

ترجمہ: تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور انکار مت کرو

گویا خدا اپنے بندے سے اس طرح مخاطب ہوتا ہے......کہ!

تو میرا ذکر کر ...... میں تیرا ذکر کروں گا
تو مجھے یاد کر ...... میں تجھے یاد کروں گا
تو مجھ سے محبت کر ...... میں تجھ سے محبت کروں گا
تو میرا نام لے ...... میں تیرا نام لوں گا
تو مجھے اپنا کہہ ...... میں تجھے اپنا کہوں گا
تو مجھے مولا کہہ ...... میں تجھے اپنا بندہ کہوں گا
تو مجھے تنہائی میں یاد کر ...... میں تجھے تنہائی میں یاد کروں گا
تو مجھے سے پیار کر ...... میں تجھ سے پیار کروں گا
تو میرا ہو جا ...... میں تیرا ہو جاؤں گا
تو طالب بن جا ...... مجھے مطلوب بنا لے

تو حامد بن جا ...... مجھے محمود بنا لے

تو محب بن جا ...... مجھے محبوب بنا لے

تو واصف بن جا ...... مجھے موصوف بنا لے

تو ساجد بن جا ...... مجھے مسجود بنا لے

تو بندہ بن جا ...... مجھے معبود بنا لے

تو مخلوق بن جا ...... مجھے خالق بنا لے

تو منگتا بن جا ...... مجھے داتا بنا لے

میرے بھائیو! یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کو اپنا بناتا ہے جو نام محمد ﷺ پر...... مقام محمد ﷺ پر...... احترام محمد ﷺ پر...... آن محمد ﷺ پر...... شان محمد ﷺ پر...... اپنی جان لٹاتا ہے تو پھر جب یہ مقام آجاتا ہے تو میں اسکی ترجمانی بریلی کے تاجدار کے کلام سے یوں کرتا ہوں...... کہ!

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

اب میں وقت سے اور محفل کے ذوق سے وفا کرتے ہوئے...... ایک ایسے ثنا خوان کو پیش کر رہا ہوں...... الفاظ جن کے لبوں کو چوم کر...... اور محبت رسول ﷺ میں جھوم کر ...... ادا ہوتے ہوتے یاد مدینہ کے ایسے نقوش دل و دماغ پر چھوڑ جاتے ہیں کہ آقا ﷺ کے تمام غلام یوں کہنے لگتے ہیں...... یعنی اپنی محبت کا اظہار یوں کرنے لگتے ہیں...... کہ!

خوشیاں مناؤ یارو سرکار آگئے ہیں
اپنی تقدیر سنوارو سرکار آگئے ہیں
کتنا کرم ہوا ہے ہم بے کسوں پہ اُن کا
صل علی پکارو سرکار آگئے ہیں

ہر سو چہل پہل ہے ہر شے پہ تازگی ہے
نقشہ یہ دل میں اُتارو سرکار ﷺ آگئے ہیں
یکدم آواز اُٹھے گی محشر میں دھوم مچے گی
آجاؤ اے گنہگارو سرکار آگئے ہیں
فراز تیرے آنگن میں خوشیاں چمک رہی ہیں
چمکو تم بھی ستارو ، سرکار ﷺ آگئے ہیں

تو بڑی محبت سے استقبال فرمایئے گا اور عقیدت اور لگن سے سماعت فرمایئے گا......

تشریف لاتے ہیں...... محترم المقام جناب محمد افتخار طاہر صاحب
نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

قابل قدر سامعین!

میں اپنی حیثیت اور اپنی پہچان پیش کرتے ہوئے یوں عرض کرنا چاہوں گا...... کہ

میں ادنیٰ سا ثناء خوان رسول عربی ہوں
میٹھی ہیں میری باتیں میں نمک خوار نبی ہوں
پڑھتا نہیں دنیا کے میں شاہوں کے قصیدے
کافی ہے مجھے اتنا کہ مداح علیؑ ہوں
ذات اُنکی کہاں اور کہاں مجھ سا گنہگار
آقا ہیں میرے شاہِ امم اور میں عجمی ہوں
اے کاش نکیرین جو پوچھیں تو میں کہہ دوں
پڑھتا تھا جو سرکار ﷺ کی نعتیں میں وہی ہوں

محترم سامعین!

محفل میں حاضر ہونے والا ہر شخص مہمان محفل مصطفیٰ ﷺ ہوتا ہے......یعنی کہ ہر شخص ہی مہمان خصوصی ہوتا ہے......اور اگر میں ایک ایک کا نام لینا چاہوں تو اس کے لیے کافی وقت درکار ہوگا......سب حاضرین محفل کو میں انجمن غلامان مصطفیٰ کی جانب سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے سرکار مدینہ ﷺ کے میلاد کی محفل پاک میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے پر خوش آمدید کہتا ہوں!

ابھی محفل میں سے میرے ایک بھائی نے مجھے ایک چٹ دی ہے اور اس پر تحریر کردہ حکم فرمایا گیا ہے کہ فراز بھائی......آج محفل میں حضور ﷺ کے حسن بے مثال کا ذکر ضرور سنائیں تو میں ان کی اس محبت کی قدر دانی کا ثبوت دیتے ہوئے حسن سرکار دو عالم ﷺ کا ذکر کرنا چاہوں گا......کہ!

آ میرے دل آمنہؓ کے لال کی باتیں کریں
چہرۂ والشمس کے جمال کی باتیں کریں

حضور پرنور، سراپا نور، پیکر نور، منبع نور، شافع یوم النشور، آقا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حسن بے مثال کی بات اگر چھڑ ہی گئی ہے......تو سب سے پہلے حضرت ثمرہؓ سے پوچھتے ہیں!

حضرت ثمرہؓ فرماتے ہیں کہ چاند کی چودہ تاریخ تھی چاند اپنی آب و تاب سے چمک رہا تھا......کہ اچانک میں نے آمد سرکار ﷺ کی خوشبو محسوس کی اور دیکھا کہ حضور سرور کائنات اپنے کندھے مبارک پر سرخ دھاری دار چادر اوڑھے ادھر سے تشریف لا رہے ہیں......اب آسمان کا چاند بھی میرے سامنے ہے......اور آمنہؓ کے بے مثال چاند بھی اپنی نورانیت کا فیض میری آنکھوں کو پہنچا رہے ہیں......تو اس گھڑی میں اس سوچ میں پڑ گیا کہ حسن کس کا زیادہ ہے اور جمال کس کا زیادہ ہے......نورانیت کس کی اپنے بام عروج پر ہے......ہر سمت کس کی چمک سے چمک رہی ہے

وہ بھی حسیں یہ بھی بڑا حسیں
وہ بھی بڑا جمیل یہ بھی بڑا جمیل
اسکی چمک بھی بے مثال اسکی چمک بھی بے مثال
جواب اس کا بھی نہیں جواب اس کا بھی نہیں

حضرت ثمرہؓ کہتے ہیں...... میں حیراں ہو کر کبھی اس آسمان کے چاند کو دیکھتا ہوں اور کبھی بحر محبت میں ڈوب کر سیدہ آمنہؓ کے چاند کو دیکھتا ہوں...... آخر کار میں اس نتیجے پر پہنچا...... کہ!

فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرُ

بس آقا ﷺ چاند سے بھی زیادہ حسیں ہیں

ناصر شاہ کی زبانی...... حضرت ثمرہؓ کے محبت بھرے فیصلے کا ترجمہ یوں کرتے ہیں...... کہ!

چناں توں سارے حسیناں توں تاک لگنا ایں
توں جناوی سوھنا ایں پر تو ناصر کملی والے دے جوڑے دی خاک لگنا ایں

اور! آپ کے مزید ذوق محبت وعقیدت کیلئے یوں عرض کرنا چاہوں گا...... کہ!

ایک دن جبریل سے کہنے لگے شاہِ امم
تو نے دیکھے ہیں جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
روح الامین کہنے لگے اے ماہ جبیں تیری قسم
آفاقہا گردیدہ ام
مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری

تو پھر کہنا پڑے گا...... کہ!

حضرت ثمرہؒ کے دل میں موجزن بحر محبت زبان حال سے یوں کہہ رہا ہے...... کہ

چن دے نال مثال دیناں ایوی تے کوئی انصاف نئیں
سرکار ﷺ دا چہرہ صاف سوہنا چن دا تے چہرہ صاف نئیں

پھر اس مقام پہ میں یوں کہنا چاہوں گا...... کہ!

میں وہ شاعر نہیں جو چاند کہہ دوں انکے چہرے کو
میں انکے نقشِ پا پہ سو چاند قربان کرتا ہوں

اور ارباب علم و دانش غور فرمایئے...... کہ!

ارباب نظر کو کوئی ایسا نہ ملے گا	بندہ تو مل ہی جائے گا مولا نہ ملے گا
تاریخ اگر ڈھونڈے گی ثانی محمد ﷺ	ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا

کیونکہ!

کملی والے دے حسن دا ویکھ جلوہ استقبال دے لئی ماہتاب نکلے
گردن خم ہو گی تاجاں والیاں دی تاج پہن کے جدوں جناب نکلے
اوس درتوں فیضیاب ہو کے حبشی حبش دے مثل گلاب نکلے
سردار سرداریاں اوہدیاں نیں اوہدا حکم ہووے آفتاب نکلے

اور یہ حقیقت ہے...... یہ سچ ہے...... سچ بھی ایسا سچ کہ جس پر صداقت کو بھی ناز ہے...... زمانے بھر کے شہنشاہوں اور تاجداروں کا عقیدہ ہے...... ہاں! ہاں! حقیقت پر مبنی عقیدہ یہ ہے...... کہ!

میرے عرب شریف دے چن ورگا کوئی صاحب جمال نئیں ہو سکدا
بلکہ سارے زمانے دے شاعراں دا ایڈا سوہنا خیال نئیں ہو سکدا
ثانی اوس دا اس کائنات اندر کوئی مائی دا لال نئیں ہو سکدا
ناصر اوہدی مثال تے اک پاسے پیدا دوجا بلال نئیں ہو سکدا

کیونکہ!

یہ تو مقام نبوت کی بات ہے...... احترام نبوت کی بات ہے...... آن نبوت کی بات ہے...... شان نبوت کی بات ہے...... رفعت نبوت کی بات ہے...... عزت

نبوت کی بات ہے...... مقام احمد مختار کی بات ہے...... بلکہ انبیاء کے سردار کی بات ہے ...... اور شفیع روز شمار کی بات ہے...... یہاں تو عظمت والے اور حقیقت شناس یوں عرض کرتے ہیں...... کہ!

کوئی مثل نہ ڈھولن دی
چپ کر مہر علی ایتھے جا نہیوں بولن دی

اسی طرح اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے...... میں اس ذوق کو مزید آگے بڑھانے کیلئے عرض کرتا ہوں...... وادی عشق کے اس مسافر کو کہ جس کی زندگی کا کافی عرصہ گنبد خضری کی مدح سرائی کرتے ہوئے بیت چکا ہے...... میری مراد! آقا ﷺ کے مقبول و معروف ثناء خوانوں کی نظر سے منظور نظر ثنا خوان...... جناب الحاج محمد ارشاد اعظم چشتی صاحب ہیں...... میں ان سے گذارش کروں گا کہ وہ تشریف لائیں اور حضور سرور کونین ﷺ کے تمام غلاموں کو آقا ﷺ کی نعت پاک سنائیں تو تشریف لاتے ہیں

الحاج محمد ارشاد اعظم چشتی صاحب

محترم سامعین ذی وقار!

میں نے اس ذات پہ کچھ کہنے کی جسارت کی ہے
جس کے قدموں پر فرشتوں نے عبادت کی ہے
کس کی جرأت کہ میرے آقا کے برابر آئے
میرے آقا نے تو نبیوں کی امامت کی ہے
اللہ اللہ وہ کون لوگ تھے فراز
جنہوں نے چلتے چلتے میرے آقا کی زیارت کی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَالضُّحٰی ٥ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ٥

صدق اللّٰہ العظیم

الصّلٰوۃ والسّلام علیك یا رسول اللّٰہ

وعلٰی اٰلك و اصحابك یا حبیب اللّٰہ

نہ کر عوض، مرے جرم و گناہ بے حد کا
الٰہی تجھ کو غفور الرحیم کہتے ہیں
کہیں، کہیں نہ عدو، دیکھ کر مجھے محتاج
یہ اسکا بندہ ہے جس کو کریم کہتے ہیں

میرے نہایت ہی محترم و معظم حاضرین محفل آج کی یہ پانچویں سالانہ کل پاکستان عظیم الشان محفل نعت بزم نور کے زیر اہتمام انعقاد پذیر ہے میں اپنی طرف سے اور اس نورانی محفل کی انتظامیہ کی طرف سے نور والے آقا ﷺ کی نورانی محفل میں شرکت کرنے والے، پاکیزہ محفل کی زینت بننے والے تمام مشائخ عظام، علمائے ذی وقار، ثنا خوان سید الابرار ﷺ کو حاضری کی سعادت حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں

آپ حضرات خوش نصیب ہیں جو سرکار ﷺ کی محفل کو سجانے کے لئے آئے ہیں بلکہ اسطرح کہہ لیجئے!

سج گئے سرکارﷺ کی محفل کو سجانے والے

میرے خالق ...... میرے مالک...... تیری بارگاہ بے نیاز میں عجز وانکسار کا پیکر بن کر یہ دعا کرتا ہوں، مولائے کائنات جتنے اس محفل پاک میں دامے، درمے، سخنے حاضری کا شرف حاصل کر رہے ہیں تمام کے دامن کو ہر مراد سے معمور فرما...... اور مولا تیرے حضور یہ تمنا ہے کہ رمضان کا مہینہ ہو...... تیرے محبوب کا مدینہ ہو...... رحمت کا خزینہ ہو...... مدینے کی گلیاں ہوں...... محبوب کی تلیاں ہوں...... وقت افطار ہو...... دیدار سرکارﷺ ہو...... حالت ایمان میں محبت کی مہکار ہو...... سبز گنبد کی بہاروں پر یہ جان نثار ہو (آمین)

سامعین مکرم!

وقت کی نزاکت کو تھامتے ہوئے ہم اپنی اس بابرکت محفل کو نور" علی نور" کرنے کیلئے خالق لم یزل کے لاریب اور بے عیب کلام سے آغاز کرتے ہیں کیونکہ قرآن بھی نور ہے ...... بھیجنے والا بھی نور ہے لے کے آنے والا بھی نور ہے ...... جس محبوب پر نازل ہوا وہ بھی نور ہے اور ان شاء اللہ قرآن کی نورانیت کا صدقہ ساری محفل نورو نور ہو جائے گی نعروں کی گونج میں استقبال کیجئے گا وطن عزیز کے نامور قاری قرآن، نجم القراء، عمدۃ القراء، قرات کی دنیا کا ایک حسین، جگمگاتا چمکتا نور بکھیرتا روشن ستارہ...... جب وہ آیات بینات کی تلاوت فرمائیں گے تو یوں محسوس ہوگا کہ ایک نور کی برسات ہے جو پیہم برس رہی ہے اور ان شاء اللہ قرآن کے حسین الفاظ، آواز کا پرسوز انداز، سماعتوں کے باوقار امتزاج اور محبت والفت کے اس ماحول میں دل کی تاروں کو چھیڑتے ہوئے ہمارے مہمان قاری قرآن ...... مدینے کی حسین فضاؤں، ہواؤں، وادیوں میں ہمیں لے جائیں گے

نہایت ادب واحترام سے التجا کرتا ہوں ...... کہ! سرزمین واہ کینٹ سے تعلق رکھنے والے، رموز قرأت سے واقف قاری قرآن جناب قاری محمد یوسف نعیمی صاحب تشریف لائیں اور اپنی محبت بھری آواز میں قرآن کی تلاوت فرمائیں ...... تمام سامعین محبت کے ساتھ قرآن کی نورانیت کے نام ایک نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل سرکار مدینہ

الحمد اللہ ...... ہماری اس پاکیزہ بزم کا آغاز قرآن مجید، فرقان حمید کی تلاوت پاک سے ہو چکا ...... یوں محسوس ہو رہا تھا ...... کہ آسمان سے نورانی فرشتے حریم قدس سے بخشش ومغفرت کا پیام لے کر قطار در قطار نازل ہو رہے ہیں ...... اور دل ناتواں نے یہ یقین کرلیا ...... کہ ہماری یہ محفل اللہ کی بارگاہ میں قبول ہی قبول ہے

کملی والے دے عاشقاں سچیاں دی
ہین دین تے جان ایمان نعتاں
منبراتے حضور دے بیٹھ کے تے
سدا پڑھیاں نے آپ حسان نعتاں
فلکاں اتے رات معراج والی
رہے پڑھدے سی حور وغلمان نعتاں
حافظ شروع توں لے کے اخیر تیکر
ہے جے پورے دا پورا قرآن نعتاں

نزول قرآن سے لیکر آج تک جتنے بھی قرآن سمجھنے والے آئے اور غور کیا کہ قرآن کیا ہے بالآخر تھک ہار کے سب نے ہی کہہ دیا!

مَا اَعْلَمُ لَا اَعْلَمُ

کہ میں قرآن کتنا جانتا ہوں صرف اتنا جانتا ہوں کہ کچھ بھی نہیں جانتا......
سب کچھ جاننے کے بعد بھی ......یہی کہنا پڑتا ہے کہ کچھ نہیں جانتا......قرآن اتنی عظیم کتاب ہے کہ اس کے ایک حرف کی تلاوت اللہ کی نظر رحمت دس مرتبہ پڑھنے والے کی طرف توجہ کرتی ہے جبکہ تین لاکھ تیئس ہزار سات سو ساٹھ حروف کا مجموعہ قرآن ہے ......جب اس تعداد کو دس سے ضرب دیں تو حاصل ضرب کتنا آئے گا؟ یہ صرف تلاوت کا کمال ہے اس کا ترجمہ، معانی، معارف اور حقائق کی صورت میں نجانے کتنا کمال ہوگا

حاضرین محترم و محتشم!

الحمد اللہ محفل پاک میں ایک کیف آور وجدانی، نورانی، روحانی اور ایمانی مستی و سرشاری کی کیفیت طاری ہو چکی ہے اب نعت کا دروازہ کھلنے والا ہے کہہ دیجیے ......سبحان اللہ

لفظ جب تک وضو نہیں کرتے
ہم تیری گفتگو نہیں کرتے

رب دو جہاں کی رحمت کا سہارا لیکر، صحابہ کرامؓ سے عشق مصطفےٰ ﷺ کی خیرات لیکر......
اہل بیت پاک سے نظر عطا لیکر......اور قرآن کو اپنا رہبر و راہنما بنا کر قرآن ہی سے آغاز کروں گا کیونکہ قرآن صورت مصطفیٰ ﷺ اور سیرت مصطفیٰ ﷺ کا نقش اول ہے سادے لفظوں میں یوں سمجھ لیجیے......کہ!

قرآن ذات مصطفےٰ کی تصویر ہے
اور ذات مصطفیٰ آیات کی تفسیر ہے

پھر غور کیجئے......کہ!

قرآن لاریب ہے ...... محمد ﷺ بے عیب ہیں
قرآن مجید ہے ...... محمد ﷺ حبیب ہیں
قرآن کلام ہے ...... محمد ﷺ کلیم ہیں
قرآن رحمت ہے ...... محمد ﷺ رحیم ہیں
قرآن کرامت ہے ...... محمد ﷺ کریم ہیں
قرآن صدق ہے ...... محمد ﷺ صداقت ہیں
قرآن عدل ہے ...... محمد ﷺ عدالت ہیں
قرآن شریف ہے ...... محمد ﷺ شرافت ہیں
قرآن دین ہے ...... محمد ﷺ دیانت ہیں
قرآن عظیم ہے ...... محمد ﷺ عظمت ہیں
قرآن لائق ہے ...... محمد ﷺ لیاقت ہیں

......ہاں ہاں......

قرآن کلام اللہ ہے ...... محمد ﷺ حبیب اللہ ہیں

اور

جس محبوب کی شان ...... وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ہے
جسکی شخصیت ...... مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَاغَوٰى ہے
جسکی زبان ...... وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ہے
جسکا کلام ...... اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى ہے
جسکی تعلیم ...... عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ہے
جسکا ارادہ ...... ذُوْمِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ہے

جسکی اُڑان ...... وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ہے
جسکی منزل ...... دَنٰی فَتَدَلّٰی ہے
جسکا مقام ...... قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ہے
جسکا راز ...... اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ہے
جسکے دل کی دھڑکن ...... مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ہے
جسکی بصارت ...... وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَةً اُخْرٰی ہے
جسکی پہلی منزل ...... عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَھٰی ہے
جسکی سیرگاہ ...... عِنْدَھَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ہے
جسکے حسن کی رعنائیاں ...... اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ہے

وہ ذات حبیب خدا...... وہی ہمارا مصطفیٰ ﷺ ہے اور مزید یوں کہنا چاہوں گا...... کہ!

تجھ کو حسن کمال کہتا ہوں ...... ابروؤں کو ہلال کہتا ہوں
چہرہ والضحیٰ کو میں صائم ...... حق کا پہلا خیال کہتا ہوں

سامعین گرامی قدر!

حاضرین محفل بارگاہ سرور کونین ﷺ میں مدحت کے پھول نچھاور کرنے کے لئے ملک پاکستان کے نامور نعت خواں، واجب الاحترام واقف رموز فن نعت، شاگرد رشید سید منظور الکونین، سوز و گداز سے بھیگی آواز...... جناب حافظ محمد ادریس صاحب کامونکے...... تشریف لاتے ہیں اور اپنی خوبصورت آواز سے ہمیں مدینہ کے ریگستانوں کی سیر کرواتے ہیں

آپ تمام حضرات بھرپور ذوق کا مظاہرہ فرمائیے اور استقبال کیجئے گا
نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر مصطفےٰ ﷺ

محترم سامعین!

قسمت کا دھنی وہ شخص ہے جو آقا کریم ﷺ کا غلام ہے..... مقدر کا سکندر وہ ہے جو غلام مصطفیٰ ﷺ ہے

محبت والفت کی تصویر ...... غلام مصطفیٰ ﷺ ہے

جو دو سخا کا پیکر ...... غلام مصطفیٰ ﷺ ہے

اخلاق واخلاص کا عکس ...... غلام مصطفیٰ ﷺ ہے

کرامات کا مظہر ...... غلام مصطفیٰ ﷺ ہے

نایاب گوہر ...... غلام مصطفیٰ ﷺ ہے

صاحب اثر ...... غلام مصطفیٰ ﷺ ہے

زمانے میں معتبر ...... غلام مصطفیٰ ﷺ ہے

پھر غلام مصطفیٰ ﷺ کو یہ سند ملتی ہے..... کہ!

زمیں میلی نہیں ہوتی ذمن میلا نہیں ہوتا
محمد ﷺ کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا

دیکھیں، اس کائنات میں ہر کوئی کسی نہ کسی کا غلام ضرور ہے..... کوئی حسن کا غلام...... کوئی امیر کا غلام..... کوئی دولت کا غلام..... کوئی جائیداد کا غلام..... کوئی عزت کا غلام ..... کوئی شہرت کا غلام..... کوئی برادری اور ذات کا غلام..... ان سب کی غلامی اپنی اپنی جگہ مگر قابل احترام، قابل عزت، قابل قدر، قابل رشک قابل فخر وہ غلام ہے..... جو!

محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام ہے

کیونکہ!

تیرے شہر اندر نیلامی قبول اے ...... سانوں اے درد دوامی قبول اے
اساں تختاں تے تاجاں نوں کیہ کرنا ناصر ...... سانوں نبی دی غلامی قبول اے

معزز حاضرین محفل!

اب بلا تاخیر حضور تاجدار انبیاء ﷺ کے دربار اقدس میں نعت کا گلدستہ پیش کرنے کیلئے، سوز و گداز سے بھری آواز، خوبصورت انداز کے مالک ثناء خوان، حسن سیرت اور حسن صورت کے زیور سے آراستہ محترم جناب صابر سردار صاحب فیصل آباد کی سرزمین سے تعلق رکھنے والے ریڈیو، ٹیلی ویژن سے ایک جانی پہچانی آواز کے مالک ثناء خوان......اور الحمد اللہ جہاں یہ نعت خوانوں کے استاذ ہیں وہاں ایک نہایت حسین نعت گو شاعر بھی ہیں، نعروں کی گونج میں استقبال کیجئے گا

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر مصطفیٰ ﷺ

سبحان اللہ، صابر سردار صاحب اپنا لکھا ہوا کلام پیش فرما رہے تھے...... میں اس ذوق کی ترجمانی ان الفاظ میں کرنا چاہوں گا......کہ!

مدنی دے گیت آپاں گاندے رہواں گے
نبی دیاں محفلاں سجاندے رہواں گے
کوئی بھانویں روکے سانوں ٹل لاکے
آقا دا میلاد مناندے رہواں گے
مر جایئے بھانویں ساڈا کج نہ رہوے
یا رسول ﷺ اللہ دے نعرے لاندے رہواں گے
آقا دے دربار چوں آواز آوندی اے
کھاندے رہو اسی ورتاندے رہواں گے
فاروقی ایس گھروچ تھوڑ کوئی نئیں
سیداں دا لنگر اسی کھاندے رہواں گے

محترم سامعین!

انتظار کے لمحات ختم ہوئے......اب ہمارے اسٹیج کی زینت بننے والے، محبت وخلوص کے پیکر، مہر ووفا کے نشاں استاذ الشعراء، مسلک حسان کے ترجمان، مقبول خاص وعام......الحاج محمد حنیف نازش قادری صاحب تشریف لاتے ہیں جن کا کلام ملک پاکستان کے نامور ثناء خوان پڑھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں......جن کا اٹھنا، بیٹھنا نعت گوئی کیلئے وقف ہے......اور جن کے پنجابی نعتیہ مجموعہ کلام "حدوں ودہ درود نبی ﷺ تے" کو صدارتی ایوارڈ اور کئی اعلیٰ ایوارڈ مل چکے ہیں اور قبلہ حاجی صاحب فرماتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں......کہ!

ہم کہاں عزت کے قابل تھے مگر بستی کے لوگ
نعت کے صدقے ہماری آبرو کرتے رہے

اور کبھی آقا کریم ﷺ کے حضور اپنی نیاز مندی کی کا اظہار یوں کرتے ہیں......کہ!

بچپن ہی سے سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا ہوں
میں شاہِ مدینہ کے گداؤں کا گدا ہوں
نازاں ہیں میرے بخت پہ شاہانِ زمانہ
کاسہ لیے دہلیز پیمبر پہ کھڑا ہوں
ہے ناز مجھے نسبت حسان پہ نازش
وہ نعت کا سورج ہیں میں چھوٹا سا دیا ہوں

تمام احباب محبت وعقیدت بھرے انداز سے استقبال فرما کے اپنی چاہتوں کا اظہار فرمایئے......تشریف لاتے ہیں......الحاج محمد حنیف نازش صاحب

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری

یہ سب سرکار مدینہ ﷺ کی پاکیزہ اور بابرکت محفل کی برکات ہیں......کہ ہم جیسے نکموں کی زباں پہ محبوب ﷺ کا ذکر خیر ہے......ورنہ

ہم جیسے نکموں کو گلے کون لگاتا
سرکار اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے

سبحان اللہ کی دلنشیں اور وجد آفریں داد کے ساتھ آپ نے قبلہ حاجی صاحب سے عربی سرکار ﷺ کی نعت سماعت فرمائی

کنی سوہنی اکھ سوہنے دی
وکھ نبیاں چوں دکھ سوہنے دی
دل وچہ چانن ہو جاوے گا
صورت سامنے رکھ سوہنے دی
جنے جانیا اپنے ورگا
خبر نئیں اوہنوں ککھ سوہنے دی
اَن چھنا آٹا موٹی روٹی
کدی خوراک تے چکھ سوہنے دی
ناز شں حق ادائیں ہندا
نعت لکھے کوئی لکھ سوہنے دی

اب ہماری اس عظیم الشان محفل نعت کے انتہائی خوش آواز ثناء خوان، وطن عزیز کے گوشے گوشے اور کونے کونے میں نعت کے چراغ کو روشن کرنے والے، محبت مصطفیٰ کے سفیر، نکھری اور مہکی شخصیت کے مالک جو الحمد اللہ نعت خواں ہونے کے ساتھ حافظ قرآن بھی ہیں...... علم وحکمت کے گھرانے کے چراغ...... میری مراد عظیم قاری قرآن، حافظ قرآن، نامور نعت خوان صاحبزادہ قاری محمد اختر حبیب سیالوی صاحب ہیں...... تو تشریف لاتے ہیں...... اور اپنی سندر آواز اور اچھوتے انداز سے مدحت کے پھول نچھاور کرتے ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری

محترم سامعین!

قاری صاحب کی نعت کے دوران ہمارے دلوں کی دھڑکن دنیائے سنیت کے پیشوا، عالم اسلام کی متفقہ شخصیت شیخ المشائخ، بدر العلماء، پیر طریقت، رہبر شریعت رونق عیدگاہ شریف، حضور قبلہ عالم پیر نقیب الرحمٰن صاحب حفظ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین آستانہ عالیہ عیدگاہ شریف تشریف لائے ...... میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے گوناگوں مصروفیت سے اپنا قیمتی وقت نکال کر ہمیں عزت بخشی

...... حضرات محترم...... قبلہ قاری صاحب بڑے حسین انداز سے نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ محبت پیش فرما رہے تھے...... حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا ذکر خیر ہوا...... مولائے کائنات حضرت علیؓ کی بارگاہ ولایت میں حاضری لگوائی

حضرات محترم

میرا بھی دل چاہ رہا ہے کہ میں اپنے پیرومرشد کی موجودگی میں حلیمہ سعدیہؓ کی بارگاہ میں حاضری لگواؤں ...... جب حضرت حلیمہ سعدیہ...... سرکار ﷺ کو لے کر اپنے گھر پہنچیں...... تو حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا گھر نور' علی نور ہو گیا

اکھیاں ماذاغ البصر والیل سوہنے وال
لکدا پھر دا چن آسمانی دیکھ کے حسن دجمال
دس نی حلیمہ سعدیہ کتھوں لے آئی ایں تو لال
حلیمہ سعدیہ فرماندیاں میں
تساں چاپایا نہ کہ یتیم جو
پر اے رب دی تقسیم جو
تساں بھوت سوار جاگیراں دے
تساں لئے بال امیراں دے
مینوں مل گیا رب دا جانی
میں سچ مچ ہو گئی رانی
محشر تک کوئی دائی نہ رل سی میرے بختاں نال

پھر فرماتی ہیں......کہ!

اہدے ہونٹ ہلن قرآن بنے
اے بولے تاں فرمان بنے
الم نشرح لك صدرك
ورفعنا لك ذكرك
کون اہدی تعریف کرے
جہیدا عاشق ذوالجلال

پھر فرماتی ہیں......کہ!

پیا یوسف وی ناز کرے
ایدے سامنے عجزونیاز کرے
اونوں صرف زلیخا چاہیا اے
اینوں رب محبوب بنایا اے
مینوں ڈرنے دی کی لوڑ اے
میرا چیلنج وی کوئی توڑ اے
لکھ یوسف بنے ہور ہوون
نہیں ایدے نال مجال

سامعین حضرات!

آقا کریم ﷺ کے کمال، اوصاف، مناقب، نعت صفات ساری کائنات بھی مل کر قیامت کی صبح تک بیان کرتی رہے......کائنات ختم ہوسکتی ہے......مگر!

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
لیکن تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

یا پھر یٰسین اجمل کی زبان میں یوں کہہ لیں...... کہ!

مظہر اللہ دے نور دا نبی میرا سوہنا آپ سرکار توں ودھ کوئی نئیں
قسم ربدی میرے حضور ورگی کسے نبی دی آل تے جد کوئی نئیں
جیہڑا اوس بے عیب چوں عیب لبھے اوہدے نال دا ہور مرتد کوئی نئیں
ہر شے دی ہندی اے حد اجمل پر کملی والے دی شان دی حد کوئی نئیں

محترم سامعین!

آج کی اس علمی ،فکری، روحانی ، ایمانی، محفل میں آپ تمام سامعین ذکر رسول کریم ﷺ سنیں...... مگر کیسے سنیں؟

محبت سے دلوں کو کشکول بنا کر...... **لَا تَقْنَطُوْا** کی دلنواز صداؤں کو حرز جاں بنا کر ...... **رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ** کا حسین لبادہ اوڑھ کر...... **نَحْنُ اَوْلِيَاءُكُمْ** کی سند ہاتھ میں لیکر...... **اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ** کی بشارت لیکر...... **كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ** کی سنگت اختیار کر کے...... **صِبْغَةَ اللّٰهِ** کی رنگت خود پہ چڑھا کر...... **وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا** کی رفاقت کا تمغہ حسین سینے پر سجا کر...... **نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ** کی پر کیف تسلی کو ذریعہ قرار بنا کر...... **فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ** کے فرمان بے مثال کو بیت محبت کے دروازے پر سجا کر...... **اَلَّا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ** کے حکم خداوندی سے خود کو اس قابل بنا کر...... **فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ** کا پروانہ حاصل کر کے...... اور...... **وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ** کا مقام باکمال حاصل کرنے کی بے مثال، خوبصورت، حسیں، صاف وشفاف، نیت لیکر......

سید دوجہاں، رحمت کل جہاں، امام مرسلاں، فخر مرسلاں، محمد مصطفی ﷺ کی نعت پاک سنیں!

تو پھر...... قیامت میں عاشقان ، غلامان، خدامان رسول ﷺ کے انداز نرالے ہونگے...... پھر بعد مرنے کے قبر میں بھی اجالے ہونگے...... روز محشر بھی پھر اللہ عزوجل کی نگاہ رحمت نصیب ہوگی......اور آج جن کے ذکر پاک کی بے مثال محفل میں بیٹھ کر ذکر رسول ﷺ کو سنا ہوگا...... قیامت کو ان کی شفاعت نصیب ہوگی......اور شفاعت مصطفیٰ ﷺ کی طفیل ہی جنتوں میں سے اعلیٰ مقام یعنی کہ جنت الفردوس نصیب ہوگی

تو اب وقت ہوا چاہتا ہے آپ حضرات کے ذوق سماعت کو مزید گرمانے یعنی شہر محبت کی طرف مزید بڑھانے کا تو اس محفل میں مزید ذوق بڑھانے کیلئے حضور ﷺ کے سب نام لیواؤں...... سب غلاموں...... سب دیوانوں کو نعت نبی ﷺ سنانے کیلئے تشریف ہیں...... حافظ محمد حسین کسوال صاحب

تو میں انتہائی خلوص کو عقیدت و محبت کے گلدستے کی شکل میں پیش کرتے ہوئے، محترم جناب حافظ محمد حسین کسوال صاحب مدظلہ سے گزارش کروں گا کہ وہ تشریف لاکر...... محبت کا اپنا جدا رنگ جما کر الفاظ کو التجا بنا کر، ہم سب سننے والوں کو محبت سے نعت سرور کونین ﷺ سنائیں...... تو تشریف لاتے ہیں

محترم حافظ محمد حسین کسوال صاحب

حضرات گرامی قدر!

رنج والم کے دور میں دل شاد کریں گے
ویران جہاں کو آباد کریں گے
اپنا تو عقیدہ ہے کریمی قبر میں بھی
ہم سرور کونین ﷺ کا میلاد کریں گے

اور!

شان تیری کیا کہوں، یا محمد مصطفیٰ ﷺ
صاحب لولاک تو، قرآن تیری ثناء ہے

کیونکہ!

اگر قرآن کی پہلی سورت کی پہلی آیت مبارکہ کے پہلے حروف پر غور کریں تو قرآن کے بے عیب اور لاریب انداز میں حضور ﷺ کی ثنا خوانی کرنے کا پتہ چلتا ہے...... کہ!

قرآن کا آغاز (الف) سے ہے اور قرآن جس کریم محبوب ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہو رہا ہے...... اس پاک محمد ﷺ کی ذات میں الفت ہے

الحمد میں دوسرا حرف ل ہے (لام) سے لطافت مراد ہے...... قرآن کی آیات میں لطافت ہے اور محمد ﷺ کی ذات میں لطافت ہے...... الحمد کا تیسرا حرف ح ہے (ح) سے حمد، حمایت، حکمت اور حقیقت وجود میں آتی ہے...... اگر قرآن میں حمد ہے تو محمد ﷺ حامد بھی ہیں اور محمود بھی ہیں اور اگر قرآن کی آیات میں حمایت ہے تو محمد کی ذات میں حمایت ہے...... اور الحمد کا چوتھا حرف (میم) ہے میم سے محبت، مودت، اور مفاہمت بنتی ہے...... قرآن کی ہر آیت میں محبت بھی ہے...... مفاہمت بھی ہے......

اور محمد ﷺ کی طبیعت میں محبت بھی ہے...... صورت بھی ہے اور مفاہمت بھی ہے

الحمد کا پانچواں حرف "د" ہے "د" سے دلالت بنتی ہے قرآن کی آیات میں دلالت ہے تو محمد ﷺ کی ذات اللہ عزوجل کی دلیل ہے یعنی اگر سورہ فاتحہ کے پہلے لفظ کو ہی جس زاویے سے بھی دیکھیں تو ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ یہ ظاہر فرما رہا ہے...... کہ!

قرآن کی ہر ہر آیت میں نور ہے
اور محمد ﷺ کی ہر ہر صفت میں نور ہے

اور!

وہ کمال حسن حضور ﷺ ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

کون محمد ﷺ ؟

جن کی مبارک زندگی	......	لَعَمْرُكَ ہے
جن کا مبارک ہاتھ	......	يَدُاللّٰه ہے
جن کی ہر بات	......	كَلَامُ اللّٰه ہے
جن کی مبارک ذات	......	رَسُوْلُ اللّٰه ہے
جن کی زلف کا خم	......	حٰمٓ ہے
جن کی دستار	......	يٰسٓ ہے
جن کی طبیعت	......	رَحِيْم ہے
جن کا تناول	......	وَالتِّيْن ہے
جن کا تیل	......	وَالزَّيْتُوْن ہے
جن کا محلہ	......	بِهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْن ہے
جن کا کمبل	......	يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّل ہے
جن کی چادر	......	يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرْ ہے
جن کا سادہ لباس	......	ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ہے
جن کا چال چلن	......	وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ہے
جن کی عطا	......	وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ہے

کون محمد ﷺ؟

جو تیزی سے قرآن پڑھیں اور زبان مبارک پر گراں گزرے تو خالق کائنات کا پیغام آئے...... کہ!

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

اے حبیب ﷺ! آپ کا تیزی سے زبان مبارک ہلانا آپ پر گراں گزرتا ہے تکلیف ہوتی ہے میرے پیارے محبوب ﷺ مجھے یہ بات گوارا نہیں

اِنَّا عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ

اس کا پڑھانا بھی ہمارے ذمہ ہے اور اس کا سمانا بھی ہمارے ذمہ ہے ایسا پڑھاؤں گا ایسا سکھاؤں گا...... ایسا سجاؤں گا...... کہ!

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى

کہ تم قیامت تک بھی نہیں بھولو گے

ارے سوچو تو کون محمد ﷺ؟

جو میدان تبوک میں اپنے اللہ کی عزت کی خاطر لڑ رہے ہوں چھ لاکھ کافروں کا لشکر جرار مقابلے میں ہو اور ادھر مسلمان تھوڑے ہوں تو اللہ عزوجل آسمان کے فرشتوں میں اعلان کر دیتا ہے اے فرشتو، وردیاں پہنو...... فرشتے عرض کرتے ہیں مولا ہمارا کام تو تسبیح کرنا ہے آواز آتی ہے خبردار! تسبیح چھوڑ دو...... آج میرے محبوب ﷺ کی عزت کا مسئلہ ہے آج میرے محبوب کے سپاہی بن کے نیچے تبوک میں پہنچو...... تم جلدی چلو...... اِنِّیْ مَعَکُمْ میں بھی تمہارے ساتھ ہوں...... ذرا سوچو تو...... کون محمد ﷺ؟

اگر مکے میں رہیں تو قرآن مکی ہو

اور

اگر مدینے میں رہیں تو قرآن مدنی ہے

جن کا سونا قرآن، جاگنا قرآن، اُٹھنا قرآن، بیٹھنا قرآن، قیام قرآن، رکوع قرآن، سجود قرآن، ذکر قرآن، فکر قرآن، نظر قرآن، آپ ﷺ کے تمام ایام زندگی قرآن ہر ہر انداز زندگی قرآن...... کون محمد ﷺ؟

جن کے نام کی تسبیح کرو، تو دل کو سرور ملتا ہے...... آنکھ کو نور ملتا ہے...... قلب کو حضور ملتا ہے...... اور درود کی تسبیح کرنے والے کو خدا بھی ضرور ملتا ہے...... کیونکہ!

یا محمد ، یا محمد میں کہتا رہا
نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں
پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی

کون محمد ﷺ؟

عدالت ...... ان کا نظام ہے
نصرت ...... ان کا کام ہے
محبت ...... ان کا پیغام ہے
محمودیت ...... ان کا مقام ہے

کون محمد ﷺ؟

دو جہانوں پہ جن کی سلطانی ہے
ان کی مدح سراء ہر آیت قرآنی ہے

اور!

عبادت	ان	کا	طریقہ	ہے	مطہر	ان	کا	دین	ہے
شریعت	ان	کا	عمل	ہے	طریقت	ان	کا	حسن	ہے
معرفت	ان	کی	پرواز	ہے	قدرت	کو ان	پر	ناز	ہے
علم	ان	کا	ہتھیار	ہے	عمل	ان	کا	کردار	ہے
اخلاص	ان	کا	ایثار	ہے	خدمت	ان	کا	پیار	ہے
قرآن	ان	کا	شعار	ہے	تقویٰ	ان	کا	لباس	ہے
میانہ روی	ان	کی	چال	ہے	توکل	ان	کی	ڈھال	ہے
خدا کی مشیت	ان	کا	حال	ہے	عرفان	ان	کا	ماحول	ہے
قرآن	ان	کا	قول	ہے	احسن	ان	کا	ہر فعل	ہے

ہاں تو قرآن کی بات آگئی......قرآن کیا ہے؟ قرآن عطا ہے......قرآن جو دوسخا ہے......قرآن مہر و وفا ہے......قرآن نسخہ صدق و صفا ہے......قرآن حامی شرم وحیا ہے......قرآن لا دواؤں کی دوا ہے

ارے قرآن کی آیات میں عطا ہے
تو محمد مصطفیٰ ﷺ کے تلووں کی خاک میں شفا ہے

جن کی صورت قرآن......جن کی سیرت قرآن......ان کے بارے کیوں نہ کہا جائے ......کہ!

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جان جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے ربدی میں شان آکھاں
جس شان تو شانان سب بنیاں

سامعین محفل!

اب آقائے نامدار، مدنی تاجدار ﷺ کی بارگاہ میں الفت ومحبت کا نذرانہ پیش فرمانے کیلئے جس ثناء خوان کو آپ حضرات کے سامنے بلانے والا ہوں وہ کسی طرح سے بھی کسی بھی تعارف کے محتاج نہیں، بلکہ مجھے کہنے دیجئے کہ نعت ہی ان کا تعارف اور پہچان ہے...... بڑی مسحور کن آواز کے مالک ثناء خوان ...... دلنشین انداز رکھنے والے استاذ نعت خوان...... اخلاق واخلاص کی خوبیوں سے مالا مال...... صوبائی اور قومی سطح پر بے شمار ایوارڈ حاصل کرنے والی شخصیت...... آسمان نعت کا چمکتا ہوا، روشنی بانٹتا ہوا، دلوں کو اپنی آواز سے مسخر کرنے والا، روشن ستارہ، میری مراد استاذ الشعراء، نازش مسلک حسان، طوطی پاکستان، سرزمین گوجرانوالہ کی رونق، ان کی شخصیت ایک انجمن کی حیثیت رکھتی ہے تو نعروں کی گونج میں تشریف لاتے ہیں

پروفیسر سہیل کلیم فاروقی صاحب

نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

محترم سامعین!

ابھی آپ حضرات جناب فاروقی صاحب سے ان کی دردبھری آواز اور با اثر انداز میں نعت سرور کونین ﷺ سماعت فرما رہے تھے..... سبحان اللہ، ماشاء اللہ، ہمارے محترم ثنا خوان بڑے ہی احسن اور نکھرے ہوئے درد بھرے انداز میں نبیوں کے سلطان ﷺ کے دربارِ بے مثال میں عقیدت کے پھول نچھاور فرما رہے تھے ......کہ!

میں بے اوقات ہوں آقا | میں بے ذر نکما ہوں
میں کیسے آپ کی تعریف میں | اپنی زباں کھولوں
مجھے ڈر ہے سرکار ﷺ | کہیں بے ادبی نہ ہو جائے
کہیں سیلاب گستاخی کا | مجھکو نہ ڈبو جائے
مجھے تو بات کرنے کا | سلیقہ بھی نہیں آتا
سخن کے طور کیسے ہیں | سمجھنا بھی نہیں آتا
میں اپنی بے بسی کی داستان | کیسے کہوں آقا ﷺ
میں مدحت کی حسین کلیاں | نذر کیسے کروں آقا ﷺ
جو لائق ہوں تیری | شان معظم کے مطابق ہوں
تجھے جانیں تجھے سمجھیں | تیری عظمت کو پہچانیں
مقدس ہوں معطر ہوں | منور ہوں، مبارک ہوں
مگر لفظوں کو جب میں نے | عقیدت کے ترازو میں
کہیں جب تولنا چاہا | حقیقت کے ترازو میں
حقارت کے گھروندے میں | وہ فاروقی نظر آئے
تیری توصیف کے آگے | وہ بے بس ہی نظر آئے

اور یہ حقیقت ہے...... کہ!

قرآن سارا نعت اے | اک اک سپارہ نعت اے
سیراب روحاں نوں کرے | رحمت دا ھارا نعت اے
غیراں دا میں محتاج نہیں | میرا سہارا نعت اے
ہر دم خدا بھیجے درود | ایہہ وی تے یارا نعت اے

قابل قدر سامعین وسامعات!

اب اس محفل پاک کے اگلے نعت خوان، معزز مہمان، بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت خوان جناب قاری محمد وقار رضا نقشبندی صاحب سے ملتمس ہوں کہ وہ آئیں اور اپنی خوبصورت آواز میں نعت سرور کونین ﷺ سنائیں......اور آپ حضرات بلند آواز سے۔دیوانوں والے انداز سے ایک محبت کا ترجمان نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

محترم سامعین!

ماشاءاللہ......ابھی قبلہ قاری صاحب نے محفل کا بام عروج پہ پہنچا دیا جب قاری صاحب آلِ رسول ﷺ کی بارگاہ تطہیر میں نذرانہ عقیدت پیش فرما رہے تھے تو مجھے بھی ایک محبت بھرا کلام محترم فاروقی کا یاد آیا......فرماتے ہیں......کہ!

میں گدائے کوچہ پنجتن میں فقیر کوئے رسول ﷺ ہوں
میں علی کے گھر کا غلام ہوں میں غبارِ شہر بتولؓ ہوں
ہے یہی غرور حیات کا یہی فخر ہے میری ذات کا
میں نجف کے دیس کی خاک ہوں میں علیؓ کے پاؤں کی دھول ہوں
مجھے مت ڈراؤ عذاب سے میرا واسطہ ہے جناب سے
میں اگر نبی ﷺ کی نظر میں ہوں تو خدا کے ہاں بھی قبول ہوں
میری زندگی بھی عجیب ہے غم ہجر میرا نصیب ہے
میں خوشی سے دور ہوں سرورا لے خبر میری میں ملول ہوں
اے سہیل مجھ کو بتا ذرا مجھے مہ جبینوں سے کام کیا
میں تو وقفِ عشق حضور ﷺ ہوں میں اسیر زلف رسول ہوں

قابلِ قدر سامعین!

آج کی اس بارونق اور باوقار عظیم الشان محفل نعت کے اگلے ثناء خوان اور ثناء گو، چمنستان نعت کا مہکتا ہوا گلاب ...... سفیر عشق رسول ثنا خوان رسول، محترم جناب حافظ نوید مقبول شاکر صاحب موڑ ایمن آباد سے تشریف لاتے ہیں ......اور دلوں کو کیف و سرور دینے والی آواز میں غلامان مصطفیٰ ﷺ، کو اپنے لکھے ہوئے نعتیہ کلام سے محظوظ فرماتے ہیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری

ابھی آپ حضرات نے دادِ محبت دیتے ہوئے محترم جناب حافظ نوید مقبول شاکر صاحب سے ان کی سوز و گداز رکھنے والی آواز میں نعت نبی ﷺ سنی واہ...... کیا سماں تھا...... محترم حافظ صاحب بہترین انداز اور دلنشین آواز میں آقا ﷺ کے غلاموں کو نعت نبی ﷺ سنا کر...... آج اس محفل کو رشک جناں بنا رہے تھے یعنی...... کہ!

اکھیاں دل جگائی رکھ اکھ توں نیند اُڑائی رکھ
دنیا اج پرائی رکھ اپنا آپ بچائی رکھ
آئی گل نوں جائی رکھ لوکاں نال نبھائی رکھ
بیڑا پار لگائی رکھ ولیاں نال بنائی رکھ
شاکر جے چاہنا ایں دید نبی دی لب تے نعت سجائی رکھ

بڑی محبت سے محترم حافظ نوید مقبول شاکر صاحب کا کلام سماعت فرمائیں...... کہ!

دل وچہ سوہنے دا پیار ہوناں چاہی دا
اکھیاں چہ سوہنے دا مزار ہوناں چاہی دا
رب دے حبیب دی جے دید چاہنا ایں شاکرا
لباں تے درود بے شمار ہوناں چاہی دا

اور!

اُن کا حسن و جمال کیا کہنا
جلوہ ء بے مثال کیا کہنا
اوج بخشا ہے عشق والوں کو
اوج عشق بلال کیا کہنا
زائران حرم نہیں بھولے
دن مہینہ وہ سال کیا کہنا
ان کے جیسا یہاں وہاں کب ہے
رحمت ذوالجلال کیا کہنا
ان کے ناخن کی اک جھلک پہ میں
لاکھ واروں ہلال کیا کہنا
خود لکھاتے ہیں نعت وہ اپنی
اُن کا شاکر کمال کیا کہنا

سامعین گرامی قدر......توجہ فرمائیں!

جی کردا اے دربار نوں ویکھاں
روضے دے انوار نوں ویکھاں
رب آکھے جبریل بلا توں
اج اپنے شہکار نوں ویکھاں
ڈنگ جھلے صدیق نے جتھے
برکتاں والی غار نوں ویکھاں
کی کی صفت نبی ﷺ دی دساں
مکھ ویکھاں کردار نوں ویکھاں
خوشبو مہکے شہر مدینے
گل ویکھاں گلزار نوں ویکھاں
گور دے وچ چانن ہووے گا
جے میں شاکر سرکار ﷺ نوں ویکھاں

سامعین ذی وقار!

انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں......اب ملک پاکستان کے نامور ثنا خوان، جن کا نام ہی کامیاب محفل نعت کی ضمانت ہے......بابا فرید کے فیض کا حسین عکس، مہکتی اور نکھری شخصیت کے مالک ثنا خوان......لاکھوں دلوں پر ثنائے حبیب لبیب ﷺ کے حوالے سے راج کرنے والے ثناء خوان، میری مراد! محترم جناب حافظ محمد حنیف بگا صاحب ہیں......تو میں بلا تاخیر گزارش کرتا ہوں محترم حافظ صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور حضور ﷺ کے غلاموں کو نعت نبی ﷺ سنائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

محترم سامعین!

ہماری محفل اپنے اختتام کی طرف رواں دواں ہے، اور جس مقام پر ہمارا ذوق اور وجدان پہنچ چکا ہے...... یقیناً حُوران بہشت......اور غلمان جنت بھی ہمارے بخت پر ناز کر رہے ہوں گے......الحمدللہ یہ سب نعت کا فیضان ہے......کہ!

جاگ پئے لیکھ میرے ثناء کر دیاں
مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ کر دیاں
اللہ خود کہندا سوہنے دا دے واسطہ
جو توں منگیں ، میں تینوں عطا کر دیاں
جنتاں آن کے چمدیاں نیں قدم
مصطفیٰ ﷺ دے نگر دی دُعا کر دیاں
بنے دیکھے گدا بادشاہ نیں کئی
آقا تیرے شہروچ صدا کردیاں

پچھو زینب نوں دل تے گزر دی اے کی
خود بھراواں نوں خود توں جدا کر دیاں
دس محرم دا دن سی خدا بولیا
کیوں ناں اج میں قیامت بپا کر دیاں
بال بچڑے کہانا دی پے جاندے نیں
یار ناں کیتے وعدے وفا کر دیاں
اکو فاروقی زہراؑ دا گھر ہے جہدی
اساں رب نوں تکیا اے ثناء کر دیاں

معزز حاضرین محفل!

الحمد للہ قبولیت کی گھڑیاں آن پہنچی ہیں...... ہر چہرہ نور محفل سے دمک رہا ہے...... رحمت خداوندی کا بحر اپنی روانی پر ہے...... محفل پاک سج دھج گئی ہے...... اور ہماری محفل کی اسٹیج پر معززین شہر، علمائے اسلام رونق افروز ہیں...... امیر اور غریب کی تعریف کے بغیر تمام سرکار ﷺ کے غلام خطاب سننے کیلئے بے چین ہیں میں آپ کے اور علامہ صفدر رضا نوری صاحب کے درمیان زیادہ دیر حائل نہیں ہونا چاہتا...... بلا تاخیر دعوتِ خطاب کیلئے ملتمس ہوں، میرے مسلک کے نامور خطیب، محافل نعت کی رونق، ہر دلعزیز شخصیت، ترجمان عقائد اہلسنت، مقرر دلپذیر، واعظ خوش الحان، علم و عمل کے پیکر، سوز و گداز بھری آواز کی مالک شخصیت، عاشق مدینہ، محترم و مکرم حضرت علامہ قاری الحافظ محمد صفدر رضا نوری صاحب (خطیب اعظم کاموکی)، تشریف لائیں اور اپنے منفرد اور اچھوتے حسین اندازِ بیاں سے محفل کو تصور ہی تصور میں حضور نبی کریم ﷺ کے قدموں میں لے جائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری

حضرات گرامی قدر!

بخشش دا سامان مدینے ...... ونڈ دا خود رحمان مدینے
ہووے دل دی سدر پوری ...... جا کے پڑھاں قرآن مدینے
اکو عرض اے میری مولا ...... نکلے میری جان مدینے
جے توں چاہناں ایں بخشش بندیا ...... جا کے تنبو تان مدینے
بانہوں پھڑ لے جانا عارف ...... تینوں نقیب الرحمٰن مدینے

کیونکہ!

جب مدینے کی بات ہوتی ہے
رقص میں کائنات ہوتی ہے
آپ کے صدقے سے دن نکلتا ہے
آپ کے صدقے سے رات ہوتی ہے

اور!

کیف و سرور ہے مدینے میں
غم بہت دور ہے مدینے میں
بے طلب جھولیاں بھری جائیں
ہاں یہ دستور ہے مدینے میں
کبر کو چھوڑ کر چلو نازش
عجز منظور ہے مدینے میں

محترم حضرات!

آخر میں تمام احباب کا نہایت مشکور ہوں جنہوں نے اس محفل میں شرکت فرما کر...... ہماری عزت افزائی کی اللہ عزوجل آپ تمام حضرات کو دو جہاں کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے......آمین

بسم اللہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قَالَ اللّٰہُ تعالٰی فی شان حبیبہ ﷺ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ

صدق اللہ العظیم

الصّلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

وعلٰی آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

ارباب علم ودانش:

آج کی روحانی، وجدانی ایمانی محفل ذکر مصطفیٰ کریم ﷺ کی محفل ہے اللہ پاک ذکر رسول کی برکت سے ہم سب کے حال پر اپنا خاص فضل وکرم فرمائے۔

حمد باری تعالیٰ سے اپنی نقابت کا آغاز کرتا ہوں جو بات سمجھ میں آجائے تو سبحان اللہ کا طالب رہونگا...... ایک بار محبت بھرے انداز میں کہہ دیجئے سبحان اللہ

لائق حمد ہے تیری ذات کہ محمود ہے تو
لائق سجدہ ہے تیری ذات کہ مسجود ہے تو
انکساری میرا مقصود کہ بندہ ہوں میں
خودنمائی تیرا دستور کہ معبود ہے تو!

کیونکہ

اللہ کلا اے واحد معبود سب دا

ہر کوئی اللہ دا ذکر اذکار کر دا

رزق اونوں دی رازق رزاق دیوے

اوہدی عظمت دا جہیڑا انکار کردا

بندہ لکھ واری اونہوں رہے بُلدا

کرم رب سچا بار بار کردا

کردا نازل عذاب نہیں اساں اُتے

امت نبی ﷺ دی سمجھ کے پیار کردا

اور وہ کیوں پیار کرتا ہے.....توجہ سے سنیئے!

پہلیاں اُمتاں سی کردیاں گناہ جس دم

وگڑجاندا سی ہر بد کار دا منہ

ہر ایک بندہ اے گناہواں دے وچ رجیا

ہن کیوں نہیں وگڑدا سیاہ کار دا منہ

حافظؔ قسم رب دی ہن وی غرق جہان ہندا

بس یار، توں ماردا اے یار دا منہ!!

اور

وحدہٗ لا شریک اے رب ساڈا

پردہ پوش اے ننگ منگیاں دا

پتھر وچ دی پالدا اے کیڑیاں نوں
ٹوڑا ٹوڑ دا اے لولیاں لنگیاں دا
ہر کوئی چنگیاں نال اے پیار کردا
حامی کوئی نہیں گندیاں مندیاں دا
وارث اساں فقیراں دی کیویں گزر رہندی
جے کر رب ہندا صرف چنگیاں دا

اور

سن سجناں ایس جہان اندر!
رب کئی پیار پیار دا ای
نال قدرتاں خواہشاں اپنیاں دے
رنگا رنگ دیاں صورتاں دھار دا ای
اک علم اندر اک جہل اندر
اک زہد اندر بازی ہار دا ای
اک نال چپ چپتیاں چج پائے
اک نت سوال پکار دا ای
اک بے عقلاں بازی جت لیندا
اک عقل والا بازی ہار دا ای!
وارث شاہ مان نہ کرواریاں دا
رب بے وارث کر مار دا ای

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اربابِ علم ودانش!

تلاوت کلام لاریب کیلئے شہر لاہور کی بڑی خوبصورت آواز کو آپکی سماعتوں کی نظر کررہا ہوں ایسا قاریٔ قرآن کہ جب وہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو یوں لگتا ہے جیسے بارانِ رحمت کا نزول ہورہا ہو...... میری مراد زینت القراء جناب قاری محمد علی قادری صاحب ہیں آپ احباب ملکر ایک بلند آواز نعرے کا جواب دیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری...... نعرہ غوثیہ

جناب قاری محمد علی قادری

محترم سامعین ذی وقار!

ماشاء اللّٰہ ...... جزاکَ اللّٰہ ...... جناب قاری محمد علی قادری صاحب تلاوت قرآن سے ہمارے دلوں کو منور فرمارہے تھے...... اللہ پاک ہم سب کو قرآن پڑھنے اور اسکو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین

اربابِ علم دانش!

قرآن ایسی عظیم اور متبرک کتاب ہے کہ جس گھر میں قرآن کی تلاوت کی جائے اس گھر پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اگر ایک حافظ قرآن کسی بستی سے گزر جائے تو اللہ پاک اس بستی پر چالیس دنوں تک اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے...... اور توجہ سے سنئے!

اگر ایک حافظ قرآن کسی ایسے قبرستان سے گزرے جہاں عذاب الٰہی ہورہا ہو تو حافظ قرآن کے قبرستان سے گزرنے کی وجہ سے اللہ پاک چالیس دنوں تک اپنا عذاب اٹھالیتا ہے اور چالیس دنوں تک اللہ کی رحمتیں چھما چھم برستی رہتی ہیں...... اللہ پاک ہمیں قرآن پڑھنے اور اسکو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے...... آمین

احباب ذی وقار!

قرآن ایسی لازوال کتاب ہے جسکو پڑھنا ثواب ہے...... جس کو پڑھانا بھی ثواب ہے...... چھونا ثواب ہے...... چومنا ثواب ہے...... دیکھنا ثواب ہے...... سینے سے لگانا بھی ثواب ہے...... آنکھوں سے مس کرنا بھی ثواب ہے...... ہاں ہاں ایسی برکت والی کتاب ہے...... کہ!

پڑھنے والا ...... قاری بن جاتا ہے
سننے والا ...... سامع بن جاتا ہے
یاد کرنے والا ...... حافظ بن جاتا ہے
ترجمہ کرنے والا ...... مترجم بن جاتا ہے
تفسیر کرنے والا ...... مفسر بن جاتا ہے
سکھانے والا ...... معلم بن جاتا ہے
علم پھیلانے والا ...... مبلغ بن جاتا ہے
عمل کرنے والا ...... ولی بن جاتا ہے
اور ولیوں میں سے بھی کوئی تو ولی بن جاتا ہے
اور کوئی ولیوں کا امام غوث جلی بن جاتا ہے

تو احباب...... اس بات کی ترجمانی ایک اردو کا شاعر یوں کرتا ہے

سب سلاطین عالم اپنی جگہ ہیں
مدینے کا سلطان اپنی جگہ ہے
بدلتی رہیں آسمانی کتابیں
محمد کا قرآن اپنی جگہ ہے

اور

قرآن تیری نعت کا دیوان نظر آیا
تیری صورت و سیرت کا عنوان نظر آیا
مازاغ ہیں آنکھیں تو والشمس ہے رخ ناصر
قرآن کے چہرے پہ قرآن نظر آیا

اور

انکا کرم ہوا تو میری بات بن گئی
اشکوں کو جب زباں ملی تو نعت بن گئی
اللہ کی صفات ہیں قرآن کی آیات
سب کو ملا کے مصطفیٰ کی ذات بن گئی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

ارباب علم ودانش!

نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کیلئے ایک ایسی خوبصورت آواز کو آپکی سماعتوں کی نظر کررہا ہوں جس کے ہاتھوں میں گدائی رسول ﷺ کا کاسہ ہے کوثر و تسنیم میں ڈھلی ہوئی آواز...... میری مراد...... ہردلعزیز ثناء خوان

جناب محمد فیض قادری برادران ہیں

آیئے بلند آواز نعرے سے استقبال کرتے ہیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری......نعرہ غوثیہ

احباب ذی وقار!

ماشاء اللہ ...... جزاك اللہ فیض محمد قادری برادران سرکار ﷺ کی آمد کا ذکر کر رہے تھے...... سوہنا آیا تے سج گئے نیں گلیاں بازار! محبت سے کہہ دیجئے سبحان اللہ...... سینہ بھی روشن ہو جائیگا بلند آواز سے کہہ دیجئے...... سبحان اللہ

کرم تن کے سوہنا جے آیا نہ ہندا
تے غریباں دا دل مسکرایا نہ ہندا
تے سانوں گناہواں دی دھپ ساڑ دیندی
جے سر تے محمد ﷺ دا سایہ نہ ہندا

اور

فلک خوبصورت سجایا نہ ہندا
کسے شے دا وی ایتھے سایہ نہ ہندا
نہ ایہہ عرش کرسی تے نہ چن تارے
شب و روز دے نہ ایہہ ہندے نظارے
نہ جن و بشر تے نہ کوئی پرندہ
حیاتی مماتی نہ مویا نہ زندہ
نہ حوراں دے قصے نہ آدم نہ حوا
نہ یعقوبؑ یونسؑ نہ یوسفؑ زلیخا
نہ تختاں تے تاجاں دے سلطان ہندے
نہ محلاں دے والی نہ دربان ہندے
نہ ملدی کسے نوں کدی زندگانی

ہوا ایہہ نہ ہندی تے نہ ہندا پانی
نبی نہ ولی غوث ابدال ہندے
نہ ہندے مہینے نہ اے سال ہندے
ربیع الاول دا نہ ہندا مہینہ
کوئی جاندا نہ اوہ مکہ مدینہ
نہ میلاد ہندے نہ ایہہ نعت خوانی
ثناء خواں نہ ہندے نہ اے خوش بیانی
نہ عرشی نہ فرشی نہ خاکی نہ نوری
زمانے تے کجھ دی نہ ہندا ظہوری
کسی چیز دا ایتھے سایہ نہ ہندا
جے رب نے محمد ﷺ بنایانہ ہندا

اور

اوہدی یاد اسی اج منارئے آں
جہدے لئی کائنات سجائی گئی اے
رستہ ویکھدے رئے جہدا نبی سارے
او ذات تشریف لیائی ہوئی اے
ایس محفل نوں ایویں نہ سمجھ بیٹھیں
ٹولی نوریاں دی ایتھے آئی ہوئی اے
ناصر شاہ او محفلاں کری جاندے
ڈیوٹی آقا نے جہاں دی لائی ہوئی اے

اور

رب کہے گا حشر وچ کرو حاضر
میرے یار دی بزم سجان والے
نعتاں پڑھن والے نعتاں سنن والے
نعت خواں آون نعتاں لکھن والے
کتھے ہین حضور دا ناں سن کے
نعرے ذوق تے شوق نال لان والے
پیلاں جان گے ناصر جنت اوہو
جو حضور ﷺ دا میلاد منان والے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

اربابِ ذی وقار!

بارگاہ رسالتمآب ﷺ میں ہدیہ گزاری کیلئے ایک ایسی آواز کو آپکی سماعتوں کی نظر کر رہا ہوں جسکا سراپا سنت رسول ﷺ سے سجا ہے......جسکے سر پر نعتوں کی ردا ہے......جو کرتا میرے آقا کی ثناء ہے......اسلئے دل میرا اس پہ فدا ہے......جنکی نعتیں باعث حضوری ہیں......اور نام سید آصف علی ظہوری ہے

آیئے محبت بھرا نعرہ لگاتے ہیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری......نعرہ غوثیہ

احباب ذی وقار!

ماشاء اللہ ...... جزاك اللہ...... جناب سید آصف علی ظہوری گلہائے عقیدت پیش فرما رہے تھے اور اپنے گھرانے کی بات کر رہے تھے...... کہ میں تو پنجتن کا غلام ہوں

ارباب علم ودانش!

الحمد للہ ذکر اہلبیت میری پہچان بنی اور میں آقا کی آل کا ذکر بڑے شوق سے کیا کرتا ہوں یہ ایسا پاکیزہ ذکر ہے جسکو کرنے سے زبانیں پاک ہو جاتی ہیں سننے سے سماعتیں معطر ہو جاتی ہیں ایمان کو تازگی مل جاتی ہے آپ بھی توجہ سے سماعت فرمائیں

آداب مصطفےٰ ﷺ میں شریعت کھڑی رہی
دروازہ بتول پر امامت کھڑی رہی
سجدے میں تھے حضور ﷺ بر پشت تھے حسینؓ
ابن علی کی خاطر عبادت کھڑی رہی

اور

طہارتوں کے مقدس کا زین بیٹھا ہے
میری بتول کے جیون کا چین بیٹھا ہے
اے نبی سجدے کو ذرا لمبا کردے
کیوں کہ تیری پشت پہ میرا حسینؓ بیٹھا ہے

اور

لوح پر قلم چلی تو وہ تحریر بن گئی
خدا نے جو بھی چاہا وہ تقدیر بن گئی
قربانیوں کا لفظ جس جگہ پر لکھا گیا
بے ساختہ حسینؑ کی تصویر بن گئی

اور

دنیا میں بے مثل ہے شجاعت حسینؑ کی
دشمن سے بھی نہیں ہے عداوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

اور

بھولو گے کسطرح سے کہانی حسینؑ کی
مقروض کر گئی ہے جوانی حسینؑ کی
نانے کا دین کھینچ کے لایا تھا کربلا
منزل نہیں تھی نہر کا پانی حسینؑ کی

اور

منہ سے اک بار لگا لیتے جو مولیٰ پانی
دشتِ غربت میں نہ یوں ٹھوکریں کھاتا پانی
کون کہتا ہے کہ پانی کو ترستے تھے حسینؑ
اُنکے ہونٹوں کو ترستا رہا پیاسا پانی

اور

مفتیانِ دیں سے یہی کہتی ہے کربلا
بدعت اُسیکا ذکر جو جینا سکھا گیا
مسلمانو تم سے تو اک بابری مسجد نہ بچ سکی
میرا حسینؓ دیکھو جو شریعت بچا گیا

احباب ذی وقار!

اک آپکی سماعتوں کو معطر کرنے کیلئے محبتوں کے شہر پاکپتن سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان ثناء خوان

پاکیزہ جسکی جوانی ہے
جیسے دریا میں بہتا ہوا پانی ہے
منفرد انداز کے مالک ثناء خوان

میری مراد شہباز قمر فریدی صاحب ہیں آیئے ایک بلند آواز نعرہ لگاتے ہیں
نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری...... نعرہ غوثیہ

احباب ذی وقار!

ماشاء اللہ ...... جزاك اللہ ...... جناب شہباز قمر فریدی صاحب سرکار کے حسن و جمال کا تذکرہ فرما رہے تھے تو اسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے میں اپنے اقتباسات سے کچھ عرض کرتا ہوں...... آپ توجہ فرمائیں

کڈا سوہنا نام محمد ﷺ دا
اس نام نوں لگدیاں دو میماں
اس نام توں میں قربان
جیدے وچ دو میماں
اس نام نوں لکھ سلام
جیدے وچ دو میماں

اک میم محبت والی اے ...... اک میم مروت والی اے
اک میم مفسر والی اے ...... اک میم محدث والی اے
اک میم مقرر والی اے ...... اک میم محرر والی اے
اک میم معطر کر دی اے ...... اک میم معنبر رکھدی اے
اک میم مزمل والی اے ...... ایک میم مدثر والی اے
اک میم مکے والی اے ...... دوجی میم مدینے والی اے

اور کیا فرق بتاؤں حبیب و کلیم میں
سب کچھ چھپا ہوا ہے محمد کی میم میں
یہ میم تو مصری کی ڈلی ڈول رہا ہے
سرکار کے پردے میں خدا بول رہا ہے

اور

شعلہ جیویں اگ دا تندور وچوں بولدا
عشق حقیقی منصور وچوں بولدا
فیض بلھے شاہ دا قصور وچوں بولدا

ذائقہ مٹھائی دا کھجور وچوں بولدا
حور دا کمال سارا حور وچوں بولدا
نور دا جمال سارا نور وچوں بولدا
رُکھ جدوں بولدا تے بور وچوں بولدا
ناصر اے محققاں محدثاں دا فیصلہ
رب جدوں بولدا حضور وچوں بولدا

کیونکہ

نبی پاک دی شان تے رب جانے
سمجھ سکے کی طاقت انسان دی اے
کوئی نور آکھے کوئی بشر آکھے
ماری گئی کیوڑہ مت انسان دی اے
نوری ہین فرشتے تے بشر خاکی
عالی شان ایس توں عالیشان دا اے
اودیوانیہ نبی دی ذات مظہر
عین ذات صفات رحمان دی اے

احباب ذی وقار!

گلہائے عقیدت پیش کرنے کی گزارش کرتا ہوں خوبصورت آواز کے مالک ثناءخوان میری میرا محمد افضل نوشاہی صاحب ہیں...... باآواز بلند نعرہ لگاتے ہیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری......نعرہ غوثیہ

احباب ذی وقار!

ماشاء اللہ ...... جزاك اللہ ...... محمد افضل نوشاہی صاحب عشق رسول کا پیغام دے رہے تھے اور قسم با خدا عشق رسول ہی اصل کمائی ہے

حدیث مبارک ہے!

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَo

کوئی شخص اسوقت تک مومن نہیں ہوسکتا ہے جب تک میری محبت اسکے دل میں اسکی اولاد اسکے ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہوگی

ارباب علم ودانش!

محبت رسول ﷺ ...... اصل ایمان ہے
محبت رسول ﷺ ...... کامل ایمان ہے
محبت رسول ﷺ ...... ایمان کی جان ہے
محبت رسول ﷺ ...... حکم قرآن ہے
محبت رسول ﷺ ...... فرمان رحمان ہے
محبت رسول ﷺ ...... صحابہؓ کی پہچان ہے
محبت رسول ﷺ ...... رونق جہان ہے
محبت رسول ﷺ ...... ذریعہ رحمت ہے
محبت رسول ﷺ ...... باعث عزت ہے
محبت رسول ﷺ ...... شان محبت ہے
محبت رسول ﷺ ...... ذریعہ محبت ہے
محبت رسول ﷺ ...... وسیلہ جنت ہے
محبت رسول ﷺ ...... عشاق کی رفعت ہے
محبت رسول ﷺ ...... امتی کیلئے سعادت ہے

تو پھر غور سے سنو!

حسن کی آبرو بھی تو...... عشق کی جستجو بھی تو...... حسن بھی تجھ سے بامراد...... عشق بھی تجھ سے کامیاب...... تیری طرح ہے بے عدیل...... تیری طرح ہے بے مثیل...... لایا ہے تو جو معجزہ اُتری ہے تجھ پہ جو کتاب

تو پھر کہنے دو!

مجھے عشق اُنکے ہاتھ ...... ید اللہ سے ہے
مجھے عشق اُنکے چہرہ ...... وجہ اللہ سے ہے
مجھے عشق اُنکی زبان ...... لسان اللہ سے ہے
مجھے عشق انکے کلام ...... کلام اللہ سے ہے
مجھے عشق انکے دین ...... دین اللہ سے ہے
مجھے عشق انکے منصب ...... حبیب اللہ سے ہے
مجھے عشق انکی بیعت ...... بیعت اللہ سے ہے
مجھے عشق انکے رنگ ...... صبغتہ اللہ سے ہے
مجھے عشق انکے لشکر ...... حزب اللہ سے ہے
مجھے عشق انکے صحابی ...... رضی اللہ سے ہے
مجھے عشق انکے حیدر ...... اسد اللہ سے ہے
مجھے عشق انکے قرآن ...... کتاب اللہ سے ہے

تو میں یوں کہونگا!

صحیفہ جو بھی ہو قرآن ہو نہیں سکتا
منافق کو کبھی احساس ایماں ہو نہیں سکتا
نہ ہو تعظیم جسکے دل میں سرکار دوعالم کی
عبادت لاکھ وہ کرلے مسلمان ہو نہیں سکتا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

احباب ذی وقار!

میں آپکی سماعتوں کی نظر کر رہا ہوں آج کی بزم کے حسین ثناء خوان ...... رموز نعت خوانی سے آشنا...... ہمارے مہمان ثناء خوان میری مراد غلام مصطفیٰ رضا سیالوی صاحب ہیں آیئے بلند آواز نعرہ لگاتے ہیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری......نعرہ غوثیہ

احباب ذی وقار!

ماشاء اللہ...... جزاك اللہ ارباب علم دانش مدینہ شریف کا تذکرہ ہو رہا تھا...... دیوانوں کی طبیعت مچل رہی تھی اللہ پاک ہم سبکو مدینہ پاک کی باادب حاضری نصیب فرمائے......تو میں اس بات کی ترجمانی کچھ یوں کرونگا

تھی جسکے مقدر میں گدائی تیرے در کی
قدرت نے اُسے راہ دکھائی تیرے در کی

یہ ارض وسموات تیری ذات کا صدقہ
محتاج یہ ساری خدائی تیرے در کی

پانے کو تو خورشید وقمر چرخ نے پائے
کیا پایا اگر خاک نہ پائی تیرے در کی

میں بھول گیا نقش و نگار رُخ دنیا
صورت جو میرے سامنے آئی تیرے در کی

رویا ہوں میں اُس شخص کے قدموں سے لپٹ کر
جس نے بھی کوئی بات سنائی تیرے در کی

انوار ہی انور کا عالم نظر آیا
چلمن جو ذرا میں نے اُٹھائی تیرے در کی
آیا ہے نصیرؔ آج تمنا یہی لیکر
پلکوں سے کئے جائے صفائی تیرے در کی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

اُسی پاکیزہ در کی باتیں سنانے کیلئے میں آپکی سماعتوں کی نظر ایک ایسا حسین ...... دلنشیں ثناء خوان کر رہا ہوں جو نعت گو شاعر بھی ہیں فیصل آباد سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان ثناء خوان ...... جسمیں گلوں کا بانکپن ہے...... ثناء خوانی سے جسکی آنکھیں روشن ہیں...... مہکتا ہوا جس سے نعت کا گلشن ہے...... ثناء خوانوں کے بھی سجن ہیں...... میرے بھی سجن ہیں...... اور نام محمد علی سجن ہے

آیئے سب ملکر ایک محبت بھرا نعرہ بلند کرتے ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری...... نعرہ غوثیہ

احباب ذی وقار!

ماشاءاللہ ...... جزاك اللہ محمد علی سجن صاحب سرکار کا پاکیزہ ذکر سنا رہے تھے کیف و سرور کے جام پلا رہے تھے...... اور معراج مصطفیٰ کریم ﷺ کا تذکرہ کیا آپ نے...... کہ

اج خدا نے عرش تے
ماہی بلا کے ویکھیا

تو اسی موضوع پہ کچھ عرض کرتا ہوں آپ احباب توجہ فرمائیں...... پارہ نمبر 15، سورۃ

بنی اسرائیل ہے ارشاد ربانی ہے

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ○

''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی رات کی تاریکی میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک''

احباب یہ سیر معراج مصطفیٰ ﷺ تھی مفسرین نے معراج مصطفیٰ ﷺ کی بہت سی وجوہات بیان کیں ہیں......لیکن میں ایک وجہ بیان کرتا ہوں......آسمان اور زمین دو متضاد چیزیں ہیں تو دو متضاد چیزوں میں تقابل و تغایر ہوتا ہے تو آسمان اور زمین کے درمیان مناظرہ ہوا......موضوع تھا......اعلیٰ کون ہے؟ ادنیٰ کون؟

☆ آسمان نے کہا اے زمین میرا مقام تجھ سے زیادہ ہے وہ اس لئے کہ میں بلندی پر ہوں

☆ زمین کہنے لگی آسمان یہ کوئی فخر کی بات نہیں اگر تو بلندی پہ نازاں ہے تو مجھے بھی اپنی پستی پہ ناز ہے کیونکہ رب کو عاجزی پسند ہے

☆ آسمان نے کہا اے زمین میرا مقام تجھ سے زیادہ ہے وہ اسلئے کہ مجھ میں سرسبز شادابیاں ہیں۔

☆ زمین کہنے لگی آسمان یہ بھی کوئی فخر کی بات نہیں ...... اگر تجھ میں سرسبز شادابیاں ہیں تو مجھ میں بھی طائف جیسی حسین وادیاں ہیں۔

☆ آسمان نے کہا اے زمین میرا مقام تجھ سے زیادہ ہے وہ اسلئے کہ مجھ میں خوبصورت حور وغلماں ہیں

☆ زمین نے کہا آسمان یہ بھی کوئی فخر کی بات نہیں اگر تجھ میں خوبصورت حورو غلماں ہیں......تو مجھ میں بھی یوسف جیسے شہزادے پھرتے ہیں

☆ آسمان نے کہا اے زمیں میرا مقام تجھ سے زیادہ ہے وہ اسلئے کہ مجھ میں عرش علیٰ ہے

☆ زمین نے کہا آسمان یہ بھی کوئی فخر کی بات نہیں اگر تجھ میں عرش علیٰ ہے تو مجھ میں بھی بیت اللہ ہے

☆ آسمان نے کہا اے زمیں میرا مقام تجھ سے زیادہ ہے وہ اسلئے کہ مجھ میں انبیاء کی ارواح پھرتی ہیں

☆ زمین نے جب یہ بات سنی تو ایک نورانی مکھڑا آسمان کیطرف کر کے چیلنج کر دیا دکھا کوئی ایسا پیارا محبوب

جسکا چہرہ ...... وجہ اللہ ہو

جسکا کلام ...... کلام اللہ ہو

جسکی زبان ...... لسان اللہ ہو

جسکی کتاب ...... کتاب اللہ ہو

جسکی بیت ...... بیت اللہ ہو

"جسکا رنگ ...... صبغۃ اللہ ہو

جسکا لشکر ...... حزب اللہ ہو

جسکا صحابی ...... رضی اللہ ہو

احباب ذی وقار!

جب آسمان نے یہ بات سنی تو جواب نہ دے سکا اور مناظرہ ہار گیا......اللہ کے حضور عرض کی اے مولائے کائنات میں زمیں سے مناظرہ ہارا ہوں تیرے محبوب کی وجہ سے......مولا کوئی رات ایسی عطاء کر سوہنا محبوب بن ٹھن کر......سج سنور کر زمیں کی دنیا چھوڑ کر مجھ پہ آجائے اور محبوب کے تلووں کا شرف مجھے بھی حاصل ہو جائے

اللہ نے فرمایا آسمان پریشان مت ہو...... جب رجب کی چھبیسویں رات آئیگی سوہنا بن ٹھن کر سج کر سنور کر......زمین کی دنیا چھوڑ کر تجھ میں آئیگا

میں عرش و فرش سجا دونگا
محبوب کو جلوہ کرا دونگا

شاعر اس بات کی ترجمانی کچھ یوں کرتا ہے......کہ!

سی معراج اک راز محبتاں دا
نہیں سی ہر اک دی سمجھ وچ آن والا
سدیا طالب تے گیا مطلوب اوتھے
جبرائیل سی سدلے جان والا
اتھے عقل حیران نہ سمجھ سکے
بنا دروازیوں گیا کنج عرش تے جان والا
اتھے ابر عقل نوں دخل کیہ اے
جانے جان والا یا لیجان والا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اربابِ علم و دانش!

اب آپ کی سماعتوں کو معطر کرنے کیلئے......سوز گداز کا ماحول پیدا کرنے کیلئے ایک ایسی حسین دلنشیں آواز کو آپکی سماعتوں کے نظر کر رہا ہوں

جس نے پھولوں سے مہک چرائی ہے......جس میں کلیوں کی رعنائی ہے

......نعت سرکار سے جس نے شہرت پائی ہے......اور نام یاسر امجد ضیائی ہے

ایک بلند آواز نعرے سے استقبال کیجئے

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری......نعرہ غوثیہ

احبابِ ذی وقار!

ماشاء اللہ ......**جزاك اللہ** جناب یاسر امجد ضیائی سرکار ﷺ کا ذکر پاک کرنیکی سعادت حاصل کر رہے تھے......ایک تذکرہ کیا آپ نے

آمیڑا ڈھولا کراں بیٹھی زاری
میں مکدی مکاواں تو جتیوں میں ہاری

آپکے اسی مضمون کی بابت اپنے اقتباسات سے کچھ عرض کرتا ہوں آپ احباب محبت سے سماعت فرمائیں

کسے دے سرد ستارِ امامت تے علم پڑھاون سکھیا
کسے دے سر تاج حکومت تے حکم چلاون سکھیا
کسے نے پایا وفقردا جھولا تے زہد کماون سکھیا
اعظم ویکھ مقدر ساڈا اسی یار مناون سکھیا

کیونکہ!

اُتے خار نچایا نچے
اُتے دھار نچایا نچے
پیاں پار نچایا نچے
سر پار نچایا نچے
کوئی قدم بے تار نہ ہویا
جس تار نچایا نچے
اعظم سانوں عذر نہ کوئی
جیویں یار نچایا نچے

تو خواجہ غلام فریدؒ کیا خوب فرماتے ہیں!

ہک واری لنگ آتوں ساڈی جاتے
داریاں کریساں میں سکا لہا تے
پھل پان ، مصری الاچیاں منگیساں
عطر گلاباں تھیں مل مل دھویساں
کنگھی کریساں مہندی لویساں
کول بہیساں دولہا بنا تے
خدمتاں کریساں چیساں اُدھاراں
کڈائیں بھکھ نہ دیساں دیساں ہزاراں
ایویں کوڑیاں حباں کیوں پیا ماراں
خود دیکھ گھنوں تساں آپے آتے

شملے دیاں سوٹیاں تے جے پور دے چیرے
لکھ لعل ، نیلم تے پکھراج ہیرے
انج تے غریب آں پر دل تاں امیر اے
جو چیز دیساں دیساں رجا تے
زوری جے دیسو تے وجن نہ دیساں
گل پا کے پلڑا منتاں کریساں
آپے چلیسو کدے نہ اٹھیساں
رج رج کے دیساں سکا لہا تے
ایہو سوال فرید دا من گھن
جند جان کڈھ گھن لٹ مال ودھ گھن
مویاں دیاں خبراں آپے ای چل گھن
دل ٹھاریساں متھیاہیں ادا تے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

احباب علم ودانش!

آپکی سماعتوں کو معطر کرنے کیلئے ایک ایسے ثناء خوان کو آپکی سماعتوں کی نظر کررہا ہوں...... جو نعت گو شاعر بھی ہیں اُن کے بارے کچھ یوں کہونگا...... جسکے دل میں حسنِ نبی کی ضیاء ہے جسکے سر پر نعتوں کی ردا ہے...... جو کرتا میرے آقا کی ثناء ہے اسلئے دل میرا اس پہ فدا ہے......اور نام الحاج رفیق ضیاء ہے

تو تشریف لاتے ہیں الحاج رفیق ضیاء قادری صاحب

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری...... نعرہ غوثیہ

احباب ذی وقار!

ماشاء اللّٰہ ...... **جزاك اللّٰہ** ......الحاج رفیق ضیاء قادری صاحب گلہائے عقیدت پیش فرمارہے تھے......نسبت کی بات ہورہی تھی......تو نسبت کے حوالے سے اپنے اقتباسات سے کچھ عرض کرتا ہوں آپ اپنے پیر کا تصور رکھئے میں اپنے پیر کا تصور کرتا ہوں......محبت سے سماعت کیجیے

لوگ بلھے نوں متاں دیون
آ بے جا وچ مسیتی
وچ مسیتاں کی کجھ ہندا
جے دل وچ رئی پلیتی
بن مرشد کامل وے بلیا
تیری گئی عبادت کیتی

اور

جتھوں ملے رنگ او تھوں رنگ لینا چائیدا
زندگی دا ولیاں تو ڈھنگ لینا چائیدا
اللہ دی عطا ہوے جنان اتے دوستو
اوناں دے دوارے توں وی منگ لینا چائیدا

اور کیوں منگ لینا چائیدا......کیونکہ!

مرشد دا در خانہ کعبہ حج ضروری کریئے
تقوٰی رکھ محبوباں والا چل دوارا ملیئے

خس خس جناں قدر نہ میرا
میرے مرشد نوں وڈیائیاں
تے میں گلیاں دا روڑا کوڑا
تے مینوں محل چڑھایا سائیاں

کیونکہ!

پینڈا دور بڑا اتوں شام پے گئی
مینوں پتناں تے ٹھیکیدار چھڈ گئے
میرے وینداں ملاح چھڈی بیڑی
بناں پیسیوں مینوں اُلار چھڈ گئے
فیر میں کنڈے تے بیٹھ کے بہت رویا
کی ہویا جے میرے قرار چھڈ گئے
اوسے ویلے میں پیراں نوں آواز ماری
پیر آئے تے مینوں وی پار چھڈ گئے

خس خس جناں قدر نہ میرا

میں نیواں میرا مرشد اُچا میں
تے اُچیاں دے سنگ لائی
صدقے جاواں ایناں اچیاں تائیں
جناں نیویاں نال نبھائی
راہ دے راہ دے ہر کوئی آکھے
تے میں وی آکھا راہ دے
بن مرشد تینوں راہ نئیوں لبھیاں

تے رل مر سیں وچ راہ دے
بے شک میرے عمل نے پیڑے
آ دیکھ لے نسبت میری
منگتیاں نوں سلطان بناوے
میرا داتا علی ہجویری

کیونکہ!

ایویں نئی داتا دی دھم پے گئی
ملے منہ فقیر جو منگدے نیں
تے خواجہ پیا جہاں نوں مہر لاندے
اوہو داتا دی نگری وچوں لنگدے نیں
میں تے ویکھیا تختاں تے تاجاں والیاں نوں
اوتھوں منگدے موڑں نہ سنگدے نیں
او دیوانیہ داتا دے ویکھ جلوے
داتا نبی دے رنگ وچ رنگدے نیں
منگتیاں تو سلطان بناوے میرا داتا علی ہجویری

کیونکہ!

جے توں داتا ہجویری نوں جاندا نئیں کی سکھیاں ای دس قرآن پڑھ کے
ولی رب دای اکھ نال ویکھدا ای نبی پاک دا ویکھ فرماں پڑھ کے
پیر ناقصاں دا رہبر کاملاں دا میرے خواجہ دا ویکھ بیان پڑھ کے
او نہ علم دیوانیہ پڑھ بیٹھیں پل گیا جو علم شیطان پڑھ کے

احباب ذی وقار!

آپکی سماعتوں کو معطر کرنے کیلئے شہر لاہور کی حسیں دلنشیں آواز کو آپکی سماعتوں کی نظر کر رہا ہوں...... ایسا ثناء خوان...... جو داتا کی نگری سے فیضیاب ہے ......صدارتی ایواڈ یافتہ ثناء خوان ہیں......ان کے بارے میں کچھ یوں کہونگا

پاکیزہ جسکی جوانی ہے...... جیسے دریا میں بہتا ہوا پانی ہے...... جسکے ہونٹوں پہ میرے آقا کی ثناء خوانی ہے......اور نام مرغوب احمد ہمدانی ہے......تو تشریف لاتے ہیں

حافظ مرغوب احمد ہمدانی صاحب

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری......نعرہ غوثیہ

نمبر شمار	ضروری یادداشت	صفحہ نمبر

دنیائے ولایت کے درخشندہ ستارے

حصہ دوم

حافظ القاری
گدائے کوئے مدینہ محمد نوید شاکر چشتی

مکتبہ زین العابدین
نزد شالیمار گارڈن باغبانپورہ لاہور
Cell:0300-4300213

ضابطہ

نام کتاب:	دنیائے نقابت کے درخشندہ ستارے (حصہ دوم)
مرتب:	قاری محمد نوید شاکر چشتی 0300-4300213
باراول:	شعبان المعظم 1430ھ بمطابق اگست 2009ء
باردوم:	شوال المکرم 1431ھ بمطابق اکتوبر 2010ء
بارسوم:	ذیعقد 1433ھ بمطابق اکتوبر 2012ء
تعداد	1100
قیمت	=/260 روپے

رابطہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ قادریہ
دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم
فوارہ چوک گجرات

مکتبہ قادریہ
فوارہ چوک گجرات

مکتبہ تنظیم الاسلام
درگاہ ابوالبیان گوجرانوالہ

مکتبہ نظامیہ کتاب گھر
اردو بازار لاہور

کتب خانہ حاجی نیاز احمد
اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
داتا دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ المجاہد
بھیرہ شریف

ہجویری بک شاپ
دربار مارکیٹ لاہور

غوثیہ کتب خانہ
گوجرانوالہ

انتساب

میں اپنی اس عاجزانہ کاوش کو...... تاجدارِ حرم، فخرِامم، شہر یارِارم، نبی اکرم ﷺ کے ذکر کی محافل میں سب سامعین کے دلوں کو اس شعر سے روحانی سرور دینے والے...... کہ!

اس لئے جنت کو خداوند نے بنایا
کہ یہ بھی میرے محبوب کی نعتوں کا صلہ ہو

محترم المقام، شہر یارِنقابت، جناب الحاج صاحبزادہ **شہر یار قدوسی** صاحب (آف کراچی) کے نام کرتا ہوں

گدائے کوئے مدینہ

حافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

0300-4300213

فہرست

ہیں چند باتیں بتانے کیلئے

ہر طرح کی حمد وثناء اور صفت وتوصیف اس واحدِ برحق کے لئے ہے جو اسماء الحسنیٰ سے موصوف ہے...... جو خود بھی عزت والا ہے اور سب معززوں کو عزت وشرف سے نوازنے والا ہے...... اور ان گنت لاتعداد، بے حساب و بے شمار صلوٰۃ وسلام ہمارے کریم آقا ﷺ کی ذات پاک پر...... کہ جن کے مزار اقدس پر ستر ہزار فرشتوں کی قطاریں صبح وشام درودوں کے تحفے پیش کرتی ہیں...... اور شاہانِ زمانہ کے لئے اور تمام عرشیوں اور فرشیوں کے لئے جن کے دربارِ پرانوار کی چاکری باعث افتخار ہے ...... اَمّابعد!

اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو دین کامل دیکر بھیجا ہے اور قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین پر کامل دین ہونے کی مہر ثبت فرمائی ہے...... اور دین محمدی ﷺ کو تاقیام قیامت ایک عالمگیر اور کامل دین قرار دیا ہے...... اور آقا ﷺ نے بطورِ وراثت اس دین کو علماء کرام کے سپرد کیا ہے...... اور راقم الحروف نے علماء حق سے نسبت اور ان علماء کرام کی صحبت کی برکت سے فن نقابت وخطابت پر کچھ کتابیں، اشرف النقابت، اشرف الخطابت، بارہ نقابتیں، تصنیف و تالیف کر کے حضور ﷺ کے ثناء گو اور ثناء خوانوں میں اپنا نام شامل کرنے کی کوشش کی ہے...... سرکار ﷺ کا صدقہ ان کتابوں کو اہل فن میں بہت پذیرائی ملی 2008 میں راقم الحروف نے اہل نقابت کی نقابتوں کو ایک نیا رنگ دیا اور پاکستان کے مشہور معروف نقباء حضرات جن میں الحاج قاری محمد یونس قادری صاحب، سید اکرم علی شاہ گیلانی صاحب، محمد افتخار رضوی صاحب، محمد طاہر عباس خضر کچھی صاحب، عابد حسین

خیال صاحب اور دوسرے معروف نقباء حضرات کی مختلف محافل کی نقابتوں کو اکٹھا کیا اوران کو کتابی شکل دیکر " **دنیائے نقابت کے درخشندہ ستارے** " کے نام سے کتاب شائع کی اور **الحمد للہ** اس کتاب کو بھی ادبی حلقے میں توجہ سے نوازا گیا.....اور پاکستان کے چاروں صوبوں سے نامی گرامی نقباء کی کالز، تاثرات اور کتاب میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لئے مفید مشوروں کا سلسلہ جاری رہا اور **2009** میں مذکورہ کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں ہر نقیب کی تصویر کے ساتھ ان کا ذاتی مختصر سا تعارف بھی شامل کیا گیا اور اپنے پسندیدہ نقباء کا ذاتی تعارف قارئین کے لئے کسی دلچسپی سے خالی نہ تھا اور زیر نظر کتاب " **دنیائے نقابت کے درخشندہ ستارے** " کا حصہ دوم ہے، زیر نظر کتاب کی ترتیب میں، میں اپنے برادرِ مکرم صاحبزادہ تسلیم احمد صابری اور جناب گرامی قدر حامد علی سعیدی السدیدی صاحب، غلام یٰسین قادری (کراچی) کا تہہ دل سے سپاس گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے بہت سارے مفید مشوروں سے نوازا.....اس کتاب کی زینت، دو عظیم شخصیات کی نقابتیں بھی ہیں میری مراد! الحاج محمد اختر سدیدی علیہ الرحمہ اور صاحبزادہ شہریار قدوسی علیہ الرحمہ کی ذات گرامی ہیں ...... یقیناً ان کے چاہنے والے ان کی نقابت سے ایک لطف اور روحانی آشنائی سے روشناس ہونگے ......دعا ہے کہ! اللہ تعالیٰ اس فقیر کی اس عاجزانہ کاوش کو اپنی بارگاہِ بے مثال میں درجہء قبولیت عطا فرمائے......آمین

دعاؤں کا طالب

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
وَمَآاَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن
صدق اللّٰہ العظیم

الصلوٰۃ و السلام علیک یا سیدی یا رسول اللّٰہ
وعلٰی اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

مصطفیٰ ﷺ آئینہ روئے خداست
منعکس درو ے ہمہ خوے خداست

عزیزان محترم!

یہ ماہ ربیع الاول شریف روحانی رتجگوں کا موسم دلکشا ہے...... قریہ قریہ...... کوبکو...... اسم محمد ﷺ کی خوشبو معطر فضاؤں میں پرفشاں ہے...... یقین جانیے کہ حقیقت یہ ہے کہ حقیقت محمد ﷺ یہ کوئی حقیقت میں سمجھ ہی نہیں پایا...... جس طرح اس بے مثل حقیقت کو کوئی سمجھ نہیں پایا اسی طرح ابر بہاراں کے سایے میں رواں دواں اس ماہ ربیع الاول شریف کی برکات بھی انسان کے شعور کی بلندی سے بلند...... بلکہ عقل انسانی سے اس کا کماحقہ اندازہ وشمار ماورا ہے

دیکھیے...... کہ!

لبوں پر آمد مصطفیٰ ﷺ مرحبا مرحبا...... صَلِّ علٰی یا حبیب خدا ﷺ کے پھولوں کی بہار دیدنی ہے...... آج جتنی بھی محافل آمد سرکار ﷺ کے حوالے سے ہو

رہی ہیں...... ان میں موجود ہر ہر خوش نصیب کو ہوائے مدینہ طیبہ سے ہمکلامی کا شرف عطا ہو رہا ہے...... بلکہ یوں کہہ لیں کہ ارض و سما کی وسعتوں میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال کی عظمتوں اور عزتوں اور رفعتوں کا نقارہ بج رہا ہے...... یقین جانیئے کہ ہم آپ بلکہ ہم سب کتنے خوش بخت ہیں...... کہ ہمیں محفل نعت کی سرمدی فضاؤں اور درود پاک سے گنگناتی ہوئی ساعتوں میں اپنی راتیں گزارنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے

آپ تمام سامعین اور پردہ نشین میری مائیں بہنیں، محفل پاک میں اپنے مقدر کے ستارے کو چمکائیے...... باوضو ہو کر اور حضوری کی تمام تر کیفیتوں میں ڈوب کر بیٹھیے اس یقین کے ساتھ کہ مکین گنبد خضریٰ ہمیں دیکھ رہے ہیں...... ملاحظہ فرما رہے ہیں...... مشاہدہ فرما رہے ہیں...... کہ ان کے پروانے، ان کی خوشبوؤں سے مہکی ہوئی گلیوں کے دیوانے ان کی یاد میں کس طرح تڑپ رہے ہیں...... اور ادھر سرکار ﷺ کی ذات گرامی کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح سے، ہر لحاظ سے پوری کائنات سے افضل و اعلیٰ تخلیق فرمایا ہے...... سید کائنات ﷺ کی شان باکمال کو کما حقہ بیان کرنا، تمام ادیبوں...... تمام خطیبوں...... تمام دانشوروں...... تمام مفسروں...... تمام مورخوں...... بلکہ پوری کائنات میں سے کسی ایک کے بھی بس کی بات نہیں ہے...... ہر شاعر کا حسن تخیل اور ہر مفکر کا تصور ہر مورخ کا قلم اور ہر ثناء خوان کی زبان اس نقطۂ کمال پر آ کر بلا مبالغہ یہ کہنے پر مجبور ہے...... کہ!

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس کے باوجود لکھنے والے اپنی لکھی تحریر کے حسن کیلئے ......اور پڑھنے والے اپنے ذوق کی معراج کیلئے اکثر دربار رسالت ﷺ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھتے رہتے ہیں اور اشعار اور قصیدوں کی صورت میں بیان کئے جانے والے اپنے کلام کو محبت رسول ﷺ کی خوشبو کی مہک سے تازہ دم رکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ نعت حبیب کبریا ﷺ سننے والے اپنی ایمانی و روحانی تازگی کا سامان اور مدحت مصطفیٰ ﷺ نشۂ حیات سمجھ کر اور توشۂ آخرت سمجھ کر اکٹھا کرتے رہتے ہیں......ورنہ سبھی جانتے ہیں......کہ!

ما ان مدحت محمداً بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

حضرات محترم!

یوں بولتا رہا تو بات کافی آگے گزر جائے گی اور یہ باتیں تو ختم ہو نہیں سکتیں خوف ہے کہ یہ رات گزر جائے گی......اب میں تلاوت قرآن پاک فرمانے کیلئے دعوت دیتا ہوں......اس قاری قرآن کو جن کی آواز کو اکثر آپ حضرات نے داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے مزار، مرکز انوار کے در و دیوار کو بوسے دیتے ہوئے محبت و عقیدت کی آنکھوں سے ضرور دیکھا ہوگا......اور ان کا محبت صاحب قرآن سے تلاوت کرنا بھی سماعت کیا ہوگا......میں آج کی محفل کی اسٹیج پر موجود قاری قرآن و شمس القراء قاری معین الدین سیالوی صاحب کی بات کر رہا ہوں......عجیب اتفاق ہے کہ داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کی جس حسیں نگری میں آپ حضرات نے محترم قاری معین الدین سیالوی کو دیکھا......ذرا جھوم جایئے کہ اسی داتا کی حسیں چوکھٹ پر چشم فلک نے خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ......وہی چشتیوں کے شہنشاہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے کربلا

کے قاری قرآن کے بارے میں کہا ہے..... کہ!

شاہ است حسینؓ بادشاہ شاہ است حسینؓ

دین است حسینؓ دین پناہ است حسینؓ

آج کی محفل میں آپ حضرات کو ایک حسین نکتہ اس شعر کا سنانا چاہتا ہوں اگر یاد رہا تو دعا دو گے..... کہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار علیہ السلام کے عزیز نواسے اور کربلا کے عظیم قاری قرآن کو..... سردار بھی کہا ہے..... بادشاہ بھی کہا ہے..... دین بھی کہا ہے اور دین پناہ بھی کہا ہے

مگر دیکھئے..... کہ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا عقیدت دکھائی ہے..... کربلا کے قاری قرآن کی عظمت کے حوالے سے..... کہ جس شعر میں حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا وہاں یزید کا نام نہیں لیا اور جہاں یزید کا نام لیا وہاں سخی حسین رضی اللہ عنہ کربلا کے قاری قرآن کا ذکر نہیں کیا..... اس لئے کہ خواجہ نے یہ بے مثال نکتہ دیا کہ جس سطر میں کربلا کے قاری قرآن کا ذکر آئے اس سطر میں دشمن قرآن یعنی یزید پلید کا ذکر نہ آئے

بحر حال..... تشریف لاتے ہیں..... محترم المقام قاری صاحب تعارف تو میں نے پہلے ہی تفصیل سے پیش کر دیا مگر اب نام لیے دیتا ہوں......

شمس القراء، قاری معین الدین سیالوی صاحب

عزیزان محترم!

تلاوت قرآن کی سماعت سے پہلے جو طلب ہوتی ہے.....اور تلاوت قرآن سننے کے بعد جو چاشنی حاصل ہوتی ہے..... اصل میں وہی باذوق افراد کی معراج ہوتی ہے..... جب کبھی قرآن کی تلاوت سنی جائے تو کبھی قرآن کے حسین الفاظ کی طرف

نظر جاتی ہے اور کبھی صاحب قرآن کی رفعتوں کا خیال حقیقت آتا ہے...... ابھی تلاوت قرآن سننے کے بعد میں یہ کہنا بجا سمجھتا ہوں...... کہ قرآن ایک سمندر ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آج محفل نعت کے اس قابل دید ماحول میں...... میں اس حقیقت کے سمندر میں لمحے بھر کیلئے ایک غوطہ لگاؤں اور کچھ موتی نکال کر آپ کی جھولی میں ڈال دوں...... کہ!

قرآن رفعت میں یکتا ہے ...... تو
صاحب قرآن ﷺ رحمت میں یکتا ہیں
قرآن عظمت میں یکتا ہے ...... تو
صاحب قرآن ﷺ عظمت میں یکتا ہیں
قرآن عزت میں یکتا ہے ...... تو
صاحب قرآن ﷺ عزت میں یکتا ہیں
قرآن طہارت میں یکتا ہے ...... تو
صاحب قرآن ﷺ طہارت میں یکتا ہیں
قرآن فصاحت میں یکتا ہے ...... تو
صاحب قرآن ﷺ فصاحت میں یکتا ہیں
قرآن بلاغت میں یکتا ہے ...... تو
صاحب قرآن ﷺ بلاغت میں یکتا ہیں
قرآن صداقت میں یکتا ہے ...... تو
صاحب قرآن ﷺ صداقت میں یکتا ہیں

اور!

قرآن رحمتوں کا سر چشمہ ہے
حقیقت کے انوار کا مصدر ہے
معرفت الہیہ کی مئے گلگلوں ہے
لفظ بہ لفظ حرف بہ حرف خوشبو ہے

عزیزانِ محترم!

سورج جس طرح روشنی بانٹتا ہے...... اور اس کی نورانی شعائیں زمین کو پاکیزگی کا غسل دے دیتی ہیں...... ایسے ہی رسول معظم ﷺ کے قلب پاک پر نازل ہونے والے قرآن کا فیضان ہے...... کہ یہ عقل وشعور اور قلب ونگاہ کو زندگی کا وہ لبادہ حسیں عطا فرما دیتا ہے...... کہ مادی وجود کی یکسر کوئی قیمت نہیں رہتی انسان اپنے روحانی لباس میں جنتی پیکروں میں ڈھل جاتا ہے...... جسے نہ گرم دوزخ جلا سکتی ہے اور نہ ٹھنڈی لہریں اسے یخ بستہ کر سکتی ہیں

محترم سامعین!

مجھے آپ حضرات کو دیکھ کر بڑی مسرت ہو رہی ہے...... یقین جانیئے جب بھی کوئی سرکار مدینہ ﷺ کی محفل کا اہتمام کرتا ہے...... اور محفل میں حاضر ہونے والا ہر عاشق جب محفل ذکر حضور ﷺ کا احترام کرتا ہے تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے...... اب تلاوت قرآن پاک تو ہو چکی...... اب انشاء اللہ میں اپنی گفتگو جو آج کی اس نشست کیلئے میں نے چن رکھی ہے...... آپ حضرات کو سناؤں گا...... میری ایک عادت ہے کہ میں تلاوت قرآن پاک سے پہلے گفتگو کو طوالت نہیں دیا کرتا...... اور جو بات موقع محل کے مطابق ہو وہ بیان کرنے سے گریز بھی نہیں کیا کرتا...... اب بھی میں ایک

گزارش آپ حضرات سے کرنے والا ہوں...... کہ یہ محفل تاجدار مدینہ ﷺ کے ذکر پاک کی محفل ہے...... یقیناً اس محفل کے کچھ ادب و آداب بھی ہیں لہٰذا محفل میں نعت حبیب کبریا ﷺ سننے کیلئے بیٹھنے والوں میں سے کسی کا بھی سر ننگا نہیں ہونا چاہئے...... اگر سر پر رکھنے کیلئے کوئی ٹوپی وغیرہ نہیں ہے تو نہ سہی کوئی رومال وغیرہ ہی سر پر رکھ لیجئے...... ہماری خوش بختی کہ ہماری آج کی اس محفل ذکر حبیب ﷺ میں ہمارے مسلک حق کے حقیقی ترجمان و شیر پنجاب مولانا علی شیر صاحب بھی موجود ہیں...... تو میں ان کی موجودگی میں ہی یوں عرض کر دیتا ہوں کہ نماز ایک عبادت ہے وہ تو ننگے سر ادا ہو سکتی ہے مگر نعت مصطفیٰ ﷺ...... ذکر مصطفیٰ ﷺ...... درود مصطفیٰ ﷺ عبادتوں کی جان ہے یہ عبادت ننگے سر ادا نہیں ہو سکتی...... ویسے بھی یہ تو اپنا اپنا عقیدہ ہے مگر میرا یہ عقیدہ ہے کہ محفل نعت میں بیٹھنے کیلئے محفل نعت کے تمام آداب سے آشنائی بھی ضروری ہے...... تا کہ محفل نعت مصطفیٰ ﷺ کے تمام تعظیمی تقاضے بھی پورے ہو جائیں...... اور یہ آداب بجالانے سے ہمارے دل پل پل کیلئے بلکہ ہر پل کیلئے مسرور ہو جائیں...... اور یہ محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ اس لاشریک ذات باری تعالیٰ کی سنت بھی ہے...... قرآن کی آیات تو میلاد پاک کے حوالے سے آپ حضرات نے ابھی سماعت فرمائی ہیں...... میری خیالوں کے حسین صحن میں ایک فارسی کے مشہور و معروف کلام کے چند اشعار محبت سے مصروف رقص ہیں...... کہ!

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقص بسمل بود شب جائے کہ من بودم
خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد ﷺ شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

بندہ نواز عالم!

میں اپنے ذوق سے اس کا مفہوم کچھ اس طرح سے بیان کرتا ہوں کہ جب کائنات میں کسی صاحب جان کی گونج نہ تھی

بادل میں گرج نہ تھی
طوفان میں کڑک نہ تھی
ہوا میں فراٹا نہ تھا
فضا میں سناٹا نہ تھا
حسن میں بالیدگی نہ تھی
شب میں تاریکی نہ تھی
طائر کی چہک نہ تھی
گل کی مہک نہ تھی
حرارت و گرمی نہ تھی
ریشم میں ابھی نرمی نہ تھی
صبح صادق کا اجالا نہ تھا
چاند میں ابھی نور کا ہالہ نہ تھا
ملک کیا؟ عالم ملکوت نہ تھا

رب لم یزل نے صاحب قاب قوسین وتاجدار کونین

خلق میں اکمل
دو عالم میں افضل
نبیوں کے امام

سید خیر الانام

رحمت للعلمین

افضل ترین افضلین

منبعٔ اکرام

مطلوب ذوالجلال ولاکرام

حاصل دنیا و دیں

فکر سے بالاتریں

حامد و محمود

انبیاء کے مقصود

صادق الوعدالامیں

مقصود جملہ عالمیں

دلکش انداز حسیں

جان جاں نورمبین

دونوں جہاں کے حاصل

مطیع کبریاء

مطاع دوسرا

فخر امم

دلنواز عجم

لطف میں موج نسیم

مطلوب مسیحا و کلیم
رؤف و رحیم
خلق میں عظیم
کان سخاوت
پیکر قناعت
ضامن شفاعت
تسکین جہاں
سرور جسم و جاں
ہادی کل
سرخیل رسل
سیّاح افلاک
شہ لولاک
مہ توحید کے ساقی
کائنات کے ہادی
انتہائے کمال
منتہائے جمال
ساقی کوثر
انبیا میں معتبر
منزل ایمان و عرفاں

سید مرسلاں

سرکار عرب و عجم

پیکر لطف وکرم

باعث عظمت انسانی

شمع بزم لامکانی

مطلوب رب

رحمت لقب

خورشید تاباں

جانان جہاناں

راحت العاشقین

قائد المرسلین

نور الھدٰی

محبوب رب العلی

عظیم الحظام

حجت تمام

شفیع الورٰی

امام الانبیاء

فخر کرام

رہنمائے تمام

الجامع الجمال

احسن الخصال

شہر یار ارم

تاجدار حرم

شفیعِ روزِ جزا

سید دوسرا

آقا محمد مصطفیٰ ﷺ

کے مقام محبوبیت کو آنے والی تمام مخلوقات پر ظاہر فرمانا چاہا......تو لامکاں میں ایک محفل حسیں کا اہتمام فرمایا......اور اس بے مثال محفل کا عنوان بھی میلاد مصطفیٰ ﷺ تھا......ذکر مصطفیٰ ﷺ تھا......عظمت مصطفیٰ ﷺ تھا......آن مصطفیٰ ﷺ تھا......شانِ مصطفیٰ ﷺ تھا......یادِ مصطفیٰ ﷺ تھا......میلادِ مصطفیٰ ﷺ تھا......اس بے مثال محفل میں صدارت خدا کی ہو رہی تھی اور نعت مصطفیٰ ﷺ کی ہو رہی تھی......اس محفل پاک کا ذکر امیر خسرو نے کیا......کہ!

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد ﷺ شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

بندہ نواز عالم!

سبھی لکھنے والے شاعر جو میرے آقا ﷺ کی ثنا لکھتے ہیں......الحمدللہ سب ہی پیارا لکھتے ہیں......اچھا لکھتے ہیں......آج کے دور میں نعت خیر الانام ﷺ کی نعت

لکھنے والے تمام شعراء کیلئے میں دعا گو ہوں...... کہ اللہ ان کے حسن تحریر میں مزید نکھار پیدا فرمائے ......اور ان کے قلم کو عزتوں اور برکتوں سے نوازے، لیکن میں ایک بات عرض کر دینا ضروری جانتا ہوں...... کہ یہ ثناء خوان جہاں نئے شعراء کے کلام پڑھتے ہیں...... رباعی پر رباعی پڑھتے ہیں قطعہ پر قطعہ پڑھتے ہیں......ان کی خدمت میں میری عاجزانہ گزارش ہے کہ اپنے بزرگوں سلف صالحین کا کلام بھی پڑھا کریں......وہ اس لئے کہ وہ لوگ جب نعت لکھتے تھے تو رخ مصطفیٰ ﷺ ان کاملین کے پیش نظر ہوتا تھا......مثلاً آپ حضرات!

یا صاحب الجمال یا سید البشر
من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پڑھ کر دیکھ لیجئے ......اور امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام قصیدہ بردہ شریف

محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب و من عجم

ایک نظر پڑھ کر دیکھ لیجئے اور امام الشعراء خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

محمد ﷺ محمد ﷺ پکیندے گزر گی

دیوان خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ پڑھ کر دیکھ لیجئے اور حضرت سید پیر مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں

محبت کی نظر سے پڑھ کر دیکھ لیجئے...... میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے عرض کیا کہ ان بزرگوں کا نعت سرور کائنات ﷺ لکھنے کا انداز ہی جدا تھا...... کیونکہ ان کے پیش نظر جلوہ سید کائنات ﷺ تھا...... اور یہی وجہ ہے...... کہ ان کی لکھی ہوئی نعتوں کا ایک ایک لفظ آج بھی زندہ ہے...... مثال کے طور پر تاجدار گولڑہ پیر مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی نعت

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء

گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں

اب بھی اگر سنی جاتی ہے...... یقین جانیئے آپ خود بھی محسوس کرتے ہوں گے...... کہ آج پہلی مرتبہ ہی یہ نعت پاک سن رہے ہیں...... میں ایک مرتبہ پھر ثنا خوان حضرات کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں... کہ بزرگوں کے کلام ضرور پڑھا کریں

بحرحال بندہ نواز عالم!

اب میں شہر فیصل آباد سے تعلق رکھنے والے ایک نعت خوان کو آپ حضرات کے سامنے نعت سرور کونین ﷺ سنانے کیلئے پیش کر رہا ہوں...... انشاء اللہ اگر آپ نے اپنی توجہ نعت کے اشعار کے ایک ایک مصرعے کی طرف رکھی تو یہ نعت خوان محفل کو جگمگا دے گا اپنی سریلی آواز سے بھی اور اپنے سوز و گداز سے بھی...... تو تشریف لاتے ہیں

محترم عطاء المصطفیٰ قادری صاحب

بندہ نواز عالم!

بات پھر اسی ایمان کے مرکز ومحور کی طرف لوٹ گی..... کہ!

محمد ﷺ محمد ﷺ پکیند ے گزر گی

محمد ﷺ میرے کریم آقا کا اسم پاک ہے ..... بعد از اسم الٰہی یہی واحد مبارک اسم ہے..... جو کائنات کی ہر ہر شے کے سامنے متعارف ہو چکا ہے..... یعنی یہ اسم محمد ﷺ وہ پاک اور عظمتوں کا حامل اسم پاک ہے..... کہ جس کا تعارف یوں بھی ہو سکتا ہے..... کہ!

نام نامی جس کا جبینِ عرش پر مرقوم ہے
فرش تا عرش جس کی عظمتوں کی دھوم ہے

اب اس کے بعد کوئی بھی کہہ سکتا ہے..... کہ سدیدی صاحب

دھوم تو ...... کائنات کے حسن کی بھی بہت ہے
دھوم تو ...... رنگینیوں کی پھبن کی بھی بہت ہے
دھوم تو ...... جہاں کی زیبائیوں کی بھی بہت ہے
دھوم تو ...... رعنائیوں کی معصومیت کی بھی بہت ہے
دھوم تو ...... نکھار آسمانی کی بھی بہت ہے
دھوم تو ...... علم انسانی کی بھی بہت ہے
دھوم تو ...... ہواؤں کی جاودانی کی بھی بہت ہے
دھوم تو ...... نعمائے ربانی کی بھی بہت ہے
دھوم تو ...... صحراؤں کی خاموشی کی بھی بہت ہے
دھوم تو ...... سمندری لہروں کی سرگرداں کی بھی بہت ہے
دھوم تو ...... لوح و قلم کی بھی بہت ہے
دھوم تو ...... آدم و اولادِ آدم کی بھی بہت ہے

مگر حقیقت جانیے ......کہ!

قدرت کے ہر عظیم شہکار میں سے ہر سو سب سے زیادہ دھوم اسم محمد ﷺ کی تھی

......اور ہے......اور رہے گی......یہ اسی دھوم والے اسم گرامی کی شان ہے......کہ!

وصلی اللہ علی نور کزو شد نور ہا پیدا
زمیں از حب اوساکن فلک در عشق اوشیدا

اور!

گر نام محمد را نیا ورد شفیع آدم
آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

اور ادھر!

تشہد میں دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے
اذان میں دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے
کلمے میں دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے
درود میں دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے
دعا میں دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے
آیات میں دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے
زبور میں دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے
انجیل میں دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے
تورات میں دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے
قرآن میں دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے
بیت اللہ میں دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے
حوروں کی جبینوں میں دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے
افلاک کے سینوں پہ دیکھیں ...... تو اسم محمد ﷺ چمکتا نظر آئے

بندہ نواز عالم!

سرکار مدینہ ﷺ کی ثناخوانی میں زندگی کے لیل و نہار گزارنے والے حقیقی مبارکباد کے مستحق ہیں...... زندگی جب تک وفا کرے مدحت مصطفیٰ ﷺ کی محفلیں یوں ہی محبت و عقیدت کے ساتھ منعقد کرتے رہیں...... زندگی کا ایک یہ مشن بنالیں کہ جہاں بھی وقت ملے...... موقعہ ملے...... وہاں ہی بزم ذکر مصطفیٰ ﷺ کا پرچم گاڑ دیا جائے...... اس لئے کہ مدحت حبیب کبریا ﷺ ایسا کام ہے جو خود خداوند دو عالم کا کام ہے اور ذکر حبیب ﷺ میں خدا ہمارے ساتھ شریک ہے...... ہمارا یہ ایمان ہے کہ خداوند دو عالم کا کوئی شریک نہیں لیکن ذکر سرکار ﷺ میں تو وہ بھی شریک ہے جو ہمارے ایمان کے مطابق وحدہٗ لاشریک ہے...... اور آج محفل کے اشتہار میں جتنے بھی نام دیئے گئے ہیں اللہ کے فضل و کرم سے تمام کے تمام پڑھنے والے خوش زبان، خوش الحان، خوش خو اور خوش گلو ثناءخوان ہیں...... اور تقریباً تمام ہی تشریف لا چکے ہیں...... انشاءاللہ میں کوشش کروں گا کہ وقت کے مطابق ہی سب کو پڑھایا جائے...... اور آپ حضرات کو کوئی کسی قسم کی تکلیف بھی نہ ہو...... اور محفل مصطفیٰ ﷺ اپنے حسن اختتام کو پہنچ جائے...... آپ حضرات نے دیکھا کہ موسم بڑا عجیب و غریب ہوتا جارہا ہے نہ جانے کب یہ محبوب کی بارگاہ سے رم جھم کا تحفہ ہمارے گناہ دھونے کیلئے لے آئے...... لہٰذا موسم کا کوئی اعتبار نہیں ہم کوشش کریں گے کہ موسم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مدحت مصطفیٰ ﷺ کا سلسلہ جاری رکھیں...... اصل میں موسم کو اپنے اس حسین جوبن پر آنے کی دعوت بھی آپ لوگوں نے اشتہار کے ذریعے سے ہی دی

ہے..... جیسے کہ اشتہار پر لکھا تھا کہ عظیم الشان محفل نعت جہاں مسلسل انوار و تجلیات کی بارش ہوگی..... اور اب خداوند دو عالم کو آپ کی اس خواہش پر رحم آیا اس کریم نے کرم فرمایا اور فرشتوں کو حکم صادر فرمایا..... کہ میرے نبی ﷺ کا ذکر پاک ہو رہا ہے وہاں پر تلاوت آیات قرآنی بھی ہوگی اور میرے حبیب ﷺ کی ثنا خوانی بھی ہوگی اور اے فرشتو! جاؤ تم بھی وہاں جا کر بیٹھ جاؤ اور بادلو تم اہل محفل پر چھا جاؤ اور جب وقت آئے تو ہلکی سی رم جھم کا ترانہ بھی الاپتے رہنا..... تو اب میرے خیال میں رم جھم کی بات کو رم جھم تک ہی رہنا چاہیے کہیں سے چھما چھم بارش کی طرف نہ چلی جائے..... تو اب مدحت مصطفیٰ ﷺ کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں

محترم عرفان قادری صاحب

عرفان کی ''ع'' عشق رسالت مآب ﷺ کی عکاسی کرنے والی ہے..... اور ''ر'' رحمت عالم ﷺ کی طلب گار ہے..... ''ف'' فانی ہے محبت سرکار ﷺ میں ''الف'' حسن نعت کا اظہار کر رہا ہے..... اور ''ن'' نورانیت سرکار ﷺ کے گن گانے والا نون ہے..... تو تشریف لاتے ہیں محترم عرفان قادری صاحب

بندہ نواز عالم!

ابھی محترم ثناء خوان نے جو کچھ بھی پڑھا..... واقعی ہی سچی بات کہ بہت اچھا پڑھا..... پڑھنے والے ثنا خوان نے بڑے عمدہ اور بڑے احسن سلیقے کیساتھ..... اچھے انداز کیساتھ، بلکہ بہترین انداز کیساتھ ہدیہ نعت پیش کیا..... الحمد للہ بڑی دیر کے بعد بڑا کیف، بڑا سرور آیا..... یقیناً ضرور آیا..... دوران نعت میں نے وہ کام بھی کیا جو اکثر میرے قریبی دوست احباب مجھے کہتے رہتے ہیں..... کہ سدیدی صاحب یہ آپ

کس طرح چیک کر لیتے ہیں کہ نعت خواں کسی گانے کی طرز اختیار کیے ہوئے ہے یا یہ بنائی گی طرز اس کی اپنی ذاتی وضع کردہ ہے؟...... بحرحال ابھی آپ حضرات نے جو نعت رسول ﷺ سماعت فرمائی ...... میں نے دیکھا کہ نعت خوان سے اس میں کوئی لغزش نہیں ہونے پائی اور آپ حضرات نے بھی یہ نوٹ کیا ہوگا کہ دوران نعت ادب و آداب کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے...... بحرحال یہ باتیں تو بڑتی جائیں گی جتنا بڑھاؤ گے کیونکہ میں تو بنجارہ ہوں لفظوں کا اور جب میں کوئی بات کرنے کیلئے کوئی بات سمجھانے کیلئے الفاظ کی آغوش میں چلا جاتا ہوں تو آپ حضرات نے اکثر دیکھا ہوگا...... کہ بہت دور نکل جاتا ہوں...... اسی وجہ سے اکثر دوستوں سے تکرار ہوتی ہے کہ سدیدی صاحب جتنا پڑھنا چاہیں پڑھیں...... جیسے پڑھنا چاہیں پڑھیں...... لیکن یہ خیال رکھنا کہ پڑھتے ہوئے، کچھ کہتے ہوئے، کچھ سمجھاتے ہوئے ذرا قریب قریب ہی رہنا اگر آپ دور نکل گے تو ساری رات، ساری محفل آج دور کے لفظوں کی نظر ہو جائے گی ...... کیونکہ ظاہر ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کرم سے جب پڑھنے پہ آؤں گا ......تو "الف" کو الفت سرکار مدینہ کہوں گا...... "ب" کو سید کائنات ﷺ کی بعثت مبارکہ سے منسوب کرونگا...... "ت" کو تاجدار حرم کی تنویر کہوں گا...... اور "ث" کو ثاقب کائنات کی ثناء ثابت کروں گا...... "ج" کو جنت کے وارث کی جناب میں پیش کردوں گا...... اور "ح" کو حبیب خدا ﷺ کی حمد و ثناء کرنے والی کہوں گا...... "خ" خیر الوری ﷺ کے خدوخال کی توصیف کرنے والی کہوں گا...... "د" کو دارین کو دو جہاں کی نعمتیں دینے والے دکھیوں کے حاجت روا کے دربار میں پیش کردوں گا

بحر حال بندہ نواز عالم!

بات بھی بات سے ملتی ہوئی......اور الفاظ الفاظ کے دامن پکڑتے ہوئے ......پھر کہیں دور جا کے بسیرا کرنے والے تھے......لیکن مجھے پھر ایک مرتبہ کچھ دیر پہلے کیا ہوا اعلان یاد آ گیا کہ اب آخر میں صرف تین نعت خوان باقی اسٹیج پر بیٹھے مجھے دیکھ رہے ہیں کہ سدیدیؔ صاحب ہماری حاضری لگوا دیں تو پھر ہمیں بھی یقین آئے کہ ہم ہی سدیدیؔ صاحب کو نہیں دیکھ رہے بلکہ سدیدیؔ صاحب بھی ہمیں دیکھ رہے ہیں...... تو اب دعوت نعت دینا چاہتا ہوں......محترم الحاج محمد یوسف میمن صاحب کو

جناب بندہ!

ویسے تو سرکار ﷺ کے تمام ثنا خوان جو اسٹیج پر بیٹھے ہیں......میرے لئے تمام ہی لائق احترام ہیں، قابل قدر ہیں......حضور ﷺ کے ثناء خوان ہیں اور اسی لئے میرے سر کا تاج ہیں......لیکن محمد یوسف میمن نعت کی فنی رموز سے بھی واقف ہیں ......یقین جانیئے کہ یہ کبھی بھی زیر کو زبر نہیں ہونے دیتے اور زبر کو زیر نہیں ہونے دیتے ......اس لئے کہ میمنؔ صاحب اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ زیر کو زبر اور زبر کو زیر پڑھنے سے معاملہ ہی کچھ اور ہو جاتا ہے اور ثواب کی بجائے عذاب کا نزول ہو جاتا ہے اس لئے نعت سرور کونین ﷺ میں الفاظ کا آداب کا بڑا خیال رکھنا چاہئے......اور دیکھیں کیسی بات ہے کہ یہ جو رباعیاں پڑھتے ہیں ان کا تعلق نعت سے ہوتا ہے اور دوسرے نعت خوان میں نے اکثر دیکھے ہیں جو دوران نعت کبھی مشرق کو نکل جاتے ہیں اور کبھی مغرب کو نکل جاتے ہیں......ہوتی تو وہ بھی نعت حبیب خدا ﷺ ہے......لیکن

یاد رکھئے کہ وہ خطاب نہیں ہوتا......اور خطابت ہو تو حسن قائم نہیں ہوتا......اور اگر حسن قائم نہ ہو تو محفل میں جوش نہیں ہوتا......اور جب محفل میں جوش نہیں رہتا تو پھر مدینے جانے کا ہوش نہیں رہتا......مگر اللہ کے فضل و کرم سے محمد یوسف میمن صاحب میں یہ تمام کمالات موجود ہیں جب یوسف، یوسف بار بار، زبان پر آتا ہے......تو حسن یوسف کی بات یاد آتی ہے اور حسن ہے ہی یوسف کے ساتھ، ایسا یوسف علیہ السلام کا حسن کہ جس کو زنانِ مصر دیکھ لیں تو انگلیاں کاٹ ڈالیں......مگر یہ جو نعت خوان یوسف میمن ہے ......یہ محمد ﷺ کا یوسف ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے یوسف ہوتے ہی وہ ہیں جو نام مصطفیٰ ﷺ پر سر کو کٹاتے ہیں......اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہ محمد یوسف جو ہیں یہ میمن بھی ہیں اور جب ان کے نام کے ساتھ میمن کی دو میمیں آگئیں تو ان کو صاحب بنا گئیں ......وہ اس لئے کہ جس کے نام میں دو میمین آجاتی ہیں سرکار ﷺ کے اسم محمد ﷺ کی دو میموں کا صدقہ اس نام کو مقدس اور صاحب عزت بنا دیتی ہیں......اور یوں سمجھ لیجئے کہ یہ کسی مردِ پیرہن کی بات ہے......یا یوں کہہ لیجئے کہ یہ کسی مردِ مومن کے تن کی بات ہے یا یوں بھی ہوسکتا ہے کہ یہ کسی مومن کے من کی بات ہے اور من میں، میں کی بات ہے اور میں میں من کی بات ہے، اور اس وقت تو معاملہ ہی جدا ہے کہ ہم سب کے من میں جناب محمد یوسف میمن کی بات ہے......تو میں میمن صاحب سے گزارش کروں گا......کہ مائیک پر تشریف لائیں......مدحت مصطفیٰ ﷺ پیش فرمائیں

جناب الحاج محمد یوسف میمن صاحب

بندہ نواز عالم!

میں وحدت خدا اور عظمت مصطفیٰ ﷺ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ابھی میں خود کو اس بولنے اور الفاظ کو تولنے کی راہ میں...... ایک ادنیٰ سا طالب علم سمجھتا ہوں...... یہ تو آپ ﷺ کی نگاہ کرم کا فیضان ہے کہ جب کوئی مدح سرا آپ ﷺ کی مدحت کرتے ہوئے آپ ﷺ کے قدموں میں حاضر ہو جاتا ہے تو اس کو حاضر ہوتے ہی انعامات سے نوازا جاتا ہے...... محفل میں پڑھنے والے کی زبان پر جس گھڑی نام مصطفیٰ ﷺ آتا ہے تو فوراً خدا کی طرف سے اس بندے کیلئے عزت و تکریم کا تحفہ آتا ہے...... ابھی قبلہ سید معین گیلانی شاہ صاحب نے ایک مرتبہ پھر اپنی محبت کی انتہا کر دی...... ادائے محبانہ ادا کر دی، میں اس گھڑی قبلہ شاہ صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ جنہوں نے مجھے پھر اس مقام پر لا کر کھڑا کر دیا...... بے شک یہ مقام، یہ عزت، یہ شفقت، قابل فخر ہے کہ کوئی تو اپنے دوستوں کی طرف سے:

عزتوں سے نوازا جائے
محبتوں سے نوازا جائے
عقیدتوں سے نوازا جائے
شفقتوں سے نوازا جائے
اخلاق سے نوازا جائے
اخلاص سے نوازا جائے
عنایت سے نوازا جائے
لطافت سے نوازا جائے

اور آج ہمارے دوستوں نے تو انتہا کر دی..... ادھر مجھے تخت پر بیٹھا کر سر پر تاج پہنا دیا اور یقین جانیئے کہ جب مجھے تاج پہنا کر اس تخت پر بٹھایا گیا تو اس گھڑی میں، دل ہی دل میں..... تصور ہی تصور میں..... خیالات کے بحر میں ڈوب کر یہ سوچ رہا تھا کہ حضور ﷺ کے ثنا خوان کو عزت و اکرام، انعامات و عنایات سے نوازنا یہ بھی تو کسی کی سنت ہو گی..... آخر کار میں اسی سوچ کو اپنے خیالات کی زینت بناتے ہوئے تاریخ کے اوراق پر نظر ڈالی تو تاریخ کی گرہ میرے سامنے کھل گی کہ جب میں نے تاریخ کے اوراق کو پلٹنا شروع کیا تو خیالات میں گم..... میں مسجد نبوی شریف میں پہنچ گیا..... اور ادھر تو منظر حسین تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماع دلنشیں تھا..... محبوب ﷺ تشریف فرما ہیں..... محمد ﷺ کی بندہ نواز نگاہیں کبھی شرقن گھومتی ہیں..... کبھی غربن گھومتی ہیں..... کبھی شمالاً گھومتی ہیں..... اور کبھی جنوباً گھومتی ہیں..... یوں محسوس ہوتا ہے..... کہ آج!

محبوب کی نظریں کسی محبّ کو ڈھونڈتی ہیں
مولا کی نظریں کسی خاص بندے کو ڈھونڈتی ہیں
مرشد کی نظریں کسی مرید کو ڈھونڈتی ہیں
سخی کی نظریں کسی سائل کو ڈھونڈتی ہیں
عرش نشیں کی نظریں کسی فرش نشیں کو ڈھونڈتی ہیں
ممدوح کی نظریں کسی مدح سراء کو ڈھونڈتی ہیں

نگاہ نبی ﷺ رکتی ہے ایک چہرے پر..... وہ چہرہ نگاہ نبی ﷺ کی برکت سے جگمگانے لگتا ہے، کیونکہ! نگاہ مصطفیٰ ﷺ نے مسجد نبوی شریف میں موجود تمام صحابہ

کرام کے چہروں کو چوما...... مگر نگاہ کرم ایک ذات حسان رضی اللہ عنہ پر رک گی...... یعنی کہ صاحب قرآن ﷺ کی نگاہ کرم اپنے ایک ثنا خوان پر رک گئی ...... اور وہ ثناء خواں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے...... میرے کریم آقا ﷺ نے اپنی!

عطاؤں کا تاج

بندہ نوازیوں کا تاج

بندہ پروری کا تاج

سکندری کا تاج

عنایتوں کا تاج

نوازشوں کا تاج

محبتوں کا تاج

شفقتوں کا تاج

خوش بیانی کا تاج

ثنا خوانی کا تاج

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سر پر سجا کر...... نعت پاک سنانے کا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو شرف عطا فرمایا...... اور آج کی محفل میں بھی، حضور ﷺ کے غلاموں نے اپنے آقا ﷺ کی، اپنے ثنا خوان کو نوازنے والی سنت کو ادا کرتے ہو...... مجھے بھی مدحت مصطفیٰ ﷺ کے صدقے میں حضور ﷺ کا ایک ادنی سا ثنا خوان ہونے کے واسطے سے تاج پہنا کر تخت پر بٹھایا...... لہٰذا میں آپ تمام اراکین بزم غلامان رسول کا مشکور ہوں...... اب وقت سے وفا کرتے ہوئے اور رسم محبت ادا

کرتے ہوئے ...... ایک مرتبہ یوں بھی کہہ لیجئے کہ سنت حسان رضی اللہ عنہ ادا کرتے ہوئے ...... میں چند اشعار پیش کروں گا، کیونکہ میرے ساتھ میرے محسن، میرے دوست، جناب محترم محمد حسین اعظمی صاحب موجود ہیں...... ہیں یہ بھی شاعر اور میں بھی شاعر ...... انہوں نے اپنی اجنبیت کو ختم کرنے کیلئے اپنے ساتھ تخلص اعظمی لگا لیا ہے...... اور میں نے بھی اپنے ساتھ تخلص سدیدیؔ لگا لیا ہے...... انہی کی فرمائش پر صرف چند اشعار پیش کرنا چاہوں گا...... کہ!

تخلیق کا عنوان ہیں سرکار دو عالم ﷺ
توحید کا ارمان ہیں سرکار دو عالم ﷺ
ذات ان کی سراپائے کرم آیۂ رحمت
سرمایۂ ایمان ہیں سرکار دو عالم ﷺ
خاموشی میں اسرار رسالت کے نگہبان
گفتار میں قرآن ہیں سرکار دو عالم ﷺ

اور یہ کلام غالباً محمد علی ظہوریؔ نے لکھا ہے...... کہ!

نگاہیں رہ میں بچھا دو کہ آپ آئے ہیں
دلوں کو فرش بنا دو کہ آپ آئے ہیں
بتانِ کعبہ ولادت کا سن کے بول اٹھے
سرِ نیاز جھکا دو کہ آپ آئے ہیں
ظہوریؔ قبر میں منکر نکیر یوں بولے
نبی کی نعت سنا دو کہ آپ آئے ہیں

اگر ذوق ہوتو مزید سنیئے......کہ!

مدحت محبوب میں آیات قرآن کا نزول
اس سے بڑھ کر اور کیا ہو عظمت نعت رسول
میں تہی دامن ظہوری پیش کیا تحفہ کروں؟
نذر اوصاف نبی ہیں چند یہ شعروں کے پھول

اور اسی طرح تحت اللفظ میں ہی پڑھوں گا......کہ!

معراج میں جبرائیل سے تھے پوچھتے شاہ امم
تو نے تو دیکھا ہے جہاں بتاؤ تو کیسے ہیں ہم
کہنے لگے روح الامیں اے مہ جبیں حق کی قسم
آفا قہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

اور پھر اسی طرح آگے......آیئے!

اللہ کے محبوب سے کسی کو مجال ہمسری
حق نے کی ہے عطا سب سروروں کی سروری
آپ ﷺ پر ہے ختم سب پیغمبروں کی پیغمبری
تو از پری چابک تری واز برگ گل نازک تری
ہر چیز و صفت میکنم حقا عجائب دلبری

بندہ نواز عالم!

میں مدحت مصطفیٰ ﷺ کی محفل میں محترم المقام قبلہ سید غلام معین گیلانی صاحب کا تیسری مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں......اور شکریہ ادا کرنے کے بعد پھر اپنی ڈیوٹی وہیں سے شروع کرتا ہوں......قبلہ پیر صاحب کو بار بار خوش آمدید اس لئے پیش کرتا ہوں کہ میں چشتی ہوں اور خاندان قبلہ غلام معین گیلانی کا ملنگ ہوں...... خادم ہوں، مرید ہوں......اسی لئے جہاں تک آج کی اس محفل میں میرے رک رک کے بولنے، ٹھہر ٹھہر کے لب کشائی کرنے کا معاملہ ہے اس کی ایک وجہ آج کی محفل میں یہ بھی ہے کہ میں حضرت قبلہ پیر صاحب کے سامنے زیادہ سے زیادہ خاموش رہنے کو ہی ترجیح دیتا ہوں......حضرت کے سامنے اکثر میری الفاظی اور زبان دانی میرا ساتھ چھوڑ جاتی ہے......اور اب اس نشست کے آخری ثنا خوان، وہ محفل میں آنے کے حوالے سے بھی آخری نعت خوان ہیں اور محفل میں آ کے نعت پڑھنے کے حوالے سے بھی آخری نعت خوان ہیں...... جناب صاحبزادہ رضا صاحب ابھی میں چند باتیں اگر عرض کر دوں تو براہ مہربانی فرما کر برا محسوس نہ کیجئے گا، کیونکہ آج کی محفل میں نقابت کچھ تو بلواسطہ ہو رہی ہے اور کچھ بلاواسطہ ہو رہی ہے......انہی الفاظ کے ساتھ آپ حضرات کے سامنے تشریف لاتے ہیں...... محترم صاحبزادہ رضا صاحب...... یہ ایسی شخصیت ہیں کہ جو صرف اور صرف محفل میں نعت پڑھتے ہوئے خود کو نعت تک محدود رکھتے ہیں......انہوں نے کبھی بھی رباعیات اور قطعوں کا سہارا نہیں لیا......اور کبھی انہوں نے نعت رسول عربی ﷺ کسی گانے کی دھن میں نہیں پڑھی......تو مائیک پر تشریف لاتے ہیں

صاحبزادہ رضا صاحب

بندہ نواز عالم!

جس طرح کسی بھی بات کو غور کے ساتھ بات سمجھ کر بیان کیا جائے تو اس بات کا سننے والا جب ہی اس کا صحیح معنیٰ سمجھ پاتا ہے...... بات اگر احتیاط سے کی جائے تو اس کا مفہوم سمجھ آتا ہے اور ضرور آتا ہے...... اسی طرح اگر نعت کو نعت نبی ﷺ سمجھ کر صحیح تلفظ کیساتھ، ادب و آداب کیساتھ پڑھا جائے تو یقیناً سننے والے کو پڑھنے والے کو سرور آتا ہے...... ابھی نعت پڑھی گی...... اور نعت ہی نعت میں معراج مصطفیٰ ﷺ کی بات بھی چھڑ گئی...... جب صاحبزادہ صاحب...... معراج مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے حسیں اشعار پڑھ رہے تھے تو...... اس گھڑی میں چشم تصور سے دیکھ رہا تھا کہ حضرت ام ہانی کا گھر ہے...... نازوں بنا بستر ہے...... میرے نبی ﷺ آرام فرما رہے ہیں...... چہرے پر مسکراہٹ ہے...... اور تلوؤں سے نور نکل رہا ہے جو سارے گھر کو روشن کر رہا ہے...... حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے حبیب کبریا ﷺ کو سویا ہوا پاتے ہیں...... جبرائیل علیہ السلام کی نگاہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے چہرے کی تلاوت کرتی ہے...... اب اس سوچ میں ہیں کہ محبوب دو عالم ﷺ کو جگاؤں کیسے؟ حکم الٰہی سناؤں کیسے؟ رب نے جبرائیل کو آگاہ کیا کہ تیرے ان کافوری ہونٹوں کی معراج یہی ہے کہ تو حبیب کبریا ﷺ کے نورانی پاؤں مبارک کو بوسہ دے...... چنانچہ بوسہ دیا گیا...... سرکار ﷺ بیدار ہوتے ہیں...... جبرائیل علیہ السلام محو دیدار ہوتے ہیں...... جبرائیل علیہ السلام سلام پیش کرنے کے بعد حکم الٰہی سناتے ہیں...... کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے رب نے آپ ﷺ کو عرش پر بلایا ہے

رکی ہے وقت کی رفتار بھی شب معراج
نبی کی دید کی خاطر یہ اہتمام ہوا
ظہوریؔ دست طلب کس لئے دراز کروں
مری زباں کا وظیفہ نبی ﷺ کا نام ہوا

حضرات گرامی!

لوگ کہتے ہیں کہ نعت گو نعت ہی ہوتی ہے چاہئے کسی بھی وزن کا کلام پڑھا جائے، کسی بھی شاعر کا کلام پڑھا جائے...... کسی بھی موضوع سے وابستہ کلام پڑھا جائے...... کسی بھی دھن میں نعتیہ کلام پڑھا جائے...... اس بات میں کسی قسم کی کوئی بھی پابندی نہیں ہونی چاہئے...... لیکن میرے چشتیانہ انداز نے مجھے تنگ کر رکھا ہے کہ میں صورت و سیرت اور سر کے ساتھ نعت سننا پسند کرتا ہوں

بندہ نواز عالم!

آج کی یہ محفل تو پوری ہوئی...... سلام بر ذات مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ...... تو اب میں قبلہ شاہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں مائیک پر اور آج ہمیں اپنی دعاؤں سے نوازیں اور یاد رکھیے گا کہ گولڑے والوں کے ہاتھ جب اٹھتے ہیں دعا کیلئے تو خالی واپس نہیں آتے...... انشاءاللہ ہماری ساری جائز اور نیک مرادیں پوری ہو گئیں اور یقیناً ہوں گیں...... کیونکہ مدحت مصطفیٰ ﷺ کی محفل کی برکت یہ ہے

کہ یہاں آنے والے مانگتے چلے جاتے ہیں اور خدا دیتا چلا جاتا ہے......اب خود پر رشک کرو......کہ!

مقدر کو مرے بخشی گی رحمت کی تابانی
مرے حصے میں آئی ہے محمد ﷺ کی ثناخوانی

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

صدق اللّٰه العظیم

ان اللّٰه و ملئکة یصلون علی النبی یایها الذین امنو
صلو علیه وسلمو تسلیمًا

یاصاحب الجمالِ ویاسید البشر
من وجهك المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقه
بعداز خدا بزرگ توئی قصه مختصر

حضرات گرامی!

آج تقریباً چار سال کے عرصے کے بعد پھر ایک مرتبہ سرکار مدینہ ﷺ کی محفل میں حاضر ہو کر مدحت مصطفیٰ ﷺ میں کچھ لب کشائی کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے...... لاہور شہر داتا کی نگری میں بسنے والے خوش نصیب کافی حد تک ادب سے لگاؤ رکھتے ہیں...... اچھا سنتے ہیں...... اچھا سناتے ہیں...... اچھا لکھتے ہیں اور اچھا

پڑھتے ہیں میں آپ کو قطعاً یہ نہیں کہوں گا...... کہ میں اس لئے بھی زیادہ توجہ سے سنا جانے کا حقدار ہوں کہ میں کراچی سے آیا ہوں......نہیں ایسی تو انشاء اللہ کوئی بات نہیں ہوگی ویسے بھی اب تو مہینوں کا سفر دنوں میں آ گیا ہے......اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں آچکا ہے......آپ حضرات میری عادت کا، میرے مزاج کا علم رکھتے ہیں...... کہ میں محفل نعت سرکار ﷺ میں محفل کی مقصود گفتگو سے ہٹ کر گفتگو کرنے کو اچھا نہیں جانتا...... کیونکہ محفل کی برکت تبھی حاصل ہوگی کہ جب محفل ﷺ میں بیٹھ کر...... محفل کی بات ہو یا پھر محفل والے کی بات ہو...... جب ایسا ذہن بن جائے، ایسا ماحول بن جائے تو پھر کیا ہوتا ہے؟ جسم و جاں اور قلب روح کو

بہار سے زیادہ شادابی ملتی ہے
چاندی سے زیادہ سفیدی ملتی ہے
گلاب سے زیادہ شگفتگی ملتی ہے
چٹان سے زیادہ مضبوطی ملتی ہے

حضور ﷺ کی محفل میں آ کر محبت سے بیٹھنے والے......عقیدت سے پڑھنے والے کو پھر اپنی زبان سے ادا ہونے والے ہر ہر حرف سے......شہد سے زیادہ مٹھاس حاصل ہوتی ہے

بحر حال عزیزان گرامی!

دعا تو پل پل یہی ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں ثنائے مصطفیٰ ﷺ کرتے ہوئے ہی پیغام اجل بھیجئے......جو میری بات سے اتفاق کرتے ہیں وہ سبھی کہہ دیں......آمین!

تلاوت قرآن ہر ذکر کی مجلس میں ایک کنجی کی اہمیت رکھتی ہے......تو سلسلہ نعت سرور کونین ﷺ شروع کرنے سے پہلے تشریف لاتے ہیں......محترم المقام قاری

محمد عباس رضوی صاحب جن کا تعلق لاہور سے ہے، یعنی داتا کی نگری سے ہے......
اللہ ان کی یہ نسبت اور قربت سلامت رکھے...... آپ حضرات سروں کو ڈھانپ کر......
نظروں کو جھکا کر، سماعتوں کو سراسر ہشیار بنا کر...... تلاوت صحیفہ بے عیب، کلام لاریب
سماعت فرمائیں...... مائیک پر تشریف لاتے ہیں

محترم قاری محمد عباس رضوی صاحب

حضرات گرامی!

اس رنگ سے اب مدح رسول دوسراء ہوا
انداز جدا ہو ، لہجہ جدا، فکر جدا ہو
قرآن کے الفاظ ہوں اور فکر رضا ہو
لہجے میں محمد ﷺ کے خدا بول رہا ہو
اور اس شخص کا انجام نہ جانیئے کیا ہو
جو شخص محمد ﷺ کی نگاہوں سے گرا ہو
اخلاص ہو ، الفت ہو، محبت ہو، وفا ہو
اوصاف یہ جب ہوں تو محمد ﷺ کا گدا ہو

اور!

اس واسطے جنت کو خداوند نے بنایا
کہ یہ بھی میرے محبوب کی نعتوں کا صلہ ہو

محترم احباب دیکھئے...... کہ!

سید دو جہان، امام مرسلاں، باعث تخلیق دو جہاں، صاحب قرآن، محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدح سرائی تو سب ہی کرتے ہیں...... کہیں انبیاء کرام کر رہے

ہیں...... بعداز انبیاء کرام، صحابہ کرامؓ کر رہے ہیں...... بعداز صحابہ کرام، تابعین کرام کر رہے ہیں...... بعداز تابعین کرام تبع تابعین کرام کر رہے ہیں...... اور بعداز تبع تابعین کرام آئمہ کرام کر رہے ہیں...... بعداز آئمہ کرام اولیاء کرام کر رہے ہیں...... بعداز اولیاء کرام علماء کرام کر رہے ہیں...... اور بعداس کے ہم جیسے حضور ﷺ کے غلام محفل نعت کا حسین ماحول بنا کر مدحت حبیب کبریا ﷺ کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں مگر دیکھئے...... کہ!

1- مفسرین و محدثین، واعظمین و مقررین نے سرکار ﷺ کی مدح سرائی کی تو ...... انداز جدا، لہجہ جدا، فکر جدا تھا

2- اولیاء اتقیاء اصفیاء، آئمہ نے سرکار ﷺ کی مدح سرائی کی تو...... انداز جدا، لہجہ جدا، فکر جدا تھا

3- صلحاء علماء شرفاء نے سرکار ﷺ کی مدح سرائی کی تو...... انداز جدا، لہجہ جدا، فکر جدا تھا

4- خطباء نقباء و شعراء وادباء نے سرکار ﷺ کی مدح سرائی کی تو...... انداز جدا، لہجہ جدا، فکر جدا تھا

5- کاملین و عاملین و متعلمین نے سرکار ﷺ کی مدح سرائی کی تو...... انداز جدا، لہجہ جدا، فکر جدا تھا

لیکن جس انداز...... جس لہجے...... جس فکر سے قرآن نے حضور ﷺ کی مدح سرائی کی ہے...... قیامت تک کیلئے...... وہ انداز، وہ لہجہ، وہ فکر جدا ہے...... حضور ﷺ کی شان و عظمت کی انفرادیت قرآن نے پوری طرح بیان کی ہے...... کہ!

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ

یعنی کہ حضور ﷺ کے ذکر سے بہتر...... کسی کا ذکر نہیں

ان ھو الا وحی" یُّوْحٰی

یعنی کہ حضور ﷺ کے فرمان سے بہتر...... کسی کا فرمان نہیں

ماذاغ البصر و ما طغٰی

یعنی کہ حضور ﷺ کی آنکھوں سے بہتر...... کسی کی آنکھ نہیں

و الیل اِذا سَجٰی

یعنی کہ حضور ﷺ کی زلفوں سے بہتر...... کسی کی زلف نہیں

الم نشرح لک صدرک

یعنی کہ حضور ﷺ کے سینے سے بہتر...... کسی کا سینہ نہیں

عَسٰی ان یّبعثک مقام محمودًا

یعنی کہ حضور ﷺ کے مقام سے بہتر...... کسی کا مقام نہیں

یداللّٰہ فوق ایدیھم

یعنی کہ حضور ﷺ کے ہاتھ سے بہتر...... کسی کا ہاتھ نہیں

سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ

یعنی کہ حضور ﷺ کی سیر سے بہتر...... کسی کی سیر نہیں

انااعطینک الکوثر

یعنی کہ حضور ﷺ کی سخاوت سے بہتر...... کسی کی سخاوت نہیں

لااقسم بھذا البلد o وانت حل" بھذا البلد

یعنی کہ حضور ﷺ کے شہر سے بہتر...... کسی کا شہر نہیں

اور......محترم حضرات!

ابھی محفل میں موجود کچھ حضرات نے مجھے ایک فرمائش کی......یعنی ایک کلام پڑھنے کی فرمائش کی......ویسے تو مجھ جیسا گنہگار اس ذات پاک کے اوصاف کیا بیان کرے گا......کہ جس کی توصیف قرآن میں خداوند کریم نے الحمد سے لیکر والناس تک بیان کی ہو......توصیفِ مصطفیٰ ﷺ بیان کرنے والے اس کلام لاریب کا قیامت تک کیلئے پھر اعلان بھی یہ ہو کہ......اس کی مثل ومثال کوئی نہیں ہے

جناب بندہ!

کہاں قرآن کی رفعتیں اور ذکر مصطفیٰ ﷺ کی عظمتیں اور کہاں ہم جیسے گنہگار...... بحرحال یوسف کے خریداروں میں نام لکھوانے والی سعادت ہے یہ بھی......بڑی توجہ......کہ!

مرے خیال و فکر کی عظمت نہ پوچھئے
نعت نبی کی کیا ہے نہایت نہ پوچھئے
نعت رسول سنت رب کریم ہے
اس نعت میں ہے کیسی حلاوت نہ پوچھئے
میں کر رہا ہوں جرأت توصیف مصطفیٰ ﷺ
اس وقت کیا قلب کی حالت نہ پوچھئے

اور مجھ جیسے گنہگار اور نہایت کمزور شخص پر آقا ﷺ کی مدح سرائی کے سبب کتنی عنایتیں ہوئیں......کتنی نوازشیں ہوئیں......کتنی بندہ نوازیاں ہوئیں......ویسے تو ان کا تذکرہ بس میں نہیں......حضور ﷺ کی کرم نوازیوں کا شمار احاطہ شمار سے بہت

بلند ہے...... کیونکہ!

مجھ پر کرم ہوئے ہیں خطاؤں کے باوجود
کیا کیا ہوئی ہے مجھ کو ندامت نہ پوچھئے

اور!

جو سر وہاں جھکا وہ سرفراز ہوگیا
اس بار گاہ قدس کی عظمت نہ پوچھئے

حضرات گرامی!

تمام ثناء خوانوں کی ترجمانی کر رہا ہوں ...... کہ جب سے سید کائنات ﷺ کے در کی نوکری سنبھالی ہے...... جب سے حضور ﷺ کی ثناء لب پہ سجالی ہے...... اور گنبد خضراء کی ہریالی نگاہوں میں بسالی ہے...... اس وقت سے کیفیت یہ ہے...... طبیعت یہ ہے...... حالت یہ ہے...... کہ!

زیارت کی یہ گھر بیٹھے نئی صورت نکالی ہے
مدینے کی حسیں دنیا نگاہوں میں بسا لی ہے
میری حالت نہ پوچھو کہ کس دھن میں رہتا ہوں
میرا سینہ مدینہ ہے مری دنیا نرالی ہے

اور!

ہے دوزخ کیا میرے سرکار کی نظروں سے گر جانا
جسے کہتے ہیں جنت وہ نگاہ لطف عالی ہے

اور یہ مدحت مصطفیٰ ﷺ کا صدقہ ہے......کہ!

میں سائل ہوں گھبرا کے پکارا ہے
آواز یہ آئی ہے یہ شخص ہمارا ہے
ہے یوں تو گناہوں کی فہرست بڑی لیکن
سرکار دو عالم ﷺ کی رحمت کا سہارا ہے
وہ نعمت شاہی کو خاطر میں نہیں لاتا
جس کا شاہ طیبہ کے ٹکڑوں پہ گزارا ہے

حضرات گرامی!

حضور ﷺ کی مدح سرائی کا یہ سلسلہ تو چلتا رہے گا کبھی نثری انداز میں تو کبھی منظوم کلام کی صورت میں...... بہرحال اب نعت سید کائنات ﷺ پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں سید ثناء خوان...... یعنی سید دو عالم ﷺ کی ثنا خوانی، سید ثناء خوان کی زبانی سنیئے......تشریف لاتے ہیں، معروف ثناء خوان

جناب سید منظور الکونین صاحب

محترم حضرات!

بزم تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ ﷺ کی گلی تھی ابھی ابھی
معلوم کر رہے تھے یہ فرشتوں سے جبرائیل
کس نے نبی ﷺ کی نعت پڑھی تھی ابھی ابھی
لو ہو گیا کرم کہ وہ محفل میں آگئے
منکر سے میری شرط لگی تھی ابھی ابھی

ہاں!

بزم تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ ﷺ کی گلی تھی ابھی ابھی

محترم حضرات!

نون، عین اور ت...... ان تین حرفوں سے مل کر ایک لفظ بنا ''نعت'' اور م، ح، م، دال...... ان چار حرفوں سے مل کر ایک نام بنا محمد ﷺ...... تو اس ''نعت'' اور اسم محمد ﷺ کے بارے میں ذرا اپنا تصور واضح کر رہا ہوں...... کہ

میری یہ تجھ سے عرض ہے اے رب کردگار
توفیق دے مجھے کہ میں تا عرصۂ شمار
نعت رسول پاک کیے رکھوں اختیار
میرا یہی طریق ہو میرا یہی شعار
اور یارب یہ التجا ہے...... کہ
محشر میں جب فرشتے عمل تولنے لگیں
نعتیں میرے حساب میں خود بولنے لگیں

تو مزید آپ حضرات کا کچھ وقت لے کر انہی حرفوں کی تشریح کر رہا ہوں...... کہ!

نون سے ہے ''نبی'' عین سے عبدہٗ، ت سے تقی
تین حرفوں سے ہے دل کی پائندگی جان کی رخشندگی حق کی پائندگی
نعت جس نے پڑھی اس کو بخشی گئی اس پہ بارش ہوئی جاوداں زندگی

اور اب اسم محمد ﷺ کی تشریح عرض کر رہا ہوں...... یعنی کہ یوں کہہ لیجئے کہ میم، ح، میم اور دال کی تشریح پوری کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں...... کہ!

میم وہ میم کہ جس پر ہے محبت کا مدار
اور ح وہ ح جس سے ہوا حمد خدا کا اقرار
اور 'میم' جس پہ ملائک کو آتا ہے پیار
اور ''دال'' پہ دین بھی دنیا بھی دل و جاں بھی نثار

اور!

چاند بھی دیکھ کے اس نور کو شرماتا ہے
کوئی نقطہ نہیں بے داغ نظر آتا ہے

اور ہماری تو پوری کائنات ایک ہی حرف پر قائم ہے...... یعنی کہ صرف ''میم'' پر قائم ہے اور اب اگر آپ کو اس کائنات میں جتنے اچھے لفظ ملیں تو اگر ان سب میں ''میم'' شامل ہے تو پھر اس مقدس حرف ''میم'' کی جلوہ فرمائی پر ضرور غور کیجئے...... کہ!

سرکار ﷺ کے اسم گرامی میں مقیم ''میم'' کی تجلیات کہاں کہاں ہیں؟...... دیکھئے...... کہ!

پیغام میں میم ہے
تو ...... پیغمبر میں میم ہے
مقدور میں ہے میم
تو ...... مقدر میں میم ہے
منصور میں ہے میم
تو ...... مظفر میں میم ہے

ملزم میں ہے میم
تو ...... سمندر میں میم ہے
میزان میں ہے میم
تو ...... محشر میں میم ہے
محراب میں ہے میم
تو ...... منبر میں میم ہے
انجم میں گر ہے میم
تو ...... قمر میں میم ہے
ماہ مبیں میں ہے میم
تو ...... منور میں میم ہے
چمن میں گر ہے میم
تو ...... ثمر میں بھی میم ہے
عالم میں گر ہے میم
تو ...... رحمت میں میم ہے
مرکز میں گر ہے میم
تو ...... محبت میں میم ہے
قاسم میں گر ہے میم
تو ...... نعمت میں میم ہے
معراج میں ہے میم

تو ...... مدحت میں میم ہے

مومن میں گر ہے میم

تو ...... ایماں میں میم ہے

مرضی میں گر میم

تو ...... رمضان میں میم ہے

مشفق میں گر ہے میم

تو ...... مہرباں میں میم ہے

مونس میں ہے میم

تو ...... محور میں میم ہے

محترم میں گر ہے میم

تو ...... مکرم میں میم ہے

اعظم میں گر ہے میم

تو ...... معظم میں میم ہے

احرام میں ہے میم

تو ...... زم زم میں میم ہے

حرم میں ہے میم

تو ...... ارم میں میم ہے

کرم میں ہے میم

تو ...... بھرم میں میم ہے

مکہ میں گر ہے میم

تو ...... مدینہ میں میم ہے

آمنہ میں ہے میم

تو ...... حلیمہؓ میں میم ہے

میمونہؓ میں ہے میم

تو ...... ماریہؓ میں میم ہے

کلثومؓ میں ہے میم

تو ...... فاطمہؓ میں میم ہے

محسن میں گر ہے میم

تو ...... موسم میں میم ہے

اجمل میں گر ہے میم

تو ...... مزمل میں میم ہے

مقرب میں ہے میم

تو ...... مدثر میں میم ہے

اکمل میں گر ہے میم

تو ...... کامل میں میم ہے

مولا میں گر ہے میم

تو ...... مرتضیٰ میں میم ہے

روح الامیں میں ہے میم

تو ...... مبشر میں میم ہے

عمارؓ میں ہے میم

تو ...... سمیہؓ میں میم ہے

نماز میں ہے گر میم

تو ...... کلمے ہیں میم ہے

منور میں ہے میم

تو ...... معتبر میں میم ہے

اور!

اسی میم کا ہے نور کتاب عظیم میں
اسی میم کا ہے راز آلــــــمّٓ میں
دیکھئے! کیا کیا فضیلتیں ہیں محمدﷺ کی میم میں

پوری کائنات میں سرکارﷺ کے اسم گرامی محمدﷺ کی میم کی برکات پائی جاتی ہیں۔ ...اور کسی شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ میم تو ایسے بھی کئیں لفظوں میں آتا ہے کہ جن کا معنی بہت ہی برا ہے...... تو انہیں جواب یہ دیا جاتا ہے کہ تم نے اپنی مرضی کے لفظ چن لئے ہیں اور ہم نے اپنی مرضی کے اچھے لفظ چن لئے ہیں...... ہمارے تو ذہن میں سرکار دو عالمﷺ کی عظمت کا جو سلسلہ ہے ہم تو جہاں تک بھی بیان کریں...... مگر آخر میں یہی کہتے ہیں...... کہ!

اس اوج تک نہ جائے گی بستی شعور کی
بالا ہے ہر خیال سے ہستی حضور کی

اور!

محبت رسولِ پاک میں جو آنکھ نم نہیں
جلووں کی بارگاہ میں اس کا حرم نہیں

سامعین محترم!

فرزانگی کو چھوڑ دو ترک جنوں کرو
نبی ﷺ کے نام سے حاصل سکوں کرو

اور نبی ﷺ کے چند اسمائے گرامی آپ حضرات کو سنانے کی سعادت حاصل کرنے والا ہوں...... کہ!

حضور ﷺ!

سیاح لامکانی
زینت آیات قرآنی
قاسم نعمائے ربانی
واقف اسرار رحمانی
عالم علوم عرفانی
اصل مخلوقات زمانی
محبوب رب المشرقین والمغربین
جد الحسن و الحسین
سرور کائنات
فخر موجودات

وجہ تخلیق کائنات

آئینہء مقصد حیات

جمیع البرکات

جامع الحسنات

منبع فیوضات

مطلع انوار و تجلیات

بشیر و نذیر

یٰسین و طٰہٰ

مزمل و مدثر

طیب و طاہر

حامد و محمود

مقصد و مقصود

ناصر و منصور

صادق و امین

سید نیک نام

شاہ خیرالانام

شفیع المذنبین

خاتم النبیین

رحمتہ اللعالمین

رہبر صالحین

سید العارفین

راحت العاشقین

سید الساجدین

صبیح البیان

فصیح اللسان

عادل بے عدیل

دعائے خلیل

لطف رب جلیل

امتوں کے وکیل

جمیع الشیم

بار گاہ حشم

شہر یار ارم

تاجدار حرم

کان فضل و کرم

شفیع امم

سید العرب و العجم

صاحب جود والکرم

سید ابرار

نور الانوار

سید الاصفیاء

امام الانبیاء

حبیب کبریا

مطلوب خدا

گوہر ارتقاء

دُرِّ بحر سخا

آفتاب ھدیٰ

مہتاب عطا

عکس نور خدا

جلوۂ حق نما

بحر رشد و ھدیٰ

صاحب عطا

منبع جودو عطا

مشعل بزم وفا

چراغ خانہ سخا

ذات والا گوہر

نور شمس و قمر

ذات شیریں اثر

بہتر و معتبر

سید انس و جاں

مونس بے کساں

راحت قلب و جاں

سید مرسلاں

امام مرسلاں

سید سیداں

وارث دو جہاں

سیاح لامکاں

رحمت ہر زماں

فخر کون و مکاں

نطق شیریں بیاں

رہبر رہبراں

نازش کل جہاں

شفیع عاصیاں

هادیء انس و جاں

مشفق و مہرباں

امی لقب

کبیر الحسب

انتہائے کمال

منتہائے جمال

ماورائے خیال

صاحب حسن و جمال

صدر بزم یقیں

شاہ سدرہ نشیں

مظہر اولیں

حجت آخریں

ناز عرش بریں

آبروئے زمیں

اصدق الصادقین

اکرم الاکرمین

اجمل الاجملین

ارشد الراشدین

ختم الرسُل

افضل الرسُل

احسن الرسُل

اجمل الرسُل

اکمل الرسُل

اشرف الرُّسُل

اعظم الرُّسُل

اجود الرُّسُل

اشجع الرُّسُل

ارفع الرُّسُل

خیر الوریٰ

شمس الضحیٰ

بدر الدُّجیٰ

صدر العُلیٰ

نور الھدیٰ

یعنی...... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی مدح سرائی تو صرف انسانوں کی ڈیوٹی ہی نہیں...... بلکہ

کائنات کے ذرّات

حیوان و نباتات

سبھی جہاں اللہ کا ذکر کر رہے ہیں...... ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک کرنے کی سعادت بھی حاصل کر رہے ہیں...... کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کو اپنا ذکر بنا لیا ہے اور اپنے ملائکہ اور اپنی تمام مخلوقات کو ذکر خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں لگا دیا ہے اور سبھی یوں مدح سرا ہیں...... کہ!

دنیا کے مسئلے ہوں کہ عقبیٰ کے مرحلے
سرکار کے سپرد ہیں سارے ہی معاملے
اور اس پہ نہ کیوں نثار کر دوں سب مسرتیں
جس نام کے طفیل سے میری ہر بلا ٹلے

بھئی ہمارا تو عقیدہ ہے...... کہ!

نہ کوئی نقش نہ چہرہ دکھائی دیتا ہے
بس ان کے نور کا دریا دکھائی دیتا ہے
اور جہاں بھی عکس پڑا ان کی چشم رحمت کا
وہیں سے چاند نکلتا دکھائی دیتا ہے

محترم حضرات!

قرآن قیامت تک کیلئے سرکار ﷺ کی مدح سرائی کرنے کا ذمہ اٹھا رہا ہے اور قیامت تک کیلئے یہ شعر پورا پورا صادق آتا ہے کہ!

آقا کی ثنا خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

اب تشریف لاتے ہیں...... ملک کے جانے پہچانے نعت خواں، معروف نعت خوان، صدارتی ایوارڈ یافتہ ثنا خوان

محترم جناب حافظ مرغوب احمد ہمدانی صاحب

آپ حضرات بڑی یکسوئی سے محترم ہمدانی صاحب سے نعت سرور کونین ﷺ سنیئے...... کیونکہ!

سب فلسفے جہاں کے غلط ہیں فضول ہیں
ہم کو فقط حضور ﷺ کی باتیں قبول ہیں
اور سن کے نبی کی نعت وہ خوشیاں سمیٹ لیں
جو لوگ غمزدہ ہیں حزیں ہیں ملول ہیں

تشریف لاتے ہیں
جناب حافظ مرغوب احمد ہمدانی صاحب

حضرات گرامی!

آپ نے حافظ مرغوب احمد ہمدانی صاحب سے نعت سرور کونین ﷺ سماعت کی...... کیا نور کے تذکرے ہو رہے تھے

شافع یوم النشور کے تذکرے ہو رہے تھے
مسجد نبوی کے حسیں مناروں کے تذکرے ہو رہے تھے
سرکار ﷺ کے پہلو میں لیٹے یاروں کے تذکرے ہو رہے تھے
مدینہ کے حسیں بازاروں اور درودیواروں کے تذکرے ہو رہے تھے

تو محترم حضرات!

نور جس دل میں نہ ہو وہ دل شیدا کیا ہے
اور ہو نہ سینے میں مدینہ تو وہ سینہ کیا ہے
تو ہے معطی تیرا محبوب ہے قاسم یارب
لاکھ منکر کرے انکار تو ہوتا کیا ہے
جب سے ہے چشم کرم ان کی میری حالت پر
مجھ کو عقبیٰ کی نہیں فکر یہ دنیا کیا ہے

اور اے حضور ﷺ کے چاہنے والو...... اور آمد سرکار ﷺ کے گن گانے والو!

یا محمد ﷺ کی صدا دل سے لگاؤ تو سہی
پردۂ غیب سے پھر دیکھنا ہوتا کیا ہے

اور!

نہ پوچھ رات خلوت میں مجھے کیا کیا نظر آیا
پلک جھپکی تو کملی اوڑھے والا نظر آیا
اور نظر ڈالی جو فہرست غلامان محمد پر
کوئی خواجہ نظر آیا کوئی داتا نظر آیا

محترم حضرات!

میں عقیدے کی بات ہم عقیدہ کیلئے کہہ رہا ہوں...... محبت کی بات محبت والوں کیلئے کہہ رہا ہوں...... نسبت کی بات نسبت والوں کیلئے کہہ رہا ہوں...... عقیدت کی بات عقیدت رکھنے والوں کیلئے کہہ رہا ہوں...... اور ذوق کی بات ذوق سماعت رکھنے والوں کیلئے کہہ رہا ہوں...... اور عشق کی بات عشق والوں کیلئے کہہ رہا ہوں...... اور شہر مدینہ کی بات گدایان مدینہ کیلئے کہہ رہا ہوں...... کہ!

کل رات کیا عجیب سماں میرے گھر میں تھا
آنکھیں تھیں محو خواب مدینہ نظر میں تھا

ارے......

نہ پوچھ رات خلوت میں مجھے کیا کیا نظر آیا

شہنشاہ سارے تھے جہاں کل رات میں تھا

اور محمد ﷺ شمع محفل تھے جہاں کل رات میں تھا

نہ پوچھ رات خلوت میں مجھے کیا کیا نظر آیا

اور ظہوری و جامی سعدی رضا و رومی

ثنا خوانوں میں شامل تھے جہاں کل رات میں تھا

ارے......

نہ پوچھ رات خلوص میں مجھے کیا کیا نظر آیا

پلک جھپکی تو کملی اوڑھنے والا نظر آیا

نظر ڈالی جو فہرست غلامان محمد پر

کوئی خواجہ نظر آیا کوئی داتا نظر آیا

اور......یہ بھی پڑھتا چلوں اس لئے کہ گزشتہ کلام سے یہ پیوستہ کلام ہے......کہ!

جب پلک جھپکی نظارا ہو گیا

بیٹھے بیٹھے کام سارا ہوگیا

اور لب ابھی کھلنے نہ پائے تھے یہاں

حال ان پر آشکارا ہو گیا

مجھ پہ تو سرکار ہیں مہربان

میں کہاں سے غم کا مارا ہوگیا

اور کام تو اے دوست کیا رکتا میرا
جب انہیں دل سے پکارا ہوگیا

اور!

جب پلک جھپکی نظارا ہوگیا
بیٹھے بیٹھے کام سارا ہوگیا

محترم سامعین!

نعت حبیب کبریا ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے محترم ناب سید فصیح الدین سہروردی صاحب ...... کوئی لمبا چوڑا شاہ صاحب کا تعارف اس لئے پیش نہیں کیا کہ محترم شاہ صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں...... ویسے بھی ہیرا خود ہی بتا دیتا ہے کہ میں ہیرا ہوں...... بحر حال تشریف لاتے ہیں بین الاقوامی شہرت کے حامل نعت خواں......

جناب محترم سید فصیح الدین سہروردی صاحب

حضرات گرامی!

نعت کی رفعت و عظمت کی سب سے بڑی سند یہی ہے کہ نعت پڑھنا حکم خالق کائنات ہے..... نعت کے ایک ایک بول کے ایک ایک لفظ کے ایک ایک حرف کو یکسوئی کے ساتھ سننے کی پکی اور بڑی مضبوط سند یہی ہے...... کہ نعت سننا سنت مصطفی ﷺ ہے، یعنی قصہ مختصر نعت خوانی، نعت گوئی، نعت کی الفاظی، نعت کی

شاعری اللہ تعالیٰ کی پاک رحمت سے ہی وجود پاکیزہ میں آتی ہے.....اور نعت سید خیرالانام ﷺ ہی ایک ایسا واحد ذریعہ اظہار محبت ہے کہ جس سے نعت خواں اپنے فن کی اتھاہ گہرائیوں میں اتر کر اپنے محبوب ﷺ کو راضی کرنے کی سعی کرتا ہے.....اور جو اس بارگاہ کے کمالات کا انکار کرتا ہے.....اس کا تو معاملہ ہی جدا ہے.....کیونکہ!

جو منکر ہو نبی کا حق کا بندہ ہو نہیں سکتا
اور بنا عشق محمد ﷺ ایماں پختہ ہو نہیں سکتا
اور کہے جو یا رسول اللہ اور جائے نار دوزخ میں
محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ گوارا ہو نہیں سکتا

اور چاہنے والے تو یوں بھی کہتے ہیں.....کہ!

ہر آنکھ میں ہر دل میں جلوہ ہے رسالت کا
شاہراہ دو عالم میں سرکار کی عظمت کا
سایہ کے نہ ہونے سے عقدہ یہ کھلا مجھ پر
خود ذات محمد ﷺ تھی سایہ تیری رحمت کا

حضرات محترم!

بس ایک مرتبہ محبت اور عقیدت کے ساتھ..... بڑے جوش وخروش کیساتھ.....ہاں ہاں! اگر محبت ہو تو لگایئے جبراً نہ لگایئے.....ایک نعرہ لگایئے

نعرہ تکبیر.....نعرہ رسالت ﷺ

اور سامعین کا اکثر یہ مجھ سے سوال رہتا ہے کہ شہر یار بھائی آپ جو بھی کلام پڑھتے ہیں آخر اس کلام کا مقطعہ کیوں نہیں پڑھتے؟

ہاں تو سوال کرنے والوں کا سوال بھی اپنی جگہ سوچنے کے قابل ہے میرے بھائی میں کلام کے آخر میں مقطعہ کیوں نہیں پڑھتا...... وہ اس لئے...... کہ آج تک جب سے کائنات وجود میں ہے اور محمد عربی ﷺ کی نعت خوانی ...... ثناء خوانی کا سلسلہ شروع ہے تو آج تک نعت سرکار ﷺ کا مطلع کہنے کا حق کما حقہ ادا نہیں ہو سکا تو مقطعہ کہنے کا میں کیسے سوچ لوں......اور!

فن شعری ہے شہریار اپنی جگہ
نعت کہنے کو احمد رضا چاہیئے
یاوری گر محمد ﷺ کی مطلوب ہے
نام نامی سے پہلے بھی یا چاہیئے

اور اب لگائیے نعرہ رسالت!

نعرہ رسالت...... یارسول اللہ ﷺ
نعرہ رسالت...... یارسول اللہ ﷺ

اور!

اے موت میری موت ذرا اور ٹھہر جا
میں نے ابھی سرکار ﷺ کا روضہ نہیں دیکھا
اور سرکار کا فیضان تو داتا کی نظر ہے
میں نے کبھی اپنے کو اکیلا نہیں دیکھا

اور اہل ذوق و اہل ادب کی نظر کرنا چاہوں گا...... کہ!

اللہ کا گھر خلد کا نقشہ نہیں دیکھا
کچھ بھی نہیں دیکھا جو مدینہ نہیں دیکھا
امت کیلئے اپنے نواسوں کو لٹا دے
ایسا تو جہاں میں داتا نہیں دیکھا

محترم حضرات!

محفل سرکار ﷺ میں آپ حضرات نے ابھی نعت سنی تھی...... کہ جس نعت کے الفاظ اتنے حسین تھے...... کہ جن میں مسجد نبوی کے حسین میناروں کا ذکر خیر بھی تھا...... نظر والے تو ان میناروں کے دیکھتے ہی حقیقت، محبت وعقیدت کے جلووں میں گم ہو کر کہیں دور نکل جاتے ہیں...... لیکن یہ سب نظارے دیکھنے کیلئے شرط کیا ہے؟
شرط یہ ہے کہ نظر محبت حضور ﷺ میں سرشار ہو اور نظر اپنے ہی سرکار ﷺ کی وفادار ہو تو...... تب یہ سارے نظارے نصیب ہوتے ہیں...... وفادار نظر رکھنے والا حضور ﷺ کا غلام تو جس محفل میں بھی ہو...... اس کی حالت یہ ہوتی ہے...... کہ

یہ ایک حقیقت ہے آنکھوں نے بھی دیکھا ہے
سرکار ﷺ کی محفل میں سرکار نظر آئے
سرکار کی نعتوں کا یہ بھی تو کرم دیکھو
جنت میں غریبوں کے گھر بار نظر آئے

اور!

ہر شے میں محمد ﷺ کے انوار نظر آئے
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار نظر آئے

اور یارسول اللہ ﷺ کہنے والو!

نہ منطقی سے نہ ہی فلسفی سے ملتا ہے
پتہ خدا کا خدا کے نبی سے ملتا ہے
نبی کو چھوڑ کر جنت میں جا سکو تو جاؤ
وہ راستہ بھی انہی کی گلی سے ملتا ہے

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَآاَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

صدق اللّٰہ العظیم

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ

وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِالنِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ

کَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

حمد باری تعالیٰ اور درود وسلام کے بعد!

میں محبت سے سلام پیش کرتا ہوں تمام حاضرین و سامعین کی خدمت میں ......اور ان بھائیوں کی خدمت میں کہ جنہیں ہم دیکھ سکتے ہیں......اور ان معزز و مکرم سامعین کی خدمت میں بھی سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہیں ہماری نظریں نہیں دیکھ سکتیں ......لیکن وہ ہمیں نظر نہ آنے کے باوجود اس محفل پاک میں موجود ہیں......یعنی ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو کر......اور ہماری نگاہوں سے پردہ میں رہ کر......راز میں رہ کر ......بھی ہمیں سننے والے......نعت سرور کونین ﷺ کے ایک ایک حسین لفظ کو سننے والوں سے مراد وہ ایسی پاک اور مقدس ہستیاں جن اور ملائکہ ہیں......وہ اسلیے کہ جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب، سید دو جہاں، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر پاک

ہوتا ہے وہاں پر یہ انسانی مخلوق تو ہوتی ہی ہے......کوئی محفل میں بیٹھ کر محفل کی برکات سے فیض لطافت حاصل کر رہا ہے......اور کوئی گھر بیٹھ کر اپنے گھر میں موجود ٹیلی ویژن کی سکرین پر محفل کی ساری کاروائی کو ملاحظہ کر رہا ہوتا ہے......مگر یاد رکھیئے کہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جہاں اللہ اور اسکے محبوب رسول ﷺ کا ذکر پاک ہوتا ہے...... وہاں جن وملائکہ بھی ذوق وشوق سے شریک ہوتے ہیں......توجہ فرمایئے گا......کہ!

حصولِ برکت کیلئے......مظفر وارثی کے قلم سے زینتِ قرطاس بننے والے، حضور ﷺ کی بارگاہ میں بطور نعت لکھے ہوئے کلام کو پڑھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں......سماعت فرمایئے!

الہام جامہ ہے تیرا، قرآں عمامہ ہے تیرا
منبر تیرا عرش بریں ، **یا رحمۃ اللعٰلمین**
آئینہ رحمت بدن ، سانسیں چراغ علم و فن
قُربِ الٰہی تیرا گھر، الفقر فخری ، تیرا دھن
خوشبو تیری ، جوئے کرم، آنکھیں تیری بابِ حرم
نورِ ازل تیری جبیں ، **یا رحمۃ اللعٰلمین**
تیری خموشی بھی اذاں ، نیندیں بھی تیری رت جگے
تیری حیاتِ پاک کا، ہر لحہ پیغمبر لگے
خیر البشر رتبہ تیرا، آوازِ حق خطبہ تیرا
آفاق تیرے سامعیں، **یا رحمۃ اللعٰلمین**
قبضہ تیری پرچھائیں کا، بینائی پر ادراک پر
پیروں کی جنبش خاک پر، اور آہٹیں افلاک پر
گردِ سفر تاروں کی ضو، مرکب براقِ تیز رو
سائیس ، جبریل امیں ، **یا رحمۃ اللعٰلمین**

تو آفتابِ غار بھی، تو پرچمِ یلغار بھی

عجز و وفا بھی پیار بھی، شہ زور بھی سالار بھی

تیری زرہ فتح و ظفر، صدق و صفا تیری سپر

تیغ و تبر صبر و یقیں ، **یا رحمۃ اللعٰلمین**

پھر گدڑیوں کو لعل دے، جاں پتھروں میں ڈال دے

حاوی ہوں مستقبل پہ ہم، ماضی سا ہم کو حال دے

دعویٰ ہے تیری چاہ کا، اس اُمتِ گمراہ کا

تیرے سوا کوئی نہیں ، **یا رحمۃ اللعٰلمین**

اور......زمانے بھر تمام اہلِ علم اس بات سے باخوبی واقف ہیں......کہ مورخین کا قلم اس بات سے عاجز ہے کہ وہ سرورِ کائنات ﷺ کے فضائل و کمالات کما حقہ لکھ سکے...... صدیاں گزر گئیں......زمانے بیت گئے لیکن آج تک توصیف مصطفیٰ ﷺ کا ایک باب بھی پورا نہ ہو سکا......آپ کی سماعتوں کی آغوش میں ایک کلام دے رہا ہوں......کہ!

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا

شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا

کچھ ہم بھی اپنا چہرۂ باطن سنوار لیں

بو بکر سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا

اور

دنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہو گی

فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے کے نقشے اُٹھا کے لا

اور

محروم کر دیا ہمیں جن سے نگاہ نے
عثمان رضی اللہ عنہ سے وہ زاویے شرم و حیا کے لا

مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علی
دروازۂ علی رضی اللہ عنہ سے یہ خیرات جا کے لا

اور

باطل سے دب رہی ہے پھر امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
منظر ذرا حسین رضی اللہ عنہ سے کچھ کربلا کے لا

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خفا ہیں منا کے لا

اور

درکار ہے دعا میں اگر تجھ کو عاجزی
تو زین العابدین رضی اللہ عنہ سے فقرے دعا کے لا
جازندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خفا ہیں منا کے لا

اور

کرنا ہے اپنے آپ کو آراستہ اگر
کردار اپنے سامنے شرم و حیا کے لا

اور

اگر یہ جنگ کفر و فسق ہے گر تجھ کو جیتنی
پھر نوجواں کو قاسم و طارق بنا کے لا
جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ﷺ ہم سے خفا ہیں منا کے لا

اور

سجدے میں گڑ گڑا کے محمد ﷺ کے پاؤں پکڑ
جا اور جلد رحمت حق کو بلا کے لا

محترم حضرات!

نسخہ ء بے عیب، کلام لا ریب کی تلاوت مقدسہ کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں...... ہمارے ملک پاکستان کے نامور قاری...... بلکہ بیرون پاکستان بھی معروف قاری قرآن...... محترم قاری نجم المصطفیٰ الازہری صاحب

محترم حضرات!

تلاوت قرآن پاک آپ حضرات نے سماعت فرمائی...... اور اب مجھے سلسلہ نعت شروع کرنے سے پہلے...... ایک بھائی کی فرمائش پر چند اشعار پیش کرنے ہیں...... یہی چند اشعار پڑھنے کا مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے حکم ہوا تھا تو انشاء اللہ مجھے اس حکم کی تکمیل کرنی ہے

تو میں یہ چند اشعار پڑھوں گا، صاحبانِ ذوق کے لئے ہاں! صرف صاحبانِ ذوق کے لئے...... اور صاحبان ذوق کہیں...... سبحان اللہ

باقیوں کو اجازت ہے بلکہ یہ تو کارڈ پر ہی لکھ دینا چاہیے تھا کہ جو حضرات محفل میں شور کرنے آئیں اُنھیں اجازت ہے کیونکہ ہر محفل میں لوگوں کا کافی رش ہو جاتا ہے......اور ان میں سے کچھ نعت سن کر سبحان اللہ، ماشاءاللہ کہنے کے لئے آتے ہیں اور کچھ لوگ صرف شور کرنے کے لئے آتے ہیں......ان دونوں میں سے سبحان اللہ کہنے والوں کی نیت جدا ہے......مقصد جدا ہے......اجر جدا ہے

مگر محفل میں صرف شور کے لئے آنے والوں کا بھی مقصد جدا ہے......اجر جدا ہے......ان کے لئے حکم جدا ہے

سرکار ﷺ نے فرمایا......کہ!

جو سبحان اللہ کہتا ہے جنت میں اس کا ایک درخت بن جاتا ہے اور آپ حضرات کے تو الحمد اللہ باغات بن چکے ہوں گے اکثر محافل میں ایسے بھی ہوتا ہے کہ سننے والے کم ہوتے ہیں لیکن سبحان اللہ کہنے کی آواز زیادہ ہوتی ہے......مگر کئی محفلوں میں سننے والے زیادہ ہوتے ہیں اور سبحان اللہ کہنے والوں کی آواز کم ہوتی ہے

لیکن یہ ہر جگہ دیکھا گیا ہے کہ شور کرنے والے کم ہوتے ہیں مگر شور زیادہ کرتے ہیں......اور اب سبحان اللہ کہنے والوں کے لئے تو باغات بن رہے ہیں......اور شور کرنے والوں کے لئے......کیا ہوگا؟ صرف اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے......آمین

تو چند اشعار پڑھنے کا وعدہ پورا کرنے والا ہوں......دوران کلام سننے والوں کو سبحان اللہ کہنے کی مکمل اجازت ہوگی......انشاءاللہ

شاعر کہتا ہے......کہ!

مرا تو سب کچھ مرا نبی ﷺ ہے
مرا تو سب کچھ میرا نبی ﷺ ہے
سیاہیاں مجھ میں داغ مجھ میں
جلیں اُسی کے چراغ مجھ میں
اثاثہء قلب و جاں وہی ہے
مرا تو سب کچھ مرا نبی ﷺ ہے
مرے گناہوں پہ اُس کا پردہ
وہ میرا امروز میرا فردا
ضمیر پر حاشیے اُسی کے
شعور بھی اُس کا وضع کردہ
وہ میرا ایماں مرا تیقن
وہ میرا پیمانہء تمدن
وہ میرا معیارِ زندگی ہے
مرا تو سب کچھ مرا نبی ﷺ ہے
وہ میری منزل بھی ہمسفر بھی
وہ سامنے بھی پس نظر بھی
وہی مجھے دور سے پکارے
اُسی کی پرچھائیں روح پر بھی
وہ رنگ میرا وہ میری خوشبو

میں اُس کی مٹھی کا ایک جگنو
وہ میرے اندر کی روشنی ہے
مرا تو سب کچھ مرا نبی ﷺ ہے
اُسی کے قدموں میں راہ میری
اُسی کی پیاسی ہے چاہ میری
اُسی کی مجرم مری خطائیں
اُسی کی رحمت گواہ میری
اسی کا غم مجھ کو ساتھ رکھے
وہی مرے دل پہ ہاتھ رکھے
وہ درد بھی ہے سکون بھی ہے
مرا تو سب کچھ مرا نبی ﷺ ہے
ازل کے چہرے پہ نور اس کا
ظہورِ عالم ظہور اُس کا
خود اُس کی آواز گفتۂ حق
خود اُس کی تنہائی طورِ اُس کا
بہت سے عالی مقام آئے
خدا کے بعد اُس کا نام آئے
وہ اوّلیں ہے وہ آخری ہے
مرا تو سب کچھ مرا نبی ﷺ ہے

نہ مجھ سے بارِ عمل اٹھے گا
نہ عضو ہی کوئی ساتھ دے گا
اگر کہے گا تو روزِ محشر
خدا سے میرا نبی ﷺ کہے گا
سیاہیاں داغ صاف کر دے
اسے بھی مولا معاف کر دے
یہ میرا عاشق ہے وارثی ہے
مرا تو سب کچھ مرا نبی ﷺ ہے

اور اب محفل کے ذوق کے اندر مزید رعنایاں اور محبت و کیف کی کیفیت پیدا کرنے کیلئے میں گزارش کرتا ہوں وطن عزیز کے انتہائی معروف ثناء خوان ...... جن کو آلِ صاحب قرآن ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے اور ثناء خوانِ صاحب قرآن ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے...... تو تشریف لاتے ہیں نعتیہ کلام سے سرکارِ مدینہ ﷺ کی آمد آمد کے نغمے الاپنے کیلئے

محترم سید فرقان قادری صاحب

محترم سامعین!

ابھی آپ نے معروف اور ممتاز ثناء خوان محترم سید فرقان قادری صاحب سے سرکار ﷺ کی آمد پاک کے تذکرے سنے ...... سرکار آئے ہر سو بہار آئی ایسے بھی حقیقت پر مبنی جملے اس نعتیہ کلام میں شامل تھے ...... ایک فرمائشی کلام کے چند اشعار پیش کر رہا ہوں ...... سماعت فرمائیں ...... کہ!

تیرے ہوتے جنم لیا ہوتا
کوئی مجھ سا منہ دوسرا ہوتا

یارسول اللہ ﷺ!

سانس لیتا تو اور جی اٹھتا
کاش مکے کی میں فضا ہوتا

اور!

پیڑ ہوتا کھجور کا میں کوئی
آقا جس کا پھل تو نے کھا لیا ہوتا
چاند ہوتا تیرے زمانے کا
آقا تیرے حکم سے ہٹا ہوتا
پانی ہوتا اداس چشموں کا
آقا ﷺ تیرے قدموں میں بہہ گیا ہوتا
آسمان ہوتا میں عہد نبوی کا
آقا ﷺ حسرت سے تجھ کو دیکھتا ہوتا

سامعین محترم!

روایت میں آتا ہے کہ آقا ﷺ کم عمر تھے تو دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس ہوتی تھیں، سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو ایک پل کے لئے بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتی تھیں ایک دن آپ کسی کام سے باہر تشریف لے گئیں اور آپ کی بڑی بیٹی جو آپ ﷺ کی رضاعی بہن بھی ہیں......وہ آپ ﷺ کو لے کر باہر چلی

گئیں......اور ادھر دوپہر کا وقت ہے......دھوپ پوری شدت سے پڑھ رہی ہے......
سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی اور آپ ﷺ کی رضائی بہن آپ ﷺ کو جب باہر لے کر نکل گئیں......تو سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بھی گھر میں تشریف لے آئیں......تو نہ اپنی بیٹی کو گھر پایا اور نہ اپنے دل کے چین، سیدِ دارین ﷺ کو گھر پایا......تو فوراً باہر دوڑیں، بیٹی کو تلاش کیا اور بیٹی سے ناراض ہوتے ہوئے فرمایا......کہ میں نے بارہا منع کیا ہے کہ محمد ﷺ کو ساتھ لے کر باہر مت جایا کرو......اس لئے کہ باہر تیز دھوپ ہوتی ہے......اپنی ناراضگی کا اظہار بیٹی کو ڈانٹ کر کر رہی ہیں کہ اگر محمد ﷺ کو دھوپ سے یا اور کوئی آپ ﷺ کو تکلیف پہنچ جائے تو پھر کیا ہوگا؟

اور ادھر سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی خاموشی سے ماں کی باتیں سن رہی ہے اور جب سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بات مکمل فرمائی......تو پھر آپ کی بیٹی بولیں کہ اماں جان آپ نے صحیح فرمایا......کہ موسم ایسا ہے، باہر بہت گرمی ہے......تیز دھوپ ہے......
لیکن اماں جان!

خدا کی قسم! میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ باہر ایک بادل کا ٹکڑا محمد ﷺ پر سایہ کیے ہوئے تھا

ارے! محمد ﷺ کو تو دھوپ لگتی ہی نہیں تھی اگر دھوپ ہوتی تو آپ جدھر جدھر جاتے آپ ﷺ پر بادل کا ایک ٹکڑا سایہ کرتے ہوئے ساتھ جایا کرتا تھا

ٹکڑا ہوتا میں ایک بادل کا
اور تیرے ساتھ گھومتا ہوتا

اور

پانی ہوتا اداس چشموں کا
آقا تیرے قدموں میں بہہ گیا ہوتا

اور آخری شعر......کہ!

آقا رستہ ہوتا تیرے گزرنے کا
اور تیرا راستہ دیکھتا ہوتا

محترم حضرات!

مظفر وارثی کے وہ مصرے......جن کے پڑھنے کا مجھے ایک دوست نے حکم دیا ہے......اور میں نے کہا کہ میں ضرور پیش کروں گا...... یہ مصرے عشق و محبت کی وجدانی کیفیت کا ذکرِ حسیں ہے ......مظفر وارثی کہتے ہیں......کہ!

نبی کا نام جب میرے لبوں پر رقص کرتا ہے
لہو بھی میری شریانوں کے اندر رقص کرتا ہے
میری بے چین آنکھوں میں وہ جب تشریف لاتے ہیں
تصور اُن کے دامن سے لپٹ کر رقص کرتا ہے
وہ صحراؤں میں بھی پانی پلا دیتے ہیں پیاسوں کو
کہ اُن کی اُنگلیوں میں بھی سمندر رقص کرتا ہے
پڑے ہیں نقشِ پائے مصطفیٰ کے ہار گردن میں
جبھی تو روح لہراتی ہے پیکر رقص کرتا ہے
خیال آتا ہے جب بھی گرمی روزِ قیامت کا
غمِ عصیاں، سرِ دریائے کوثر رقص کرتا ہے

اور آگے شاعر کا انداز دیکھیئے...... کہ!

زمیں و آسماں بھی اپنے قابو میں نہیں رہتے
تڑپ کر جب محمد ﷺ کا قلندر رقص کرتا ہے
لگی ہے بھیڑ اُس کے گرد یہ کیسی فرشتوں کی
یہ کس کا نام لے لے کر مظفر رقص کرتا ہے

اب نعت سرکار ﷺ پیش کرنے کی دعوت دیتا ہوں...... ایک ایسے ثناء خوان...... جو اس وقت دنیا کے کونے کونے میں نعت سرکار ﷺ کے حوالے سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں...... جو جیکب آباد کی سرزمین سے سرکار ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے چلا اور پاکستان ہی نہیں بلکہ بیرون پاکستان بھی حضور ﷺ کے غلاموں کے دلوں کی دھڑکن بن گیا...... میری مراد...... جناب محمد فرحان قادری صاحب ہیں...... تشریف لاتے ہیں ...... آپ حضرات کو نعت سرکار ﷺ سنانے کیلئے

محترم جناب محمد فرحان قادری صاحب

محترم حضرات!

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا یہ قطعہ تو آپ حضرات نے بارہا سنا ہوگا

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلو علیہ وآلہ

اور ایک معروف شاعر گزرے ہیں محسن نقوی ان کا ایک محبت وعقیدت کی چاشنی سے

لبریز کلام پیش کرنے کی خواہش رکھتا ہوں...... کہ!

الہام کی رم جھم کہیں بخشش کی گھٹا ہے
یہ دل کا نگر ہے کہ مدینے کی فضا ہے
سانسوں میں مہکتی ہیں مناجات کی کلیاں
کلیوں کے کٹوروں پہ تیرا نام لکھا ہے
آیات کے جھرمٹ میں تیرے نام کی مسند
لفظوں کی انگوٹھی میں نگینہ سا جڑا ہے
خورشید تیری راہ میں بھٹکتا ہوا جگنو
مہتاب تیرا ریزۂ نقش کفِ پا ہے
واللیل تیرے سایہ گیسو کا تراشا
والعصر تیری نیم نگاہی کی ادا ہے

اور

لمحوں میں سمٹ کر بھی تیرا درد ہے تازہ
صدیوں میں بکھر کر بھی تیرا عشق نیا ہے
رگ رگ نے سمیٹی ہے تیرے نام کی فریاد
جب جب بھی پریشاں مجھے دنیا نے کیا ہے

اور

اک بار تیرا نقش قدم چوم لیا تھا
سو بار فلک شکر کے سجدے میں جھکا ہے

غیروں پہ بھی الطاف تیرے سب سے الگ تھے
اپنوں پہ نوازش کا بھی انداز جدا ہے

اور

سورج کو ابھرنے نہیں دیتا تیرا حبشی
بے ذر کو ابوذر تیری رحمت نے کیا ہے
ثقلین کی قسمت تیری دہلیز کا صدقہ
عالم کا مقدر تیرے ہاتھوں پہ لکھا ہے
اترے گا کوئی کیسے آیات کی تہہ میں
قرآن تیرے لئے ابھی مصروف ثناء ہے
خالق نے قسم کھائی ہے اس شہر اماں کی
جس شہر کی گلیوں نے تیرا ورد کیا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ○ وَاَنْتَ حِلٌّ" ، بِهٰذَا الْبَلَدِ○

وارثانِ منبر و محراب علمائے کرام کثیر تعداد میں تشریف فرما ہیں...... میں علمائے کرام کی موجودگی میں یوں بیان کرنا چاہوں گا...... کہ!

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ○ وَاَنْتَ حِلٌّ" ، بِهٰذَا الْبَلَدِ○

(اے محبوب) مجھے قسم ہے اس پاک سرزمین کی...... اور آگے والی دوسری آیت میں قرآن وجہ قسم بھی خود محبت بھرے مبارک الفاظ میں بیان فرما رہا ہے...... کہ!

وَاَنْتَ حِلٌّ" ، بِهٰذَا الْبَلَدِ○

شہر مکہ کی قسم اسلیئے نہیں اُٹھائی ...... کہ یہاں کعبۃ اللہ ہے

شہر مکہ کی قسم اسلیئے نہیں اُٹھائی ...... کہ یہاں صفاء مروہ ہے

شہر مکہ کی قسم اسلیئے نہیں اُٹھائی ...... کہ یہاں مقام ابراہیم ہے

شہر مکہ کی قسم اسلیئے نہیں اُٹھائی ...... کہ یہاں حجر اسود ہے

شہر مکہ کی قسم اسلیئے نہیں اُٹھائی ...... کہ یہاں زم زم ہے

شہر مکہ کی قسم اسلیئے نہیں اُٹھائی ...... کہ یہاں مطاف ہے

شہر مکہ کی قسم اسلیئے نہیں اُٹھائی ...... کہ یہاں مزدلفہ و عرفات ہے

شہر مکہ کی قسم اسلیئے نہیں اُٹھائی ...... کہ یہاں میزاب رحمت ہے

شہر مکہ کی قسم اسلیئے نہیں اُٹھائی ...... کہ یہاں حطیم ہے

اے مولا پھر مکہ کی قسم کس لئے اٹھائی ہے؟ تو قرآن میں سورت البلد کی اگلی آیت مقدسہ میں اللہ اس سوال کا جواب بھی خود ہی عطا فرماتا ہے...... کہ!

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝

کہ اے محبوب کعبتہ اللہ...... صفا و مروہ...... مقام ابراہیم...... حطیم...... حجر اسود...... مزدلفہ و عرفات...... بئر زم زم...... ان تمام کی وجہ سے قسم نہیں اُٹھا رہا...... بلکہ قرآن میں قسم اسلیئے اُٹھائی...... کہ!

وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝

محبوب آپ ان حسین گلیوں میں چلتے ہیں تو یہ مکہ کی حسین گلیاں آپ کے قدموں کو بوسے دیتی ہیں...... اسلیئے قرآن میں اس شہر کی قسم اُٹھائی ہے

اور

خالق نے اٹھائی ہے قسم اس شہر اماں کی
جس شہر کی گلیوں تجھے ورد کیا ہے

اور

سورج کو اُبھرنے نہیں دیتا تیرا حبشی
بے ذر کو ابوذر تیری رحمت نے کیا ہے

سورج جو سب کو روشنی دیتا ہے...... وقت پر طلوع ہوتا ہے...... وقت پر غروب ہوتا ہے...... کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وقت سے پہلے طلوع ہو جائے...... اور نہ ہی کبھی ایسا ہوا ہے کہ وقت کے بعد دیر سے غروب ہو...... ایسا نظارہ چشم فلک نے صرف ایک بار دیکھا تھا، کہ جب کسی نے آقا ﷺ سے عرض کیا کہ...... یا رسول ﷺ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان میں تلفظ صحیح نہیں ادا کرتے...... آقا ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے صبح سے بلال اذان نہیں دیں گے فیصلہ ہو گیا...... ادھر دوسرے دن جب بلال نے اذان نہ پڑھی تو سب اکٹھے ہو گئے دربار رسالت ﷺ میں کہ...... یا رسول اللہ ﷺ کیا معاملہ ہوا ہے...... لیٹ لیٹ کر تھک گئے لیکن رات آج ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی......

یہی بات جاری تھی کہ جبرائیل علیہ السلام تشریف لے آئے اور عرض کیا...... یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ! مجھے اپنی عزت کی قسم ہے اس وقت تک صبح نہیں ہوگی جب تک بلال اذان نہیں دیں گے...... نہ سورج طلوع ہوگا نہ رات کا اندھیرا غائب ہوگا جب تک کہ بلال اذان نہ دیں...... ہاں تو میں نے ایک بات عرض کی تھی...... کہ چشم فلک نے ایسا منظر صرف ایک مرتبہ ہی دیکھا ہے

......اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو یہ درس دے دیا کہ وقت کبھی کسی کا انتظار نہیں کرتا...... مگر یہ حقیقت بھی ثابت ہو گی کہ جو مصطفیٰ ﷺ سے تعلق رکھتا ہے وقت اس کی قدر کرتا ہے...... جو مصطفیٰ ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جاتا ہے کائنات کی ہر شے اسکی قدر کرتی ہے...... ہاں تو اب ایسے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ چشم فلک نے ایسا منظر نہیں دیکھا...... کہ رب نے فرما دیا کہ میری رضا یہ ہے کہ جب تک بلال اذان نہ دیں گے صبح نہ ہو گی...... میرے کریم ﷺ کے غلاموں کی یہ شان ہے...... یہ رفعت ہے ......یہ عظمت ہے...... یہ عزت ہے...... کہ!

سورج کو اُبھرنے نہیں دیتا تیرا حبشی
بے ذر کو ابوذر تیری رحمت نے کیا ہے

اور!

اے گنبد خضریٰ کے مکیں میری مدد کر
یاں یہی بتا کون میرا تیرے سوا ہے

اور!

بخشش تیری رحمت کی طرف دیکھ رہی ہے
محسنؔ تیرے دربار میں چپ چاپ کھڑا ہے

سامعین محترم

نعت سرکار ﷺ پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں ملک پاکستان اور بیرون پاکستان نعت سرکار ﷺ کی بدولت عزت و شہرت پانے والے ہر دلعزیز ثنا خوان

محترم جناب الحاج محمد یوسف میمن صاحب

محترم حضرات!

ہمارے محترم مہمان ثناخوان محمد یوسف میمن صاحب نے محفل کے ذوق کو انتہا تک پہنچادیا......اس ذوق میں آپ حضرات کی نظر چند اشعار کررہا ہوں

کفر نے رات کا ماحول بنا رکھا ہے
آقا ﷺ ہم نے سینے میں دیا تیرا جلا رکھا ہے

اور!

تو جو مل جائے تو بے شک مجھے جنت نہ ملے
عشق کو اجر کی لالچ سے بچا رکھا ہے

اور!

خواب میں تو نظر آئے تو آنکھیں نہ کھلیں
آقا ﷺ ہم نے مدت سے یہ منصوبہ بنا رکھا ہے
کفر نے رات کا ماحول بنا رکھا ہے
ہم نے سینے میں دیا تیرا جا رکھا ہے

میلاد پاک کی محفل میں نعت سرکار ﷺ سن کر سبحان اللہ کہتے رہیں......میرے آقا ﷺ کے ذکر کو کسی بھی زاویے سے سوچنے کی کوشش کرو تو کائنات میں کوئی بھی ایسا فرد نہیں ہے جو یہ بتا سکے کہ **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ** کی رفعتیں کیا ہیں؟ قرآن پاک کی آیات سرکار ﷺ کے ذکر کی رفعت پر گواہ ہے کہ **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ**

آپ تمام حضرات مل کر بولیں **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ** کیوں نہ اس آیت کو وردِ زباں بنالیا جائے......کہ!

تیری خوشبو میری چادر
تیرے تیور میرا زیور
تیرا شیوہ میرا مسلک

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَك

میری منزل تیری آہٹ
میرا سدرہ تیری چوکھٹ
میری گاگر تیرا ساگر
تیرا صحرا میرا پنگھٹ
میں ازل سے تیرا پیاسا
نہ ہو خالی میرا کاسہ
تیرے واری تیرا بالک

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَك

تیری مدحت میری بولی
تو خزانہ میں ہوں جھولی
تیرا سایہ میری کایہ
تیرا جھونکا میری ڈولی
تیری یادیں میری وادی
تیرا رستہ میرا ہادی
تیرے ذرّے میرے دیپک

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَك

اور!

میں ہوں قطرہ تو سمندر
میری دنیا تیرے اندر
سگ داتا میرا ناطہ
نہ ولی ہوں نہ قلندر
تیرے سائے میں کھڑے ہیں
میرے جیسے تو بڑے ہیں
کوئی تجھ سا نہیں بے شک

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَك

میری سوچیں ہیں سوالی
میرا لہجہ ہو بلالی
شب تیرہ کرے خیرہ
میرے دن بھی ہوں مثالی
نہ ہو مجھ میں کوئی کالک

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَك

آپ حضرات کوایک مرتبہ پھر بتاتا چلوں کہ آپ حضرات سبحان اللہ کہنے کا پورا حق رکھتے ہیں...... جب نعت سرکار ﷺ کے اشعار سنیں تو سبحان اللہ کہہ دیا کریں...... سبحان اللہ کہنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے

ذرا غور فرمائیں...... کہ!

دلدار بڑے آئے محبوب بڑے دیکھے
جو دیکھے سبھی ان کے قدموں میں پڑے دیکھے
سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم کا کیا کہنا
مرسل بھی سبھی جن کی راہوں میں کھڑے دیکھے

غور کیجیے کہ وہ منظر بھی کیسا حسیں ہوگا؟ کہ جب سیاحِ لامکاں آقا ﷺ معراج کی شب...... ملائکہ کے جھرمٹ میں...... ایک بارات کے سماں میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف روانہ ہوئے...... تو جب آپ ﷺ کی نورانی سواری مسجد اقصیٰ میں پہنچتی ہے تو کیا قابل دید منظر تھا...... کہ انبیائے کرام قطاروں میں امام المرسلین ﷺ کے استقبال کے لیے کھڑے ہیں

سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم کا کیا کہنا
مرسل بھی سبھی جن کی راہوں میں کھڑے دیکھے

اور!

دلدار بڑے آئے محبوب بڑے دیکھے
جو دیکھے سبھی ان کے قدموں میں پڑے دیکھے

محترم حضرات

نعت سن کر سبحان اللہ، ماشاء اللہ کا پاک ورد زینت زباں بنانے والے جہاں یا نبی یا نبی بڑی محبت سے کہتے ہیں وہاں یا علی یا علی بھی بے حد عقیدت سے کہتے ہیں...... یہ ایک پیغام کہ جب تک سانس چلتی رہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بعد یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ پکارا جائے پھر اس کے بعد علی علی کیا کرو! مولا علی شیرِ خدا کے حوالے

سے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں......سماعتوں کا رابطہ بحال رکھتے ہوئے توجہ فرمائیں......کہ!

نظر بھی مست مست ہے
فضا بھی رنگ رنگ ہے
دھلے دھلے ہیں ولولے
نئی نئی امنگ ہے
ہوا کی موج موج میں
درود کی ترنگ ہے
جنوں کی رُت کی راگنی
سرِ رُباب و چنگ ہے
مئے وِلا کی چھاپ سے
نشے میں انگ انگ ہے
ہر ایک بادہ خوار کا
لباس شوخ و شنگ ہے
نہ خواہش نمو د ہے
نہ فکر نام و ننگ ہے
ادھر جناب شیخ کی
نظر ذرا سی تنگ ہے
اُدھر غرور فقر میں

مگن کوئی ملنگ ہے

جو کہہ رہا ہے دوستو

سدا مگن رہا کرو

بے نیاز دہر ہوں

مری طرح جیا کرو

جو دل کہے کیا کرو

کسی کی مت سنا کرو

علی علی کیا کرو

اور!

پلا پلا مئے ولا کہ ہم بھی میگسار ہیں

تری قسم ہے ساقیا ازل سے بے قرار ہیں

نہ پوچھ کب سے تشنہ لب ہیں محو انتظار ہیں

یہ پیاس تجھ پہ قرض ہے یہ حوصلے ادھار ہیں

بہت غرور بھی نہ کر کہ میکدے ہزار ہیں

مگر جو باب علم ہے، ہم اس کے بادہ خوار ہیں

وہ میکدہ عجیب ہے عجیب برگ وبار ہیں

پیو تو پانچ وقت بارہ جام ہی پیا کرو

یہاں سے مئے پیو تو اس کا اجر بھی دیا کرو

ولا کی مئے تو قرض ہے یہ قرض یوں ادا کرو

علی علی کیا کرو، علی علی کیا کرو

اور!

وہ دیکھو جھومتی گھٹا کو چومتی جوانیاں
فضا میں سات رنگ کی وہ ٹوٹتی کمانیاں
ابھر رہی ہیں دجلہ و فرات کی کہانیاں
طبیعتوں میں آگئی ہیں کوثری روانیاں
کہاں یہ وقت ہے سہوں کسی کی حکمرانیاں
پلا پلا کہ میں کروں تیری قصیدہ خوانیاں
تمام کائنات پر ہیں تیری مہربانیاں
فضا و گھٹا، ہوا، نشہ، سبھی تیری نشانیاں
نقاب رخ اُٹھا ذرا ''وے مہربان جانیاں''
نقاب رخ سرک چلا ہے مے کشو دعا کرو
گل مراد کھل رہا ہے اب یہی صدا کرو
وہ میکدے کا در کھلا ہے اب یہی صدا کرو
علی علی کیا کرو، علی علی کیا کرو

محترم حضرات!

ابھی میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کیلئے دعوت دینے والا ہوں اس ثناء خوان کو جن کیلئے میں یہ کہہ سکتا ہوں...... کہ الحمداللہ جس عروج پر الحاج محمد یوسف میمن صاحب نے محفل کو چھوڑا ہے...... ابھی تشریف لانے والے ثناء خوان کے تشریف لانے سے پہلے، آپ حضرات کے چہروں کی مسرتیں بتا رہی ہیں...... چہروں کی

مسکراہٹیں بتا رہی ہیں ...... کہ وہ تشریف لانے والے نعت خوان آپکی لطافتوں اور آپکی محبتوں کو مزید بلندی و رفعت دے گا...... مجھے ایک مصرعہ یاد آرہا ہے...... کہ!

غم سبھی راحت و تسکین میں ڈھل جاتے ہیں
جب کرم ہوتا ہے حالات بدل جاتے ہیں

حاضرین محفل!

مجھے اس محفل ذکر رسول ﷺ میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً فجر کی اذان ساڑھے چار بجے یا غالباً چار چالیس پر ہوگی تو ابھی کم وبیش ایک گھنٹہ باقی ہے میں اور یقیناً آپ بھی سننا چاہتے ہوں گے ہر دلعزیز محبوب ثناء خوان کو میں پیش کروں گا اس خیال کے ساتھ...... کہ!

وہ رنگ گلستاں ،وہی آثار بہاراں
وہ طبع شیم گلِ تر ، حسن فراواں

اور!

وہ رحمت عالم ہیں تو خلق ان کا ہے قرآں
ہے کون کہ جس پر نہیں ان کا کوئی احساں
سرکار ﷺ کے قدموں میں تھا کیا بخت رسا تھا
آنکھوں میں مدینے کی ہے وہ صبح درخشاں

اور!

ہو جاتی ہے ہر سال مجھے ان کی زیارت
ہو جاتا ہے ہر سال مرے جینے کا امکاں

اور!

اب ارض و سماء اوجِ تفکر کے ہیں تابع
یہ سرورِ کونین ﷺ کا ہے لطف فراواں
ہر عظمتِ انساں کے پس پردہ وہی ہیں
وہ روح عمل ،حسن یقیں ،حامل قرآں

اور!

ممکن ہے کہ مل جائے ردا اسے بھی اک دن
یہ راحتِ چغتائی بھی ہے ان کا ثناخواں

اب ایسے ثناءخوان کو پیش کر رہا ہوں مدحت سید جہاں ﷺ کیلئے......کہ جو بچپن سے ہی اپنے مولا کے ترانے گا رہا ہے......وہ ثناءخوان جو بہت کم عمر سے ہی عشق مصطفیٰ ﷺ کی اذانیں دے رہا ہے......وہ ثناءخوان جو جتنی مقبولیت اپنے پاکستان میں رکھتا ہے......اتنی ہی مقبولیت پاکستان سے باہر بھی رکھتا ہے...... پاکستان کے علاوہ بھی دنیا کے کئی ممالک میں چاہا جانے والا ثناءخوان......اللہ رب العزت نے ان کو اتنی عزتوں سے نوازا ہے......کہ! میں ایک شعر پڑھ کر آپ کے محبوب ثناءخوان کو دعوت نعت دیتا ہوں......اور یہ شعر صحیح معنوں میں ان کی ترجمان کرتا ہے......کہ!

دل جھک رہا ہے محمد ﷺ کی دہلیز پر
اب دل کو طاق حرم کی ضرورت نہیں
میرے آقا ﷺ کے مجھ پر ہیں اتنے کرم
اب کسی اور کے کرم کی ضرورت نہیں

تو استقبال کیجئے گا..... تشریف لاتے ہیں...... آپ کے ہمارے ہم سب کے ہر دلعزیز ثناء خوان، محبوب ثناء خوان، عالم اسلام کے معروف و ممتاز ثناء خوان الحاج محترم اویس رضا قادری صاحب سے ملتمس ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور آقا ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں

جناب محمد اویس رضا قادری صاحب

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن
صدق اللّٰہ العظیم

وقال النبی ﷺ انا مدینۃ العلم و علی بابھا

الحسین منی و انا من الحسین

ان اللّٰہ و ملئکتہ یصلون علی النبی . یایھا الذین امنوا صلو علیہ وسلمو تسلیماo

الصّلٰوۃ و السّلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ
وعلٰی اٰلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

ایک مرتبہ تمام معزز سامعین حضرات اس ذوق اور شوق کیساتھ......اس فکرو خیال کے ساتھ......اس سوچ اور تصور کے ساتھ......اس کیفیت اور مستی کے ساتھ ......اس خلوص اور اخلاص کے ساتھ ......اس لگن اور یکسوئی کے ساتھ......اس تعلق اور نسبت کے ساتھ...... اس رابطے اور واسطے کیساتھ ...... اس عقیدت اور محبت کیساتھ......اس نزاکت اور لطافت کیساتھ......اس جذبے اور خواہش کیساتھ ..... اس عقیدے اور ایمان کیساتھ......اس جذبے اور یقین کیساتھ......اپنے آقا و مولا ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام کا تحفہ......درود و سلام کا نذرانہ......درود و سلام کا ہدیہ ......درود و سلام کے گلہائے عقیدت نچھاور کیجئے...... اور یقین کامل کا جس پہ ہونا

چاہیے کہ ہمارا پڑھا ہوا...... ہمارا پیش کیا ہوا درود و سلام ہمارے نبی ﷺ خود سماعت بھی کر رہے ہیں اور پڑھنے والے اپنے ہر ہر غلام کو پہچان بھی رہے ہیں...... کیونکہ!

ذرّہ ذرّہ درود پڑھتا ہے
قطرہ قطرہ درود پڑھتا ہے
میرے آقا کی ذات پر صائم
میرا اللہ درود پڑھتا ہے

ایک مرتبہ محبت سے مل کر پڑھ لیجئے! یا سیدی

الصلوٰۃ والسّلام علیک یاسیدی رسول اللّٰہ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

میں نے ابھی تمام دوستوں سے التجا کی...... میں آپ حضرات سے ملتمس ہوں...... یہ گزارش، یہ درخواست، یہ عرض پیش کی کہ آپ ایک زبان ہو کر ایک آواز ہو کر، بلند آواز ہو کر پڑھیں، کچھ احباب کی آواز مجھ تک پہنچی ہے اور کچھ حضرات کی آواز سننے کیلئے میرے کان اور میری قوت سماعت محروم رہی ہے...... کچھ دوستوں نے درود پاک بلند آواز سے پڑھا، اور کچھ بھائیوں نے دل ہی دل میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی، تو میں کہہ رہا ہوں...... کہ جس جس کے دل میں نبی دو عالم ﷺ کی محبت ماں کے مقدس دودھ کی طرح خون میں حل ہو کر جسم میں گردش کر رہی ہے، بس وہ بندہ قرض سمجھ کر نہیں، بلکہ ایک اہم فرض سمجھ کر پڑھے گا...... ایک عادت سمجھ کر نہیں بلکہ ایک بہت بڑی سعادت سمجھ کر اس یقین سے ایک مرتبہ درود پڑھے گا...... کہ!

رسیا درود کے متمنی دعا کے ہیں
ہم رہنے والے وادی ذکر و ثناء کے ہیں
قرآن کے ہر حرف سے پھوٹے جو روشنی
اس میں تمام رنگ میرے مصطفیٰ ﷺ کے ہیں

محبت سے پڑھ لیجئے......کہ!

الصلوٰۃ والسّلام علیک یاسیدی رسول اللّٰہ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

تیسری اور آخری مرتبہ جھوم جھوم کر......ابھی جس معیار محبت پر، جس نہج پر، میں آپ حضرات کو لانا چاہ رہا ہوں......اس معیار، اس بلندی، اس رفعت، اس محبت، اس عقیدت، اس انداز، اس مزاج کا آپ نے درود پاک بھی پڑھنا ہے

تو آیئے چار نئے مصرعے سنیئے......جو میں نے شاید پہلے کبھی نہیں پڑھے اور کہیں نہیں پڑھے......نواب شاہ والو یقین جانو کہ یہ مصرعے میں آج نواب شاہ والوں کیلئے پہلی بار پڑھوں گا......اور یقیناً آپ پہلی بار سنیں گے......اسی حوالے سے شاید کہ یہ آپ کا نصیب ہو کہ میں نے یہ گل آپ کے دامن میں اور آپ کے جھولی میں ڈال دیئے......کہہ رہا ہوں......کہ!

کبھی خطوط میں حب کے پیغام جاتے ہیں

نہیں ابھی نہیں، پہلے ایک بات عرض کر جاؤں اس کے بعد یہ تاریخی جملے پڑھتا ہوں، کہ خطوط کیا ہیں؟ ''خطوط'' اے نواب شاہ والو خطوط خط کی جمع ہے اور یاد رکھیئے کہ اردو پڑھانا میری قطعاً ذمہ داری نہیں ہوتی......صرف آپ حضرات کو

سمجھانے کیلئے عرض کر رہا ہوں کہ ابھی آپ نے میرے ساتھ محفل کا کافی لمبا سفر کرنا ہے...... کہ!

کبھی خطوط میں حب کے پیام جاتے ہیں
کہیں پہ خون سے اپنے کلام جاتے ہیں

نہیں نہیں ایسے نہ سنا جائے...... شاید کہ بات سمجھانے کیلئے مجھے ابھی مزید مثالوں کا سفر کرنا ہے...... دیکھئے آج شاید ہی کوئی بندہ ایسا ہو کہ جس کی جیب میں موبائل سیٹ نہ رکھا ہو...... یہ بہت سے لوگ یہاں کیمرے کی آنکھ میں، موبائل کی آنکھ میں اس منظر کو محفوظ کر رہے ہیں...... ہاں ہاں!

یہ دور ڈش کا دور ہے
یہ دور سائنس کا دور ہے
یہ دور کیبل کا دور ہے
یہ دور الیکٹرک میڈیا کا دور ہے
یہ دور جدت کا دور ہے
یہ دور حرکت کا دور ہے
یہ ٹیکنالوجی کا دور ہے
یہ دور کمپیوٹر کا دور ہے
یہ دور فیکس کا دور ہے

یہ دور انٹرنیٹ کا دور ہے

یہ دور سیٹلائٹ کا دور ہے

یہ دور ٹیلی فون کا دور ہے

یہ دور موبائل فون کا دور ہے

یہ دور ایس ایم ایس کا دور ہے

لیکن میں نے کہا......کہ!

کبھی خطوط میں حب کے پیام جاتے ہیں

میرے بھائیو یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے کہ ہمیں سہارا لینا پڑھتا ہے......

پیغام بھیجنے کیلئے......خیریت نامہ بھیجنے کیلئے......محبت نامہ بھیجنے کیلئے......کس کا سہارا لینا پڑھتا ہے؟

کبھی سیٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے

کبھی فیکس کا سہارا لینا پڑتا ہے

کبھی کمپیوٹر کا سہارا لینا پڑتا ہے

کبھی ڈش کا سہارا لینا پڑتا ہے

کبھی موبائل کا سہارا لینا پڑتا ہے

کبھی ایس ایم ایس کا سہارا لینا پڑتا ہے

کبھی قاصد کا سہارا لینا پڑتا ہے

کبھی TCS کا سہارا لینا پڑتا ہے

لیکن آیئے میں درود پاک کے حوالے سے گفتگو کر رہا ہوں......لیکن ابھی مجھے چوتھا مصرعہ پڑھنے میں کچھ دیر لگے گی، اور اگر میرا اور آپ کا ذوق ایک ہو جائے تو کہہ دیجئے سبحان اللہ...... بلند آواز سے کہہ دیجئے...... سبحان اللہ

جنہوں نے کہا ان کو اللہ جزا دے اور جو خاموش ہیں انہیں اپنی عادت اپنی طبیعت کا خیال رکھنا ہے اور مجھے بھی پڑھتے ہوئے کسی پر جبر نہیں کرنا...... ہاں اگر مصرعہ سمجھ میں آئے، اگر جملہ دل میں اتر جائے......تو پھر بولو اور خوب آواز سے بولو سبحان اللہ......تو چوتھا مصرعہ پیش کر رہا ہوں...... بڑی توجہ جناب!

کبھی خطوط میں حب کے پیام جاتے ہیں
کہیں پہ خون سے اپنے کلام جاتے ہیں
یہ بارگاہ محمد ﷺ کا فیض ہے لوگو
ارے بغیر فون کے درود و سلام جاتے ہیں

اور اب میں دیکھتا ہوں جبکہ آپ کا ذوق بلندیوں پر ہے کہ کون درود و سلام بلند آواز سے پڑھتا ہے......اور کون خاموش رہتا ہے...... باآواز بلند پڑھیئے

الصلوۃ والسّلام علیک یاسیدی رسول اللّٰہ

وعلی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

حمد بے شمار اللہ کیلئے جو لائق حمد و ثناء ہے......اور درود لامحدود اس کریم آقا ﷺ کیلئے کہ جسے خلق کرنے والا "خالق" خلق کرتے ہی خود بھی درود میں مصروف ہے اور سلام ہو آل اطہار پر اور آپ ﷺ کے اصحاب پر اور آپ ﷺ کی ازدواج مطہرات پر کہ جن کا راستہ اصل میں ایمان کا راستہ ہے......تو میں حمد و ثناء کے بعد مشکور و ممنون

ہوں اپنے کرم فرما، شفیق و مہربان جناب علی اکبر سیال صاحب کا کہ جن کے حکم پر اور میرے کرم فرما آپ کے علاقہ کی جانی پہچانی شخصیت فخر القراء نجم القراء، استاذ القراء جناب قاری محمد ساجد اویس صاحب جن کی وساطت اور وسیلے سے خاکسار کی مسلسل یہ دوسری تیسری حاضری ہے نواب شاہ میں......اور جتنے بھی یہ میری نگاہ میں نکھرے نکھرے، اُجلے اُجلے، روشن روشن چہرے ہیں آپ سب کو بھی اور بالخصوص اسٹیج پر تشریف فرما......مشائخ عظام و علماء کرام، تمام کے تمام میری آنکھوں کے تارے ہیں اور میں ان سب کی دعاؤں سے سرفراز ہونے کیلئے کوشش کروں گا......کہ آپ کے مزاج کی اور آپ کے معیار کی پوری پوری نوکری کر جاؤں......انشاء اللہ......اور آپ حضرات سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں کہ میری ہر ہر بات سنو، سمجھو تو پھر محبت سے کہو سبحان اللہ

میں پہلے چار مصرعے پڑھتا ہوں...... ہاں چار مصرعے حفیظ تائبؔ کے قلم سے زینت قرطاس بننے والے چار مصرعے...... بڑی توجہ، پوری توجہ کیساتھ سماعت فرمائیں......کہ!

پیار سے جن کے ہوا مرا تن من روشن
کاش فرمائیں کسی شب مرا آنگن روشن
جن کے جلووں سے منور ہیں دو عالم تائبؔ
وہی فرمائیں گے آکر مرا مدفن روشن

میرے ایک ایک پڑھے جانے والے مصرعے پر خصوصی توجہ فرمانے والے نواب شاہ کے رہنے والو اور محمد عربی ﷺ کی واللیل کی زلفوں کے اسیرو......آج

کی موقع کے حوالے سے دو مقام رکھتی ہے، اس محفل میں میلاد النبی ﷺ کا حوالہ بھی ہے اور یہ محفل ایصال ثواب کا حوالہ بھی رکھتی ہے......یعنی آپ حضرات کی جانی پہچانی شخصیت پروفیسر محمد بخش بلوچ (مرحوم) سابقہ پرنسپل گورنمنٹ سچل سرمست کالج نواب شاہ......یقیناً ان کی روح کے ایصال ثواب کی غرض سے اس محفل کا انعقاد کیا گیا ہے......تو آپ حضرات ایک نعرہ بلند کریں اور یہ نونہال ثنا خوان جن کا تعلق سکھر سے ہے اور آپ کے نعرے کی گونج میں اس کم عمر ثناء خوان کو دعوت دیتا ہوں......آپ حضرات نعرہ بلند فرمائیں گے تو یقیناً اس بچے کا حوصلہ بلند ہوگا

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری

محترم حضرات!

ابھی آپ نے بڑا اچھا استقبال کیا اس ثنا خوان بچے کا......تو بس انشاءاللہ آپ ہاتھ بلند کرتے رہیں گے تو محفل کو حسن ملتا رہے گا اور مجھے حوصلہ ملتا رہے گا...... میں اپنی نوکری کا آغاز کر رہا ہوں......کہ!

میں ملتان سے چلا ہوں میرا سفر کافی طویل ہے......راولپنڈی سے رات کو اوکاڑہ پڑھا، گزشتہ سے پیوستہ شب راولپنڈی میں اور گزشتہ شب اوکاڑہ میں تھا اور وہاں سے ملتان اور ملتان سے نواب شاہ کا طویل سفر کیا ہے تو بس سفر کی جو تھکن ہے وہ آپ حضرات کا جذبہ کافور کر دے گا......انشاءاللہ......تو بس یہ بات یاد رکھیں کہ میں جب ملتان سے چلا تو وہاں ملتان میں موسلا دھار بارش تھی اور میں نے یہاں فون کیا کہ کیا نواب شاہ میں بھی بارش ہو رہی ہے؟......تو دوستوں نے فرمایا کہ نہیں نواب شاہ میں تو بارش نہیں ہو رہی......اور اے نواب شاہ کے عظیم لوگو! جب میں ادھر نواب شاہ

میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہاں بھی بارش ہو رہی ہے...... بس فرق اتنا ہے کہ وہاں ملتان میں پانی کی بارش ہو رہی تھی تو ادھر نواب شاہ میں انوار کی بارش ہو رہی تھی...... اگر بات سمجھے ہو تو کہہ دو...... سبحان اللہ...... اگر بات اتنی ہی ہے تو آؤ میں کہنا چاہ رہا ہوں...... کہ!

ہر سمت برستی ہوئی رحمت کی جھڑی ہے

ارے......

یہ سرور کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے

ہاں! ہاں! یقیناً

یہ سرور کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
یہ ہادی کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
یہ سید کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
یہ سردار کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
یہ سرکار کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
یہ دلدار کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
یہ مختار کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
یہ جان کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
یہ شان کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
یہ مالک کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
یہ اصل کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
یہ تاجدار کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
یہ بہار کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے

ارے......

یہ سرور کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے

بالکل یہاں سے ہی میلاد سرکار ﷺ کا آغاز کر رہا ہوں...... اور فقط اس موضوع پر مجھے چار مصرعے پڑھنے ہیں...... کہ!

جو سب سے بے مثال ہے وہی تو پھول آیا ہے

جناب سرور صاحب ماشاء اللہ...... ہر محفل میں ہوتے ہیں اور مجھے اکثر سماعت کرتے رہتے ہیں...... اللہ ان کو سلامت رکھے مگر یہ مصرعے ان کیلئے بھی بالکل نئے ہونگے انشاء اللہ...... نواب شاہ والو!

آپ کی سماعتوں کے حوالے یہ چار مصرعے امانت کی طرح دے رہا ہوں ...... کہ!

جو سب سے بے مثال ہے وہی تو پھول آیا ہے
اصول تو یہ ہے کہ اصل اصول آیا ہے

میرے محترم خالد قادری صاحب یہ نواب شاہ آپ کا علاقہ ہے، آپ نظر دوڑائیں اور مجھے وہ بندہ ضرور دکھائیں، جسے چوتھے مصرعے کی سمجھ بھی آجائے اور پھر بھی نہ بولے...... تاکہ میں اپنے مولا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگوں!

جو سب سے بے مثال ہے وہی تو پھول آیا ہے
اصول تو یہ ہے کہ اصل اصول آیا ہے

اے نواب شاہ کے غیور مسلمانو! بار بار کیا عرض کر رہا ہوں...... کہ!

جو سب سے بے مثال ہے وہی تو پھول آیا ہے

اور......

اصول تو یہ ہے کہ اصل اصول آیا ہے
یہ کائنات جس کے سبب سے قائم ہے

ارے......

اسی مہینے وہ رب کا رسول آیا ہے

تو پھر آیئے مجھے یہ بھی کہنے دیجئے گا......اور اب میں اپنا جملہ نہیں پڑھوں گا ......اب ایک عاشق کی بات کر رہا ہوں......اور عاشق بھی وہ کہ جو آل نبی اولاد علی ہے کچھ ہی دن پہلے وہ ہم سب سے جدا ہوئے......صاحبزادہ فخر السادات پیر سید نصیر الدین نصیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہروی گولڑوی

کون سید نصیر الدین نصیر؟

وہ نصیر جو اپنی ذات میں ناصر ہیں......وہ نصیر کہ جو آل نبی اولاد علی علیہ السلام ہیں جگر گوشۂ غوث جلی بھی ہیں اور جانشین مہر علی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں اور دور حاضر کے امیر خسرو......ثانی اقبال، وہ نصیر کہتے ہیں......کہ!

راستے صاف بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
لوگ محفل کو سجاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

لوا ے دیوانو جھوم جاؤ نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات دیکھ کر......کہ!

ان کی آمد کے پیامی ہیں صبا کے جھونکے
پھول شاخوں کو ہلاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

قبلہ بڑی توجہ آپ حضرات کی......اب جو میں اگلے مصرعے پڑھنے والا ہوں ان کا تعویذ بنا کر سینوں پہ سجا لو......تو اس کے فیض میں مزید اضافہ ہو جائے گا ......کہ!

اپنے شہکار پہ خلاقِ دوعالم کو ہے ناز
انبیاء جھومتے جاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

میرے بھائی سیال صاحب میں چوتھا مصرعہ پڑھتا ہوں جو کہ آج کی رات کا سب سے حسیں اور بڑا دلنشین مصرعہ ہوگا...... کہ سید نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... کہ!

چاند تاروں میں نصیر آج بڑی ہلچل ہے

آج میلاد کی محفل میں بیٹھنے والے میرے نواب شاہ کے غیور مسلمانو! آج میں یہ آخری مصرعہ تو پڑھ جاؤں گا...... انشاء اللہ...... لیکن نہ جانے کس کے سر سے گزر جائے گا اور مجھے علم نہیں کہ کس کے دل میں اتر کر یہ مصرعہ من کی کھیتی کو آباد کر جائے گا ......اس مصرعے پر آپ حضرات اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھا کر یہ مصرعہ سنیئے ...... کہ!

چاند تاروں میں نصیر آج بڑی ہلچل ہے
یہی آثار بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

ہاں، ہاں یقین جانیئے نواب شاہ والو!

اپنے پاس سے کہوں تو بے وفا کہلاؤں، لیکن اگر سچ کہوں تو پھر تمہاری دعاؤں کا مستحق ہوں......خود تصدیق کرو محفل کے ذوق کی انتہا کو محسوس کرتے ہوئے سوئے فلک نظریں اٹھاؤ......تو قسم ہے مجھے پیدا کرنے والے کی، خود بول اٹھو گے...... کہ!

چاند تاروں میں نصیر آج بڑی ہلچل ہے
یہی آثار بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

محترم حضرات!

اب میرے آقا ﷺ کے دربار بے مثال میں ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے ہمارے حیدر آباد سے تشریف لائے ہوئے، معزز و مکرم ثناء خوان، جناب صاحبزادہ تنویر رضوی صاحب ہیں...... آپ حضرات نے محترم مہمان ثنا خوان کے ایک ایک لفظ کو بڑا ہی منہمک ہو کر اور بڑی یکسوئی کیساتھ سننا ہے......تو پہلے ایک والہانہ، دیوانہ وار اور اپنی محبتوں کا ترجمان نعرہ لگائیں......

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری

تشریف لاتے ہیں......محترم صاحبزادہ تنویر رضوی صاحب

میرے بھائیو!

آج محفل میلاد میں، میلاد سرکار ﷺ میں پڑھ رہا ہوں......اکثر ہم پر یہ اعتراض بھی ہوتا ہے، کہ اللہ جانے ان یا رسول اللہ کہنے والوں کو کیا ہوتا ہے کہ اتنی خطیر رقم میلاد پر خرچ کر دیتے ہیں......اور

یہ یا رسول اللہ ﷺ کہنے والے
یہ یا نبی اللہ ﷺ کہنے والے
یہ یا حبیب اللہ ﷺ کہنے والے
یہ میلاد کا لنگر شوق سے کھانے والے
یہ محافل میں نعت نبی سنانے والے

سنی جب چاہتے ہیں......

آقا ﷺ کے میلاد پاک کی محفل سجا لیتے ہیں
ہر شب...... کو شب میلاد بنا لیتے ہیں
ہر رات...... کو نعت کی محفل بنا لیتے ہیں
ہر رات...... کو وجد کیف کی رات بنا لیتے ہیں

ہر رات...... کو ملاقات کی رات بنا لیتے ہیں
ہر رات...... فضل و کرم کی رات بنا لیتے ہیں
ہر شب...... کو شب اوصاف بنا لیتے ہیں

اور

ہر رات...... کو سرور کی رات بنا لیتے ہیں
ہر رات...... کو نور کی رات بنا لیتے ہیں
ہر رات ...... قرب کی رات بنا لیتے ہیں
ہر رات...... کو عقیدت کی رات بنا لیتے ہیں
ہر رات...... کو محبت کی رات بنا لیتے ہیں
ہر رات...... کو مدحت کی رات بنا لیتے ہیں
ہر رات...... کمال کی رات بنا لیتے ہیں
ہر رات ...... کو جمال کی رات بنا لیتے ہیں
ہر رات...... کو بہار کی رات بنا لیتے ہیں
ہر رات...... کو دیدار کی رات بنا لیتے ہیں

آخران کو کیا ہو جاتا ہے؟

تو میرے بھائیو! اے نواب شاہ کے رہنے والو! اس کا جواب دینے جا رہا ہوں میرا کوئی جملہ حقیر نہ سمجھنا...... میرا کوئی جملہ آپ کی سماعتوں سے ضائع نہ ہونے پائے...... تو سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا اس میلاد پاک کی اصل تاریخی حیثیت کیا ہے؟ یہ میلاد منانے کی امتیازی حیثیت کیا ہے؟ اور اب میں پڑھتا ہوں صرف چار مصرعے، الحمدللہ ان چار مصرعوں میں نتیجہ بھی ہے اور ہمارا عقیدہ بھی ہے...... اور اس وقت میرے سامنے نواب شاہ کا خوش عقیدہ اور ظرف کشادہ اجتماع ہے...... اور بس دیکھنا یہ ہے کہ اب سنتا کون ہے اور سمجھتا کون ہے...... اور پھر سبحان اللہ بولتا کون ہے؟

اور اس وقت میں یوں کہہ رہا ہوں......کہ!

ہو جائے جس گدا پر عنایت حضور کی

بس جس جس گدا پر آقا ﷺ کی عنایات کی بارش ہوئی ہے بس وہی بولے دوسرا بے شک بولنے کی زحمت نہ کرے......کہ!

ہو جائے جس گدا پر عنایت حضور کی
سر چڑھ کے بولتی ہے محبت حضور کی

اور بڑی توجہ! اگلے مصرعے پر......کہ!

ماؤں کی جھولیاں بیٹوں سے بھر گئیں
اللہ نے یوں منائی ولادت حضور ﷺ کی

خالد بھائی اب آپ ذرا غور سے نظر گھمائیں اور دیکھیں کہ کوئی بیٹھا ہے ادھر فتویٰ فروش جو کائنات کے خالق و مالک کو فتویٰ دے کہ آج اگر ہم میلاد منائیں تو اپنی بساط کے مطابق، اپنی ہمت کے مطابق، اپنے وسائل کے مطابق، اپنی حیثیت کے مطابق......

اشتہار ...... بھی بنواتے ہیں
دعوتی ...... کارڈ بنواتے ہیں
میلاد ...... کے بینر بنواتے ہیں
وال چاکنگ ...... بھی کرواتے ہیں
لنگر ...... تقسیم کرتے ہیں
مٹھائیاں ...... تقسیم کرتے ہیں
دودھ ...... تقسیم کرتے ہیں
کھیر ...... تقسیم کرتے ہیں

تو بھائیو! ایک لمحے کیلئے آنکھیں بند کرلو، نظریں جھکالو، چشم تصور سے دیکھو، وہ میلاد کیسا ہوگا؟

کہ جو میلاد منا رہا ہے وہ اللہ ہے اور جس کا میلاد ہو رہا ہے وہ رسول اللہ ہے...... حبیب اللہ ہے...... نبی اللہ ہے...... وہ نور اللہ ہے

ہم نے تو میلاد منایا اور مٹھائی تقسیم کی اور اللہ نے جب اپنے حبیب ﷺ کا میلاد منایا تو بیٹے تقسیم کیے ہیں!

کہہ رہا ہوں...... پھر چار مصرعے سنو اور اس کے بعد میں اپنی نوکری پوری سمجھوں اور اگلے ثنا خوان دوست کو صدا دوں

ہر بے اصول کیلئے فطری اصول زندہ ہے

اے نواب شاہ والو! میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں...... مجھے معاف کر دینا کیونکہ میں زندہ ماحول میں پڑھنے کا عادی ہوں...... میرے سامنے ماحول زندہ ہو، سننے والے زندہ ہوں، مجمع زندہ ہو، تو تب پڑھتا ہوں اور الحمدللہ اب میرے سامنے نواب شاہ کے غیور مسلمانوں کا ماحول بھی زندہ ہے......لوگ بھی زندہ ہیں، بلکہ سارا مجمع زندہ ہے...... میں پڑھتا ہوں، قرآن اٹھاؤ میرے سر پہ رکھو کہ میں قبرستان میں پڑھنے کا بالکل عادی نہیں ہوں...... میرا دل چاہتا ہے کہ میرے ساتھ آپ بھی مل کر اپنی حاضری پیش کریں......تو کہہ رہا ہوں...... کہ!

ہر بے اصول کیلئے فطری اصول زندہ ہے

میرا سیال صاحب قطعاً اس بندے سے کوئی رابطہ نہیں، کوئی واسطہ نہیں جو تھکا ہوا بیٹھا ہو، میں ایسے بندے سے کوئی گلہ نہیں کروں گا، جس بندے کو میری کوئی سمجھ نہ آئے وہ اسکا اپنا قصور ہے اور جو سمجھے اور پھر نہ بولے، ارے جو عقیدے کی بات سننے

والے ہوں وہ ذرا سر بھی اٹھاؤ......اور آنکھوں میں آنکھیں ڈالو اور پھر سنو......آخر کار پہلا مصرعہ پھر کہہ رہا ہوں......کہ!

ہر بے اصول کیلئے فطری اصول زندہ ہے

میرے ان تاریخی مصرعوں پر وہ لوگ جن کے سینے میں محبت رسول ﷺ ہے وہ ذرا ہاتھ بلند کر کے مصرعوں کا استقبال کریں اور جس کو سمجھ نہ آئے اسکی اپنی مرضی ہے......کہ!

ہر بے اصول کیلئے فطری اصول زندہ ہے
منا کے جشن میلاد بتا دے زمانے کو
ارے ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کا رسول زندہ ہے

سب بلند آواز سے کہہ دیجئے ......سبحان اللہ تو آیئے میں مفت میں لڑائی نہیں چاہتا، ہم تو اہلسنت، اہل محبت ہیں ہمارا پیغام تو پیغام محبت ہے، جہاں تک بھی پہنچے......ہاں تو میرے دوستو آپ نے ابھی مجھے داد محبت دے کر ماحول کو زندہ کیا ہے ......مجھے حوصلہ دیا ہے...... مجھے خرید لیا ہے اور میرے بھائیو اب جو میں پڑھنے والا ہوں مجھے یقین ہے کہ اس پر بہت نعرے لگیں گے اور ابھی جو گزشتہ کلام پر نعرہ لگا یقین جانیئے میری چار دن زندگی بڑھا گیا ہے......ہاں، ہاں آیئے یہ جملے سنیئے گا......کہ!

یہ جشن ، یہ میلاد ، یہ محفل ہے مقدس
گر تم کو بھی الفت ہے تو اس بزم میں آ

خالد بھائی ضروری نہیں ہے کہ ہر بات زور سے کی جائے......کوئی آرام سے کی جائے تو تب بھی اس کی لطافت دلوں میں اتر جاتی ہے...... ہم لڑائی نہیں

چاہتے ہم تو لڑائی ختم کرنے آئے ہیں...... آج انشاء اللہ فاصلے مٹادیں گے، ہم سب سننے والوں کو یہ پیغام دیتے ہیں...... کہ!

یہ جشن، یہ میلاد، یہ محفل ہے مقدس
گر تم کو بھی الفت ہے تو اس بزم میں آ!
ہاں ...... تم کو بھی اگر یاد ہو تاریخ ولادت
تم بھی اپنے بزرگان کا کوئی جشن منا!

ارے ہمارا تو ایمان یہ ہے...... کہ!

انبیاء اولیاء جن و ملک اور فرشتے
سرکار ﷺ کے چاہنے والے سبھی آتے ہیں

نہیں، نہیں، کہیں یہ نہ سوچنا کے چپ کیوں ہو گیا...... نہ میں تھک گیا اور نہ بھول گیا ہوں، بلکہ کبھی کبھی اس ڈر سے نہیں پڑھتا کہ سننے والے ضائع نہ کر بیٹھیں میرا مصرعہ...... ہاں اب کہہ رہا ہوں...... کہ!

انبیاء اولیاء جن و ملک اور فرشتے
سرکار ﷺ کے چاہنے والے سبھی آتے ہیں

اور!

جب بھی محفل میلاد میں چلا جاتا ہوں
ایسا لگتا ہے کہ سرکار ﷺ ابھی آتے ہیں

ہاں، ہاں! وہ آرہے ہیں، وہ آتے ہی ہوں گے اور وہ آہی گے...... ارے بیٹھا ہے کوئی سننے والا، وہ آرہے ہیں، وہ آتے ہوں گے...... سلام پیش کرتا ہوں میں آپ کو اور آپ کے اس مثالی ذوق سماعت کو...... ہاں تو پھر کہہ رہا ہوں...... کہ!

بزم تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ ﷺ کی گلی تھی ابھی ابھی
اتنا کرم ہوا کہ مقدر بدل گے
ارے طیبہ سے دل کی ڈور ہلی تھی ابھی ابھی

اس سے پہلے کہ میں موضوع میں طوالت کر جاؤں...... میں التماس گزار ہوں آج کی اس محفل میں موجود ہمارے میزبان...... آپ کے جانے پہچانے قاری زینت القراء، فخر القراء جناب محترم قاری محمد صادق اویسی تشریف لائیں اور اپنی خوبصورت آواز اور دلنشین انداز کے ساتھ قرآن مجید، فرقان حمید، برہان رشید کی آیات مقدسہ، مطہرہ آیات، منور آیات کی تلاوت سے اس محفل مبارکہ پر قرآن کریم کے ابر کرم برسائیں، اور آیات بینات کی تلاوت سے ہمارے دلوں کے یثرب کو مدینہ بنائیں...... تشریف لاتے ہیں، زینت القراء!

جناب محمد صادق اویسی صاحب

محترم دوستو!

ابھی محفل میں آتے ہی مجھے کچھ پڑھنے کی فرمائش کرنیوالے دوست بھی بہت خوش بیٹھے ہیں...... اللہ ان کو ہنستا مسکراتا رکھے، سب کہہ دیجئے...... آمین

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین وملت، تاجدار اہلسنت، پروانہ شمع رسالت، عاشقوں کے امام، الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں...... کہ!

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

جناب بندہ!

یہ محفل کا ماحول نوری ہے
یہ محفل کا لمحہ نوری ہے
یہ محفل کی ہر ساعت نوری ہے
یہ محفل کا دن نوری ہے
یہ محفل کی رات نوری ہے
یہ محفل کا ذکر نوری ہے

اور جن کریم آقا ﷺ کا میلاد ہے وہ تو رعلی نور ہیں...... یہ مہینہ بھی نور والے کا ہے...... میں محفل کے شروع میں ہی کہہ چکا ہوں کہ ملتان میں پانی کی بارش ہو رہی تھی...... اور یہاں نواب شاہ میں نور کی بارش ہو رہی ہے تو میں بڑی ذمہ داری سے اپنے امام کے لکھے ہوئے نورانی جملے یوں کہہ رہا ہوں...... کہ!

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

اور آگے میرے امام فرماتے ہیں...... کہ!

یارسول اللہ ﷺ!

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

یارسول اللہ ﷺ

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

ہاں! ہاں! تیری نسل پاک

تیری عزت والی ...... نسل پاک میں
تیری عظمت والی ...... نسل پاک میں
تیری رفعت والی ...... نسل پاک میں
تیری شوکت والی ...... نسل پاک میں
تیری رحمت والی ...... نسل پاک میں
تیری عنایت والی ...... نسل پاک میں
تیری مودت والی ...... نسل پاک میں

میرے آقا ﷺ!

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اور یہاں پر یہ اعتراض بھی ہوتا ہے...... کہ یہ نور نور کی سنّی بڑی رٹ لگاتے ہیں "نور کبھی دیکھا تو نہیں"...... ارے بھئی دماغ کا علاج کرواؤ، نور دیکھنے کیلئے اندر نور کا ہونا بہت ضروری ہے...... بندے کو نور نظر نہیں آتا...... نور دیکھنا ہے تو پہلے اندر نور پیدا کرنا ہوگا...... لیکن آئیے یہاں کچھ تاریخی جملے سنیئے گا...... تو اب شاہ کے عظیم لوگو! میں ابھی تاریخ کا حوالہ آپ کی سماعتوں کے حوالے کرتا ہوں...... کہ تنزیل قرآن کا عرصہ 23 سال کا ہے...... میں بڑی ذمہ داری سے یہ بات عرض کر رہا ہوں اور میرے بولے ہوئے کلمات کی تصدیق کیلئے اسٹیج پر کافی تعداد میں علماء کرام اور مشائخ عظام موجود ہیں، تو بڑی توجہ قبلہ عرض کر رہا ہوں کہ 23 سال میں جو میرے آقا ﷺ نے دکھایا نہیں وہ منوایا ہے...... یعنی!

آتا ہوا جبریل دکھایا نہیں ...... منوایا ہے

اترتا ہوا قرآن دکھایا نہیں ...... منوایا ہے

آپ اپنے دھڑکتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھ کر بیٹھو...... خواہ مخواہ میں نہیں بولنا ......اور اگر جملے دل میں اتر جائیں اور دل بولے تو پھر بولنا...... سبحان اللہ!

23 سال میں جو نبی ﷺ نے دکھایا نہیں ...... منوایا ہے

جبریل علیہ السلام کو آتا ہوا دکھایا نہیں ...... منوایا ہے

قلب اطہر پر قرآن اترتا ہوا دکھایا نہیں ...... منوایا ہے

جنت کے مقامات کو دکھایا نہیں ...... منوایا ہے

جہنم کو آپ ﷺ نے دکھایا نہیں ...... منوایا ہے

فرشتوں کو اترتے دکھایا نہیں ...... منوایا ہے

حوروں کو جنت میں رہتے دکھایا نہیں ...... منوایا ہے

اب ہمارا ان "نور" نہ ماننے والوں پر یہ سوال بنتا ہے کہ کئی سال ہی نہیں بلکہ کم وبیش 15 سو سال کا ایک لمبا عرصہ ہو گیا ہے...... کہ جو آپ ﷺ نے دکھایا نہیں وہ ہم سب مانتے ہیں، بلکہ ان سب چیزوں پر ایمان رکھنا، ہمارے ایمان کا حسن ہے، نکھار ہے، زینت ہے، بہار ہے...... مثلاً!

اترتا ہوا قرآن ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں

اترتا ہوا جبریل ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں

لوح وقلم کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں

بیت المعمور کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں

عرش معلّٰی کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں

کراماً کاتبین کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں
جنت کے محلات کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں
حوران جنت کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں
جہنم کو ہم نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں
بدن میں روح کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں
پھول میں خوشبو کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں
زبور کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں
تورات کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں
انجیل کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں
انبیاء کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں
بدر میں فرشتوں کو ہم نے نہیں دیکھا...... مگر ہم مانتے ہیں

مگر یہ عجیب فلسفہ ہے...... کہ ان ساری چیزوں پر ایمان رکھا جائے بن دیکھے، مگر جب میرے آقا ﷺ کے نور کی بات ہو تو خواہ مخواہ کی ضد کی جاتی ہے کہ میں نے دیکھا نہیں ہے...... کسی نے دیکھا نہیں ہے، ان سے پوچھو...... کہ!

انبیاء کو دیکھا ہے؟ جس پر ایمان رکھتے ہو
عرش معلی کو دیکھا ہے؟ جس پر ایمان رکھتے ہو
قرآن اترتا ہوا دیکھا ہے؟ جس پر ایمان رکھتے ہو
جبریل کو آتے ہوئے دیکھا ہے؟ جس پر ایمان رکھتے ہو
جنت کی نعمتوں کو دیکھا ہے؟ جس پر ایمان رکھتے ہو
جہنم کی خوفناکی کو دیکھا ہے؟ جس پر ایمان رکھتے ہو
جسم میں روح کو دیکھا ہے؟ جس پر ایمان رکھتے ہو

نہیں، نہیں، نہیں یقیناً یہ جواب ملے گا......ابھی میں ایک مصرعہ پڑھوں تو اگر سمجھ نہیں آئی تو سارے اٹھ کے چلے جاؤ......یا پھر بلند آواز سے ہاتھ بلند کر کے کہنا ......سبحان اللہ!

ہاں تو بات ہو رہی ہے کہ اگر کچھ بھی ان میں سے نظر نہیں آتا تو پھر کیوں مانتے ہو......اب یقین باطل رکھنے والے کے اوپر سکتہ طاری ہو جائے گا......کہ اگر نبی ﷺ کے نور کو نور نہیں مانتے......کہ ہم نے دیکھا نہیں!

تو......

جس رب کو سجدے کرتے ہو کیا اسے دیکھا ہے؟
جواب آتا ہے کہ نہیں یہ غیب پر ایمان ہے

......تو

میرے بھائیو! نبی ﷺ کو نور ماننا بھی غیب پر ایمان ہے، بلکہ ایمان کی جان ہے اور جنہیں دل کی آنکھ سے......محبت کی آنکھ سے......عقیدت کی آنکھ سے...... نسبت کی آنکھ سے......پیار کی آنکھ سے......عشق کی آنکھ سے......نور محمدی ﷺ نظر آتا ہے تو وہی کہتا ہے......کہ یا رسول اللہ ﷺ

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

آؤ ایک فرق بتا رہا ہوں......محبت کی نظر رکھنے والے کا......اور نور محمدی ﷺ سے نظریں چرانے والے کے درمیان......کہ!

جلوۂ طور نظر آتا ہے پاس اور دور نظر آتا ہے
جب انہیں تصور میں لاتا ہوں تو بس نور ہی نور نظر آتا ہے

بس میں تو آپ حضرات کو مشورہ دے رہا ہوں...... نواب شاہ والو! جیسے چاہو آپ مجھے مہمان سمجھو...... نقیب سمجھو...... ثناء خوان سمجھو...... آقا ﷺ کا غلام سمجھو...... آل محمد ﷺ کا خادم سمجھو...... اپنا بھائی سمجھو...... جو بھی رشتہ آج قائم ہو بہت اچھا ہے...... مگر جملے جملے پہ نظر ہو، حرف حرف پہ توجہ ہونی چاہیے آپ کی...... میں کہہ رہا ہوں...... کہ!

میں نہیں کہتا کہ تم ایسا کرو، ویسا کرو
ارے ان کی سیرت آئینہ ہے، آئینہ دیکھا کرو

ہاں، ہاں! سیرت کا پرچار کرنے والو! میلاد مصطفیٰ ﷺ ہم اس لئے مناتے ہیں کہ پہلے کسی کی ولادت ہوتی ہے اور سیرت بعد میں ہوتی ہے یعنی...... کہ!

میلاد منانے کی چیز ہے
اور...... سیرت اپنانے کی چیز ہے

تو پھر سیرت کی بات ایسے کرتا ہوں...... کہ!

ان کی سیرت آئینہ ہے، آئینہ دیکھا کرو
بات تو جب ہے ایسا رابطہ پیدا کرو

میں نہیں جانتا کہ محفل پاک کے اس عظیم اجتماع میں کون بندہ کس عقیدے کا ہے؟ کون کس طبیعت کا ہے؟ بس اب جو مصرعے کہہ رہا ہوں، ان پر میری آپ کی طبیعت ایک ہو جانی چاہیے...... میری اور آپ کی نیت ایک ہو جانی چاہیے...... میری اور آپ کی نسبت ایک ہو جانی چاہیے...... میری اور آپ کی عقیدت ایک ہو جانی چاہیے...... میری اور آپ کی گدائی ایک ہو جانی چاہیے...... میری اور آپ کی نوکری ایک ہو جانی چاہیے...... کہ میں جملے پڑھوں اور ہر طرف سے سبحان اللہ کی بلند آواز آنی چاہیے...... تو میں اگلے مصرعے کہہ رہا ہوں...... کہ!

میں نہیں کہتا کہ تم ایسا کرو، ویسا کرو
ان کی سیرت آئینہ ہے، آئینہ دیکھا کرو
بات تو جب ہے ایسا رابطہ پیدا کرو

ارے......

وہ تمہیں دیکھا کریں تم انہیں دیکھا کرو

نہیں، نہیں...... ایسا نہیں مجھے ان تاریخی جملوں پر آپ کا اتنا تھکا ہوا نعرہ نہیں چاہئے...... میں تو خود تھکا ہوا ہوں...... یقین جانئے کہ اڑھائی ماہ سے حامد علی سعیدی کی کوئی رات ایسی نہیں کہ جو ثنائے مصطفیٰ ﷺ کے نور سے روشن نہ ہوئی ہو، یہ تو سب آقا ﷺ کا کرم ہے مگر آپ کو ابھی میرے ساتھ ساعتوں کا سفر کرنا ہے...... میں کہہ رہا ہوں...... کہ!

میں نہیں کہتا کہ تم ایسا کرو، ویسا کرو
ان کی سیرت آئینہ ہے، آئینہ دیکھا کرو

اور!

بات تو جب ہے کہ ایسا رابطہ پیدا کرو
وہ تمہیں دیکھا کریں تم انہیں دیکھا کرو

سبحان اللہ چاہئے مجھے اس تاریخی چھٹے مصرعے پر...... کہ!

گنبد خضریٰ کا سایہ دولت دنیا و دیں

ارے......

ہر طرف کیا دیکھتا ہے اس طرف دیکھا کرو

بلند آواز سے ایک نعرہ بلند کریں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ غوثیہ

بہت شکریہ جناب آپ یقین جانئے کہ جس ذوق اور لگن سے آپ پڑھنے والے کو سنتے ہیں یہ آپ لوگوں کا ہی خاصہ ہے...... میں پورے ملک میں آپ حضرات کے اس قابل قدر ذوق کا اعلان کروں گا اور اسی حوالے سے چار مصرے اور سن لینا ...... کہہ رہا ہوں!

نبی کا نور میری بقا کی اساس رہتا ہے
عجیب بات ہے طبیعت شناس رہتا ہے

مجھے اب داد نہیں چاہیے، محفل ختم ہو اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ، تو اگر میرے یہ مصرعے بستر پر یاد آ جائیں، کاروباری زندگی میں یاد آ جائیں، کالج یا سکول پڑھنے والوں کو پڑھتے ہوئے یاد آ جائیں تو بس کہہ دینا...... سبحان اللہ، اور یہی کہنا میرے لئے داد بھی ہو جائے گی...... دعا بھی ہو جائے گی...... ویسے بھی داد تو پوری دنیا سے ملتی ہے اور میں اہلیان نواب شاہ سے خالصتاً دعا کے موڈ میں ہوں...... کہہ رہا ہوں!

نبی کا نور میری بقا کی اساس رہتا ہے
عجیب بات ہے طبیعت شناس رہتا ہے
ہزار موت سے ٹکرا کے بھی زندہ ہوں

ارے......

نبی ﷺ کا نور مجھے باکمال رکھتا ہے

میں چوتھا مصرعہ پڑھتا ہوں، وہ جو آخری بندہ جو میری نگاہوں کی دسترس میں ہے، وہ جو کھڑے ہوئے بزرگ ہیں، ان کو بھی سلام پیش کرتا ہوں جو محفل کے اجتماع میں بیٹھے ہوئے دوست ہیں ہاتھ بلند کریں گے تو محفل کو حسن ملے گا، مجھے پڑھنے میں حوصلہ ملے گا...... کہہ رہا ہوں!

نبی ﷺ کا نور مجھے باکمال رکھتا ہے
میرے عیب پر پردے یہ ڈال رکھتا ہے
ہزار موت سے نکلنا دلیل ہے یارو
کوئی تو ہے جو میرا خیال رکھتا ہے

بلکہ یوں ہی کہہ دیتا ہوں.....کہ!

وہی تو ہے جو میرا خیال رکھتا ہے

آیئے ہدیہ نعت پیش کرنے کیلئے التماس گزار ہوں، اپنی عقیدتیں، اپنی محبتیں بارگاہ رسالت میں بصورت نعت پیش کرنے کیلئے محترم محمد ایوب صاحب سے تو آپ اپنے تاریخی ذوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے.....نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر.....نعرہ رسالت.....نعرہ حیدری

محترم بھائیو!

سندھی میٹھی زبان ہے اور سندھی میٹھی زبان میں ہی ابھی ہمارے مہمان ثنا خوان محمد ایوب صاحب ہمارے سینوں کو مدینہ بنا رہے تھے اور سید دو عالم ﷺ کا میلاد پڑھ رہے تھے اور سیدہ امینہ کائنات رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر کر رہے تھے، اور میں نے بھی آج کی اس پروقار محفل پاک میں ایک عظیم ماں کا ذکر کرنا ہے

ہاں! ہاں! ایسی عظیم ماں جو قبیلہ بنو سعد سے تعلق رکھتی ہیں.....وہ ماں کہ جس کا تعلق تو قبیلہ بنو سعد سے ہے مگر سید دو عالم ﷺ کی رضاعی ماں ہے.....اماں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا مجھے میلاد نامہ پڑھنے کا حکم ہوا ہے لیکن میں پورا تو نہیں پڑھ سکوں گا چونکہ تنگی وقت ہے اور مجھے گنتی کے صرف دو سے تین اعلان کرنے ہیں اور دو یا تین ہی

مضمون پڑھنے ہیں تو اس لئے میں آپ حضرات کی توقع سے زیادہ مختصر کر کے اپنی حاضری پیش کروں گا......تو اس لئے اس اعلان میں میں اماں حلیمہ سعدیہ کی بات کرتا ہوں اور آپ کا حکم ہے جو گزشتہ دنوں میری نواب شاہ میں حاضری ہوئی تھی اس میں سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کا ذکر پاک کیا تو اب بھی ذکر سیدہ کرنے کا حکم ہوا ہے انشاء اللہ ادھر بھی جاؤں گا

میرے بھائیو!

ہم نے تاریخ کی کتابوں میں بھی پڑھا، علماء کرام سے بھی سنا کہ اماں حلیمہ عرب کے دستور کے مطابق مکہ شریف میں پہنچتی ہیں اور سرکار دو عالم ﷺ کے دادا جان سے عرض کرتی ہیں کہ یہ دو جہاں کی دولت میری جھولی میں ڈال دیں سید نا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ کو اندر لے جاتے ہیں تو آپ کیا دیکھتی ہیں کہ ہادی کائنات ﷺ سیدہ دو جہاں وسیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود مبارک میں آرام فرما ہیں......سرکار ﷺ کے اوپر ایک چادر ہے......تاریخ کے الفاظ ہیں کہ اماں حلیمہ فرماتی ہیں میں نے محسوس کیا کہ اس چادر سے نور چھن رہا ہے......اب میرے بھائیو! میں میلا دنامے کو مختصر کرتا ہوں......انشاء اللہ اگر سانسوں نے وفا کی تو پھر کبھی پورا مضمون پڑھوں گا، مگر آج تیسرا اور آخری حصہ پڑھتا ہوں......بس میرے ساتھ رہے گا تو بڑی توجہ کہ اماں حلیمہ فرماتی ہیں کہ گرمیوں کا موسم تھا، خوشگوار رات تھی، ہم صحن میں سو رہے تھے......میری آنکھ کھلی میں ڈر گئی، کیا دیکھتی ہوں گھر کے صحن میں جو درخت ہے اس کا سایہ مجھے جھولتا نظر آتا ہے......پھر اچانک نظر اپنے سوہنے محمد ﷺ پر پڑی......تو آپ ﷺ جھولے میں تشریف فرما ہیں اور منظر بڑا حسین ہے کہ جدھر جدھر سید عالم ﷺ کی انگلی جاتی ہے آسمان کا چاند اسی طرف جھک جاتا ہے کہہ دیجئے......سبحان اللہ

ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے سید کائنات ﷺ نے آسمان کے چاند کو اپنا نوری کھلونا بنالیا ہو...... میرے اس بول پر جو بول سکتے ہو وہ کہہ دو...... سبحان اللہ

اماں حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کیا دیکھتی ہوں کہ آسمان پر چودھویں کا چاند ہے، ابھی میں نے ایک جملہ پڑھا، اے سننے والوں وہ جملہ کیا تھا؟ کہ اللہ جانے نواب شاہ والو آپ کو کس کی نظر لگ گئی ہے تو یہ بھی سن لیجئے گا...... محترم قادری صاحب ایک ہوتا ہے نظر کا لگنا اور ایک ہوتا ہے نظر کا پڑنا...... اے عظیم لوگو! ایک ہوتا ہے نظر کا لگنا ایک ہوتا ہے نظر کا پڑنا...... نواب شاہ والو! خدانخواستہ بدنظر اگر کسی کو لگ جائے تو سنورا ہوا کام بگڑ جاتا ہے اور اگر کسی پر نظر پڑ جائے تو بگڑا ہوا کام بھی سنور جاتا ہے اور میں آج کے عظیم روحانی ایمانی اجتماع میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ کرے ہم سب پر آقا ﷺ کی کریمانہ نظر پڑ جائے، سب کہہ دیں (آمین)

تو میں پڑھ رہا تھا کہ اماں حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آسمان پر چودھویں کا چاند ہے، آسمان پر ماہ کامل ہے، ماہ کامل کہتے ہیں پورے چاند کو، یعنی آسمان پر چاند اپنی پوری جوانی کے ساتھ موجود تھا...... ابھی میں جو جملے کہوں گا جس کے سینے میں پتھر دھڑکتا ہو وہ نہ بولے اور جس کے سینے میں گوشت کا لوتھڑا دھڑک رہا ہے وہ خاموش نہیں رہے گا...... بلند آواز سے ہاتھ بلند کر کے کہے گا سبحان اللہ، سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں...... کہ!

آسمان پر چودھویں کا چاند ہے
جھولے میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا چاند ہے

ہاں! اگر کوئی دوست نعرہ لگائے تو ذرا بلند ہو کر نعرہ لگائے...... کھڑا ہو کر نعرہ لگائے تاکہ ہم بھی اس احسان کرنے والے کی زیارت کر سکیں

آسمان پر چودھویں کا چاند ہے
جھولے میں آمنہ رضی اللہ عنہا کا چاند ہے
آسمان پر رات کا چاند ہے
جھولے میں آمنہ رضی اللہ عنہا کا چاند ہے
آسمان پر اللہ کا بنایا ہوا چاند ہے
جھولے میں اللہ کا چاہا ہوا چاند ہے
آسمان کا چاند زمینوں کو روشن کرتا ہے
جھولے میں لیٹا چاند سینوں کو روشن کرتا ہے
آسمان کا چاند حسیں ہے
جھولے میں لیٹا چاند نور مبیں ہے
آسمان کا چاند گر بدر و ہلال ہے
جھولے میں لیٹا چاند بے مثل بے مثال ہے

پیچھے والے جو گھر سے ہی امیر بن کر آئے ہیں وہ میرے ان مصرعوں پر سبحان اللہ کیا کہیں گے؟ جو گھر سے ہی میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے فقیر بن کر آئے ہیں وہ سب بلند آواز سے کہہ دیں......سبحان اللہ!

سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں کبھی اس چاند کو دیکھتی ہوں، کبھی آسمان کے چاند کو دیکھتی ہوں اور فیصلہ یہ کرتی ہوں......کہ!

آسمان کا چاند زمینوں کو روشن کرتا ہے
میرے گھر کا چاند سینوں کو روشن کرتا ہے

اماں حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں......کہ!

میں کبھی آسمان کے چاند کی طرف دیکھتی ہوں
اور کبھی عرب کے چاند کی طرف دیکھتی ہوں
میں کبھی حیرت سے آسمان کے چاند کو دیکھتی ہوں
اور کبھی محبت سے عرب کے چاند کو دیکھتی ہوں
میں کبھی آسمان پر آنے والے چاند کو دیکھتی ہوں
اور کبھی مبارک انگلی ہلانے والے چاند کو دیکھتی ہوں

اور پھر آخر آسمان کے چاند کو مخاطب کرتی ہوں اور یوں کہتی ہوں...... کہ!

اے چاند!

تجھے کیا ہوا ؟ گھڑی گھڑی آتا جاتا کیوں ہے؟
اتنی بے چینیاں کیوں ہیں آخر اتنے چکر لگاتا کیوں ہے
اٹھا دوں گر میں نقاب احمد تو اپنا چہرہ چھپاتا کیوں ہے؟

بڑی مہربانی نواب شاہ والو! بڑے مشکل وقت میں آپ نے مجھ سے یہ مصرعے سن کر نعرہ لگا کر، میری مدد کی ہے......آپ کو میرا سلام ہے......اب آگے چوتھا مصرعہ ہی اتنا بڑا ہے کہ نواب شاہ والو اگر یہ چوتھا مصرعہ سن کر آپ لوگ ساری رات بھی داد دیتے رہیں تو وہ یقیناً کم ہوگی...... میں ایک مرتبہ گزشتہ مصرعے دوبارہ پڑھ کر اور اس کے ساتھ آخری چوتھا مصرعہ ملا کر پڑھتا ہوں...... کہ!

اے چاند تجھے کیا ہوا؟ گھڑی گھڑی آتا جاتا کیوں ہے؟
اتنی بے چینیاں کیوں ہیں آخر اتنے چکر لگاتا کیوں ہے
اٹھا دوں اگر میں نقاب احمد تو اپنا چہرہ چھپاتا کیوں ہے؟
تو حسن محمد ﷺ سے گر ہے نادم تو ہماری حویلی میں آتا کیوں ہے؟

سنو آگے سنو!

لیکن سبحان اللہ بولو تو سہی ...... یقین جانئے جب سے محفل شروع ہوئی اور اب تک جو بندہ ایک مرتبہ بھی نہیں بولا مجھے اس سے کوئی شکوہ نہیں، کوئی شکایت نہیں، کوئی گلہ نہیں، مگر چھٹے اور آخری مصرعے پر جو بندہ نہیں بولے گا...... تو میں واپس ملتان جانے تک اس بندے سے پریشان جاؤں گا، لیکن اس سننے والے کو کچھ نہیں کہوں گا ...... میں سمجھوں گا کہ میرے قلم میں زور نہ رہا شاید کہ میری زبان میں اثر نہ رہا جس کی وجہ سے سارے نہیں بولے...... اور دعا کر رہا ہوں کہ میرے خالق و مالک مجھے توفیق دے کہ میں ان کو سمجھا سکوں ...... بات ان کے دل میں بٹھا سکوں...... محبتوں کا یہ پیغام اپنے سننے والوں کو سنا سکوں اور ان سننے والوں کو بھی یہ صلاحیت عطا فرما کہ یہ سمجھ سکیں اور سمجھ کر سبحان اللہ بول سکیں...... میں کہہ رہا ہوں!

اے چاند تجھے کیا ہوا؟ گھڑی گھڑی آتا جاتا کیوں ہے؟
اتنی بے چینیاں کیوں ہیں آخر اتنے چکر لگاتا کیوں ہے
اٹھا دوں اگر میں نقاب احمد تو اپنا چہرہ چھپاتا کیوں ہے؟
تو حسن محمد ﷺ سے گر ہے نادم تو ہماری حویلی میں آتا کیوں ہے؟

آگے کہہ رہا ہوں...... کہ!

خوشبو کو گلستان سے نکالا نہیں جاتا

ہاں! ہاں!

خوشبو کو گلستان سے نکالا نہیں جاتا

کوئی بندہ کھڑا ہو محفل سے جو مجھے پھول سے خوشبو جدا کر کے دیکھائے ...... کر سکتا ہے کوئی ایسا؟ اگر کوئی کر سکتا ہے ایسا تو کھڑا ہو میں اس کی زیارت کروں

...... میں اس کو مان جاؤں اور آج کے بعد کسی بات پر بھی میری اس سے بحث نہ ہو ...... ہاں اگر اس اجتماع میں کوئی ایسا نہیں ہے...... بلکہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے...... تو پھر میں سچ کہہ رہا ہوں میں حقیقت کہہ رہا ہوں، میں بڑی پکی بات کہہ رہا ہوں...... کہ!

خوشبو کو گلستان سے نکالا نہیں جاتا
نفرت سے محبت کو بدلا نہیں جاتا

بھئی دیکھو اگر تو خوش بیٹھے ہو تو کہہ دو...... سبحان اللہ، ورنہ میرے ذہن میں آئے گا کہ شاید بور ہو رہے ہیں...... میں کہہ رہا ہوں!

خوشبو کو گلستان سے نکالا نہیں جاتا
نفرت سے محبت کو بدلا نہیں جاتا
جب تک نہ اذان ہو کوئی مسجد نہیں کھلتی
جب تک نہ سویرا ہو اندھیرا نہیں جاتا
ارے یہ سوچ کے بیٹھے رہو، سرکار ﷺ کے در پر
جنت کو کہیں اور سے راستہ نہیں جاتا

واہ! واہ! کمال ہو گیا ہے...... کہ!

خودکش حملے کرنے سے جنت ملتی ہے...... بم دھماکہ کرکے لوگ جنت لینا چاہتے ہیں، معصوم جانوں کو قتل کرکے لوگ جنت لینا چاہتے ہیں...... یاد رکھو یہ جنت کوئی تمہارے باپ کی جاگیر نہیں ہے...... جنت کس کی ہے؟ میرے بھائیو! کتابیں بھری پڑی ہیں، فرمان رسول اللہ ﷺ سے، کیسا فرمان رسالت جس محبوب ﷺ کا ہر ہر بول وحی خدا ہے...... اگر ذوق ہو تو چار مصرعے سن لینا کہ جنت تو ہے ہی ہماری......

جنت تو سرکار ﷺ کے صدقے میں مل جانی ہے اور باقی معاملات کا فکر کون کرے گا؟ نہیں نہیں ایسا نہیں بلکہ ہرگز نہیں ہم جنت کے منکر نہیں کیونکہ جنت کا منکر تو کافر ہوتا ہے، لیکن جنت کے بارے میں چار مصرعے سننے کی عرض پیش خدمت ہے...... کہہ رہا ہوں!

ہر صبح مکافات کی شاموں کیلئے ہے
دنیا دل ناداں کے کاموں کیلئے ہے
اعدائے نبوت کا ٹھکانہ ہے جہنم
جنت تو محمد ﷺ کے غلاموں کیلئے ہے

میں اگر اس موضوع کی طرف چل پڑا تو ڈر ہے کہ دور نکل جاؤں گا لیکن ابھی مجھے کسی طرف بھی نہیں نکلنا، کیونکہ ابھی میں ایک نفیس ثنا خوان کو صدا دینا چاہ رہا ہوں، بس اس سے پہلے اتنا کہتا ہوں!

یہ بات یاد رکھ عقیدے کی بات ہے
اس بات کا لقب ہی کلید نجات ہے
دوزخ منافقوں کی عبادت کا ہے جہیز
جنت نبی ﷺ کے ذکر کی پہلی زکوٰۃ ہے

ایک بلند آواز نعرہ ہو جائے

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری

محترم بھائیو!

یہ بچہ میرے ساتھ ہے اس بچے نے مجھے کبھی فرمائش نہیں کی...... آج پہلی مرتبہ اس نے مجھے فرمائش کی ہے...... حضرت امام پاک کا ذکر انشاء اللہ اگلے اعلان میں کروں گا مگر اب صرف اس بچے کی دلجوئی کیلئے، اس کی طبع کی عقیدت اور محبت کیلئے

، کیونکہ اس نے جس جذبے سے کہا ہے اس کی قدر کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور چار مصرعے فرمائش کے سماعت فرمائیں...... کہہ رہا ہوں!

شوق بہشت ہے تو وسیلہ تلاش کر
اور کام آئے گا ضرور وسیلہ حسین رضی اللہ عنہ کا

واہ کیا بات ہے، میرا اسلام ہے آپ سننے والوں کو، میرے جانے کے بعد کوئی تبصرہ نہیں کرنا، میرے جانے کے بعد کوئی فتویٰ نہیں لگانا، ہاں اگر کسی کے ذہن میں کوئی سوال ہو، کوئی گمان ہو تو وہ سر محفل کھڑا ہو کر اپنا سوال بتا سکتا ہے اور مجھے یہاں بھی ایک شاعر کا شعر یاد آرہا ہے...... کہ!

میری تعریف کرے یا مجھے بدنام کرے
جسے جو بات کرنی ہے سرعام کرے

ہاں! تو بات ہو رہی تھی کہ کوئی بھی بندہ کھڑا ہو کر سوال کر سکتا ہے کہ حامد سعیدی اتنا بڑا دعویٰ آپ نے کیا...... کہ!

شوق بہشت ہے تو وسیلہ تلاش کر
اور کام آئے گا ضرور وسیلہ حسین رضی اللہ عنہ کا

ہاں! ہاں! اتنا بڑا دعویٰ کیسے کر دیا؟ یاد رکھئے کہ میں نے یہ اتنا بڑا دعویٰ اپنے پاس سے ہی نہیں کر دیا...... جتنا بڑا دعویٰ کیا ہے اس سے وزنی دلیل پیش کر رہا ہوں

شوق بہشت ہے تو وسیلہ تلاش کر
کام آئے گا ضرور وسیلہ حسین رضی اللہ عنہ کا
نانا کو ماں کو باپ کو بھائی کو دیکھ لے
مالک بہشت کا ہے قبیلہ حسین رضی اللہ عنہ کا

اگر چپ کر کے ہی سن لو تو پھر گھر چلے جاؤ داد، اور دعا دیئے بغیر صرف مجھے کوئی بھی اس اتنے بڑے پنڈال میں اٹھ کے کہہ دے کہ حامد سعیدی تمہارے مصرعے کی سمجھ ہی نہیں آئی...... تیری بات میں وزن ہی نہیں ہے...... تیری بات کا مزہ ہی نہیں آیا...... تو رب کعبہ کی قسم میں قلم ہی توڑ دوں اور مالک سے معافی مانگوں...... اور ساری زندگی کبھی شعر ہی نہ کہوں گا...... اور اگر میرے گزشتہ اور گزشتہ سے پیوستہ مصرعے کی سمجھ آجائے تو پھر بیٹھ کر نہیں بلکہ اٹھ کر بلند آواز سے نعرہ لگانا ہے کہہ رہا ہوں!

کچھ اس طرح سے عبادت کو عام کرتے ہیں
سجود ان کی گلی میں قیام کرتے ہیں
کہا خدا نے نبی ﷺ سے بنا کے جنت کو
اسے بھی ہم تیرے بچوں کے نام کرتے ہیں

سلام ہے نواب شاہ والو آپ کو بلند آواز سے نعرہ لگاؤ!

تو اب میں ملتمس ہوں، میرے عوام کا ایک اور معتبر حوالہ جناب ارباب علی کھوکھر صاحب تشریف فرما ہیں...... ابھی تشریف لائیں اور اپنی عقیدتیں اور محبتیں آقا و مولا کی بارگاہ میں نچھاور فرمائیں

محترم جناب ارباب علی کھوکھر صاحب

محترم بھائیو!

ابھی ہمارے بھائی محترم جناب ارب علی کھوکھر صاحب بارگاہ رسالت میں اپنی حاضری کو یقینی بنا رہے تھے...... تو اب توجہ ہے آپ کی؟ اگر توجہ کرتے ہو تو میں آپ حضرات کو تصور ہی تصور میں در زہرا رضی اللہ عنہا کی حاضری کیلئے لے چلتا ہوں اور دو

جملے عرض کرتا ہوں تو اب اس شان والی بی بی کی شان میں دو جملے سن لو جو عظمت والے رسول ﷺ کی بتول بیٹی ہے...... مولا علی رضی اللہ عنہ کی بیوی صرف علی رضی اللہ عنہ کے گھر ہی کی مالکن نہیں بلکہ پوری کائنات کی مالکن ہیں اور یہاں پر بھی بات ختم نہیں ہوئی، بلکہ جنت کی مالکن ہے...... تو ملکۂ عصمت و عفت، والدہ حسنین کریمین، سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شان کے چند مصرعے آپ کی خاص توجہ میرا مطلوب ہوگی...... کہہ رہا ہوں

حیا کے ماتھے کا تاج زہرا رضی اللہ عنہا
وفا پرستی کی لاج زہرا رضی اللہ عنہا

آپ خاموش ہو جائیں گے...... تو میرے اندر مایوسی کی لہر دوڑ جائے گی تو آپ حضرات نے اپنے ذوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجھے مایوسی سے بچانا ہے اور سبحان اللہ کی پرکیف صداؤں سے ذوق کو نکھار دینا ہے...... کہہ رہا ہوں

حیا کے ماتھے کا تاج زہرا رضی اللہ عنہا
وفا پرستی کی لاج زہرا رضی اللہ عنہا
مقام خون رسول یہ ہے
کرے گی جنت پہ راج زہرا رضی اللہ عنہا

یہ جملے میں آپ کی فرمائش پر...... آپ کے حکم پر پڑھ رہا ہوں ورنہ یہ جملے میں نواب شاہ میں پہلے بھی پڑھ چکا ہوں...... بڑی توجہ کہہ رہا ہوں!

حیا کے ماتھے کا تاج زہرا رضی اللہ عنہا
وفا پرستی کی لاج زہرا رضی اللہ عنہا
مقام خون رسول یہ ہے
کرے گی جنت پہ راج زہرا رضی اللہ عنہا

عظیم بھائی یہاں قافیہ استعمال ہو رہا ہے، راج، اناج، لاج لیکن ایک نیا قافیہ استعمال کر رہا ہوں...... اللہ جانے کس کے سر سے گزرے گا اور کس کے دل پہ اترے گا...... میرا جملہ، بحرحال میں کہہ رہا ہوں

حیا کے ماتھے کا تاج زہرا رضی اللہ عنہا
وفا پرستی کی لاج زہرا رضی اللہ عنہا
مقام خون رسول یہ ہے
کرے گی جنت یہ راج زہرا رضی اللہ عنہا
کسی کی بیٹی کو نہ ملے گا
ملا ہے تجھ کو جو راج زہرا رضی اللہ عنہا

آج اپنے ملک میں دیکھو، کہیں بجلی کا بحران، کہیں آٹے کا بحران، کہیں پانی کا بحران، کہیں ادویات کا بحران...... لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں کو محفل سجانے والوں کو، نعت سننے اور سنانے والوں کو محفل میں آ کر نعرہ توحید و رسالت لگانے والوں کو یہ رزق، یہ اناج، یہ خوشحالی کہاں سے ملتی ہے...... اب ذرا دل تھام کے بیٹھو...... میں کہہ رہا ہوں

مقام خون رسول یہ ہے
کرے گی جنت یہ راج زہرا رضی اللہ عنہا
کس کی بیٹی کو نہ ملے گا
ملا ہے تجھ کو جو راج زہرا رضی اللہ عنہا
زمانے بھر میں جو بٹ رہا ہے
ہے تیرے گھر کا اناج زہرا رضی اللہ عنہا

بس بس میرا آخری مصرعہ سنیئے گا جس کی خاطر یہ ساری منظر کشی کی ہے

فہم و خیال و فکر سے بالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا
رہتی علیؑ کے گھر میں ہے اعلیٰ ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا
دختر کشی کے بیں میں بیٹی کا احترام
تو نے اس رواج کو ڈالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا

اب میں دیکھ رہا ہوں کہ کون سن رہا ہے......کون مجھے سمجھ رہا ہے......کس نے آج تک کتنا سنا ہے......بس یہ دیکھ رہا ہوں......کہ!

دنیا نے دین مان لیا ہے حسین رضی اللہ عنہ کو

نواب شاہ والو...... یہ دنیا مانے نہ مانے اپنے مقدر پہ روئے، پہلے خواجۂ خواجگان، معین بے کساں، والی سنجر و اجمیر، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا......کہ!

شاہ است حسین بادشاہ است
دین است حسین دین پناہ است

اور......میں پھر کہہ رہا ہوں......کہ!

دنیا نے دین مان لیا ہے حسین رضی اللہ عنہ کو
حد ہے کہ تو نے دین کو پالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا

اور!

خالی ہے دل جن کا الفت آل رسول سے
میں نے بھی ان کو دل سے نکالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا

اور!

بیچا نہیں ہے میں نے عقیدہ کبھی کہیں

اور یہاں پر ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں، اور پڑھے لکھے دوستوں کیلئے مولانا کوثر نیازی مرحوم کی بات یاد کروا رہا ہوں، کسی نے پوچھا تھا جلسے میں پرچی بھیجی تھی کہ اپنے عقیدے کی وضاحت کیجئے، یعنی مولانا نیازی صاحب آپ اپنا عقیدہ تو بتایئے تاکہ سننے والوں کو یہ پتہ تو چل سکے کہ نیازی صاحب کا عقیدہ کیا ہے؟ تو کوثر نیازی نے پرچی کو پڑھا اور رکھ دی اور کہا، کہ میرے عقیدے کی وضاحت طلب کرنے والو سن لو کہ ہم نماز ہاتھ باندھ کر پڑھتے ہیں اور ذکر علی رضی اللہ عنہ دل کھول کر کرتے ہیں......

یہ تو مولانا کوثر نیازی کا عقیدہ ہے لیکن میں یہاں آپ دوستوں کے سامنے وضاحت کیلئے آگے بھی عرض کر دیتا ہوں...... کہ ارے ہم تو وہ ہیں جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مبارک نام کے الف سے لیکر مولانا علی رضی اللہ عنہ کے پاک نام کی "ی" تک سب کو مانتے ہیں...... لو میرا دل کر رہا ہے کہ آج فاصلے مٹا دوں، لڑائی ختم کر دوں، کہ ہم تو وہ ہیں کہ ہم اللہ کے اسم پاک کے "الف" سے لیکر ولی کی "ی" تک سب کو مانتے ہیں...... آؤ سنو میں کہہ رہا ہوں

بیچا نہیں ہے میں نے عقیدہ کبھی کہیں
کہ میری ہر نگاہ کا اجالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا

اور!

بہلول خلد بیچ رہا ہے زمین پر
تیری گلی کا بھولا بھی بھالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا

بڑی توجہ جناب بس بس میں اپنی حاضری مکمل کر رہا ہوں...... کہ!

سورج سے چھیڑ چھاڑ مقدر کی دیکھ بھال
تیرا بلال رضی اللہ عنہ بھی تو نرالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا

اور اب آخری اور آٹھواں مصرعہ جس کیلئے میں نے ساری منظر کشی کی ہے، براہ مہربانی اس کا خون نہ کرنا، جو جملہ سن کر نہیں بولا، پھر اسے سننے کا حق نہیں ہے اور مجھے کچھ سنانے کا حق نہیں...... کہہ رہا ہوں!

فہم و خیال و فکر سے بالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا
رہتی علیؓ کے گھر میں اعلیٰ ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا
دختر کشی کے بیس میں بیٹی کا احترام
تو نے اس رواج کو ڈالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا
دنیا نے دین مان لیا ہے حسین رضی اللہ عنہ کو
حد ہے کہ تو نے دین کو پالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا
خالی ہے دل جن کا الفت آل رسول سے
میں نے بھی ان کو دل سے نکالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا
بیچا نہیں ہے میں نے عقیدہ کبھی کہیں
کہ میری ہر نگاہ کا اجالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا
بہلول خلد بیچ رہا ہے زمین پر
تیری گلی کا بھولا بھی بھالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا
سورج سے چھیڑ چھاڑ مقدر کی دیکھ بھال
تیرا بلال بھی تو نرالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا
کہ اس نے نبی کا نام لیا ہے اذان میں
ارے اندر سے کتنا صاف یہ کالا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا

بس بات ہے دل کی اور میں دل کی بات دل والوں کیلئے کہہ رہا ہوں، سنگ

دل سے تو مجھے واسطے ہی نہیں ہے، جس کے سینے میں پتھر رکھا ہے اس نے مجھے کیا داد اور دعا دینی ہے...... لیکن ہاں...... جس کے سینے میں گوشت کا دل ہے اور اس دل میں الفت آلِ رسول ہے...... آلِ رسول کی عقیدت ہے...... محبت ہے...... مودت ہے ...... وہ محبت کو رگوں سے نچوڑ کر زبان پہ لائے گا...... انشاءاللہ...... کہہ رہا ہوں!

بس ایک بار تو دل سے حسین رضی اللہ عنہ کہہ کے دیکھ

ابھی یہ بات بعد میں کرتا ہوں پہلے اس طرف آؤ...... کہ!

ذرا جو دل سے یہ کہا بتا کہ کیا حسین رضی اللہ عنہ ہے؟

نواب شاہ والو آج گواہ رہنا کہ آج میں حسین رضی اللہ عنہ سناؤں گا بھی، حسین رضی اللہ عنہ بتاؤں گا بھی، حسین رضی اللہ عنہ سمجھاؤں گا بھی اور حسین رضی اللہ عنہ منواؤں گا بھی...... تو کہہ رہا ہوں

ذرا جو دل سے یہ کہا بتا کہ کیا حسین رضی اللہ عنہ ہے؟

ایک لفظ میرے سننے والو! سدا ''سین'' سے اور ایک لفظ ہے صدا ''ص'' سے...... اور سین والے سدا کا مطلب ہے ''ہمیشہ'' اور ''صاد'' والے صدا کا مطلب ہے ''آواز'' اب یہ دونوں صدا جو بولنے کے طور پر اکٹھے بولے جاتے ہیں، لیکن مطلب اور مفہوم علیحدہ علیحدہ رکھتے ہیں، میں نے ان دونوں ''سدا'' اور ''صدا'' کا مفہوم ایک ہی جملے میں اکٹھا کر دیا ہے...... کہ!

ذرا جو دل سے یہ کہا بتا کہ کیا حسین رضی اللہ عنہ ہے
صدا یہ آئی جان لے صدا سدا حسین رضی اللہ عنہ ہے

قبلہ قادری صاحب یہ میری محنت ہے اللہ جانے کون اس محنت کا صلہ دے گا آپ سے تو میں نہیں لینا چاہتا اور نہ ہی آپ لوگ دے سکتے ہیں...... اس کا صلہ تو وہ

دے گا جس کا ذکر کر رہا ہوں...... داد آپ پنڈال میں بیٹھے دے رہے ہیں اور دعا سٹیج پر بیٹھے بزرگ دے رہے ہیں

ذرا جو دل سے یہ کہا بتا کہ کیا حسین رضی اللہ عنہ ہے؟
صدا یہ آئی جان لے صدا سدا حسین رضی اللہ عنہ ہے

اور!

بشر سے چل بشیر تک بتا میں کتنے نام لوں

مصرعہ لگتا ہے کہ تھوڑا مشکل آ گیا ہے لیکن گھبرانا نہیں، محفل میں مشکل کشاء والے بیٹھے ہیں، مدد کرنے کیلئے، کیونکہ میں نہیں جانتا آپ میں سے کون کس مزاج کا مالک ہے، کون کس حال میں بیٹھا ہے؟ اگر مصرعہ آسان ہو جائے اور سمجھ آ جائے، تو پھر حق نہیں رکھنا بلکہ دونوں ہاتھ بلند کر کے کہنا ہے...... سبحان اللہ

ذرا جو دل سے یہ کہا بتا کہ کیا حسین رضی اللہ عنہ ہے؟
صدا یہ آئی جان لے صدا سدا حسین رضی اللہ عنہ ہے
بشر سے چل بشیر تک بتا میں کتنے نام لوں؟
بڑے بڑے یہ کہہ گے بہت بڑا حسین رضی اللہ عنہ ہے

بس میرے آخری جملے ہیں آج میں توقع سے زیادہ پڑھ چکا ہوں، اور میری توقع میری بساط، اور میری اوقات سے زیادہ داد بھی، دعا بھی، عقیدت بھی، محبت بھی جو میرے حصے میں تھا مجھے مل گیا...... میں آپ پر راضی ہوں اور ملتان آپ کو دعا دیتا جا رہا ہوں، مگر جو مصرعے اب پڑھ رہا ہوں، وہ کوشش کرنا کہ ضائع نہ ہو جائیں...... کہہ رہا ہوں

یزید نقشۂ جور و جفا بناتا ہے
حسین رضی اللہ عنہ اس میں خطۂ کربلا بناتا ہے
یزید بنتے ہیں آج بھی لوگ کوشش سے
حسین رضی اللہ عنہ خود نہیں بنتا خدا بناتا ہے

اب مزید پڑھنے کا وقت نہیں رہا...... انشاء اللہ پھر حاضری ہوئی تو ضرور نوکری پیش کروں گا...... اور آپ کے دامن میں پھر کچھ دے کر جاؤں گا، غزالیٔ زماں کا صدقہ، رازیٔ دوراں کا صدقہ، ماں کی دعا کا صدقہ اس سینے کے اندر ابھی بہت کچھ ہے...... اجازت ہے ابھی ایک شعر اور پڑھ دوں؟

تو میرے بھائیو!

میں بات کر رہا تھا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کی، آیئے توجہ کیجئے میں کہہ رہا ہوں!

صدا کا وقت ہے جزا کا وقت ہے
عطا کا وقت ہے، ثناء کا وقت ہے
سخا کا وقت ہے، رضا کا وقت ہے
رضا کا وقت ہے، اقتدا کا وقت ہے

ہاں! ہاں!

ثناء کا وقت ہے، صدا کا وقت ہے
جزا کا وقت ہے، ادا کا وقت ہے
جو بندہ اب بھی نہ بولے تو حیا کا وقت ہے

لقا کا وقت ہے، بقا کا وقت ہے

میرے مالک دکھی دلوں کی دعائیں سن لے

ان مست حالوں کو چین دے دے

حسب و نسب کا خیال کرکے

میرے اللہ بانٹ دے مناصب

یزیدیوں کو یزید دے دے

حسینیوں کو حسین رضی اللہ عنہ دے دے

بس بات اتنی ہی ہے اللہ آپ کو سلامت رکھے، میں التماس گزار ہوں، ہدیہ نعت پیش کرنے کیلئے، ہم سب کے جانے پہچانے ثناخوان جناب محمد حبیب علی......

واہ واہ! کیا حسین اتفاق ہے، یہ بھائی حبیب علی اور میں حامد علی یہ عجیب اتفاق ہے......

تو لو ابھی آپ نے ابن علی رضی اللہ عنہ کی بات سنی۔ تو ایک شعر داماد رسول، شوہر بتول، امام کائنات مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں حصول برکت کیلئے سن لو...... کہہ رہا ہوں

داماد رسول زوجہ بتول حسنین کے بابا

سجدے میں تیرا سر کو جھکانا بھی علی ہے

نواب شاہ والو! میں ایک سوال پوچھتا ہوں تم لوگ اس کا جواب دو اور حبیب علی نعت شروع کرتے ہیں، سوال ہے کہ علی رضی اللہ عنہ پیدا کہاں ہوئے؟ شہادت کہاں نصیب ہوئی؟ اب اپنے ایمان سے بتاؤ ......کہ!

کعبہ بھی خدا کا گھر ہے

مسجد بھی خدا کا گھر ہے

کعبہ بھی خانہ خدا ہے
مسجد بھی خانہ خدا ہے
کعبہ بھی بیت اللہ ہے
مسجد بھی بیت اللہ ہے
کعبہ میں بھی عبادت ہوتی ہے
مسجد میں بھی عبادت ہوتی ہے
کعبہ کو بھی آباد کرنے کا حکم ہے
مسجد کو بھی آباد کرنے کا حکم ہے
کعبہ بھی پاک جگہ ہے
مسجد بھی پاک جگہ ہے

ہاں! ہاں!

کعبہ بھی خدا کا گھر ہے
مسجد بھی خدا کا گھر ہے

اب چوتھا مصرعہ کہہ رہا ہوں...... کہ!

دامادرسول زوج بتولؑ حسنین کے بابا
سجدے میں تیرا سر کو جھکانا بھی علی رضی اللہ عنہ ہے
کعبہ میں ولادت تو مسجد میں شہادت
آنا بھی علیؑ ہے تیرا جانا بھی علی رضی اللہ عنہ ہے

اور کہہ رہا ہوں......کہ!

نگر نگر میں چمن چمن میں
گلی گلی میں علی رضی اللہ عنہ کی باتیں
میرا وظیفہ ہے روز کرنا
گلی گلی میں علی رضی اللہ عنہ کی باتیں

بس نعرہ بلند کیجئے......تشریف لاتے ہیں

یہ نوخیز ثناء خوان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے
کوئی پھول اور کوئی کلی ہے
میرے سامنے مدینے کی گلی ہے
اس گلی کے ثنا خوان کی صورت بڑی بھلی ہے
سر کے لحاظ سے مصری کی ڈلی ہے
میری مراد! سکھر سے ''حبیب علی'' ہے

محترم میری حاضری تمام ہوئی......میں حامد علی سعیدی آپ حضرات کیلئے پل پل دعا گو ہوں اللہ کرے پھر ایسے لمحے آئیں کہ ہمارے لبوں پہ پھر درودِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ترانے آئیں زندگی وفا کرے تو آپ سننے آئیں اور ہم سنانے آئیں......اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

صدق اللّٰه العظیم

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَر

مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر

لَا یُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حاضرینِ محفل وعزیزانِ گرامی قدر!

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے نورِ نظر، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر، شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ پاک ہے جو شخص **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** روزانہ سو بار پڑھے تو دس غلام آزاد کرنے کے اجر کے برابر اس کا اجر ہے اور سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی، سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور رات تک یہ کلمہ شیطان سے بچنے کے لئے'' محافظ ہوگا''

(کیمیائے سعادت)

سامعین محترم!

یہ کلمہ دیکھنے میں چھوٹا سا ہے لیکن ثواب میں بے انتہا کثرت لیے ہوئے ہے

......اس لئے میں کہوں گا......کہ!

توحید کا نور جگمگاتا ہے ...... یہ کلمہ

سب گناہ بندوں کے مٹاتا ہے ...... یہ کلمہ

نیکیوں کی سوغات دلاتا ہے ...... یہ کلمہ

بندوں کو مولا سے ملاتا ہے ...... یہ کلمہ

عبد میں عبدیت کی ادا لاتا ہے ...... یہ کلمہ

مومن کے دل کو بھاتا ہے ...... یہ کلمہ

نورانیت کے جلوے دکھاتا ہے ...... یہ کلمہ

اور!

وہ خوش قسمت ہے......جس کو آتا ہے............یہ کلمہ

کیونکہ!

چشموں سے بہتا پانی

سناتا ہے یہ کہانی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ............لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

تاروں کا وردِ زباں ہے

کہتا زمین سے آسماں ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ............لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

فصل گل سے بالا ترانہ
کہتا ہے سارا زمانہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ............لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ہارون دل کا خزینہ
جو جگمگاتا ہے سینہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ............لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

حاضرین محفل!

حضور سرورکونین ﷺ کی لطافت بھری سانسوں سے مہکی مہکی رہنے والی بارگاہ میں لوگ آکر سوال کرتے ہیں......یارسول ﷺ سب کاموں سے افضل کام کونسا ہے؟

تو دانائے سبل، مختارِ کل، سید و سردارِ کل آقا ﷺ ارشاد پاک فرماتے ہیں

"اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت ذکر الٰہی سے زبان کو تر رکھنا"

(کیمیائے سعادت)

اے اہل ایمان!

غور کیجئے! ذکر خدا......کتنا اعلیٰ ہے......کتنا بالا ہے......کتنا ارفع ہے......کتنا نرالا ہے......تو یہ ذکر زبان پر ہر وقت جاری رہنا چاہیے......کہ!

انسان دنیا سے جا رہا ہو......تو یہی ذکر گن گنا رہا ہو

یعنی!

زبان ہماری ہو ...... ذکر پروردگار کا

پہچان ہماری ہو ...... ذکر پروردگار کا

صدا ہماری ہو ...... ذکر پروردگار کا

ندا ہماری ہو ...... ذکر پروردگار کا

اسلیے ...... کہ!

آفتاب کو جلا دیتا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

ماہتاب کو ضیاء دیتا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

گلوں کو مہک دیتا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

پرندوں کو چہک دیتا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

زمین سے پودے اُگاتا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

درختوں کو پتوں سے سجاتا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

ہوائیں تیز چلاتا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

باران رحمت برساتا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

رات کو سیاہ چادر دیتا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

صبح کو صفتِ منور دیتا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

دریاؤں کو روانی دیتا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

سمندروں کو طغیانی دیتا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

فلک کو ستاروں سے سجانے والا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

فرش زمیں کو بچھانے والا ہے کون؟ ...... اللہ عزوجل

تو پھر کیوں نہ کہیں!

چیز چھوٹی ہو یا ہو بڑی
نشانی ہے اس کی قدرت کی

عزیزان گرامی قدر!

قرآن پاک کی تلاوت مقدسہ سے ماحول میں برکات تقسیم فرمانے کیلئے ......اور رموز قرآت وتجوید کے مطابق تلاوت نسخہ بے عیب فرمانے کیلئے تشریف لاتے ہیں...... جناب شمس القراء قاری حسان مسعود صاحب

سامعین محترم!

تلاوت کلام مجید کے بعد ہمیشہ نعت سرکار مدینہ ﷺ ہی پڑھی جاتی ہے...... اور نعت رسول پاک ﷺ سے ہی روحانی لذتوں کی چاشنی حاصل کی جاتی ہے......

تو یہ نعت کیا ہے؟

عقیدت کے اظہار کا نام
سید دو جہاں ﷺ سے پیار کا نام
آرزوئے بے قرار کا نام
ان سے ملنے کے انتظار کا نام
رسول کریم ﷺ کے دیدار کا نام
محبتوں کے نکھار کا نام
سب سے پہلی بہار کا نام

اعلیٰ اذکار کا نام

ذوق کے ارفع گلزار کا نام

شوق کے حسیں اعتبار کا نام

محبوب ﷺ کے اذکار کا نام

ہجر کے لیل ونہار کا نام

وصل کی حسیں بہار کا نام

اور نعت!

حضور ﷺ کی غلامی کا نام

ان سے پیار کی نشانی کا نام

اور سید کائنات ﷺ کی نعت پڑھنے والے نعت خواں کو بھی نعت رسول ﷺ پڑھنے کے سبب خوب نوازا جاتا ہے...... کسطرح نوازا جاتا ہے؟

فرشتے مجھے کرتے ہیں سلام میں نعت خواں ہوں حضور ﷺ کا

عشق ہے میرا امام، میں نعت خواں ہوں حضور ﷺ کا

اور مجھے سرکار دو عالم ﷺ کی ثناء خوانی کا بے مثال انعام یہ ملا ہے...... کہ!

نعت نبی ﷺ لب پہ ہوگی روح میری نکل رہی ہوگی

یوں ہوگا میرا انجام، میں نعت خواں ہوں حضور ﷺ کا

ان کی چاہتوں سے بھرے پڑے ہیں یہ تمام

میرے سجدے میرے قیام، میں نعت خواں ہوں حضور ﷺ کا

ان کے گیت گاؤ تا دمِ مرگ لوگو
یہی ہے میرا پیام، میں نعت خواں ہوں حضور ﷺ کا
قبر میں کہیں گے ہارونؔ مجھ سے منکر نکیر
جنت کا ٹکٹ تھام، میں نعت خواں ہوں حضور ﷺ کا

سامعین کرام!

محبت کے حسیں لفظوں سے سجا نعتیہ کلام پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں ...... شہر لاہور کے ایک نعت خواں جن کی زباں پر جب نعت نبی ﷺ جاری ہوتی ہے تو آنکھوں سے محبت رسول ﷺ کے ترجمان آنسو رواں ہوتے ہیں...... میں نے کافی محفلوں میں ان کو دیکھا ہے کہ جب محفل میں آکر نعت پڑھتے ہیں تو...... درود نبی ﷺ لب پر سجا کر محفل میں موجود سامعین پر محبت بھرے وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے......تو تشریف لاتے ہیں

جناب حاجی محمد افضل صاحب

عزیزانِ گرامی!

محبت بھرا لفظ نعت ہی اپنے اندر بے شمار حقیقتیں چھپائے ہوئے ہے...... اس تین حرفوں کے مجموعے کا ایک ایک حرف محبت وعقیدت کی چاشنی سے لبریز ہے نعت دراصل حقیقت حسن کا منبع اور حسنِ نظر کی معراج ہے......نعت عشق کی دلنواز صدا ......اور آنسوؤں کی التجا ہے اور اس کا ایک ایک حرف تعریف سرور کونین ﷺ کا پیامی ہے......ابھی میں آپ حضرات کے سامنے نعت بترتیب حروف تہجی (اُردو) کے عنوان

سے حقیقت بھرے الفاظ پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا...... کیونکہ حروف تہجی کے ایک ایک حرف کو اگر محبت کی نظر سے ادب وخلوص کو ملحوظ رکھتے ہوئے باریک بینی سے دیکھا جائے تو یہ سب حروف بارگاہ سرورِ کونین ﷺ میں یوں نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں...... کہ

ا ...... سے ...... اللہ کی باتیں بتاتے رہے
ب ...... سے ...... بزم عالم کو سجاتے رہے
پ ...... سے ...... پسند آپ کی ہے خدا کی رضا
ت ...... سے ...... توصیف آپ کی ہے روح کی غذا
ٹ ...... سے ...... ٹلتے ہیں غم نگاہِ کرم سے
ث ...... سے ...... ثمر مل رہے ہیں، ان کے کرم سے
ج ...... سے ...... جگ سارا ہے غلام ان کا
چ ...... سے ...... چرچا رہے گا صبح و شام ان کا
ح ...... سے ...... حق کا پیام ہے آپ نے سکھایا
خ ...... سے ...... خیر کا نغمہ ہے سب کو سنایا
د ...... سے ...... دوزخ کی آگ بجھاتے ہیں آپ
ڈ ...... سے ...... ڈوبتی ناؤ کنارے لگاتے ہیں آپ
ذ ...... سے ...... ذات حق کی مدحت کریں گے
ر ...... سے ...... روزِ قیامت شفاعت کریں گے
ڑ ...... سے ...... ڑ بھی ان پے نثارا کروں

ز ...... سے ...... زائر بن کے ان کا نظارا کروں

س ...... سے ...... سب رسولوں سے بالا ہیں آپ ﷺ

ش ...... سے ...... شان میں سب سے اعلیٰ ہیں آپ ﷺ

ص ...... سے ...... صحابہؓ آپ کے تھے نرالے سبھی

ض ...... سے ...... ضرر کسی کو نہ دینے والے کبھی

ط ...... سے ...... طالب ہیں تیرے دیدار کے

ظ ...... سے ...... ظرف دل بھر یں گے انوار سے

ع ...... سے ...... عشق آپ ﷺ کا ہے ہماری نشانی

غ ...... سے ...... عرض اپنی بس یہی ہے پرانی

ف ...... سے ...... فدا آپ ﷺ پر ہیں شمس و قمر

ق ...... سے ...... قربان آپ ﷺ پر ہیں شجر وحجر

ک ...... سے ...... کرتے ہیں ملک آپ ﷺ کو سلام

گ ...... سے ...... گاتے ہیں گیت آپ ﷺ کے تمام

م ...... سے ...... مخلوق پڑھتی ہے کلام آپ ﷺ کا

و ...... سے ...... واللہ ثانی نہیں کہیں آپ ﷺ کا

ہ ...... سے ...... ہوئے آپ ہی عرش پہ جلوہ گر

ء ...... سے ...... افضل نہیں کوئی آپ ﷺ سے بڑھ کر

ی ...... سے ...... یہ کرم ہے کتنا احسان ہے

ے ...... سے ...... یہ ہارون ان کا ثناء خوان ہے

اور!

سارے حروف ان پہ واریں گے ہم
اور محمد ﷺ محمد ﷺ پکاریں گے ہم

حضرات ذی وقار!

سرورِ انبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا

إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ

(بخاری شریف جلد:۱)

یعنی......کہ

سب نعمتوں کا معطی خدا ہے ...... نعمتوں کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں
تقوے کا معطی خدا ہے ...... تقوے کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں
تزکیے کا معطی خدا ہے ...... تزکیے کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں
ایمان کا معطی خدا ہے ایمان کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں
ایقان کا معطی خدا ہے ایقان کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں
ہدایت کا معطی خدا ہے ہدایت کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں
رحمت کا معطی خدا ہے رحمت کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں
عزت کا معطی خدا ہے عزت کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں
عظمت کا معطی خدا ہے عظمت کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں
اخلاق کا معطی خدا ہے اخلاق کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں
اخلاص کا معطی خدا ہے اخلاص کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں
علم کا معطی خدا ہے علم کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں
حلم کا معطی خدا ہے حلم کے قاسم مصطفیٰ ﷺ ہیں

تو پھر ہم کیوں نہ کہیں......کہ!

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

اور الحمدللہ ہمارا تو یہ مضبوط اور روشن عقیدہ ہے......کہ!

مختار ہیں یہ ، حکومت ان کے گھر کی ہے
بادشاہ ہیں یہ ، سلطنت ان کے گھر کی ہے
ان سے سیکھا ہے، جہاں نے سخی ہونا
سخی ہیں یہ، سخاوت ان کے گھر کی ہے
انہیں سے وابستہ ہیں سارے تقوے
عابد ہیں یہ ، عبادت ان کے گھر کی ہے
لوگوں کو کتنا سکھایا ہے ان کے گھر نے
شہید ہیں یہ ، شہادت ان کے گھر کی ہے
صبح و شام برستا ہے ، ابر رحمت
سخی ہیں یہ ، سخاوت ان کے گھر کی ہے
مثال ہیں یہ ، زمانے کے واسطے
خیرات حق ، سیرت ان کے گھر کی ہے
کٹواتا ہے چاند ، جان اپنی ان پر
قوت ہیں یہ ، طاقت ان کے گھر کی ہے
ان کی اقتدا میں ہے سارا جہاں
امام الانبیاء ہیں یہ امامت ان کے گھر کی ہے

میرے آقا ﷺ کا فرمان عالیشان ہے......کہ!

اَنَا مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَہٗ

جس کا کوئی مددگار نہیں میں اس کا مددگار ہوں

سید دو جہاں، راحت دو جہاں، باعث تخلیق دو جہاں ﷺ نے اپنے کرم وفضل اور اپنی رحمت کے سائے بے کسوں، بے نواؤں، بے سہاروں، لاچاروں کو عطا فرماتے ہوئے جن کا زمانے بھر میں کوئی نہیں ان غلاموں کو بھلائی اور خیریت کا مژدہ سناتے ہوئے ارشاد فرمایا

اَنَا وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَہٗ

جس کا کوئی وارث نہیں میں اس کا وارث ہوں

تو پھر دل یہی کہتا ہے......کہ!

دل میں رکھتے ہیں، سارے جہاں کا درد
غریبوں کو گلے لگانا، عادت ان کے گھر کی ہے
ان کی حیات، پیغام اُسوہ حسنہ
نمونہ عمل ہیں، یہ سیرت ان کے گھر کی ہے
صدقے جائیں ان کی لطافت پے کلیاں
گل وحدت ہیں یہ، نزاکت ان کے گھر کی ہے

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

اَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَحْتَہٗ اٰدَمُ وَدُوْنَہٗ وَلَا فَخْر

میں قیامت کے دن لواء حمد کو اُٹھانے والا ہوں آدم علیہ السلام اور باقی سب اس کے نیچے ہوں گے اس پر فخر نہیں کرتا

اور......حیاتِ ظاہری میں شان یہ ہے......کہ

اعدا نے کہا انہیں صادق و امین
صداقت ان کے گھر کی ہے امانت ان کے گھر کی ہے
جو چاہیں کریں ، اختیار ہے انہیں
قانون ان کا ہے اپنا، شریعت ان کے گھر کی ہے

سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ آدَمَ

میں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں

اور میں یوں کہنا چاہوں گا......کہ!

یہ زمیں ...... یہ زماں
یہ مکیں ...... یہ مکاں
یہ چنیں ...... یہ چناں
یہ ستارے ...... یہ سیارے
یہ چمک ...... یہ دمک
یہ مہک ...... یہ چہک
یہ پھول ...... یہ اصول
یہ کلیاں ...... یہ پتیاں
یہ شجر ...... یہ حجر
یہ دریا ...... یہ سمندر

لوگو...... یہ ساری خیرات ان کے گھر کی ہے

تاجدار مدینہ ﷺ کی نعت پاک پیش فرمانے کیلئے تشریف لاتے ہیں پاکستان اور بیرون پاکستان نعت رسول مقبول ﷺ ہی کے سبب شہرت اور عزت پانے والے ثناء خوان ایک ثناء خوان ہی نہیں بلکہ ثناء خوان برادران...... محترم جناب الطاف برادران محترم سامعین!

حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب الدنیہ میں رقمطراز ہیں

جب اللہ تعالیٰ نے نبی آخرالزماں ﷺ کا نور تخلیق فرمایا تو اس نور کو حکم دیا کہ انوار انبیاء کی طرف متوجہ ہو، پس حضور ﷺ کے نور نے تمام انبیاء کرام کے انوار کو ڈھانپ لیا، جس کے سبب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے انوار کو بلوایا۔ انہوں نے عرض کیا...... اے رب ہمیں کس کے نور نے ڈھانپ لیا ہے...... تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

یہ محمد بن عبداللہ کا نور ہے اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو تمہیں نبی بناؤں گا

...... چنانچہ تمام انبیاء کرام نے عرض کیا

ہم اس نبی پر اور اس کی نبوت پر ایمان لاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا...... میں خود تمہارے نبوت محمدی پر ایمان لانے کا گواہ ہو جاؤں؟

انہوں (تمام انبیاء کرام) نے عرض کیا "ٹھیک ہے"

لہٰذا اس امر کی طرف قرآن مجید کے اس ارشاد میں اشارہ ہے

اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے یہ وعدہ لیا کہ جب تمہیں کتاب وحکمت عطا کروں پھر تمہاری طرف یہ (آخری) نبی آئے جو تمہاری تصدیق فرمائیں تو تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنا ہوگی اور میں خود تمہارے اس اقرار وایمان پر گواہ ہوں!

حضرات گرامی قدر!

معلوم ہوا......کہ!

آدم علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

نوح علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

یعقوب علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

یوسف علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

حضرت صالح علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

حضرت شعیب علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

حضرت لوط علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

حضرت یونس علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

حضرت ہود علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

حضرت اسحاق علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ...... نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

یعنی!

تمام نبیوں کی نبوت ......نبوت محمدی ﷺ کا صدقہ ہے

اتنی عظمت اور بلند شان والے نبی دو عالم ﷺ کے حضور قرآن کی یہ مبارک اور عالیشان آیات سن کر ہم کیوں نہ پھر یوں کہیں......کہ!

تجھ سے بڑھ کر کوئی حسیں نہیں خدا کی قسم
تیرے سوا نور کی کوئی جبیں نہیں خدا کی قسم

خدائی میں یکتا ہے پایا حق نے بے مثل ہے بنایا
تجھ سا مکھڑا حسین کہیں نہیں خدا کی قسم

وہ سر نہیں جو ترے قربان نہ ہو
وہ من نہیں جس میں نہاں نہ ہو
ویرانہ ہے دل جو تیرا مکیں نہیں خدا کی قسم

جیسا تو نے چاہا خالق نے ہے ویسا تجھ کو بنایا
حضور ﷺ آپ سا کوئی نہیں خدا کی قسم

تڑپتا ہے یہ دور رہ کر جیتا ہے یہ بے سرور رہ کر
ہارونؔ کو یہاں میسر تسکیں نہیں خدا کی قسم

محترم سامعین!

کائنات کی باعث تخلیق ہستی، سید دو جہاں، فخر مرسلاں محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات ہے جن کے صدقے سے رب لم یزل انبیاء کو نبوت دینے کا وعدہ فرما رہا ہے اور انبیاء سے اقرار کر لینے کے بعد اپنے محبوب ﷺ پر ایمان لانے والوں پر خود کو گواہ فرما رہا ہے اور قیامت تک آنے والی تمام انسانیت کو یہ فرمان حقیقت سنا رہا ہے کہ جو محمد عربی ﷺ کا ہے بس وہی خدا کا ہے اور جو محمد عربی ﷺ کا نہیں وہ خدا کا قرب کبھی حاصل کرنے کے لائق نہیں ہو سکتا...... کیونکہ!

خدا کا ہے نور ...... محمد عربی ﷺ

ہے کیف و سرور ...... محمد عربی ﷺ

حق کی تنویر ...... محمد عربی ﷺ

سراج منیر ...... محمد عربی ﷺ

خدا کا جمال ...... محمد عربی ﷺ

بے مثل و بے مثال ...... محمد عربی ﷺ

مقبول زمانہ ...... محمد عربی ﷺ

مخلوق میں یگانہ ...... محمد عربی ﷺ

مطلوب رب ...... محمد عربی ﷺ

محبوب رب ...... محمد عربی ﷺ

دلوں کے چین ...... محمد عربی ﷺ

راحت عین ...... محمد عربی ﷺ

عاشقوں کی ثروت ...... محمد عربی ﷺ

ہے پیکر رحمت ...... محمد عربی ﷺ

حق کا ستارا ...... محمد عربی ﷺ

ہے سینوں کا نعرہ ...... محمد عربی ﷺ

انسان کو حسن انسانیت کا احساس دلانے والے محبوب ﷺ ہیں خلاق انسانیت کا شکر ہے...... جس نے ہمیں انسانیت میں تخلیق فرمایا جو مخلوقات میں سے اس بنانے والے وحدہٗ لاشریک کی سب سے اشرف و افضل مخلوق ہے...... انسانیت

شاہد ہے کہ آج کی انسانیت! ماضی کی انسانیت سے معیار انسانیت میں کم تر ہے...... اور اے انسانیت! انسانیت کا تقاضا ہے کہ اگر تیرے اندر انسانیت ہے تو محسن انسانیت کی انسانیت کو انسانیت کی طرح اپنا کر انسانیت کو انسانیت سے بہرہ ور کر......

اے انسانیت اسلیے ......کہ!

انسانیت کی عظمت ...... محمد عربی ﷺ

انسانیت کی عزت ...... محمد عربی ﷺ

انسانیت کا وقار ...... محمد عربی ﷺ

انسانیت کا نکھار ...... محمد عربی ﷺ

انسانیت کا ترنم ...... محمد عربی ﷺ

انسانیت کا تبسم ...... محمد عربی ﷺ

انسانیت کا تقاضا ...... محمد عربی ﷺ

انسانیت کا سہارا ...... محمد عربی ﷺ

انسانیت کا معیار ...... محمد عربی ﷺ

انسانیت کا طرفدار ...... محمد عربی ﷺ

انسانیت کی شوکت ...... محمد عربی ﷺ

بلکہ میں تو یوں کہتا ہوں......کہ!

انسانیت کی رفعت ...... محمد عربی ﷺ

حضرات ذی وقار!

مزید توجہ فرمائیے گا...... کہ!

ہر دل کو منور کرتا ہے
خیر سے دامن بھرتا ہے
پھر ایمان مزین کرتا ہے
نام محمد ﷺ میٹھے کا
واہ قسمت اپنی کیسی ہے
نعت لبوں پہ رہتی ہے
یہ ساری دنیا لیتی ہے
نام محمد ﷺ میٹھے کا
جوان کا قلندر ہوتا ہے
قسمت کا سکندر ہوتا ہے
جس دل کے اندر ہوتا ہے
نام محمد ﷺ میٹھے کا

یہ بات حقیقت ہے ابتدا سے انتہا تک کہ جو بھی محمد عربی ﷺ کا غلام ہوتا ہے ہم نے دیکھا ہے کہ وہ زمانے بھر کا امام ہوتا ہے...... زمانے بھر میں اس بے چینیوں کے دور میں بھی وہ خوش نصیب سکون میں ہے کہ جو نام محمد ﷺ سے قرار پاتا ہے سکوں پاتا ہے...... چین پاتا ہے...... اور ہمارا تو یہ عقیدہ ہے...... ہمارا ایمان ہے...... بلکہ ہمارے ایمان کی جان ہے...... **نام محمد** ﷺ

اسی لیے تو میں اکثر میلاد پاک کی محافل میں کہا کرتا ہوں...... کہ!

پہچان ہے اپنی نام ان کا
ہے ذکر لبوں پہ عام ان کا
جو جیتے ہیں ہے بناتا کام ان کا
نام محمد ﷺ میٹھے کا

جب بھی نام حضور ﷺ لب پہ سجایا جاتا ہے اس گھڑی دل کو ایسا قرار آتا ہے کہ جیسے دل بھی سینہ خوش نصیب میں جھوم جھوم کر یوں کہہ رہا ہو...... کہ!

ھارونؔ دلوں میں رہتے ہیں
وہ رحمت رب کی دیتے ہیں
یہ سارے مل کر لیتے ہیں
نام محمد ﷺ میٹھے کا

اور اس مقام پر میں یوں کہنا چاہوں گا...... کہ!

حق نے بنایا ان کو رحمت دو جہاں
چمک اُٹھی ان سے قسمت نوع انساں
ان کی توصیف میں، میں کیا کہوں ھارونؔ
وہی تسکین روح، وہی راحتِ جاں

اے سید دو جہاں ﷺ!

محبوب سبحانی بھی تو ، ظلِ رحمانی بھی تو
تو ہی سراپا پیکر حسن ،عظمت میں لاثانی بھی تو
توحید کا نور پھیلا آقا تیرے دم قدم سے
تجھ سے ظاہر خدا، اس کا مظہر بھی تو نشانی بھی تو

عزیزان گرامی!

تشریف لاتے ہیں...... ہمارے ملک پاکستان کے مشہور و معروف ثناء خوان، جناب محمد شہزاد حنیف مدنی صاحب، جن کی ہر محفل میں دُعا اور صدا یہ ہوتی ہے...... کہ!

در پہ بلاؤ مکی مدنی...... دید کراؤ مکی مدنی

تو اسی نعت پاک کے صدقے سے حضور ﷺ نے بار ہا اپنا کرم و فضل فرمایا اور ان کو اپنے درِ پاک کی حاضری کا بار بار شرف عطا فرمایا

جناب محمد شہزاد حنیف مدنی صاحب

حضرات ذی وقار!

آپ حضرات کے مشاہدے میں یہ بات یقیناً ہوگی کہ جب بھی ربیع النور شریف آتا ہے اور آمد سید دو عالم ﷺ کی خبر لاتا ہے تو ہر ہر عاشق کا دل سینے میں مچل مچل کر اپنی حقیقی اور سب سے بڑی عید...... یعنی عید میلاد النبی ﷺ کی برکات کو اپنی دعاؤں میں محسوس کرتا ہے...... چہروں پہ یہ رونقیں اور مسکراہٹیں کیا کہہ رہی ہیں؟ اس مبارک مہینے کا پہلا دن ہی قرار جاں ثابت ہوتا ہے...... اسلیئے کہ!

ہر سو ابر رحمت چھایا ہے میلاد کا موسم آیا ہے
سنیوں نے محفل کو سجایا ہے، میلاد کا موسم آیا ہے
فردوس سے آکر حوریں دائی حلیمہؓ سے یہ کہتی ہیں
تو نے جھولی میں نبی کیسا پایا ہے میلاد کا موسم آیا ہے

ہنستے اور حقیقی مسکراہٹوں سے سجے ہوئے چہرے والوں کو یعنی کہ محفل سرکار ﷺ میں آکر، نام محبوب سن کر بڑے ذوق و شوق سے نعرہ یا رسول اللہ ﷺ لگانے والے خوش

نصیب سنی بھائیوں کو یہ ایک پیغام دینا چاہوں گا...... کہ!

چپ مت بیٹھے ان کی آمد کے گیت گاتا جائے
جو بھی ان کی محفل میں آیا ہے میلاد کا موسم آیا ہے

کیونکہ! آج وہ دن ہے...... کہ!

ان کی آمد پہ خوش ہیں جتنے ان کے دیوانے ہیں
سنیوں نے نعرہ یہ لگایا ہے، میلاد کا موسم آیا ہے
ہارونؔ اپنی تو دولت ہے محبت ان کے در کی
سب نے فیض انہی کا پایا ہے، میلاد کا موسم آیا ہے

سامعین کرام!

حضرت عبداللہ بن مبارک حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت جعفر بن محمد صادق سے اور وہ اپنے والد سے پھر وہ اپنے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ نے نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں، زمین، عرش و کرسی، قلم، جنت اور دوزخ سے پہلے پیدا فرمایا ...... اور تخلیق آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ، سلیمانؑ اور داؤدؑ سے پہلے پیدا فرمایا اور تمام انبیاء کی تخلیق سے چار لاکھ چوبیس ہزار سال پہلے پیدا فرمایا اور آپ کے ساتھ بارہ حجاب پیدا فرمائے

(حلیۃ الاولیاء)

یعنی میرے آقا ﷺ اس وقت سے ہیں..... جبکہ

زمین و آسمان نہ تھے

مکین و مکان نہ تھے

چنیں و چناں نہ تھے

عرش و کرسی نہ تھے

قلم و فرش نہ تھے

آفتاب و ماہتاب نہ تھے

تختی و کتاب نہ تھے

میرے امام نے کیا خوب فرمایا تھا..... کہ!

وہ جو نہ تھے تو کچھ بھی نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ بھی نہ ہو

وہ جان ہیں جہان کی، جاں نہیں تو جہاں نہیں

اور مالک نے محبوب کو خوب سجا کر..... مکہ کی پاک سرزمین پہ بھیجا..... تو!

کلی مسکرائی ...... بلبل چہچائی

گلشن مہکے ...... پرندے چہکے

کہکشاں جلملائے ...... گل کِھل کھلائے

ستارے چمکے ...... سیارے دمکے

بات یہیں ختم نہیں ہوئی..... بلکہ!

اطراف میں عالم کے، شمس کی کرنیں پھیلیں

چمکتے روشن چاند کی، شعاعیں منور چمکیں

خزاں کا بندھن ٹوٹا بہار کے نغمے آئے
نفرت جل کے راکھ ہوئی، پیار کے نغمے آئے
بت گرے عالم میں، اک نور نرالا چمکا
مکہ کی جب نگری میں وہ کملی والا چمکا

محترم سامعین!

حضور سرور کائنات ﷺ کے حسن باکمال ہی کی ضیاء کائنات کی ہر ہر شے میں جلوہ فرما ہے...... جیسے کہ!

گرجتے بادل ، گھنے جنگل
بلبل کا ترنم ، کلیوں کا تبسم
چمکتی بجلیاں لہلہاتی کھیتیاں
سمندر کی موجیں ، دریا کی لہریں
صحرا کا سکوت ، جبالوں کے خطوط
فلک کی نیلا ہٹ، کہکشاؤں کی جھلملاہٹ
سبزے کی طراوت، پرندوں کی تلاوت
ستاروں کی دمک، سورج کی کرن
حنا کی رنگت، چمنبیلی کے دہن
پتوں کی حسینی، شاخوں کی نزاکت
خار کی دھاریں ، تنے کی طاقت
قمر کی قمری ، سورج کی ضیائیں

بہار کا موسم اور چلتی سی صبائیں
وادی کا جمال ، صحراؤں کی خلوت
رمق دمک ، چمک اور یہ چمکارے
چھک ، مہک ، سمک اور سیارے

بلکہ میں تو یوں کہتا ہوں......کہ!

حسن کے جتنے بھی نظارے ہیں
آقا ﷺ تیرے نور کے مظہر سارے ہیں

عزیزان گرامی قدر!

اب نعت سرور کونین ﷺ کی حلاوتیں ہمیں دینے کیلئے اور الفاظ محبت کو عقیدت کے سانچے میں ڈالنے کیلئے تشریف لاتے ہیں پاکستان اور بیرون پاکستان ایک جانا پہچانا نام......ایک معروف ومقبول نام

جناب الحاج اختر حسین قریشی صاحب

سامعین ذی وقار!

الحمد للہ ہم حضور ﷺ کے میلاد پاک کی محفل میں جہاں حضور ﷺ کی آمد آمد کا ذکر کرتے ہیں وہاں حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے فضائل بھی بیان کرتے ہیں ......حضور ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر پاک بھی کرتے ہیں...... اور خصوصاً حضور ﷺ کی آل پاک کا ذکر بھی حصول برکت کیلئے ضرور کرتے ہیں! مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی لازمی کرتے ہیں کیونکہ! سید دو عالم ﷺ کا ارشاد پاک ہے

عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ

علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں

(مشکوۃ شریف، باب مناقب علی بن ابی طالب)

مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ (مشکوۃ شریف)

جس نے علی کو گالی دی ان نے مجھے گالی دی

اور الحمدللہ ہمارا عقیدہ دامادِ مصطفیٰ کے بارے میں یہ ہے..... کہ

عشق کی انتہاء علی مرتضیٰ علی مرتضیٰ
حق سے آشنا علی مرتضیٰ علی مرتضیٰ
رفیق خیر البشر ، شہید وقت سحر
پیکر دلربا علی مرتضیٰ علی مرتضیٰ
مولائے جن و بشر حبیب شمس و قمر
نصیر دین خدا ، علی مرتضیٰ علی مرتضیٰ
ہارونؔ قلب فگار ، اسم شیر مولا پکار
نام مشکل کشا ، علی مرتضیٰ علی مرتضیٰ

اور ہم عظمت امام حسین رضی اللہ عنہ کا پرچار یوں کرتے ہیں..... کہ

توحید کا اظہار ...... حسین رضی اللہ عنہ
کفر پہ یلغار ...... حسین رضی اللہ عنہ
حق کا اظہار ...... حسین رضی اللہ عنہ
حق سے پیار ...... حسین رضی اللہ عنہ

رشکِ لیل و نہار ...... حسین رضی اللہ عنہ

دیں کی بہار ...... حسین رضی اللہ عنہ

فخر گلزار ...... حسین رضی اللہ عنہ

من میں من ٹھار ...... حسین رضی اللہ عنہ

دلوں کا قرار ...... حسین رضی اللہ عنہ

محبوب پروردگار ...... حسین رضی اللہ عنہ

اسلام کا سپہ سالار ...... حسین رضی اللہ عنہ

حق کی تلوار ...... حسین رضی اللہ عنہ

دین کا نکھار ...... حسین رضی اللہ عنہ

عاشقوں کا دلدار ...... حسین رضی اللہ عنہ

فرزندِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ...... حسین رضی اللہ عنہ

عشق کا علمبردار ...... حسین رضی اللہ عنہ

آج بھی وقت ہم سے حسینی کردار کا تقاضا کر رہا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ کا مثالی کردار قیامت تک حق پرستوں کیلئے مشعل راہ ہے...... قیامت تک حق پرستوں کا سر حسینی کردار پر عمل کرتے ہوئے فخر سے بلند رہے گا...... کیونکہ!

دنیا مدحت سراء ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی

الفت دل کی شفاء ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی

حرف غلط کی طرح مٹ گیا تو یزید

تاحشر رہی بقاء ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی

ایک ایک کر کے کٹ دیئے سارے عزیز
خدا کو پسند آئی ادا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی
خالی نہیں جاتے ان کے در کے فقیر
خصلت میں پائی سخا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے

اور میں تو یہ حسیں عقیدہ رکھتا ہوں...... کہ

ہو سکتا نہیں ہارون وہ کبھی بد نصیب
جس نے تھام لی ردا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی

اللہ تعالیٰ ہمیں اہلبیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت عطا فرمائے اور ہمیں قیامت کے دن حسین رضی اللہ عنہ کے نانا جان کی شفاعتِ عظمیٰ نصیب فرمائے

آمین

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن

صدق اللّٰہ العظیم

الصّلوۃ والسّلام علیک یا رسول اللّٰہ

وعلٰی اٰلک و اصحابک یا حبیب اللّٰہ

محترم سامعین!

فرمان خداوندی ہے

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ٥

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

ہاں وہی خدا ہے......جو!

اول ہے......آخر ہے......ظاہر ہے......باطن ہے......رحیم ہے......کریم ہے......

جبار ہے......ستار ہے......قہار ہے......غفار ہے......رؤف ہے......رحیم ہے......

عظیم ہے......حکیم ہے......سمیع ہے......بصیر ہے

مولا حمد تیری کوئی کیہ کر سکدا اے

توں تے مٹی چوں نور سجا دیناں ایں

دن سورج دے نال کریں روشن

رات تاریاں نال سجا دیناں ایں

دیویں شہنشاہیاں پھڑ کے منگتیاں نوں

جدوں نظر کرم دی پا دیناں ایں

جے توں چاویں اپنے نبی تائیں

پھڑ مصر بازار وکا دیناں ایں

ہیرے لعل یا قوت تے اک پاسے
اک اٹی مل پاوا دیناں ایں
تیری ذات اگے جے کوئی دم مارے
اوہدے والا تے پٹھا ای بھا دیناں ایں
تے کُتیاں نوں جنت واڑ دیناں ایں
بدل رحمتاں دے جدوں ورا دیناں ایں
کتے موسیٰ نوں جلوہ ویکھا ندا ای نہیں
تے کِتے طور نوں ایویں جلا دیناں ایں
جدوں آپ حبیب نوں چاویں ملنا
جبرائیل نوں فٹ پجا دیناں ایں
کائنات دے کُل خزانیاں دی
کنجی ہتھ محبوب پھڑا دیناں ایں
تیرے گھر نوں جے کوئی ٹاؤن آوے
ابابیلاں توں ہاتھی مرواں دیناں ایں

تو پھر میں کیوں نہ کہوں...... کہ!

وحدہ لا شریک اے رب ساڈا　　پردہ پوش اے ننگ منگیاں دا
پتھر وچ پالدا کیڑیاں نوں　　ٹوراں ٹور والولیاں لنگیاں دا
ہر کوئی چنگیاں نال اے پیار کردا　　حامی کوئی نہیں گندیاں مندیاں دا
وارث اساں فقیراں دی کیویں گزر ہندی　　جے کر رب ہندا صرف چنگیاں دا

سبحان اللہ...... سبحان اللہ

بلند آواز سے ایک نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

تو اب میں محفل کا محبت بھرا آغاز تلاوت کلام پاک سے کرنے کیلئے گزارش کروں گا نجم القرا...... محترم جناب قاری محمد کامران چشتی صاحب سے...... کہ وہ تشریف لا کر تلاوت قرآن فرما کر ہمیں قرآن مجید کے الفاظ کے مبارک اور حقیقت کے پیکر حروف سے مستفیض فرمائیں...... تو تشریف لاتے ہیں

قاری محمد کامران چشتی صاحب

سامعین!

نعت سرور کونین ﷺ کا سلسلہ شروع کرنے سے پہلے میں یوں عرض کرنا چاہوں گا...... یارسول اللہ ﷺ

طلوع شمس و قمر سے پہلے — میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
ہر ایک شام و سحر سے پہلے — میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
سفر کا آغاز جب کروں میں — میرے لب پہ ہو نام تیرا
پلٹ کے آؤں تو گھر سے پہلے — میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
خدا کی بھیجی کتاب ہے تو — میرا تو سارا نصاب ہے تو
حصول علم و ہنر سے پہلے — میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
ہے رونق کائنات تجھ سے — ہرا ہے نخل حیات تجھ سے
شجر پہ برگ و ثمر سے پہلے — میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
میں اپنے بچوں میں بیٹھ کر بھی — سناؤں بدر واحد کی باتیں
کشاکشِ خیر و شر سے پہلے — میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
بس ایک حب رسول فخری — میں اپنے وارث میں چھوڑ جاؤں
اس اختتام سفر سے پہلے — میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں

اب درود وسلام کی تلاوت فرمانے کیلئے اور تمام حاضرین محفل کو نعت حضور ﷺ سنانے کیلئے تشریف لاتے ہیں بڑے اچھے ثنا خوان، بڑے پیارے ثنا خوان

محترم جناب الحاج محمد سرور حسین نقشبندی صاحب

سامعین محترم!

آپ نے سرور حسین نقشبندی صاحب سے نعت سرورِ کونین ﷺ سنی الحمد اللہ آقا ﷺ کے تمام ثناء خوانوں کو نسبت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حاصل ہے ...... میں آپ حضرات کے سامنے وہ کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے والا ہوں ...... جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی صدارت میں ...... اور حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جھرمٹ میں پیش کی ...... کیا نعت پیش کی؟

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِىْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

ترجمہ ...... سماعت فرمائیں ...... کہ!

یارسول اللہ ﷺ آپ جیسا حسیں آج تک میری آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں اور آپ ﷺ جیسا صاحب جمال کسی ماں نے جنا ہی نہیں آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا گویا آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی منشا کے مطابق بنایا گیا

جناب بندہ!

محفل ذکر حضور ﷺ ہے ...... نعت پیش کرنے والے ثابت کے بیٹے حضرت حسان رضی اللہ عنہ ہیں ...... ہر طرف ماحول مہکا مہکا ہے ...... خوشبو پھیلی پھیلی ہے ...... میں چند اشعار میں اس محفل پاک کا نقشہ یوں پیش کرنا چاہتا ہوں ...... کہ!

دربار رسالت میں کیسی وہ گھڑی ہوگی
حسانؓ نے منبر پر جب نعت پڑھی ہوگی
بوبکرؓ و عمرؓ ہونگے عثمانؓ و علیؓ ہونگے
حسینؓ کے نانا کی کیا بزم سجی ہوگی

اور! جو خوش بخت دامن سرکار ﷺ میں پناہ لے لیتے ہیں......

زندگی اُنکی گزرتی ہے بڑی شان کیساتھ
جو بھی وابستہ ہے سرکار کے دامان کیساتھ
کوئی کیا سمجھے قرآن کے مضامین و رموز
جب تعلق ہی نہ ہو صاحب قرآن کے کیساتھ

بڑا توجہ طلب شعر......کہ!

کی عطا حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو چادر اپنی
اتنے الطاف و کرم اپنے ثناء خوان کیساتھ

اور میرا تعارف بس یہی ہے......کہ!

اُنکے دربارِ کرم کا ہوں بھکاری میں بھی
جو ملا دیتا ہے انسان کو رحمان کیساتھ
بادشاہوں کی غلامی میں نہیں آسکتا
واسطہ جن کا ہے کونین کے سلطان کیساتھ

اور!

الطاف میں بھی ہوں شہنشاہِ مدینہ کا گدا
جانتی ہے مجھے دنیا اسی پہچان کیساتھ

اور محبت وعقیدت کے اسی چراغ سے روشنی حاصل کرتے ہوئے......یوں عرض کروں گا......کہ!

مجھ پر میرے خدا کا یہ احسان ہوگیا
میں شاہِ دو عالم کا ثناء خوان ہو گیا
میرے نبی ﷺ نے دشت کو گلشن بنا دیا
صحرا کرم سے اُنکے گلستان ہو گیا

مجھے اس بات پر ناز ہے...... بلکہ یہ اعزاز میرے سر کا تاج ہے...... کہ!

کہتے ہیں لوگ مجھ کو گدائے درِ رسول ﷺ
اب تو یہی نام میری پہچان ہوگیا
سدرہ کی حد سے جب بڑھا میرا رسول
روح الامین دیکھ کر حیران ہو گیا
اُن کا فقیر بادشاہوں سے غنی ہوا
اُن کا گدا زمانے کا سلطان ہوگیا
الطافؔ وہ تو مر کے بھی تاحشر زندہ ہے
جو نبی ﷺ کے نام پر قربان ہوگیا

محترم احباب!

دنیا چاہنے والوں کی چاہتیں بس دنیا تک ہی محدود ہیں...... یعنی جب دنیا ختم تو چاہتیں بھی ختم...... اس دنیا فانی کی محبتیں بس دنیا ہی کے قائم رہنے تک اپنی خوشبو رکھتی ہیں...... یعنی جب دنیا ختم ہوگی تو یہ یقیناً یہ تعلق، یہ محبت، یہ رشتے...... یہ ناطے جو دنیا کے چاہنے والوں، اور محبت رکھنے والوں میں ہیں سب کے سب ختم ہو جائیں گے...... مگر ہماری سرکارِ مدینہ ﷺ سے محبت صرف دنیا کے قائم رہنے تک ہی

محدود نہیں...... بلکہ یہ تعلق...... یہ واسطہ، یہ ناطہ...... یہ محبت...... یہ چاہت تو بروز محشر بھی اسی طرح قائم اور تو تازہ رہے گی...... کیونکہ!

بن کے رحمت کے طلب گار چلے آتے ہیں
وجد کرتے ہوئے مہ خوار چلے آتے ہیں
پیچھے پیچھے سر حشر گنہگار تمام
آگے آگے میری سرکار چلے آتے ہیں
اے فرشتو اب چھوڑ بھی دو مجھ کو
وہ دیکھو مجھ گنہگار کے خریدار چلے آتے ہیں

اے محفل سرکار مدینہ ﷺ سجانے والے میرے خوش نصیب بھائیو...... قابل رشک لوگ ہو آپ...... اس لئے کہ!

محفل نعت کوئی دل سے سجائے جو الطاف
نعت سننے میری سرکار ﷺ چلے آتے ہیں

محترم سامعین!

میں آپ حضرات کے سامنے پنجتن پاک کے حوالے سے کچھ کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں مگر خصوصاً در فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی چوکھٹ تک سفر کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کیونکہ مجھے ایک مرد قلندر نے سبق دیا ہے کہ جب دعائیں قبول نہ ہوتی ہوں تو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا وسیلہ رب کریم کی بارگاہ میں پیش کرو اللہ جل جلالہ تمہاری دعائیں قبول فرمائے گا...... تو اب میں ایک رُباعی کا سہارا لیکر در فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تک کے سفر کو شروع کروں گا...... یاد رہے کہ یہ رباعی لکھی ہے حضرت شیخ

سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ہاں ہاں...... مگر تین مصرے لکھے اور آگے چوتھا مصرعہ مکمل نہیں ہو رہا اور لکھتے لکھتے آنکھ لگ گئی...... ادھر آنکھ لگی...... اُدھر قسمت کھلی...... جی محترم! قسمت ایسے کھلی کہ ادھر جب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ لگی تو ادھر سے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بابا کی سواری چلی...... تو میرے اور آپ کے کریم آقا خواب میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ سعدی تو مجھے یاد کر رہا تھا...... عرض کی آقا صلی اللہ علیہ وسلم ایک کلام لکھا ہے مگر مکمل نہیں ہو رہا میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعدی پڑھ! اور اُسی وقت حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھنا شروع کیا...... کہ!

بلغ العلٰی بکمالہ
کشف الدّجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ

تو جس لمحے حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ خاموش ہو گئے تو میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ...... سعدی خاموش کیوں ہو؟ یہ کیوں نہیں کہتے

صلّوا علیہ والہ

جناب پھر مجھے کہنے دیجئے...... کہ!

پنجتن پاک کی ثنا کرتا ہوں
سانسوں کا حق ہے ادا کرتا ہوں
ردائیں اُوڑھ کر بیٹیاں جب گھر سے نکلتی ہیں
سیدہ فاطمہ میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں

ہاں ہاں! کون سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا...... جو سیدہ بھی ہیں...... عابدہ بھی ہیں...... ساجدہ بھی ہیں...... طیبہ بھی ہیں...... طاہرہ بھی ہیں...... عالمہ بھی ہیں...... فاضلہ بھی ہیں...... قاریہ بھی ہیں...... حافظہ بھی ہیں...... ذاکرہ بھی ہیں...... محدثہ بھی ہیں...... محسنہ بھی ہیں...... ایک پنجابی کا شاعر یوں ترجمانی کرتا ہے...... کہ!

شبیر و شبر دی امی زہرا ؑ
نبی دے گھر وچہ ہے جی زہرا ؑ
مقام تیرے نوں کون سمجھے
فرشتے تیرے ہن کمی زہرا ؑ
رات سجدے کرن دی خاطر
رات منگدی ہے لمبی زہرا ؑ
تیرے فاقے تے بھک دا صدقہ
میں کھانا شامی تے دی زہرا ؑ
رات سجدے کریندے گزری
کدی نہ رج کے اے سمی زہرا ؑ
پردے دئیاں دے کجن والی
سیدہ زینب ؑ دی وی امی زہرا ؑ
خضر دی عرضی قبول کرناں
ہے تیرے پتراں دا کمی زہرا ؑ

اور کون زہرا ؑ؟

حیا کے ماتھے کا تاج زہرا ؑ
وفا پرستی کی لاج زہرا ؑ
مقام خون حسین ہے یہ
کرئے گی جنت پہ راج زہرا ؑ
کسی کی بیٹی کو نہ ملے گا
ملا جو تجھ کو ہے داج زہرا ؑ
جو تیرے شوہر سے بغض رکھے
مریض ہے لاعلاج زہرا ؑ

کیونکہ !علی مرتضی، مشکل کشاء، صاحب عمل اتی، اخی مصطفیٰ، شیر خدا ہیں

اور

علی کا عشق تو مقدر سنوار دیتا ہے
علی کا بغض تو چہرہ بگاڑ دیتا ہے
تو اس کے ذکر کو ادنیٰ نہ سمجھ اے منکر
علی تو وہ ہے جو ایک ہاتھ سے خیبر اُکھاڑ دیتا ہے

اور

میں تو اس علی کا اَمبر ذکر کرتا ہوں
جس علی کا محمد ﷺ سے خون ملتا ہے

آیئے ذرا سارے مل کر علی علی کرتے ہیں......اور ایک محبت کا گلدستہ پیش کرتے ہیں ......جس میں سارے ہی پھول مولا علی رضی اللہ عنہ کے نام کے ہوں گے

ذرا بلند آواز سے......سارے بولو علی علی

من کنت مولا علی علی ...... کعبے میں آیا علی علی
حسین کا بابا علی علی ...... بتول کا شوہر علی علی
جوہر ہی جوہر علی علی ...... وہ ایک سچائی علی علی
آقا کا بھائی علی علی ...... چشمہ فصاحت علی علی
منبع طریقت علی علی ...... جبریل کا لہجہ علی علی
ملجا ہی ملجا علی علی ...... طیب و طاہر علی علی
حسنین کا والد علی علی ...... مسکینوں کا مولا علی علی
بلال کا نعرہ علی علی ...... تیرے پیر کا نعرہ علی علی
مرے پیر کا نعرہ علی علی ...... ہے پیار والا علی علی
تلوار والا علی علی ...... منکر کو سنا دے علی علی
عاشق کو بتادے علی علی ...... مومن بھی پکارے علی علی

تو پھر میں کیوں نہ کہوں...... کہ!

جو تیرے شوہر سے بغض رکھے
مریض ہے لا علاج زہراؓ
جو ہو گی تیرے قدم کی مٹی
خضرؑ کے سر کا ہے تاج زہراؓ

اور اب میں نعت رسول کریم ﷺ پیش کرنے کیلئے دعوت نعت دیتا ہوں ...... محترم جناب محمد اکرم قلندری صاحب سے کہ وہ آئیں......اور ہدیہ نعت پیش فرمائیں

حضرات گرامی قدر!

ابھی ابھی ہمارے مہمان ثنا خوان...... قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کا ذکر فرما رہے تھے......تو میرا ذوق اس گھڑی یوں کہہ رہا ہے...... جب قرآن کی بات ہو تو قرآن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک صورت میں نہیں بلکہ دو صورتوں میں عطا کیا ہے......

جیسے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول مبارک شاہد ہے...... کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کا اخلاق مبارک کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ سارا قرآن پاک ہی میرے کریم آقا ﷺ کا اخلاق ہے

تو پھر کیوں نہ کہوں...... کہ قرآن ایک نہیں قرآن دو ہیں!

ایک قرآن کتاب کی شکل میں
تو دوسرا قرآن والضحیٰ کی شکل میں
ایک قرآن لکھا ہوا
تو دوسرا قرآن بولتا ہوا
ارے یہ بھی قرآن ہے
وہ بھی قرآن ہے

یہ قرآن لفظ ...... وہ قرآن معنیٰ

یہ قرآن متن ...... وہ قرآن تشریح

یہ قرآن بھی کمال ہے ...... وہ قرآن بھی کمال ہے

اس قرآن میں بھی رہنمائی ہے ...... اُس قرآن سے بھی رہنمائی ہے

یہ قرآن راہ بتلانے والا ...... وہ قرآن راہ دکھانے والا

یہ قرآن چپ چاپ ...... وہ قرآن بولتا ہوا

اور جب میرے آقا ﷺ کی پیاری پیاری زلفوں کا تذکرہ ہوتو.......... **واللیل اذاسجیٰ** کی صورت میں قرآنی آیت بن جائے

جب میرے آقا ﷺ کے سوہنے رخ انور کا تذکرہ ہوتو **والضحیٰ** کی صورت میں قرآنی آیت بن جائے جب میرے کریم آقا ﷺ کے نورانی نورانی سینے مبارک کا ذکر ہوتو...... **الم نشرح لك صدرك** کی صورت میں قرآنی آیت بن جائے......

اور جب سرورِ کونین ﷺ کی رسالت کا تذکرہ ہوتو **انك لمن المرسلین** کی صورت میں قرآنی آیت بن جائے ...... جب میرے کریم ﷺ کی نورانیت کا تذکرہ ہوتو **قد جاء کم من اللہ نور**". کی صورت میں قرآنی آیت بن جائے......کبھی میرے سرکار ﷺ کے ذکر کی رفعت کا تذکرہ ہوتو **ورفعنا لك ذکرك** کی صورت میں قرآنی آیت بن جائے

محترم سامعین!

اللہ تعالیٰ نے جب نبیوں اور رسولوں کو کتابیں اور صحیفے عطا فرمائے......تو انہیں یوں بلایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام تم فلاں مقام پر آؤ تا کہ تمہیں کتاب عطا کی جائے ......اے ابراہیم علیہ السلام تم فلاں مقام پر آؤ تا کہ تمہیں صحیفے سے سرفراز کیا جائے...... مگر قربان جاؤں......ادھر ہمارے کریم آقا ﷺ سے معاملہ محبوبوں والا ہے......یعنی

آقا ﷺ اگر غارِ حرا میں ہیں تو قرآن غارِ حرا میں آرہا ہے
حضور ﷺ اگر کوہِ صفا پر ہیں تو قرآن کوہِ صفا پر آرہا ہے
حضور ﷺ اگر مسجد میں ہیں تو قرآن مسجد میں آرہا ہے
حضور ﷺ اگر میدان جنگ میں ہیں تو قرآن میدانِ جنگ میں آرہا ہے
آقا ﷺ اگر کسی صحابی کے گھر میں ہیں تو قرآن صحابی کے گھر میں آرہا ہے
سرکار ﷺ اگر منبر پر جلوہ فرما ہیں تو قرآن منبر پہ آرہا ہے
حضور ﷺ اگر غارِ ثور میں ہیں تو قرآن غارِ ثور میں آ رہا ہے
آقا ﷺ اگر حضرت عائشہ کے حجرہ میں ہیں تو قرآن جناب عائشہ کے حجرے میں آرہا ہے
حضور ﷺ اگر مکے میں ہیں تو قرآن مکے میں آ رہا ہے
آقا ﷺ اگر مدینے میں ہیں تو قرآن مدینے میں آرہا ہے

تو پھر میں کیوں نہ کہوں...... کہ!

وہ ہے قرآن جس میں ریب نہیں
وہ ہے میرے آقا ﷺ کی ذات جس میں عیب نہیں

اور

میری خوش بختی...... میرے مقدر کی بلندی...... کہ!

میں نازاں ہوں سعادت کے گوہر رول رہا ہوں
میزان عقیدت میں انہیں تول رہا ہوں
چھوٹا ہوں مگر بات بڑی بول رہا ہوں
میں تعریف محمد ﷺ میں زباں کھول رہا ہوں

بلند آواز سے کہیں...... سبحان اللہ

دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے کہہ دو...... سبحان اللہ

حضرات گرامی قدر!

یہ نعت کب سے ہے...... اگر اس کا احاطہ کیا جائے تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہٗ کی بات ہوتی ہے...... مگر یہ تو کل کی بات...... ارے نعت تو سنت خدا ہے...... کہہ دو سبحان اللہ

جب اللہ کریم نے میلاد کیا تھا جیسے کہ آج یہ سٹیج سجا ہوا ہے لائٹیں لگی ہوئی ہیں...... دریاں بچھی ہیں...... شامیانے لگے ہوئے ہیں...... مگر جب اللہ نے میلاد محبوب کیا تو کس انداز میں کیا؟

تو بس انداز بیاں بات بدل دیتا ہے
ورنہ اس دنیا میں کوئی بات نئی بات نہیں

بڑی توجہ جناب!

مکے پاک دی دھرتی نوں غسل دے کے
عطر جنت دا فیر چھڑکایا رب نے
کملی والے محبوب نے جیویں چاہیا
قسم رب دی اونویں بنایا رب نے
تے پیر اُتے نہ کسے دا آجاوے
چین دتا مٹی دھرتی تے سایا رب نے
جھدی روشنی دو جہاناں اندر
مکے وچہ او چن چڑھایا رب نے
تے اکٹھا کر کے نبیاں ساریاں نوں

اُتے عرش میلاد کرایا رب نے
اے واقعہ روز میثاق دا اے
پردہ وحدت دا جدوں اُٹھایا رب نیں
بتے کل نبیاں سوہنے دی تصدیق کیتی
تے کملی والے نوں شاہد بنایا رب نے
فیر دیوے بال کے تاریاں ساریاں دے
سورج روشنی لئی چمکایا رب نے
تے تنبوں تان کے ستاں آسماناں دے
بڑا سوہنا پنڈال بنایا رب نے
فیر سدرہ اُتے اسٹیج لا کے رتے
جبرائیل نقیب بنایا رب نے
جبرائیل تلاوت وی آپ کر لے
جلسہ یار دا شروع کروایا رب نے
تے حضرت آدم نوں حمد دا حکم دے کے
ابن مریم نوں فیر بلایا رب نے
تے حضرت عیسٰی نوں نعت دا حکم دے کے
انج یار دا شان ودھایا رب نے
اُو نبیو پڑھو درود حضور اُتے
فیر آپ خطاب فرمایا رب نے

اور اتباع محبوب دا لے وعدہ
خطبہ نبیاں نوں پڑھ سنایا رب نے
اُوتسی جھنڈیاں اُتے اعتراض کر دے
جھنڈا نبی دا آپ چڑھایا رب نے
تے اوہدے کولوں کیہ اصغرا غیب رہناں
جہدے سامنے سب کجھ بنایا رب نے

اور اب آپ حضرات کے سامنے سید دو جہاں ﷺ کے میلاد کا ذکر پاک نعت کی صورت میں پیش کرنے کیلئے...... تشریف لاتے ہیں عالمی شہرت یافتہ ثناء خوان میری مراد افضل نوشاہی صاحب ہیں

دونوں ہاتھوں کو بلند فرماتے ہوئے...... ذرا جھوم کے کہہ دیں سبحان اللہ...... سبحان اللہ

حضرات گرامی قدر!

اگر غور کیا جائے تو محفل کا آغاز میم سے ہوتا ہے اور اس محفل کے ساتھ ایک اور لفظ ہوتا ہے جسے بزم کہتے ہیں اور بزم کو انجمن بھی کہتے ہیں...... جب ہم ان تینوں حرفوں پر غور کریں بلکہ اگر ہم ان تینوں لفظوں پر غور کریں تو ہر لفظ میں میم ضرور شامل ہے اور جب بات میم کی ہوتی ہے تو ساری کائنات صرف میم پر قائم ہے...... کائنات میں جتنے بھی اچھے اور پیارے لفظ ہیں ان میں اگر میم شامل ہے تو...... غور کریں کہ میم کی جلوہ فرمائی کہاں کہاں ہے؟ ذرا سماعت فرمائیں...... کہ میم ح میم دال ایک لفظ بنا جسے کہتے ہیں...... محمد ﷺ...... اور یہ حقیقت ہے...... کہ!

نام محمد کی ''میم'' وہ ہے...... جس پہ محبت کا مدار ہے

اور

نام محمد کی "حا" وہ ہے...... جس سے ہوا حمد خدا کا اقرار ہے

اور

نام محمد کی دوسری "میم" وہ ہے...... جس پہ آتا ملائکہ کو بھی پیار ہے

اور

نام محمد کی دال وہ دال ہے...... دین بھی دنیا بھی دل و جاں جس پہ نثار ہے تو پھر میں کیوں نہ کہوں...... کہ!

چاند بھی اس میم کو دیکھ کر شرماتا ہے
ارے کوئی نقطہ نہیں بے داغ نظر آتا ہے

آؤ پھر ذرا میم کی جلوہ فرمائی پہ غور کیجئے گا کہ اللہ کریم نے میم کی جلوہ فرمائی کو کہاں کہاں شامل حال کیا ہے...... کہ!

پیغام میں میم ہے ...... تو ...... پیغمبر میں میم ہے
مقدور میں میم ہے ...... تو ...... مقدر میں میم ہے
منصور میں میم ہے ...... تو ...... مظفر میں میم ہے
قلزم میں میم ہے ...... تو ...... سمندر میں میم ہے
میزان میں میم ہے ...... تو ...... محشر میں میم ہے
محراب میں میم ہے ...... تو ...... منبر میں میم ہے
انجم میں میم ہے ...... تو ...... قمر میں میم ہے
ملتزم میں میم ہے ...... تو ...... حرم میں میم ہے
مقام ابراہیم میں میم ہے ...... تو ...... حطیم میں میم ہے

زمیں میں میم ہے ...... تو ...... مہر و ماہ میں میم ہے
مہر میں میم ہے ...... تو ...... ثمر میں میم ہے
چمن میں میم ہے ...... تو ...... عالم میں میم ہے
رحمت میں میم ہے ...... تو ...... مرکز میں میم ہے
مصور میں میم ہے ...... تو ...... محور میں میم ہے
محبت میں میم ہے ...... تو ...... قاسم میں میم ہے
نعمت میں میم ہے ...... تو ...... معراج میں میم ہے
مدحت میں میم ہے ...... تو ...... مومن میں میم ہے
ایمان میں میم ہے ...... تو ...... رمضان میں میم ہے
فرمان میں میم ہے ...... تو ...... آسمان میں میم ہے
محترم میں میم ہے ...... تو ...... مکرم میں میم ہے
اعظم میں میم ہے ...... تو ...... معظم میں میم ہے
حرم میں میم ہے ...... تو ...... زم زم میں میم ہے
مجرم میں میم ہے ...... تو ...... کرم میں میم ہے
اجمل میں میم ہے ...... تو ...... مزمل میں میم ہے
مدثر میں میم ہے ...... تو ...... اکمل میں میم ہے
مصور میں میم ہے ...... تو ...... مبشر میں میم ہے
امین میں میم ہے ...... تو ...... مستقیم میں میم ہے
مینار میں میم ہے ...... تو ...... مزار میں میم ہے

مطلوب میں میم ہے ...... تو ...... معارف میں میم ہے
محبّ میں میم ہے ...... تو ...... محبوب میں میم ہے
مدبر میں میم ہے ...... تو ...... منتظار میں میم ہے
مولا میں میم ہے ...... تو ...... مالک میں میم ہے
مرشد میں میم ہے ...... تو ...... مہدی میں میم ہے
معلم میں میم ہے ...... تو ...... متعلم میں میم ہے
مقتدی میں میم ہے ...... تو ...... مفتی میں میم ہے
محقق میں میم ہے ...... تو ...... محدث میں میم ہے
مخدوم میں میم ہے ...... تو ...... خادم میں میم ہے
مرکز میں میم ہے ...... تو ...... مرقد میں میم ہے
غم میں میم ہے ...... تو ...... غمخوار میں میم ہے
موذن میں میم ہے ...... تو ...... مقرب میں میم ہے
امام میں میم ہے ...... تو ...... مقتدی میں میم ہے
نماز میں میم ہے ...... تو ...... کلمے میں میم ہے
عمارؓ میں میم ہے ...... تو ...... سمیہؓ میں میم ہے
فاطمہؓ میں میم ہے ...... تو ...... مرتضیٰؓ میں میم ہے
حلیمہؓ میں میم ہے ...... تو ...... آمنہؓ میں میم ہے
مکے میں میم ہے ...... تو ...... مدینے میں میم ہے

اور اس میم کا ہے راز الٓمّ میں
کیا کیا فضیلتیں ہیں محمد کی میم میں

اور یہ بھی حق ہے......کہ!

اس اوج تک نہ جائے گی تختی شعور کی
بالا ہے ہر خیال سے ہستی حضور ﷺ کی

سب محبت سے...... بلند آواز سے...... کہہ دیں سبحان اللہ اور اب تشریف لاتے ہیں ......اس حسین محفل میلاد کے اگلے ثنا خوان...... جناب محترم ذیشان ایوب صاحب

حضرات گرامی قدر!

قرآن پاک کی ایک آیت مقدسہ ہے...... **قد جاء کم من اللہ نور**

اس ساری آیت مبارکہ کی اگر تشریح کریں تو کافی وقت لگ سکتا ہے......تو ہم اس آیت مبارکہ میں سے ایک لفظ (نورٌ) کو لیکر آگے چلتے ہیں......کہ!

انسان کبھی شرک سے آزاد نہ ہوتا
گر نور نبی دہر میں آباد نہ ہوتا
اور سجدہ نہ زمیں پہ اللہ کو کوئی کرتا
مسجد ہی نہ ہوتی اگر میلاد نہ ہوتا

اور اب یہاں ایک لفظ نکلتا ہے میلاد...... میلاد کیا ہوتا ہے؟ جب میرے آقا کریم ﷺ فرش پر قدم رکھتے ہیں تو میلاد ہوتا ہے......اور جب...... سرکار ﷺ عرش پر قدم رکھتے ہیں تو معراج ہوتا ہے...... بلند آواز سے کہہ دیں......سبحان اللہ

اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام قدم رکھتے ہیں تو طور ہوتا ہے......اور جب سید دو جہاں ﷺ اپنا مبارک قدم رکھتے ہیں تو جبل نور ہوتا ہے......اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام قدم رکھتے ہیں تو مصلیٰ ہوتا ہے......اور جب حسنین کے نانا قدم رکھتے ہیں تو عرش معلیٰ ہوتا ہے......اور حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر جا کر یوں عرض کرتے ہیں کہ یارب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں......تو آگے سے جواب آتا ہے......اے موسیٰ **لن ترانی** تو مجھے نہیں دیکھ سکتا......ادھر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یوں کہا جا رہا ہے مگر ادھر محبوب ﷺ کو خود اپنے پاس بلا کر......اپنا دیدار کروایا جا رہا ہے......اور اس بات کی بڑی خوبصورت ترجمانی ایک شاعر نے یوں کی ہے......کہ!

تمہاری آنکھ دیکھے نہ چشم انبیاء دیکھے
مجھے دیکھے تو اے موسیٰ بس نگاہ مصطفٰے دیکھے

یعنی یہی تو وہ محبوب ﷺ ہیں جنہیں خدا اپنا دیدار کروا رہا ہے انہی کے صدقے تو ساری کائنات کے باغ حیات کو بہار ملی ہے اگر محبوب ﷺ نہ ہوتے تو......کائنات کی کوئی چیز بھی معرضِ وجود میں نہ آتی ......تو حسان پاکستان الحاج محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب لکھا ہے......کہ!

فلک خوبصورت سجایا نہ ہندا
کسے شے دا وی ایتھے سایہ نہ ہندا
نہ ایہہ عرش کرسی تے نہ چن تارے
شب و روز دے نہ ایہہ ہندے نظارے
نہ جن و بشر تے نہ کوئی پرندہ
حیاتی مماتی نہ مویا نہ زندہ
نہ حوراں دے قصے نہ آدم نہ حوا

نہ یعقوبؑ یونسؑ نہ یوسفؑ زلیخا
نہ تختاں تے تاجاں دے سلطان ہندے
نہ محلاں دے والی نہ دربان ہندے
نہ ملدی کسے نوں کدی زندگانی
ہوا ایہہ نہ ہندی تے نہ ہندا اے پانی
نبی نہ ولی غوث ابدال ہندے
نہ ہندے مہینے نہ ایہہ سال ہندے
ربیع الاوّل دا نہ ہندا مہینہ
کوئی جاندا نہ اوہ مکہ مدینہ
نہ میلاد ہندے نہ ایہہ نعت خوانی
ثناء خواں نہ ہندے نہ ایہہ خوش بیانی
نہ عرشی نہ فرشی نہ خاکی نہ نوری
زمانے تے کجھ وی نہ ہندا ظہوری
کسے چیز دا ایتھے سایہ نہ ہندا
جے رب نے محمد ﷺ بنایا نہ ہندا

محترم قابل قدر حضرات!

اب آپ حضرات کے سامنے نعت سرور کونین ﷺ پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں محترم جناب حسان ہمدانی صاحب

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری

قرآن میں ارشاد خداوندی ہے

وما ارسلنک الا رحمۃ اللعالمین

نہیں بھیجا ہم نے مگر آپ کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر

قرآن کی اسی آیت مبارکہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر ان مبارک الفاظ کی

ترجمانی ان الفاظ سے بھی کر لیں تو کیسا لگے گا؟ کہ!

اللہ کی رحمتوں کے انوار کس لیے ہیں
ہوتے ہوئے مسیحا کے بیمار کس لئے ہیں

بلند آواز میں کہہ دو......سبحان اللہ

کہ!

اللہ کی رحمتوں کے انوار کس لئے ہیں
ہوتے ہوئے مسیحا کے بیمار کس لئے ہیں
اور اگر مشکلیں نہ حل ہوں تو دربار کس لئے ہیں
مجرم نہ بخشے جائیں تو سرکار کس لئے ہیں

کیونکہ!

گرداب میں جس وقت سفینہ نظر آیا
میں ڈوب رہا تھا کہ مدینہ نظر آیا
اور سرکار دوعالم ﷺ کا لیا نام جو ناصر
تو طوفان کے ماتھے پہ پسینہ نظر آیا

کیونکہ!

پیارے آقا ان پھولوں کی نظر تیرے پسینے کی طرف ہے
اور قرآن کا زینہ آقا تیرے سینے کی طرف ہے
کعبے میں گئے تو کھلا راز یہ ناصر
کہ کعبے کا اشارہ بھی مدینے کی طرف ہے

تو پھر مت پوچھیے......کہ!

کیا ہے سرکار ﷺ کی گلی میں
ہر مرض کی دوا ہے سرکار کی گلی میں
عکس نور خدا ہے سرکار کی گلی میں
مہتاب عطا ہے سرکار کی گلی میں
دل کو سکوں ملا ہے سرکار کی گلی میں
آنکھوں کو نور ملا ہے سرکار کی گلی میں
دل کو سرور ملا ہے سرکار کی گلی میں

اور!......اک میم کا پردہ ہے

ارے اُٹھ جائے تو مولا ہے سرکار کی گلی میں

کیونکہ سرکار ﷺ کا پاک در ایسا ہے......کہ!

بات بگڑی ہوئی اسی در سے بنی دیکھی ہے
اور جھولی منگتوں کی اسی در سے بھری دیکھی ہے
اور میری نظروں میں نیازی کوئی جچتا ہی نہیں
جب سے سرکار مدینہ کی گلی دیکھی ہے

اور......

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں ہے
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں ہے

اور آج ہم ہر بات بات پہ اپنی گفتگو کی زینت بناتے ہوئے بار بار مدینہ طیبہ کا ذکر کیوں کرتے ہیں؟......وہ اس لیے......کہ!

کیوں کرتے ہیں ہم مدینہ مدینہ
ذرا تم مدینے میں جا کر تو دیکھو
اور بات بگڑی ہوئی اسی در پہ بنی دیکھی ہے
جھولی منگتوں کی اسی در سے بھری دیکھی ہے

اور اے سرکار مدینہ ﷺ کے غلام!

مرنے کی طرف دیکھ نہ جینے کی طرف دیکھ
جب چوٹ لگے دل پہ تو مدینے کی طرف دیکھ

اور اے حضور سرور کونین ﷺ کے در پاک کی حاضری کی خواہش رکھنے والو!

جب مدینے کی بات ہوتی ہے
تو وجد میں کائنات ہوتی ہے
ایسے لگتا ہے جیسے دن نکل آیا
جب مدینے میں رات ہوتی ہے

حضرات گرامی قدر!

اللہ پاک نے اس دنیا میں بسنے والوں کیلئے......ان تمام کو نور ہدایت دینے کیلئے جتنے بھی انبیاء کرام کو بھیجا......وہ تمام ہی بلند شان والے ہیں......سب کے مرتبے بھی عروج اور عزت کی بلندیوں پر ہیں......مگر جب باری آئی......آمنہ کے لال کی......ارے جب باری آئی سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے لال کی......ارے جب باری آئی سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کو بسانے والے کی......جب باری آئی! سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کو مرکز انوار بنانے والے کی......جب باری آئی! بے کسوں کے کس کی......جب باری آئی!

بے بسوں کے بس کی...... جب باری آئی!...... عرش پہ جانے والے کی......

جب باری آئی! سب کی بگڑی بنانے والے کی...... یعنی جب...... دو عالم کے آقا محمد ﷺ

کی باری آئی تو آپ نے مکہ میں اعلان نبوت فرمایا

اے لوگو! میں اللہ عزوجل کا نبی ہوں اللہ عزوجل کا رسول ہوں، میرے بعد

کوئی نبی نہیں آئے گا ﷺ میرے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا...... تو سننے والے لوگ

بولے کہ اگر آپ اللہ عزوجل کے سچے نبی ہیں تو کوئی معجزہ دکھائیں...... ان لوگوں

نے آقا ﷺ سے معجزہ طلب کیا...... کیا وہ نہیں جانتے تھے...... کہ!

حضرت آدم علیہ السلام آئے تو معجزہ لے کر آئے

حضرت نوح علیہ السلام آئے تو معجزہ لے کر آئے

حضرت یونس علیہ السلام آئے تو معجزہ لے کر آئے

حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تو معجزہ لے کر آئے

حضرت یعقوب علیہ السلام آئے تو معجزہ لے کر آئے

حضرت یوسف علیہ السلام آئے تو معجزہ لے کر آئے

حضرت یحییٰ علیہ السلام آئے تو معجزہ لے کر آئے

حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے تو معجزہ لے کر آئے

حضرت ہارون علیہ السلام آئے تو معجزہ لے کر آئے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے تو معجزہ لے کر آئے

دور قربان جاؤں ! حضور امام المرسلین و سید المرسلین ﷺ صرف معجزات لے کر ہی تشریف نہیں لائے ..... بلکہ سر سے لیکر پاؤں تک معجزہ بن کر تشریف لائے ہیں !

کیونکہ !

سر سے لیکر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
سوچتی تو ہو گی دنیا مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

محترم سامعین !

اب میں ان مبارک گھڑیوں کو جس ثناء خوان کی زبان سے ادا ہونے والے مبارک الفاظ کی خدمت میں پیش کرنے جا رہا ہوں ..... وہ عظیم ثناء خوان ..... کسی بھی طرح کسی بھی تعارف کے محتاج نہیں ..... آقا ﷺ کے غلاموں کے دلوں پر راج کرنے والی آواز ..... سوز گداز کے پیکر ..... میری مراد ! عالمی شہرت یافتہ ! ثنا خوانوں میں انفرادی عزت کے حامل ..... یافتہ ثنا خوان ..... محترم جناب محمد اختر حسین قریشی صاحب سے گذارش کروں گا ..... کہ وہ تشریف لائیں اور نعت رسول مقبول ﷺ پیش فرمائے

نعرہ تکبیر ..... نعرہ رسالت ..... نعرہ حیدری

محترم سامعین!

مورخین کا قلم اس بات پر گواہ ہے...... کہ کبھی بھی اپنی انتہا کو نہ پہنچنے والا باب ......توصیف مصطفےٰ ﷺ کا باب ہے......آج تک سرکار مدینہ ﷺ کی صفت وثناء لکھتے لکھتے کتنے قلم سرنگوں ہو چکے ہیں...... ہر ہر لکھنے والے نے تعریف سرورِ کائنات ﷺ لکھ کر یہی کہا کہ!

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

توصیف مصطفےٰ ﷺ مدحت محبوب خدا ﷺ اور نعت سید دوسرا ﷺ کا باب توصیف کوئی کس طرح پورا کر سکتا ہے کہ جب خالق کائنات قرآن پاک میں یوں ارشاد فرما رہا ہے......کہ!

ورفعنا لك ذكرك

ہم نے آپ کے ذکر کو آپ کے لیے بلند فرما دیا

سامعین گرامی قدر!

رسول تو پہلے بھی آتے رہے...... نبی تو پہلے بھی آتے رہے......مگر جب باری آئی......محسن کائنات کی......اور محبوب الٰہی کی......آدمیت کے محسن کی......ہاں ہاں......صاحب خلق احسن کی......اور نبیوں کے امام کی، سید خیر الانام کی......دعائے خلیل اللہ کی یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کی......تو خالق کائنات......کائنات کو سجانے والا

رب ...... اپنے محبوب کے ذکر کو بلند فرمانے والا رب ...... اپنے محبوب سے محبت بھرے یوں وعدے فرما رہا ہے...... کہ میرے پیارے نبی ﷺ!

مہد میں انگلی ہلانا تیرا کام ہے
چاند اشاروں پہ چلانا میرا کام ہے
حلیمہ کی کٹیا میں جانا تیرا کام ہے
اس کا مقدر جگانا میرا کام ہے
ربی هبلی امتی کہنا تیرا کام ہے
پھر بخشش لٹانا میرا کام ہے
سوہنی زلفیں سنوارنا تیرا کام ہے
انہیں واللیل کہنا میرا کام ہے
ہاتھوں سے بیت رضوان لینا تیرا کام ہے
انہیں ید اللہ کہنا میرا کام ہے
چہرے پہ تبسم سجانا تیرا کام ہے
تیرے چہرے کو وجہ اللہ کہنا میرا کام ہے
آنکھیں کرم سے اُٹھانا تیرا کام ہے
انہیں ما زاغ کہنا میرا کام ہے
پیار سے مبارک سر اُٹھانا تیرا کام ہے

سر پہ طٰہٰ کا تاج سجانا میرا کام ہے

زبان اقدس ہلانا تیرا کام ہے

پھر وحی "یوحیٰ" فرمانا میرا کام ہے

محبوب انا قاسم کہنا تیرا کام ہے

پھر سب پہ خزانے لٹانا میرا کام ہے

اور

یہ تھے وعدے خدا اور مصطفیٰ ﷺ کے

پڑھ کے شاکرؔ سنانا میرا کام ہے

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ○

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ○

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

مولا ی صل وسلم دائم ابدا   علی حبیبک خیر الخلق کلھم

ھو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعۃ   لکل ھول من الا ھوال مقتحم

یارب بالمصطفیٰ بلغ مقاصدنا   واغفرلنا مامضیٰ یاواسع الکرم

یا رب تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

میں ذکر حبیب خدا کر رہا ہوں

شرف اس کو حاصل ہو مقبولیت کا

الٰہی میں تجھ سے دعا کر رہا ہوں

صدر محفل، مقتدر علما الکرام، مشائخ عظام، ثناء خوان رسول ﷺ، بزرگو!، دوستو! اور پیارے بچو!......اسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

سب سے پہلے میں مبارکباد پیش کرتا ہوں سالانہ محفل نعت کے انعقاد پر

بزم فدایان مصطفیٰ ﷺ کے تمام اراکین اور بالخصوص میرے مشفق و مہربان محترم احمد الحق قاسمی کو...... کہ جن کے توسط سے اس خوبصورت محفل میں حاضری کا شرف حاصل ہوا...... اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی اس حاضری کو قبول فرمائے...... (آمین)

سب مل کر باآواز بلند کہہ دیں...... (آمین)

خاموش رہنا بہتر ہے مگر خاموشی سے بہتر...... اللہ کا ذکر ہے

اور سبحان اللہ کہنا ذکر اللہ ہے سکوت کو توڑتے ہوئے تمام احباب یک زباں ہو کر باآواز بلند کہہ دیں...... سبحان اللہ

حضرات گرامی قدر!

تلاوت کلام الرحمٰن نے آج کی اس محفل کا باقاعدہ آغاز ہوا چاہتا ہے......

قرآن کریم وہ لاریب کتاب ہے:

جسے مسلسل پڑھا جائے ...... تو پڑھنے والا حافظ قرآن بن جاتا ہے

جسے سمجھ کر پڑھا جائے ...... تو پڑھنے والا عالم بن جاتا ہے

جس کی تفسیر پڑھی جائے ...... تو پڑھنے والا مفسر بن جاتا ہے

جس میں غور و فکر کیا جائے ...... تو غور و فکر کرنے والا مفکر بن جاتا ہے

جسے بیان کیا جائے ...... تو بیان کرنے والا مبلغ بن جاتا ہے

اور جس پر عمل کیا جائے ...... تو عمل کرنے والا ولی بن جاتا ہے

تلاوت قرآن مجید فرقان حمید کیلئے دعوت دے رہا ہوں...... وطن عزیز پاکستان کے نامور قاری قرآن...... محترم جناب قاری بشیر چشتی صاحب کو کہ وہ تشریف لائیں

اورتلاوت قرآن کریم سے ہمارے قلوب کومنور فرمائیں۔

حضرات گرامی قدر!

بہت خوبصورت لہجے میں قاری صاحب تلاوت فرمارہے تھے محفل پہ خوب کیف وسرور طاری تھا:

سید اعلیٰ حضرت عظیم البرکت ...... پروانہ شمع رسالت ...... الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ...... قرآن خوش الحان قاری سے سنوتا کہ قرآن کی حلاوت محسوس ہو ...... اورنعت خوش گلوثناءخوان سے سنوتا کہ دل میں آقائے دو جہاں رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہو۔

الحمدللہ اس محفل میں خوش الحان قاری بھی ہیں اورخوش گلوثناءخوان بھی موجود ہیں ...... تلاوت قرآن کے بعد اب ذکر صاحب قرآن کا ذکر کر رہا ہوں اپنے کریم آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا

جو ختم رسل محسن کل عالی نسب ہیں
عظمتیں انکی ابھی دریافت طلب ہیں
وہ شان کرم جان حرم فخر عرب ہیں
وہ لغزش آدم کی تلافی کا سبب ہیں

وہ کیا ہیں......؟

انسان ہیں مگر عظمت انساں بھی وہی ہیں
بندے ہیں مگر مظہر یزداں بھی وہی ہیں
توقیر حرم کعبہ و ایماں بھی وہی ہیں

قرآن بھی وہی حاصل قرآں بھی وہی ہیں

وہ کیا ہیں......؟

اُمی ہیں مگر علم کی تفسیر وہی ہیں
مقصود جہاں صاحب توقیر وہی ہیں
لفظوں کے خدو خال میں تاثیر وہی ہیں
قرآن کے اوراق پہ تحریر وہی ہیں

وہ کیا ہیں......؟

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
یہ رمز خدا ہے اسے رہنے دو یہیں تک
اس راز سے واقف نہیں جبریل امیں تک

حضرات گرامی قدر!

اس سے فرق نہیں پڑتا کہ لوگوں کی تعداد کم ہے یا زیادہ...... چند محبت بھرے چہرے اگر داد دے دیتے ہیں تو دل صرف باغ نہیں باغ مدینہ بن جاتا ہے...... جو امیر بن کے بیٹھے ہیں وہ نہ بولیں مگر جو آقا ﷺ کے فقیر بن کے بیٹھے ہیں وہ ہاتھوں کو بلند کر کے کہہ دیں......سبحان اللہ!

میں اپنی نقابت کا ان اشعار کے ساتھ آغاز کر رہا ہوں......کہ:

نازاں ہوں سعادت کے گہر رول رہا ہوں
میزانِ محبت پہ انہیں تول رہا ہوں

چھوٹا ہوں مگر بول بڑے بول رہا ہوں
تعریف محمد ﷺ میں زبان کھول رہا ہوں

صاحبان علم ودانش تشریف فرما ہیں......کہ:

مولا............

یہ مرحلہ سخت ہے آسان بنا دے
جذبات کی ہر موج کو طوفان بنا دے
توصیف محمد ﷺ میرا ایمان بنا دے
شاعر ہی بنانا ہے تو خادم حسانؓ بنا دے

اے میرے معبود!......

شعور فن جو دیا ہے تو یہ کمال بھی دے
کہ شعر پڑھوں تو لفظوں کو خدو خال بھی دے
جب ان کی ذات سے وابستگی مسلم ہے
تو ان کی شان کے شایاں کوئی خیال بھی دے

ہاں!ہاں!......

کوئی خریدنا چاہے تو اے میرے معبود
میرے ضمیر کو انکار کی مجال بھی دے

سامعین محترم......!

اور اب میں دعوت نعت دے رہا ہوں......اس ثناء خوان کو جنہیں رب العزت نے بڑی عزتوں سے نوازا ہے......غالباً یہ 98ء کی بات ہے کراچی میں کالج اور

یونیورسٹی کی سطح پر ایک نعتیہ Competition ہوا جس کی خاص بات یہ تھی...... کہ Competition میں صرف ایک شعر پڑھنا تھا اور جب اپنے مخصوص انداز میں انہوں نے یہ شعر پڑھا......

نبی ﷺ کے عشق میں جو دل کو جگمگاتے ہیں
وہ خوش نصیب مدینے بلائے جاتے ہیں

تو سارا مجمع کھڑا ہو گیا...... اور پہلی پوزیشن آپ نے حاصل کی میری گزارش ممتاز و معروف ثناء خوان...... الحاج عمران شیخ قادری صاحب سے ہے کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے مخصوص انداز اور خلوص بھری آواز میں دیگر کلام کے ساتھ ساتھ یہ شعر سنا کر اس یاد کو تازہ کریں

جس کو کہتے ہیں ترنم کی روانی سنیئے
نعت رسول ﷺ الحاج عمران شیخ کی زبانی سنیئے

محترم سامعین کرام!

آج ہر شخص سکون کی تلاش میں سرگردہ ہے ...... مگر سکون نہیں ملتا
کوئی سکون حاصل کرنے کیلیئے انٹرنٹ کا سہارا لیتا ہے ...... مگر سکون نہیں ملتا
کوئی سکون حاصل کرنے کیلیئے سینما ہال مین جاتا ہے ...... مگر سکون نہیں ملتا
کوئی سکون حاصل کرنے کیلیئے جنسی ور دھنک ناول پڑھتا ہے ...... مگر سکون نہیں ملتا
کوئی سکون حاصل کرنے کیلیئے نائٹ کلبوں میں تلاش کرتا ہے ...... مگر سکون نہیں ملتا

آخر یہ سکون اور اطمینان قلب کہاں سے نصیب ہو؟...... وہ کون سا مقام...... وہ کون سی جگہ ہے جہاں سکون ملتا ہے؟...... چین ملتا ہے؟...... قرار ملتا ہے؟...... اطمینان قلب ملتا ہے؟

یہی سوال کسی نے جب نیازی صاحب سے کیا تو آپ نے کہا..... کہ:

جب نہیں ملتی کہیں سے بھی سکون کی دولت

یارسول اللہ......

جب نہیں ملتی کہیں سے بھی سکون کی دولت
تیری محفل تیرے دیوانے سجا لیتے ہیں

اور عقیدت کی بات کرر ہا ہوں میرا ایمان اور ایقان یہی ہے..... کہ:

وقت کی قید نہیں ہیں یہ کرم کی باتیں

ہاں! ہاں!......

وقت کی قید نہیں ہیں یہ کرم کی باتیں
جب بھی سرکار ﷺ کی مرضی ہو بلا لیتے ہیں
گنبد خضرا خدا تجھ کو سلامت رکھے

سب مل کر کہہ دیں..... آمین......

گنبد خضرا خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

تمام ثناء خوانوں کی نظر یہ شعر کرر ہا ہوں......

اس کو آنکھوں پہ بٹھاتے ہیں زمانے والے
جس کو محبوب خدا اپنا بنا لیتے ہیں
یہ تو آقا ﷺ کی عنایت ہے کرم ہے انکا
ہم جہاں چاہیں وہیں رنگ جما لیتے ہیں

ان تمام عشاق کی ترجمانی کر رہا ہوں جنہوں نے در حبیب پہ حاضری کی سعادت پائی......

جب سے دیکھا ہے نیازی وہ ریاض الجنہ
ہم تو گھر بیٹھے ہیں جنت کا مزا لیتے ہیں
جب نہیں ملتی کہیں سے بھی سکون کی دولت
تیری محفل تیرے دیوانے سجا لیتے ہیں

حضرات گرامی قدر!

اب اس ثناء خوان کو دعوت نعت دے رہا ہوں جو آل رسول ﷺ بھی ہیں اور ثناء خوان رسول ﷺ بھی...... خوش رو بھی ہیں...... اور خوش گلو بھی...... عشق کی بات ہو تو کہتے ہیں...... ''میں تو عاشق ہوں نبی ﷺ کا''...... دل بیقرار ہو تو یوں عرض کرتے ہیں...... ''تاجدار حرم ہو نگاہ کرم''...... اور بات جب کرم کی چل نکلے تو کہتے ہیں'' سرکار ﷺ کا کرم ہے''...... بارگاہ رسالت ﷺ میں استغاثہ پیش کرنا ہو تو یوں عرض گزار ہوتے ہیں...... ''بھر دو جھولی میری یا محمد ﷺ لوٹ کر میں نہ جاؤں گا خالی''...... آپ سمجھ گئے ہوں گے میری مراد الحاج سید محمد ریحان قادری صاحب المعروف ریحان باپو سے ہے...... اس خیال کے ساتھ دعوت دے رہا ہوں:

میرے نبی ﷺ کی ہے شان سب سے الگ
رحل پر جیسے قرآن سب سے الگ
روح سب سے الگ جان سب سے الگ
پیکر نور وہ انسان سب سے الگ

نعت کہتے ہیں دل کی زمینوں میں ہم
شاعر اپنا ہے میدان سب سے الگ

حاصل کلام شعر دیکھئے......

ترجمے یوں تو قرآن کے ہیں بہت
پر ترجمہ کنز الایمان سب سے الگ
تجھ پہ مولا کا کیسا کرم ہے ریحان
تو ہے ان کا ثناء خوان سب سے الگ
نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... نعرہ حیدری

حاضرین محفل!

جب شاہ صاحب نعت پڑھ رہے تھے محفل کیف و سرور میں ڈوبی تھی قبولیت کی نوید یوں ملی آہستہ آہستہ رحمت کی پھوار برسنا شروع ہوگئی...... گویا سارے کا سارا مجمع باران رحمت میں نہا رہا تھا...... سبحان اللہ کیا منظر ہے...... تو میں کیوں نہ کہوں...... کہ:

ہر سمت برستی ہوئی رحمت کی جھڑی ہے
یہ سرور کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
سرکار ﷺ نے حسانؓ کو منبر پہ بٹھایا
آقا ﷺ کے ثناء خوان کی توقیر بڑی ہے

آج کی محفل کا سماں قابل دید ہے...... محفل کی مناسبت سے یہ چار مصرے یاد آ گئے...... کہ:

اتری ہوئی ہے عرش سے بارات نور کی
یہ میکدہ ہے، یا کوئی وادی سرور کی
وادی سرور کی ہے نیازی نہ میکدہ
محفل سجی ہوئی ہے میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

میرا عقیدہ اور یقین یہی ہے وہ محفل جس میں اللہ عزوجل اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صالحین کا ذکر ہو وہ سب سے افضل محفل ہے: جس طرح...... کہ:

انبیاء تو تمام افضل ہیں ......مگر...... امام الانبیاء کی بات ہی کچھ اور ہے
صحابہ تو تمام افضل ہیں ......مگر...... سیدنا صدیق اکبر کی بات ہی کچھ اور ہے
فاتحین اسلام تو تمام افضل ہیں ......مگر...... فاتح خیبر کی بات ہی کچھ اور ہے
عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام افضل ہیں ......مگر...... سیدنا بلال حبشیؓ کی بات ہی کچھ اور ہے
ثناء خوان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام افضل ہیں ......مگر...... حسان بن ثابتؓ کی بات ہی کچھ اور ہے
شہدائے اسلام تو تمام افضل ہیں ......مگر...... شہید کربلا امام حسینؓ کی بات ہی کچھ اور ہے
ملائکہ تو تمام افضل ہیں ......مگر...... سیدنا جبرائیل امین کی بات ہی کچھ اور ہے
مہینے تو تمام افضل ہیں ......مگر...... رمضان کی بات ہی کچھ اور ہے
ایام تو تمام افضل ہیں ......مگر...... یوم عید کی بات ہی کچھ اور ہے
راتیں تو تمام افضل ہیں ......مگر...... لیلۃ القدر کی بات ہی کچھ اور ہے
عیدیں تو تمام افضل ہیں ......مگر...... عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہی کچھ اور ہے
گھڑیاں تو تمام افضل ہیں ......مگر...... جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اُس کی بات ہی کچھ اور ہے
جنتیں تو تمام افضل ہیں ......مگر...... جنت الفردوس کی بات ہی کچھ اور ہے

اولیاء تو تمام افضل ہیں ......مگر...... غوث اعظم پیران پیر کی بات ہی کچھ اور ہے

لنگر تو تمام افضل ہیں ......مگر...... لنگر غوثیہ کی بات ہی کچھ اور ہے

پھول تو تمام افضل ہیں ......مگر...... گلاب کی بات ہی کچھ اور ہے

اسی طرح......ہاں! ہاں!......اسی طرح:

دینی محافل تمام افضل ہیں ......مگر...... محفل نعت کی بات ہی کچھ اور ہے

آپ کے ذوق سماعت کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا ہوں......

دل میں نبی ﷺ کی یاد نے ڈیرہ جما لیا
سارے غموں سے آپ کے غم نے بچا لیا
انسان جا رہا ہے خود چل کے چاند پر
لیکن نبی ﷺ نے چاند کو در پہ بلا لیا
ویرانیاں نہ آئیں گی آنکھوں میں اب کبھی
خاک در رسول ﷺ کا سرمہ لگا لیا
قربان جاؤں یا نبی ﷺ تیرے مقام پر
تو نے تو پتھروں کو بھی کلمہ پڑھا دیا

حاضرین محترم......!

اب میں اس ثناء خوان کو دعوت دے رہا ہوں...... جس نے ناموس رسالت ﷺ پر ''لبیک یارسول اللہ'' کہا......جن کا نعرہ یہی ہے...... ''میرا تو سب کچھ میرا نبی ﷺ ہے''......جنہیں آپ اکثر Qtv پر دیکھتے ہیں جن کی پڑھی ہوئی نعتیں مقبول عام ہیں......میری مراد الحاج حافظ محمد طاہر قادری صاحب سے ہے کہ تشریف

لائیں اور اس محفل کو صد رنگ کریں۔

سامعین محترم......!

تنگی وقت دامن گیر ہے...... میں صرف ایک شعر امام اہلسنت کا پیش کر کے ہر دلعزیز ثناء خوان کو دعوت دوں گا...... بات سمجھ میں آئے تو جسے میرے مولا نے ہاتھ عطا کیے وہ ہاتھوں کو بلند کر کے کہے...... سبحان اللہ!

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

بات جب محبوب ومحب کی ہو تو اس میں میرا تیرا نہیں ہوتا...... بعض لوگ یہ کہتے ہیں...... یہ اہلسنت والے اللہ عزوجل کے نبی ﷺ کی شان اتنی بڑھا دیتے ہیں...... کہ معاذ اللہ...... اللہ عزوجل کا شریک ٹھہراتے ہیں...... ہم کہتے ہیں...... ہم اللہ عزوجل کے نبی ﷺ کو اللہ عزوجل کا شریک نہیں اللہ عزوجل کا حبیب سمجھتے ہیں...... شراکت میں بٹوارا ہو جاتا ہے...... کوئی کسی کی جائیداد میں شریک ہو جاتا ہے تو آدھا مال اس کا اور آدھا مال دوسرے کا ہو جاتا ہے...... مگر جب کوئی کسی کا محبوب بن جائے...... حبیب بن جائے تو جو کچھ اس کا ہے سب دوسرے کا ہو جاتا ہے...... دوستو! اگر بات حبیب خدا کی ہو تو رب تعالیٰ یوں فرماتا ہے:

اے محبوب......:

رحمت تیری ہو گی ...... وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین میں کہوں گا
اخلاق تیرا ہو گا ...... انک لعلی خلق عظیم میں کہوں گا
شہر تیرا ہو گا ...... لا اقسم بھذا البلد میں کہوں گا

دشمن تیرا ہو گا ...... ان شانئک ھو الابتر میں کہوں گا

سفر تیرا ہو گا ...... والنجم اذا ھوی میں کہوں گا

چہرہ تیرا ہوگا ...... والضحیٰ میں کہوں گا

زلفیں تیری ہوں گی ...... والیل اذا سجیٰ میں کہوں گا

قرآن میرا ہوگا ...... بیان تیرا ہوگا

تورات میری ہو گی ...... وہ نعت تیری ہو گی

انجیل میری ہوگی ...... وہ بات تیری ہو گی

صحیفے میرے ہونگے ...... قصیدے تیرے ہونگے

جو عاشق تیرا ہوگا ...... وہ عاشق میرا ہو گا

توحید میری ہوگی ...... لا الہ الا اللہ تو کہے گا

رسالت تیری ہوگی ...... محمد الرسول اللہ میں کہوں گا

محترم سامعین کرام!

آقائے دو عالم ﷺ کی تعریف وتوصیف کا سلسلہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا...... ہم دیکھتے ہیں کہ قرطاس وادب کے بڑے بڑے ماہرین آئے...... صاحبان علم ودانش تشریف لائے اور ہر ایک نے اپنے اپنے علم کے مطابق شان بیان کی......

کسی نے یوں کہا......:

واحسن منك لم ترقط عینی

واجمل منك لم تلد النساء

خلقت مبراءً امن کل عیب

کانک قد خلقت کما تشاء

کوئی یوں عرض گزار ہے......:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجھک المنیر لقد نور القمر

لایمکن ثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو کسی نے یہ کہہ کر قلم رکھ دیا......

زندگیاں ختم ہوئی اور قلم ٹوٹ گئے

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

زندگیاں ختم ہوئی اور قلم ٹوٹ گئے

تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

التماس گزار ہوں......حضرت علامہ مولانا پیر عارف شاہ اویسی دامت برکاتہم العالیہ صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور محفل کی مناسبت سے اپنے ملفوضات سے مستفیض فرمائیں:

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری

دوستو! یار زندہ صحبت باقی

اس کے ساتھ ہی اپنے میزبان

تسلیم رضا قادری کو اس خیال کے ساتھ اجازت مرحمت فرمائیں

اب جس کا دل چاہے وہ پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سر راہ رکھ دیا

امام عالی مقام کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت:

جپتا رہے نہ نام کیوں بندہ حسینؓ کا
افلاک حق پہ نام ہے کندہ حسینؓ کا

توجہ چاہوں گا عقیدے کی بات ہے:

قرآن میں ہے مت کہو مردہ شہید کو
ہم غم کریں تو کیوں کریں زندہ حسینؓ کا
میرا حسینؓ باغ نبوت کا پھول ہے
حیدر کی اس میں جان ہے خون رسول ﷺ ہے
جس کیلئے یزید نے اتنے ستم کئے
وہ تاج تو حسینؓ کے قدموں کی دھول ہے

حضرات گرامی قدر!

ایک عالم ہوتا ہے اور ایک عارف کہلاتا ہے...... عالم اور عارف میں فرق ہے؟
ملاحظہ فرمائیے......

عالم بیان والا...... عارف پہچان والا
عالم تقریر والا...... عارف تاثیر والا
عالم دین والا...... عارف یقین والا
عالم راہ والا...... عارف نگاہ والا

عالم در والا ...... عارف گھر والا

عالم بتانے والا ...... عارف دیکھانے والا

عالم اشارے والا ...... عارف نظارے والا

عالم کمال والا ...... عارف جمال والا

اور جو عالم بھی ہو...... اور عارف بھی ہو...... جو مفتی بھی ہو...... اور قاری بھی ہو...... آل رسول ﷺ بھی ہو...... ثناء خوان رسول ﷺ بھی ہو

جہاں والے انہیں کیا سے کیا کہتے ہیں
مگر ہم اہل محبت انہیں عارف شاہ کہتے ہیں

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قلم اٹھایا اور ساری زندگی دونوں ہاتھوں سے مدحت مصطفیٰ ﷺ لکھتے رہے...... آپ نے بھی یہ کہہ کر قلم رکھ دیا...... کہ:

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیب تنا ہی سے ہیں بری
حیران ہوں میرے شاہا میں کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

حضرات گرامی قدر......!

آج کی محفل اختتامی مراحل میں داخل ہو رہی ہے...... آپ محبوب عالم کا بیان

ہوگا اور پھر سلام...... قبلہ شاہ صاحب بھی آل رسول ﷺ ہیں اور الحمد للہ آل نبی ﷺ کی محبت ہمارے ضمیر اور خمیر میں شامل ہے...... اس لئے کہہ رہا ہوں......:

سفر طویل ہے یہ حیات چھوٹی ہے
علیؓ کا ذکر بڑا میری ذات چھوٹی ہے
علیؓ کو کیوں نہ میں مولائے کائنات کہوں
بڑا ہے نام علیؓ کائنات چھوٹی ہے
مدینہ ہے وطن میرا مجھے مت بے وطن کہنا
مجھے آواز جب دینا غلام پنجتن کہنا
بیدمؔ یہی تو پانچ ہیں مقصود کائنات
خیر النساء، حسینؓ، حسنؓ، مصطفیٰ ﷺ، علیؓ
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئی:

تھا جس کا انتظار وہ شاہکار آ گیا......

دعوت نعت دے رہا ہوں اس عظیم ثناء خوان کو جسے رب تعالیٰ نے خوبصورت آواز کے ساتھ ساتھ خوبصورت قلم بھی عطا کیا ہے...... جو کلام لکھا یا پڑھا مقبول عام ہوا جن کا شمار دنیائے نعت کے صفحہ اول کے ثناء خوانوں میں ہوتا ہے۔

میرے اور آپ کے پسندیدہ ثناء خواں:

الحاج محمد اویس رضا قادری صاحب کو

اس خیال کے ساتھ مدعو کر رہا ہوں......

شعر کہنا شہر یار اپنی جگہ
نعت لکھنے کو احمد رضا چاہئے

میں اس شعر کو یوں کہوں تو عجب نہ ہوگا:

شعر پڑھنا شہر یار اپنی جگہ
نعت پڑھنے کو عبید رضا چاہئے

آواز عبید تیری بہ فیضان نعت ہی
سینوں میں عاشقان نبی ﷺ کے اتر گئی

ورثہ سوز حسان سے مالا مال......

الحاج محمد اویس رضا قادری صاحب

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم
اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
صدق اللّٰہ العظیم
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

قابل صد احترام سامعین کرام!

اج دی محبتاں تے عقیدتاں دا اظہار کرن والی، حاضرین محفل دے دلاں وچ محبت سرکار ﷺ پیدا کرن دا ذریعہ بنن والی، نالے روحانیت دا بڑا رنگ تے نکھار رکھن والی...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ دے وچ میں تے تسی بلکہ اسی سارے ایتھوں روحانیت، ایمانیت، تے عقیدت دی بلند پروازی دی خیرات حاصل کرن دی غرض دے نال حاضر بیٹھے آں...... محفل دے شروع تے ای میں دُعا کرناں کہ اللہ تعالیٰ اج دی محفل دا صدقہ ساڈے حالات تے اپنا خصوصی کرم و فضل فرمائے...... تے سانوں سرکار مدینہ ﷺ دے ذکر پاک دیاں ہزاراں تے لکھاں محفلاں سجاون دی توفیق عطا فرمائے...... تے خالق کائنات قیامت دے دن سانوں سب نوں حسنین کریمینؓ دے نانا جان دی شفاعت کبریٰ نصیب فرمائے......اور ایناں محفلاں

دا صدقہ ساڈا وقت اخیر ہووے تے ساڈے سامنے چہرہ سراج منیر ہووے اور جدوں ساڈے تے حالت نزع ہووے بس میرے مولا کو عرض ہے...... کہ! ساڈے سامنے چہرہ مصطفیٰ ﷺ ہووے تے ہن اج دی اے روحانیت دا پیکر، محبت دے آئینے چہ بجی مثل گوہر محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ دا آغاز خالق کل شی...... مالک کل شی...... رازق کل شی...... دے حمد و ثنا توں کرن دی سعادت حاصل کرناں چاہواں گا...... کہ!

کوئی عمل نئیں چجدا کول میرے کس گل تے میں کراں ناز مولا
تیرے کرم تھیں مالکا ٹری جاناں تو بڑا ایں کرم نواز مولا
نہ توں شرع شریعت نوں ویکھنا ایں نہ ویکھنا ایں سوز و گداز مولا
آوے موج تے بخش دیناں ایں کتیاں نوں تیریاں بے نیازیاں بے نیاز مولا
کرے عمل اچھے بھاویں لکھ واری اچی بولے تے دینا ایں دھتکار مولا
کئی چوراں نوں کرنا ایں قطب مولا کئی قطباں نوں چڑھا دینا ایں دار مولا
کئیاں دا نام و نشان مٹا چھڈنا ایں کئیاں ڈیباں نوں دینا ایں تار مولا
اوندی سمجھ نئیں تیریاں حکمتاں دی گئیاں عقلاں زمانے دیاں ہار مولا
کتے نائب دا لقب عطا کرنا ایں کتے جنتوں دینا ایں اتار مولا
کتے غیراں توں اقرار کرا دیناں ایں کتے اولادتوں کرانا ایں انکار مولا
کتے بیڑا نبی دا صاف کرون بدلے کر دینا ایں مخلوق بیمار مولا
کتے مخلوق دے کھان بدلے پکے کھانے دینویں اتار مولا
اوندی سمجھ نئیں تیریاں حکمتاں دی

کِتے کھوہ دے وچ سٹوا دیناں ایں کتے مصر دا بناناں ایں تاجدار مولا
کِتے ویکھیاں بھکھ مٹا دیناں ایں کتے اٹی نال کراناں ایں حسن بیوپار مولا
آپے مچھلی نوں پیا حکم کرناں ایں آپ طریقے دسناں ایں استغفار مولا
کِتے کیڑے تن دے وچ چلا دیناں ایں کرے تیرے نال جہڑا پیار مولا
اونّدی سمجھ نئیں تیریاں حکمتاں دی

باپ نوں کہناں ایں بیٹے نوں ذبح کردے تیریاں قدرتاں پروردگار مولا
باپ بیٹے دی نیت نوں ویکھ کے تے چھری نوں وی کرن نئیں دیندا وار مولا
توں رحیم مولا توں کریم مولا بے مثل مولا بے مثال مولا
بخشش ہونی مستانے جہے عاصیاں دی بس تیرے کرم دے نال مولا
اونّدی سمجھ نئیں تیریاں حکمتاں دی

سرکار ﷺ دے دیوانیوں تے شمع رسالت دے پروانیوں!

تسی جاندے جے کہ ہر محفل چہ نکھار اس وقت نظر آوندا اے...... بہار اُوس وقت نظر آوندی اے کہ جدوں محفل دے آغاز چہ اللہ تعالیٰ دا پاک تے لاریب نالے بے عیب کلام پڑھیا جاوے...... میری مراد...... قرآن مجید...... فرقان حمید اے......
کیہڑا قرآن مجید؟ جہیڑا پاک کلام قرآن

رحمت یزدان ایں کنز عرفان ایں
بخشش دا سامان ایں عاصیاں دا مان ایں
ہدایت دا پاسبان ایں کتاباں دا سلطان ایں
رب دی ربوبیت دی پہچان ایں پڑھن والیاں واسطے آسان ایں

اس واسطہ...... کہ!

اے ہر شے دے رب دا بیان ایں

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام توں لے کے تے حضور ﷺ تک جتنے وی انبیاء ورسل اس دنیا تے ہدایت عطا کرن واسطے مبعوث فرمائے گئے...... اونہاں چوں تین سو تیراں صاحب کتاب سن، مگر مکمل کتاب صرف چار انبیائے کرام تے نازل فرمائی گئی باقی ساریاں تے پاک صحیفیاں دا نزول ہویا، تے ایناں ساریاں کتاباں دی تصدیق کرن والی...... تے اطلاع دین والی کتاب تے قیامت تک واسطے محفوظ رہن والی کتاب قرآن مجید اے...... فرقان حمید اے...... اس روئے زمین تے انبیائے کرام تے نازل ہوون والیاں ساریاں کتاباں وچوں افضل تے اعلیٰ اے تے نالے قرآن پاک میرے آقا کائنات دے داتا، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ دا سب توں وڈا معجزہ اے...... جہدی قیامت تک نہ کوئی مثل نہ مثال پیش کرسکدا اے

کیونکہ!

قرآن ...... مسلماناں دی پسندیدہ کتاب اے
قرآن ...... عرشیاں دی پسندیدہ کتاب اے
قرآن ...... فرشیاں دی پسندیدہ کتاب اے
قرآن ...... جنتیاں دی پسندیدہ کتاب اے
قرآن ...... نوریاں دی پسندیدہ کتا ب اے
قرآن ...... فرشتیاں دی پسندیدہ کتاب اے
قرآن ...... حور و ملک دی پسندیدہ کتاب اے
قرآن ...... جن و بشر دی پسندیدہ کتاب اے
قرآن ...... امام الانبیاء ﷺ دی پسندیدہ کتاب اے
قرآن ...... اللہ عزوجل دی پسندیدہ کتاب اے

تے ہن دوستو...... عظمت والے تے شان والے قرآن دی تلاوت فرماون واسطے ساڈے ساریاں چہ قرآن دیاں برکتاں تقسیم فرماون واسطے تشریف لیا رہے نیں ملک دے بہترین قاری قرآن...... نفیس تے حسیں قاری قرآن...... قرأت تے تجوید دیاں رموز جانن والے تے پہچانن والے قاری قرآن...... میری مراد...... زینت القراء، جناب محترم قاری محمد علی قادری صاحب نیں...... تسی سارے حضورﷺ دے پیارے غلام قرآن دیاں عظمتاں تے شاناں دے نام اک محبت تے عقیدت دا ترجمان نعرہ لاؤ...... تے نالے سوہنے قرآن دے، سوہنے قاری قرآن دی تلاوت سماعت فرماو!

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

تشریف لیاندے نیں

محترم قاری محمد علی قادری صاحب

محترم سامعین!

حمد باری تعالیٰ تے تلاوت کلام پاک توں بعد حق بندا اے کہ اللہ دے پیارے حبیبﷺ دیاں نعتاں پڑھیاں جاون...... تے حبیبﷺ دے پاک شہر تے طیبہ دیاں سوغاتاں دا ذکر کیتا جاوے...... لجپالاں دے لجپال دا ذکر کیتا جاوے ...... باکمالاں دے باکمال دا ذکر کیتا جاوے...... بے مثالاں دے بے مثال دے ذکر کیتا جاوے...... یعنی کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا دے لال پیکر حسن و جمال دا ذکر کیتا جاوے...... تے ثنا خواناں دے سلسلہ نعت شروع کرن توں پہلاں میں عرض کرناں چاہواں گا...... کہ!

دو جہاں دے ذرے تے ستارے کملی والیا
حکم تیرا من دے نے سارے کملی والیا
فلکاں دا چن تیری انگلی تے کھیڈدا
ویکھ دا پنگھوڑے چوں اشارے کملی والیا
ہتھ تیرا لگے جھوں اگ وی جلاوندی نئیں
ادب تیرا کر دے انگارے کملی والیا
شفاء ملی کوڑھیاں نوں لعاب تیرے لان تھیں
مٹھے ہوئے کھوہ سی اوہ کھارے کملی والیا
کھانا نہ مینوں آقا ﷺ کھانا پیا بولدا
میرے وچ زہر جے پیارے کملی والیا
اوہناں دیاں نظراں چہ کوئی وی نئیں جچدا
جنہاں تیرے ویکھ لئے نظارے کملی والیا
سارا ای قرآن آقا ﷺ شان تیری دسدا
دیندے نے گواہی ایہہ سپارے کملی والیا
ماں تے اولاد ملی صدقہ تیرا سوہنیاں
مستانہ کیوں نہ تیرے اتوں وارے کملی والیا

اور الحمد للہ ساڈا ایہہ عقیدہ اے...... کہ!

اس نبی ذیشان ﷺ دی شان میں کیہ دساں قرآن بنیاں جدی شان وچوں
جسدے حسن منور تھیں چن تارے لاٹاں ماردے پئے آسمان وچوں
کئی مستانیاں غوث ابدال بن گے لے کے قطرہ اوہدے بحر فیضان وچوں
اوہدا بولنا رب دا بولنا ایں رب بولدا اے اوہدی زبان وچوں

نعت کیہ اے؟

سرکار مدینہ ﷺ دی پاک صورت نوں بے مثال منناں ایوی نعت اے......
تے حضور ﷺ دی بے مثال سیرت نوں دل و جان تو لازوال منناں ایوی نعت اے
......محبوب خدا ﷺ دے اخلاق کریمانہ، نوں اعلیٰ توں اعلیٰ منناں ایوی نعت
اے......سرکار ﷺ دے اعلیٰ تے ارفع کردار دا ذکر کرناں ایوی نعت اے......
حضور ﷺ دی شان رحیمی دا چرچا گلی گلی کرناں ایوی نعت اے......سرکار ﷺ دی ہر
بات دی کیا بات اے......سرکار ﷺ دی ہر بات دا ذکر کرناں، بات، بات نال نبی
ﷺ دی بات کرناں ایوی نعت اے......قیامت تک گھڑی گھڑی یا رسول اللہ ﷺ،
یا رسول اللہ ﷺ دیاں صداواں دا بلند ہوناں ایوی نعت اے...... جہدی نہ کوئی حد
بندی کر سکیا تے نہ کر سکے گا......ایسا حضور ﷺ دا ذکر بلند تے ایسی ارفع نعت اے
...... کیونکہ!

نہ کوئی دس سکیا نہ کوئی دس سکے سرکار مدینہ ﷺ دی شان دی حد
بہتا ناز پرواز تے کرن والا ویکھ رُکیا سدرہ نشان دی حد
جہدی راہ وچ اپنی حد مک گئی اوہ کیہ جانے عرشی مہمان ﷺ دی حد
جتھے حداں دی جاکے حد ہندی اوتھوں اگاں ایں مدنی سلطان ﷺ دی حد
جہدا ناں لیاں مشکلاں ٹل جاون دسو ہے کوئی اوہدے فیضان دی حد
مکیں قرآن دی مستانیاں حد کوئی دساں کیہ صاحب قرآن ﷺ دی حد
سرکار ﷺ دی آمد آمد دے سلسلے چہ سجائی گئی اج دی ایس پُر بہار محفل دے اندر میں آمد

پاک داذکرایناں لفظاں چہ کرناں چاہواں گا......کہ!

کائنات دی تقدیر نوں بدل دتا جد موج وچہ رب ذوالجلال آیا

آئیاں خوشیاں بہار نے لائے ڈیرے ہر چہرے تے حسن و جمال آیا

سارے جہاں وچ رب نے پت ونڈے سوہنے دی آمد دا جدوں سال آیا

آگئی جان مستانے جہان اندر بی بی آمنہؓ دا جدوں لال آیا

محترم سامعین!

ہن جناب نوں نعت سرکار مدینہ ﷺ سناون لئی ...... تے گنبد خضریٰ دا حسین تصور کرواون لئی ...... مدینے دیاں سوہنیاں گلیاں ...... تے پر کیف بازاراں دا دلنشین تصور کراون لئی ...... ذکر نبی ﷺ دی من موہنی خوشبو دے نال محفل دا بے مثال تے باذوق ماحول مہکاون لئی ...... آواز وچہ منفرد سوز تے گداز رکھن والے ثناء خوان ...... حافظ طارق نقشبندی صاحب نیں ...... تے میں بڑے خلوص تے بڑی محبت دے نال گذارش کراں گا ...... جناب محترم حافظ طارق نقشبندی صاحب نوں کہ او تشریف لیا کے نعت نبی ﷺ سنا کے ...... اج دی محفل دے قابل دید ذوق وچ اضافہ فرمان ......

میرا دل چاہندا اے کہ ایس توں پہلاں کہ محترم حافظ صاحب تشریف لے کے آون تے نعت نبی ﷺ سناون ...... آقا ﷺ دے سارے دیوانے ...... تے پروانے......

نالے مستانے اک نعرہ لا کے تے آقا ﷺ دے ثناء خوان دا استقبال فرمان

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل سرکار مدینہ ﷺ

سامعین ذی وقار!

حضور ﷺ دے نال محبت رکھن والے...... عشق رسالت ﷺ رکھن والے ...... محبوب خدا ﷺ دے نال عقیدتاں دی نسبت رکھن والے ...... عشاق مدینہ و گدائے مدینہ تے مسافر مدینہ...... محب مدینہ...... میرے آقا ﷺ دی نعت بارے کہندے نیں کہ...... نعت سرکار مدینہ ﷺ دی صفت وثناء دا نام اے...... اور نعت ای عشق تے محبت ...... دی کیفیت تے حالت دا نام اے...... سوہنے محبوب ﷺ دیاں سوہنیاں زلفاں دا ذکر کرناں محبوب خدا ﷺ دے رفعت والے نام دا ذکر تے نالے محبوب ﷺ دیاں حسین گلیاں دا ذکر کرناں...... آقا ﷺ دے پیارے شہر دے درو دیوار دا عقیدت دے نال ذکر کرناں ہی نعت کہلاندا اے

صوفیا کرام دی نظر دے اندر سید دو عالم ﷺ ...... دے دیوانیاں ...... گداواں ...... منگتیاں ...... تے مستانیاں دے دلاں دے اندر ٹھاٹھاں ماردے محبت تے عشق دا نام نعت اے...... تے حضور سرور کائنات ﷺ دے پیارے نام لیوا صحابہ کرامؓ دی نظر دے اندر سرکار ﷺ دی اک اک زلف دے اک اک کنڈل دی تعریف دا نام نعت اے...... تے کائنات دے خالق تے مالک نالے کائنات ارض و سماء دے ذرے ذرے دے رب دی نظر اندر...... محبوب خدا ﷺ دی اک اک ادا، یعنی شہر مصطفی ﷺ ...... زلف دوتا ...... چہرہ والضحیٰ ...... اخلاق عظیمہ ...... جان معصوم ...... دا محبت دے نال قرآن دے اک اک حرف بے مثال دے اندر محبت محمد مصطفی ﷺ ...... تے شان حبیب خدا دا ذکر کرناں نعت اے...... آخر کار ایہہ عقیدہ رکھناں

پیندا اے......کہ!

نعت سرکار ﷺ ...... حقیقتاں دا نور اے

نعت سرکار ﷺ ...... محبتاں دا سرور اے

نعت سرکار ﷺ ...... غلاماں واسطے باعث عزت اے

نعت سرکار ﷺ ...... گداواں واسطے لازوال دولت اے

نعت سرکار ﷺ ...... عقل منداں واسطے محبت دا اظہار اے

نعت سرکار ﷺ ...... عاشقاں واسطے سکون و قرار اے

نعت سرکار ﷺ ...... چاہت والیاں واسطے ذریعہ نجات اے

نعت سرکار ﷺ ...... دیوانیاں واسطے سرمایہ حیات اے

نعت سرکار ﷺ ...... پروانیاں واسطے شمع دی بات اے

نعت سرکار ﷺ ...... مستانیاں واسطے شب برات اے

کیونکہ!

قیامت تک نہ ختم ہون والا ہے رحمتاں بھریا خزانہ حضور ﷺ دا کائنات وچ عزت دولت جو ملدی اے بہانہ حضور ﷺ دا کیوں دولت پچھے بھجدا ایں بن عاشق دیوانہ حضور ﷺ دا دولت ڈھونڈے گی مستانیاں آپ تینوں نعت پڑھیا کر رکھ کے نشانہ حضور دا اوراج تک دنیا تے کئی ہزاراں تے لکھاں مورخاں نے آقا ﷺ دی شان...... مقام ......رفعت تے عظمت دے اندر بہت کجھ لکھیا، مگر کوئی وی حق ادا نہ کرسکیا اور نہ ہی کوئی کرسکدا اے......تالے جہدیاں نعتاں رب قرآن دے وچ بڑی محبت تے تفصیل

دے نال بیان کرے...... حق اوہدیاں نعتاں دا ادا کون کرسکدا اے؟ جدوں وی
آقا ﷺ دی شان تے عظمت چہ کج لکھن بیٹھو تے اک خیال آجاندا اے...... کہ!

دل تے کردا اے ایہہ لکھاں تعریف اوہدی گم ہو کے تصور حسان اندر
شرم آوندی ایہہ جدوں ویکھناواں منہ پا کے اپنے گریبان اندر
کتھے میں تے آپ ﷺ دی شان کتھے لکھاں کیہہ ذیشان دی شان اندر
کئی شاعراں دیاں زندگیاں ختم ہوئیاں قلم ٹٹ گے اس عنوان اندر
بے مثل دی مثل نہیں ہو سکدی نہ اس جہان اندر نہ اوس جہان اندر
میرا آقا ﷺ مسکرائے سوئی وی لبھ جاندی ایسا حسن ایں در دندان اندر
اوہدے صدقے تھیں [illegible] نے [illegible] آسمان اندر
جے چاہوے چن توڑ دیوے سورج موڑ دیوے ہر چیز اے اوہدی کمان اندر
میرے آقا ﷺ نوں جو عطا ہویا اوہ کمال نہیں کسے ہور انسان اندر
سب تج جاندے ہوئیاں [illegible] میرے [illegible] اندر
اوہدا بولنا رب دا مستانیاں بولنا ایں رب بولدا اے اوہدی زبان اندر

محترم سامعین!

بڑی عظمت تے رفعت دے مالک محبوب ﷺ جہاں دے حکم دے نال درخت وی سلامی لئی قدماں چہ حاضر ہو جاون...... تے حاضر ہو کے بڑی عاجزی دے نال سلام محبت پیش کرن تے نالے آپ ﷺ دی پاک نبوت دی گواہی پیش کرن...... او نبی کریم ﷺ جہاں دے پاک ذکر بے مثال دی برکت دے نال...... مہکی مہکی ہوا...... نکھری نکھری فضا...... رقص کردی اے تے لحہ بہ لحہ، پل پل، الصلوۃ

والسلام، الصلوۃ والسلام دے حسیں تے دلنشین ترانے سناندی اے

آپ ﷺ دے نور نبوت دی چمک تے روشنی دے اگے چن تے ستاریاں دی روشنی کوئی حیثیت نہیں رکھدی...... میرے کریم تے رحیم آقا ﷺ اگر اپنے رخ انور توں پردہ ہٹاون تے حسن بے مثال یعنی رخ باجمال دے اگے چن تے سورج شرم دے مارے منہ لکاندے نیں...... ابو جہل دے ہتھ اندر اگر کنکریاں میرے کریم آقا ﷺ دا حکم سن لین تے اپنی خوش بختی تے جھوم جھوم کے آقا ﷺ دی ذات بے مثال دی گواہی پیش کردیاں نیں...... اور اج تک ایہہ حقیقت وی کسے کولوں پوشیدہ نئیں کہ آقا ﷺ دے چہرہ مبارک دی سفیدی تے نورانیت دے نال صبح دی سفیدی تے نوری پھوار تا قیام قیامت قائم دائم رہوے گی...... حضور ﷺ دے حسن بے مثال دا صدقہ ای پھلاں تے کلیاں دا حسن تے مسکراہٹ قائم اے...... جنہاں خوش نصیباں دا نبی ﷺ اینا کریم ہووے اینا عظیم ہووے...... اینا رحیم ہووے...... اور عاشق تے دیوانے فیر کیوں نہ پل پل، سوہنے دی عظمت انج بیان کرن...... کہ!

رب راضی اے اوہدی رضا اتے کوئی ثانی نہ در یتیم دا اے
نیاں رب نال سی ہمکلام ہندے بڑا رتبہ موسیٰ کلیم دا اے
قسم رب دی جھوٹ نئیں سچ کہناں اوہ وی طالب محمد ﷺ دی میم دا اے
کائنات رہ گئی مستاناں اک پاسے رب آپ عاشق نبی کریم ﷺ دا اے

اور میرے آقا ﷺ دے ہر غلام ہر نام لیوا، زلف محبوب خدا ﷺ دے ہر شیدائی دا روشن عقیدہ تے یقین ہندا اے...... کہ!

زندگی دا اکو ای اصول ہونا چاہی دا
دل وچہ رب تے رسول ہونا چاہی دا
بغض تے غرور تائیں دلاں وچوں کڈھ کے
مصطفیٰ ﷺ دے قدماں دی دھول ہونا چاہی دا
رب جیویں بھیج دا درود اوہدی ذات تے
ہر ویلے ساڈا وی معمول ہونا چاہی دا
ایہہ محفل سجائی جنہاں آقا ﷺ تیرے نام دی
رحمتاں دا اونہاں تے نزول ہونا چاہی دا
نعتاں لکھے تیریاں مستانہ تیرا سوہنیاں
مستانے دا سلام وی قبول ہونا چاہی دا

احباب ذی وقار!

ہن تاجدار مدینہ، سرکار مدینہ ﷺ دی نعت بے مثال پیش کرن واسطے گزارش کراں گا...... وطن عزیز دے انتہائی مقبول تے معروف ثنا خوان، سوہنے انداز تے سوہنی آواز والے ثنا خوان، میری مراد! جناب بابر شیر قادری صاحب نیں تے میں انتہائی ادب تے احترام دے نال گذارش کراں گا...... جناب بابر صاحب نوں کہ او تشریف لے آون...... تے حضور ﷺ دا نام پاک سن کے آپ ﷺ دا ذکر پاک کر کے جھومن والے...... حضور ﷺ دے غلاماں نوں حضور ﷺ دی پیاری تے سوہنی نعت پاک سناون...... اس وقت ذوق تے محفل دا مطلوب اے کہ اس تو پہلاں کہ بابر صاحب نعت نبی ﷺ سناون...... حضور ﷺ دے دیوانیاں دا ایہہ حق بندا اے کہ او حضور ﷺ دے ثنا خوان دا احترام تے استقبال کرن لئی نعرہ لگاون

والضحیٰ مکھڑا زلف واللیل سوہنی صاحب حسن دی ویکھ شرما جاندے
حسن یوسف نوں ویکھ کے عورتاں ہتھ کٹے ایدھر بن ویکھیاں سر کٹا جاندے
آپ ﷺ دی ویکھ پرواز معراج والی جبرائیل ورگے گھبرا جاندے
جانی جان بے مستانیاں نہ ہندے اگے سدرہ توں کیوں مصطفیٰ ﷺ جاندے

اور...... میرا ایہہ ایمان اے...... بلکہ میرے ایمان جان اے...... کہ!

اوہدے حسن دی کیہ تعریف کراں جہدے لئی اے دنیا بنائی گئی اے
جو چمکدے فلک تے چن تارے اوہدے حسن توں ایناں روشنائی لئی اے
اوہدے حسن توں کراں جہاں صدقے شمع ازل توں جہیڑی جلائی گئی اے
سوہنے رب نوں ملان لئی مستانے ہستی پاک نبی ﷺ دی بنائی گئی اے

ایسے نبی تے!

ارض و سماء اندر ...... سرکار ﷺ دے نام دا چرچا اے
حمد و ثناء اندر ...... سرکار ﷺ دے نام دا چرچا اے
قرآن دی آیات اندر ...... سرکار ﷺ دے نام دا چرچا اے
دن اور رات اندر ...... سرکار ﷺ دے نام دا چرچا اے
روحانیت دی لذت اندر ...... سرکار ﷺ دے نام دا چرچا اے
ایمان دی رفعت اندر ...... سرکار ﷺ دے نام دا چرچا اے
شمس و قمر اندر ...... سرکار ﷺ دے نام دا چرچا اے
خشک و تر اندر ...... سرکار ﷺ دے نام دا چرچا اے
یقین تے ایمان اندر ...... سرکار ﷺ دے نام دا چرچا اے

سارے قرآن اندر ...... سرکار ﷺ دے نام دا چرچا اے
بلکہ دوجہاں اندر ...... سرکار ﷺ دے نام دا چرچا اے
مکان تے لامکاں اندر ...... سرکار ﷺ دے نام دا چرچا اے

اور ذکرِ سرکارِ دوعالم ﷺ دی عظمت تے رفعت اتنی اے...... کہ!

کملی والے دا جتھے ذکر ہووے رحمت برسدی اوتھے بیکراں رہندی
اس جگہ دی گل تے اک پاسے اس جوہ وچ نئیں کِتے خزاں رہندی
صدقے جاواں محبوب ﷺ دے ذکر اتوں بدلی رحمت دی کردی چھاں رہندی
کرکے غور مستانیاں ویکھ تے سہی سال بھر برکت اوس تھاں رہندی

اور!

کملی والے محبوب ﷺ دے ذکر اتوں رحمت رب دی ہندی فدا جاندی
اس دی عظمت میں کیہ دساں کدی رد نئیں کوئی دعا جاندی
پاک واسطہ مستانیاں منگ تے سہی جو منگے ہو عطا جاندی
اس ذکر دا صدقہ قسم رب دی ظلمت تن چوں ہو جدا جاندی

محترم سامعین کرام!

کائنات دے خالق تے ہر ہر شے دے مالک اللہ پاک نے کلام پاک دے اندر ارشاد فرمایا کہ...... **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ** سوہنے محبوب اسی تیرے ذکر نوں تیرے واسطے بلند کیتا اے اگر دل چہ عشق رکھ کے تے فیر قرآن دی ایس آیت مبارکہ دے معانی تے معارف تے غور کیتا جاوے تے پتہ چلدا اے کہ ساری دنیا دے نعت خواں، ثنا خوان دے مداح اک پاسے...... میرے کریم، تے رحیم نبی ﷺ دی فضیلت وثنا بیان کرن والی قرآن پاک دی ایہہ آیت پاک اک پاسے...... اس آیت مبارکہ وچ اندر سید دوجہاں ﷺ دی مفصل نعت شریف بیان کیتی گئی اے

قرآن نازل ہون توں پہلاں لوح محفوظ تے لکھیا جاچکیا سی، تے خالق کائنات نے قرآنی آیات دی صورت دے اندر لوح محفوظ تے اوصاف محمد مصطفےٰ ﷺ لکھ کے تے سوہنے محبوب ﷺ دی عظمت تے شان بلند فرمائی اے......اور قیامت تک اس آیت کریمہ نوں قرآن دے سینے دی زینت بنا کے خالق کائنات نے نعت مصطفیٰ رفعت مصطفیٰ، عزت مصطفیٰ ﷺ نوں ایناں عروج دتا کہ تا قیام قیامت!

مفسرین ...... حضور ﷺ دا ذکر کر دے رہن
محدثین ...... حضور ﷺ دا ذکر کر دے رہن
مورخین ...... حضور ﷺ دا ذکر کر دے رہن
مقررین ...... حضور ﷺ دا ذکر کر دے رہن
کاملین ...... حضور ﷺ دا ذکر کر دے رہن
صالحین ...... حضور ﷺ دا ذکر کر دے رہن
مومنین ...... حضور ﷺ دا ذکر کر دے رہن

ایسے لئی تے میں اکثر کہندا ہاں......کہ!

الفت نبی دی اے ایمان میرا
میں نئیں جاندا ہور ایمان کیہ اے
ہر ہر آیت حضور ﷺ دی نعت دسدی
ملاں دس کھاں ہور قرآن کیہ اے
اپنے ورگا حضور ﷺ نوں آکھناں ایں
تیرا رب جانے ایمان کیہ اے
دسیا نبی ﷺ مستانیاں پتہ چلیا
کون جان دا سی رحمان کیہ اے

کیونکہ!

جہنوں میرے آقا ﷺ دے نال پیار ہو گیا

اللہ دی سونہہ اوہدا بیڑا پار ہو گیا

جنہوں میرے آقا ﷺ دی غلامی مل گئی اے

زندگی اوس بندے نوں دوامی مل گئی اے

ہر کوئی اوہدا تابعدار ہوگیا

حبشی بلال رضی اللہ عنہ دے ویکھ لو نصیب نوں

کیتا اے پیار جہنے رب دے حبیب نوں

ہر کے وی اوہ تے بازی کدی وی نئیں ہر دا

مر کے وی اوہ تے یارو کدی وی نئیں مردا

رب نوں وی اوہدے نال پیار ہو گیا

جہڑا میرے آقا ﷺ توں نثار ہوگیا

بنیا ایں عاشق معشوق کوئی بنیاں

بنیاں صدیق رضی اللہ عنہ تے فاروق رضی اللہ عنہ کوئی بنیاں

غنی رضی اللہ عنہ تے کوئی حیدر کرار رضی اللہ عنہ ہو گیا

فلکاں تے اوس دی منادی ہو جاندی اے

دنیاں دے غماں توں آزادی ہو جاندی اے

سوہنے دے جو غم چہ بیمار ہوگیا

سوہنے پچھے مٹے جہڑا مٹی وی نہ کھاندی اے

مٹی اوس بندے دے ناز پئی اٹھاندی اے
اچا اس بندے دا وقار ہو گیا
قسم خدا دی مستانیاں میں اٹھاوناں
دوزخ دی اگ تے تمیں اس نوں جلا وناں
جنہوں میرے آقا ﷺ دا دیدار ہو گیا

قابل قدر سامعین!

تسی ایسے طرح ای اپنے دلاں وچ سوہنے دے سوہنے پاک شہر دے تصورات تے دلنشین نظارے سجا کے بیٹھو تہاڈے سامنے میرے کریم نبی ﷺ دی شان کریمانہ نعت پاک سوہنے تے نکھرے الفاظ چہ بیان کرن دی سعادت حاصل کرن گے پاکستان دے ہر ہر شہر چہ حضور ﷺ دی ثناء خوانی محبت تے الفت عقیدت دے نال کرن والے ثناء خوان ...... میری مراد حافظ قاری کریم سلطان صاحب نیں ...... تے میں انتہائی محبت تے انتہائی خلوص دے نال عرض کراں گا ...... محترم حافظ کریم سلطان صاحب اگے ...... کہ اوہ تشریف لیان تے بڑی محبت تے خلوص بھری آواز دے نال میرے کریم آقا ﷺ دی مدح سرائی فرمان

ہتھاں نوں بلند فرما کے ...... دل نوں مدینہ بنا کے ...... تسی سارے محترم دوست اک محبت تے عقیدت دا پیاری نعرہ بلند فرماؤ

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل میلاد مصطفی ﷺ

نعت رسول عربی ﷺ سنان واسطے تشریف لیاندے نیں ...... معروف تے معروف ثناء خوان ...... جناب حافظ کریم سلطان صاحب

محترم سامعین!

تسی سماعت فرمایا...... جناب حافظ کریم سلطان صاحب نوں ...... ادب تے محبت وخلوص دے الفاظ نوں جوڑ جوڑ کہ تے نعت سرورکونین ﷺ پیش فرما رہے سن ...... محترم حافظ صاحب دوران نعت ...... مدینہ مدینہ، مدینہ دا محبت دے نال بجیا ہویا ورد وی فرما رہے سن ...... تے ایس گھڑی میرا ذوق وی مچل رہیا سی تے محبت دی گرمجوشی دے اندر کہہ رہیا سی ...... کہ!

دل دا کیف سرور مدینہ
نور دا مرکز نور مدینہ
فرش تے ای نئیں ایدے چرچے
عرش تے وی مشہور مدینہ
دو جگ دے وچ پیا مہکاں ونڈ دا
خوشبوواں دا طور مدینہ
اس تے کدی زوال نہ آوے
کول جہدے منشور مدینہ
عاشقاں دے ہے دل وچ وسدا
کون کہندا اے دور مدینہ
جنت دی کوئی خواہش نہ رکھدی
بے کدی تکدی حور مدینہ
ہور نہ دل دی حسرت کوئی

بس ویکھاں میں حضور ﷺ مدینہ
اوگنہار جو در تے جاوے
کر دا اے معاف قصور مدینہ
قسمت وچ مستانیاں ہو سی
اک دن یار ضرور مدینہ

محترم سامعین...... مدینے دا نظارہ کیہ اے؟

لگی جنہوں مدینیوں جاگ لگی چلے رحمتاں دا دریا اوتھے
پلکاں نال بہاریاں پئے دیندے غوث قطب زمانے دے شاہ اوتھے
فرش والے رہ گئے اک پاسے ہندے عرشی وی آن فدا اوتھے
عشق والے مستانیاں آکھدے نیں ہے خاص جلوہ کبریا اوتھے

محترم سامعین!

رب دے حبیب نال پیار کرن والا...... تے مدینے توں جان نثار کرن والا
......محب مدینہ، طالب مدینہ عاشق مدینہ، تے مدینہ پاک دے سوہنے تے من
موہنے نظاریاں نوں یاد کر کے کہندا اے...... کہ!

رب دا حسن جمال مدینے
امت دا لجپال مدینے
اچیاں نظراں نگیں کر بیندے
پلکاں نال بہاریاں دیندے
غوث قطب ابدال مدینے

اس عاشق توں جندڑی واراں
ہس دا سی جو کھا کھا ماراں
عاشق زار بلال رضی اللہ عنہ مدینے
دیوانے دا نہیں داروا تھے
رکھ کے کیوں جے مارو ایتھے
اس ہونا خوشحال مدینے
سچے دل تھیں وعدہ کر لو
نیت نال ارادہ کر لو
جانا ایں ہر حال مدینے
قسمت سوہنیاں چنگی کر دے
دور میری دی تنگی کر دے
جاواں سنگیاں نال مدینے
ویکھاں تیرا روضہ نوری
فیر تمنا ہو وے پوری
جاواں جے ہر سال مدینے
روضے دے گرد میں گھماں
جالیاں نال ادب دے چماں
اتھرو بنن سوال مدینے
اثر دعائے خلیل علیہ السلام میں ویکھاں
مستانہ وار جمیل میں ویکھاں
آمنہ رضی اللہ عنہا پاک دا لال مدینے

محترم سامعین کرام!

محفل وچ بیٹھ کے تے حضور ﷺ دی بزم ذکر نوں سجاون والے ......

حضور ﷺ دے میلاد پاک دی محفل چہ بیٹھ کے حضور ﷺ دے غلاماں نوں آقا دیاں نعتاں سنان والے...... اور تاجدار مدینہ ﷺ دے پیارے سوہنے تے من موہنے شہر مدینے دا ذکر پاک محبت دے نال کرن والے تے الفت وعقیدت دے نال سنن والے تے کوئے مدینہ دی خاک پاک نوں نگاہواں دا سرمہ حیات منن والے...... ہر محفل اندر...... ہر نشست اندر...... ہر جلسے اندر...... ہر بزم اندر...... ہر دن...... ہر رات...... یاد مدینہ دے اندر تے یاد سرکار مدینہ ﷺ دے اندر رو رو کے تے اسطرح عرض کردے نیں...... کہ!

سوہنے دا دربار ویکھ کے
گلیاں تے بازار ویکھ کے
فضاواں دی رشک کر دیاں
طیبہ دی بہار ویکھ کے
اپنے آپ دی وی ہوش نہ رہوے
روضے دے انوار ویکھ کے
قدسیاں دی مرحبا کہیا
مدینے دا سنگار ویکھ کے
بے قرار نوں قرار آ گیا
روضہ سرکار ویکھ کے

جنت دی رشک پئی کرے
سوہنے دا دربار ویکھ کے
عیبیاں دے عیب ڈھل گئے
آقا ﷺ دا مزار ویکھ کے
رحمتاں نوں جوش آ گیا
عاصی گنہگار ویکھ کے
در مصطفیٰ ﷺ توں مستانیاں
ہو جاواں نثار ویکھ کے

حضور ﷺ دے غلام...... آپ ﷺ دے نال لیوا، آپ ﷺ دے در دی چوکھٹ دے گدا...... سرکار ﷺ دے سوہنے شہر دے پاک درودیوار توں جان وارن والے دیوانے...... تے نام رسالت مآب ﷺ سن کے جھومن والے مستانے...... سرکار ﷺ دے شہر مدینہ طیبہ دے سگ تے دیوانے ...... تے نالے منگتے کہلان تے ناز تے فخر محسوس کردے نیں...... کیوں جے اینہاں دا عقیدہ ایہہ ہندا اے...... کہ!

سرکار ﷺ دا مدینہ...... جتھے اخلاص تے محبت دی دولت ملدی اے
سرکار ﷺ دا مدینہ...... جتھے عشق دے انمول انداز ملدے نیں
سرکار ﷺ دا مدینہ...... جتھے حاضر ہوون والیاں نوں رج رج زیارت دا موقع ملدا اے
سرکار ﷺ دا مدینہ...... جتھے رب دی رحمت بندیاں دے قریب ہندی اے
سرکار ﷺ دا مدینہ...... جتھے خطاواں مٹا کے تے جنت نصیب ہندی اے
سرکار ﷺ دا مدینہ...... قلب و جاں نوں سکون ملدا اے

سرکار ﷺ دا مدینہ...... جتھے رب دیاں رحمتاں ہر ویلے سایہ کر دیاں نیں

اج دی ایس عظیم الشان محفل پاک اندر تسی سارے رل کے تے دعا کرو کہ

اللہ تعالیٰ...... ایسے سال، ایسے مہینے، ایسے ہفتے، حاضری مدینہ دے اسباب پیدا فرما

دے...... آقا ﷺ دے دربارِ بے مثال اندر ایس طرح عرض کرو...... کہ!

یا رحمت اللعالمین ﷺ رحمت دی نظر کردے تیرے رحمتاں بھرے خزینے دی خیر ہووے

اساں عاصیاں نوں بحرِ غماں چوں پار کردے تیرے نوری سفینے دی خیر ہووے

سد مدینے مدینے دیا تاجدارا تیرے مدنی مٹھے مدینے دی خیر ہووے

اج دے دیدار مستانیاں نوں تیرے رخ آئینے دی خیر ہووے

محترم سامعین!

ہن اج دی محبت تے گلہائے عقیدت نال سجی عظیم الشان محفل پاک اندر

حضور پرنور، سراپا نور، سراسر نور، شافع یوم النشور ﷺ دی پاک نعت سناون واسطے......

محبت دے رنگ چہ رنگے چند اشعار نوں انتہائی خوبصورتی دے نال ادا کرن واسطے

......سب دیاں دعاواں تے التجاواں...... والیٔ مدینہ ﷺ دے حضور پیش کرن واسطے

...... میرے وطن دے مشہور تے مصروف ثناء خوان میری مراد! الطاف برادران نیں

میں بلا تاخیر اک ثنا خوان نہیں بلکہ ثنا خوان برادران اگے عرض کراں گا کہ اوہ تشریف

لیاون...... تے آ کے دیوانہ وار...... اپنے مدنی منٹھار...... آقا ﷺ دی مدح سرائی

فرماون تے تشریف لیاندے نیں...... محترم جناب الطاف برادران

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

محترم سامعین!

میرے آقا ﷺ دا سب توں وڈا تے سچا نالے ستھرا تے سوہنا ثناء خوان قرآن پاک اے ...... جیہڑا محبوب ﷺ دیاں اداواں تے آپ ﷺ دیاں بے مثال عطاواں دا ذکر پاک اپنے سینے چہ محفوظ کر کے قیامت تک واسطے انسانیت دے ہر طبقے واسطے منبع ہدایت اے ...... ساڈا اے یقین تے ایمان اے کہ قرآن کلام رحمن وی اے تے نالے محبوب ﷺ دیاں نعتاں دا پاک دیوان وی اے ...... کیونکہ!

میرے آقا ﷺ ...... بشیر و نذیر نیں
میرے آقا ﷺ ...... یٰسین تے سراج منیر نیں
میرے آقا ﷺ ...... میثاق انبیا دی زینت نیں
میرے آقا ﷺ ...... حسن یوسف علیہ السلام دی شوکت نیں
میرے آقا ﷺ ...... دو عالم دے خواجہ نیں
میرے آقا ﷺ ...... والضحیٰ تے طٰہٰ نیں
میرے آقا ﷺ ...... ماہ آسمان دلبری نیں
میرے آقا ﷺ ...... آفتاب فلک پیغمبری نیں
میرے آقا ﷺ ...... صدر کائنات نیں
میرے آقا ﷺ ...... بدر موجودات نیں
میرے آقا ﷺ ...... بہاراں دی آن نیں
میرے آقا ﷺ ...... دو جہاناں دی جان نیں
میرے آقا ﷺ ...... ہر جن و انس دے دستگیر نیں

اور ذرا توجہ فرماؤ......کہ!

لکھاں آئے تے آون حسین لکھاں تیری کوئی نظیر نئیں آسکدا
جیویں توں آئیوں تیری ذات دی سونہہ کوئی اول اخیر نئیں آسکدا
لکھاں کروڑاں بدلے شیطان بھاویں بن کے تیری تصویر نئیں آسکدا
کملی والے نوں مستانیاں کر راضی تیرا برا اخیر نئیں آسکدا

کیونکہ! ایمان ای نئیں بلکہ میرے ایمان دی جان اے......کہ!

حضرت یوسف علیہ السلام دا حسن سبحان اللہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا دے لال دی ریس کوئی نئیں
میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم دی شان تے اک پاسے اوہدی زلف دے وال دی ریس کوئی نئیں
بڑی روشنی چن ستاریاں دی اوہدے حسن جمال دی ریس کوئی نئیں
بے مثل مستانیاں نبی میرا اوہدے عاشق بلال دی ریس کوئی نئیں

اور اس عقیدے تے سانوں ساریاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دے دیوانیاں تے مستانیاں نوں ناز اے کہ اے عقیدہ دنیا وچ وی کم آوندا رہیا......قبر وچ وی کم آونا ایں...... تے روز محشر وی اس عقیدے نیں روشن ہونا ایں...... ایسے لئی اس عقیدے دیاں بڑیاں عزتاں نیں ...... بڑیاں شاناں نیں ...... کہ!

سلطان مدینہ دا ہے ہر یار بڑا سوہنا
رب سوہنے دا سوہنا ایں دلدار بڑا سوہنا
چرچے نے بڑے بے شک یارو حسن یوسف علیہ السلام دے
پر کملی والا اے لکھ وار بڑا سوہنا
مولا دے خزانیاں دا ہے میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قاسم

رب آپ بنایا اے مختار ﷺ بڑا سوہنا

امت دی بخشش لئی جتھے رویا خدا شاہد

اوہ غار بڑی سوہنی غم خوار بڑا سوہنا

ہر چیز فدا کیتی جہنے سوہنے دے نام اُتوں

اوہدی جان نثاری دا کردار بڑا سوہنا

جتھیں جام پلایا جنہوں خود ساقی کوثر ﷺ نے

اوہ بختاں والا اے مہ خوار بڑا سوہنا

جہدا جا کے پتہ لیندے سردار دوعالم نیں

اوہ کرماں والا اے بیمار بڑا سوہنا

مستانے دی ان شاء اللہ وچ قبر دے عید ہوسی

جد ہووے گا سوہنے دا دیدار بڑا سوہنا

اور......سرکار دوعالم ﷺ دی محفل وچ آکے تے......یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ دیاں باذوق صداواں بلند کرن والے خوش نصیبو!

محفل گئی اے سج سوہنے دی

رحمت لٹ لو اج سوہنے دی

جلوہ گرنیں مدنی آقا ﷺ

دید کرو رج رج سوہنے دی

ساڈے عیب گناہواں تائیں

کملی لوے گی کج سوہنے دی

محشر وچ وی ان شاء اللہ
رکھے گی نسبت لج سوہنے دی
کعبے دا کعبہ اے روضہ نبی ﷺ دا
دید ہے اصل چہ حج سوہنے دی
فتویاں توں نہ ڈر مستانے
نعت سنا جگ وچ سوہنے دی

اوراج دی اس سوہنی محفل پاک دا صدقہ کر کے میرے کریم آقا ﷺ اپنا خصوصی کرم و فضل فرماؤ......اج دی اس محفل ذکر رسول ﷺ وچ ہر دیوانہ...... ہر پروانہ...... ہر مستانہ......انج عرض کردا اے......کہ!

جھاتی کرم دی پاویں جے لجپالا میرے دل دی نگری آباد ہووے
میرے دل وچ تاہنگ چروکنی ایں مولا پوری ایہہ میری مراد ہووے
ہوواں میں سرکار ﷺ دی نعت پڑھدا جد روح میری آزاد ہووے
میں جد مراں مستانیاں جی کردا میری میت تے محفل میلاد ہووے

اور خواہش ایہہ اے کہ جدوں مراں تے قبر وچ اتارن والے تے جنازہ اُٹھاون والے......عاشق رسول تے حضور ﷺ دے صحیح العقیدہ غلام تے نالے......ثنا خوان ہوون ...... تے مینوں لحد وچ اُتارن لگیاں انج داورد......ورد زبان رکھن...... کہ!

کملی والیا رکھ لئیں مان گداواں دے
صدقے جاواں تیریاں خاص عطاواں دے
عیباں بھریا سوہنیاں میرا ماضی اے
کر یویں جے کرم تے کرم نوازی اے

حدوں ودھ دا مرض بیمار دا جاندا اے

کرم کر دتے کیہ سرکار ﷺ دا جاندا اے

منگدے پڑے نے شفا مریض گناہواں دی

ساڈے گھر وی سوہنیاں پھیرا پا جاویں

بوصیری دے وانگوں بخت جگا جاویں

راہ تکدیاں اکھیاں تیریاں راہواں دے

ہو ویں راضی سونیا تے رب راضی اے

عاصیاں دی تے تیرے کرم تے بازی اے

من لے واسطے آل دیاں شہداواں دے

صدقے جاواں آقا ﷺ دی اسواری دے

گھر وچ جا کے رکی سی جو انصاری رضی اللہ عنہ دے

محلاں والے رہ گئے وچ راہواں دے

عشق دے وچ مستانہ شالا سکدا رہے

شان تیری دے وچ ایہہ نعتاں لکھدا رہے

جد تک ساہ نے ایہدیاں وچ ساہواں دے

محترم سامعین!

اج دی ایس حقیقت نوں اگر کوئی آزماناں چاہیے تے آزما سکدا اے کہ جیہڑا اماں دے کول بچہ اپناں بچپناں گزاردا اے اوس ماں نوں اپنے ایس بچے دے نال کتنا پیار اہندا اے...... ماں تے ویسے ای محبت تے الفت...... خلوص تے نرمی دا

پکڑا اے..... مگر تاریخ دے اندر ایک رضائی ماں دا بڑا مقام تے فضیلت بیان کیتی گئی اے..... اک بات اے..... کہ ناں تے او دائی کوئی عام دائی اے تے نہ ای جس دی او رضائی ماں اے ناں ای او بچہ کوئی عام بچہ اے..... کائنات اندر اس ماں نوں سرکار دی نسبت دی وجہ توں لوگ قیامت تک سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کہہ کے پکارن گے...... تے سیدہؓ دے پتر کائنات دے بہتر تے معتبر ہادی اعظم، نبی اعظم محمد ﷺ نیں...... دل کردا اے کہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا دی شان پاک دے اندر وی..... ایس روحانی ایمانی تے باذوق محفل پاک وچ کجھ عرض کیتا جاوے...... تے بڑی محبت تے خلوص وعقیدت دے نال توجہ فرماؤ..... کہ!

کسے دا نصیب نہیں حلیمہ رضی اللہ عنہا تیرے نال دا
توں رج کے دیدار کیتا آمنہ رضی اللہ عنہا دے لال دا
دائیاں نے ایہہ سوچیا سی بچہ اے یتیم اے
پتہ نہیں سی اوہناں نوں ایہہ در یتیم اے
جیہے تیرے آیا جلوہ رب دے جمال دا
رب سوہنے پیارا تیری گود وچ پایا اے
تیرے ستے لیکھاں نوں جگاؤن سوہنا آیا اے
سوہنے دے بہانے سوہنا رب تینوں پال دا
ریس کرے کہڑا تیرے سعدیہ رضی اللہ عنہا نصیب دی
بن گئی ایں ماں توں تے رب دے حبیب دی
جہدی آکھی رب سوہنا کدی وی نہیں ٹال دا

چل وی نہ سکے جہڑی رہندی وی بیمار سی
جہڑے ویلے ہو یا سوہنا اوہدے تے سوار سی
بدل گیا رنگ ویکھ ڈاچی دی وی چال دا
عرشِ عظیم جہدے جوڑیاں نوں چم دا
چن آفتاب جہدی انگلی تے گھم دا
بنیاں او شاناں والا راکھا تیرے مال دا
حلیمہ رضی اللہ عنہا بے سہاراں نوں سہارا مل گیا اے
غریبی دے طوفاناں چوں کنارا مل گیا اے
ملیا اے مقام ویکھو بڑے ای کمال دا
بدلی اے تقدیر سعدیہ حلیمہ رضی اللہ عنہا دی
سنی گئی اے جہدے آیاں دکھیاں یتیماں دی
مشکلاں مستانے دیاں اوہو سوہنا ٹال دا

محترم سامعین!

ہن محفل وچ موجود تمام حاضرین محفل نوں میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم دی نعت پاک سناون واسطے تشریف لیاندے نیں...... میری مراد! حضور صلی اللہ علیہ وسلم دے پاک شہر تے گنبدِ خضریٰ دی شان تے عظمت بڑے سونے اندازِ دے نال بیان کرن والے ثنا خوان...... تے حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم دے اوصاف حمیدہ بڑی سوہنی دلنشین آواز نال پیش کرن والے ثناء خوان...... الحاج محمد شہزاد حنیف مدنی نیں...... تے میں انتہائی محبت تے عقیدت نال الفت دا رنگ جماون واسطے گذارش کراں گا...... محترم محمد

شہزاد حنیف مدنی صاحب...... اگے کہ تشریف لیاون تے حضور ﷺ دا نام پاک چم چم کے اکھیاں تے لاون والے حضور ﷺ دے دیوانیاں نوں حضور ﷺ دیاں باتاں تے نعتاں سناون ...... تے محفل دا ذوق اسوقت سامعین محفل تے حاضرین محفل اگے گذارش کر رہیا اے کہ حضور ﷺ دے سوہنے غلام اپنی محبت تے غلامی دا تر جمان نعرہ لگاون

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلادِ سرور کونات ﷺ

قابل صد احترام...... سامعین کرام!

رب اپنے محبوب ﷺ دی موڑ دا نہیں اٹھی انگلی تے چن نوں توڑ دتا
نماز قضاء علی رضی اللہ عنہ دی ہوئی جسدم سورج مغرب توں عصر ول موڑ دتا
اک دل نہیں ٹٹا سرکار ﷺ کولوں ٹٹے دلاں نوں آقا ﷺ نے جوڑ دتا
دتا کعبے نوں مستانیاں بدل اودھر جدھر رخ محبوب ﷺ نے موڑ دتا

کیونکہ!

اللہ اللہ شاناں رب دے یار دیاں
دین گواہیاں کافر وی کردار دیاں
جس دیاں نعتاں خالق آپ بیان کرے
کون گھٹاوے عظمتاں اس دلدار دیاں
آپ ﷺ دے حسن دی میں کینہ یار تعریف کراں
سوہنیاں سوہنیاں سوہنے توں چندوار دیاں
مرمیا جو سرکار ﷺ دی یا روعظمت توں

مر کے وی اوہ کدے نہ بازی ہار دیاں

خالی در توں کدے سوالی موڑ یا نئیں

عظمتاں ویکھو مدنی ﷺ دے دربار دیاں

سرکار ﷺ دے عاشق جتھے بزم سجاندے نیں

بارشاں اوتھے ہندیاں نے انوار دیاں

اک نہ اک دن سوہنا دید کرا وے گا

تاہنگاں رکھ مستانیاں توں دیدار دیاں

تے اج دی ایس محفل نوں سجاون والے...... تے تمام حضور ﷺ دے غلاماں واسطے روحانیت دی بہار یعنی محفل نعت دا اہتمام کرن والے...... الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ...... دیاں محبت تے عقیدت والیاں صداواں بلند خوش بختاں لئی میں اینج عرض کرناں چاہواں گا...... کہ!

جیہڑا کملی والے دی محفل سجاوے

خزاں اوہدے گھر وچ کدی وی نہ آوے

جے کوئی چاہوے قرب حضوری

دروداں سلاماں دے گجرے بناوے

بھیج دا رؤ توں درود نبی ﷺ تے

میرا مدنی ﷺ آقا دیدار کراوے

کر لو راضی حبیب خدانوں

راضی جے کرنا خدا نوں کوئی چاہوے

رب من جاندا قسم خدا دی
سوہنے نبی ﷺ نوں مناؤنا جے آوے
اج دی اے محفل جس نے سجائی
اوہنوں کملی والا مدینے بلا وے
صدقہ دے اج مولا علی رضی اللہ عنہ دا
اج کوئی دیوانہ وی خالی نہ جاوے
جس تھاں ہووے میلاد نبی ﷺ دا
آرحمت خدا دی اوتھے ڈیرا لاوے
ہے مستانے دی ایہو تمنا
کہ نعت نبی ﷺ وچ عمر بیت جاوے

محترم سامعین!

اج دی ایس محفل دا حسن تے جوبن، نکھار...... تے نالے روحانی کیف و سرور نالے ہر سو چلدیاں مست ہواواں ...... تے درودوسلام دیاں بلند ہندیاں تے با اثر صداواں ...... اج دی ایس محفل پاک نوسجاون والیاں نوں ...... محفل دا سوہنا تے انوکھا انتظام کرن والیاں نوں خراج تحسین پیش کر رہیاں نیں ...... کہ تسی نبی ﷺ دے غلام تے زلف والیل دے قیدی ...... کنے خوش بخت او بلکہ تسی مقدر دے سکندر او...... کہ اج کوئی بڑے اہتمام دے نال بڑے انتظام دے نال اپنے دنیاوی محبوب دی محبت دے نشے اندر گرفتار اے تے کوئی شاعر اپنے قلم دیاں شہکاراں یعنی غزل تے اشعار دا مرکز ومحور اپنے محبوب دے خیال نوں بنا ندا اے ...... اپنے فانی تے

دنیاوی محبوب داذکر مچل مچل کے کرداا ے...... کدی محبوب دیاں زلفاں نوں بے مثال کہنداا ے تے کدی اپنے محبوب دے حسین چہرے نوں باجمال کہنداا ے...... تے جام خمار پی کے تے اپنے دنیاوی محبوب دی مختلف انداز نال تعریف کرداا ے...... مگر قسمت دے گوہر تے بخت دے سکندر او تسی لوگ جہڑے اپنی محبت تے عشق دا اظہار عقیدت نال پلکاں وچھا کے تے سید دو جہاں، فخر دو جہاں، محبوب رحمٰن، سید سیداں، امام مرسلاں، سیاح لامکاں، آقا محمد ﷺ داذکر پاک کر رہے او...... تے سن رہے او...... نالے پلکاں تے عاجزی دے اتھرو سجا کے تے محبت رسول ﷺ دا اظہار فرما رہے او...... دربار رسالت مآب ﷺ دے اندر...... نعت دے گلدستے...... تے درود و سلام دے گلہائے عقیدت سوہنے تے بے مثال انداز وچ پیش کرن دی سعادت حاصل کر رہے او...... تے نعت رسول کریم ﷺ دے الفاظ پیش کرن دے نال نال اپنی عاجزی دا حق وی ادا کر رہے او...... کہ یا رسول ﷺ اسی عاجز آپ ﷺ دی ثنا خوانی صحیح حق نال ادا نئیں کر سکدے...... کہ!

یا نبی ﷺ میں تیرے قربان میں تیری شان توں صدقے
پڑھے نعت تیری قرآن میں تیری شان توں صدقے
ہووے بیان کس توں تیری نعت دی عظمت
رب ہے تیرا ثنا خواں میں تیری شان توں صدقے
سردار نوریاں دادر تے کھڑا اے آقا ﷺ
بن کے اوہ تیرا دربان میں تیری شان توں صدقے
آوے موت وی مدینے ہواں دفن میں مدینے

میرے پورے ہون ارماں میں تیری شان توں صدقے
سدرہ دی حد جو لنگیا بشری لباس والا
ہوئے نوری دیکھ حیراں میں تیری شان توں صدقے
رحمت پئی واجاں مارے جنت اڈیک رکھدی اے
بنیاں جو تیرا مہماں میں تیری شان توں صدقے
پڑھ پڑھ کے نعت تیری عزت بنی ایں میری
تیری نعت توں میں قرباں میں تیری شان توں صدقے

اور ایہہ گل یاد رکھو! بلکہ ایہہ ہر سنی دا عقیدہ ہوناں چاہی دا اے...... کہ!

عاشق عشق دی رمض پہچان سکدا عقل تائیں پہچان نئیں ہو سکدی
ورفعنا شان حضور ﷺ دی اے بندے کولوں بیان نئیں ہو سکدی
ایناں سوچاں دی مستانیاں قسم رب دی ایڈی اُچی اُڈان نئیں ہو سکدی
آجاوے جو عقل دی قید اندر میرے نبی ﷺ دی شان نئیں ہو سکدی

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ وَالۡفُرۡقَانِ الۡحَمِیۡدِ ○

وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ ○ (الرحمٰن)

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

قابلِ صد احترام

میرے بھائیو اور میری بہنو!

آج ایک مرتبہ پھر اللہ کا کرم و فضل نصیب ہوا اور ہم سب اللہ تعالیٰ کے ذکر اور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کے نغمے الاپنے کیلئے اس پر کیف محفل میں اکٹھے ہوئے ہیں بلکہ میں تو یوں کہوں گا کہ آج پھر ہماری زندگی کی ایک رات ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کی نورانیت سے اپنی مکمل تابانیوں کے ساتھ چمک رہی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری زندگی کی ہر شام اسی نور سے چمکتی رہے اور جب تک یہ سانسوں کی لڑی چلتی رہے ہماری زبانوں پر نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جاری رہے (آمین)

اور جب ہماری زندگی کی آخری شام آئے تو وہ شام بھی حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کی چاشنی سے مٹھاس بھری ہی گزر جائے:

اور اب محفل کا رخ اپنے حسین موضوع کے ابتدائی مرحلے کی طرف موڑتے ہیں کہ اس بات کا آج آپ کو اقرار کرنے والے بے شمار ادیب اور سکالرز ملیں گے کہ جو تاریخ دبیان کرتے ہوئے آپ کے سامنے قرآن وحدیث کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار قدرت کاملہ کے تذکرے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے ہیں۔

اللہ کی قدرتوں کے حوالے سے یہ بات کتنی اہمیت کی حامل ہے کہ آج تک ہم سے پہلے جو گزر چکے وہ بھی اور جواب موجود ہیں وہ بھی اور یقیناً جو تا قیام قیامت آنے والے ہیں وہ اس حقیقت کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے...... کہ ساری کائنات اور اس میں دم رکھنے والی تمام مخلوقات کے شب وروز کا نظام جس طرح سے خلاقِ ہر عالم نے سنبھال رکھا ہے کوئی بھی اس کی مثال اور نظیر پیش نہیں کر سکتا...... آج تک لاکھوں تحقیقیں اس کی قدرت کے حوالے سے ہوتی رہیں لیکن آخر کوئی بھی تحقیق کرنے والا آخر میں اس ذات پاک کے حضور انتہائی عاجزی سے سر تسلیم خم کئے بغیر نہیں رہ سکا...... بحر حال اللہ تعالیٰ کی تمام قدرتوں پر ہر طریقے سے ایمان رکھنا ہی بقا کی بڑی نشانی ہے۔

تو اب محفل کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت مقدسہ سے کرتے ہیں...... وہ پاک قرآن جس نے دنیا بھر کے پریس پر اپنی اہمیت کا غلبہ جمار کھا ہے اور اپنی عظمت کا سکہ جمار کھا ہے...... اور وہی مطہر اور بے عیب ولاریب کتاب قرآن پاک کہ جس دل میں اتر جائے اس دل کو مہکا ڈالے اور جس گھر میں آجائے اس گھر کو ملائکہ کیلئے زیارت گاہ بنا ڈالے تو تلاوت قرآن پاک سے محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا آغاز کرنے کے لئے میں اس سے پہلے کہ ملک کے نامور قاری قرآن سے گزارش کروں کہ وہ ہمیں تلاوت قرآن کی حلاوتوں اور برکتوں کے فیض سے مستفیض فرمائیں اس سے

ماقبل میں قرآن کی عظمت کے نام ایک شعر اہل محفل ...... اہل ذوق وشوق کی نظر کرنا چاہوں گا...... کہ:

قول محمد ﷺ قول خدا ہے فرمان نہ بدلا جائے گا
بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

تو محبت وعقیدت سے تلاوت قرآن پاک سماعت کیجئے گا، تشریف لاتے ہیں...... نجم القراء، سلطان القراء

قاری محمد خادم بلال مجددی صاحب

آپ قبلہ قاری صاحب کے تلاوت شروع فرمانے سے پہلے محفل کے ذوق کو مزید اضافے کی طرف لیجانے کیلئے ایک محبتوں کا ترجمان اور عقیدتوں کا پاسبان نعرہ لگائیے گا:

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ تحقیق...... نعرہ حیدری

جناب زینت القراء قاری خادم بلال مجددی صاحب

عزیزان گرامی قدر!

ابھی آپ نے محترم قاری صاحب کی باوقار اور دلبہار آواز میں تلاوت قرآن پاک سماعت کرنے کی سعادت حاصل کی...... محترم سامعین کرام دیکھئے کہ ابھی میں نقابت کے فرائض اسٹیج پر سرانجام دے رہا ہوں اور ہر آنے والے مہمان کا تعارف بھی پیش کر رہا ہوں یعنی کہ مہمان تو خاموش بیٹھے ہیں اور میں آپ حضرات کے سامنے اچھے الفاظ میں ان سب کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں...... لیکن قربان جاؤں قرآن کی عظمتوں اور رفعتوں پر کہ خود ہی اپنا تعارف بھی پیش فرما رہا ہے...... اور خود ہی اپنی رفعتوں اور طہارتوں کا تعارف بھی کروا رہا ہے...... یعنی! اگر پوچھا جائے...... کہ:

اے کتاب تیرا نام کیا ہے؟ تو کتاب نے کہا

بل ھو قرآن مجید

(میرا نام قرآن مجید ہے)

اے کتاب تو کہاں سے آئی ہے؟ کتاب نے جواب دیا

قد جاء کم من اللہ

(تحقیق اللہ کی طرف سے)

اے کتاب تو آنے سے پہلے کہاں تھی؟ کتاب نے بتایا

فی لوح محفوظ

(میں لوح محفوظ پر تھی)

اے کتاب تجھے کس نے بھیجا ہے؟ کتاب بولی

وانہ لتنزیل رب العلمین

(مجھے رب العالمین نے بھیجا ہے)

اے کتاب تجھے کون لیکر آیا ہے؟ کتاب نے جواب دیا

نزل بہ الروح الامین

(مجھے جبریل امین لے کر آیا ہے)

اے کتاب تو کس کے پاس آئی ہے؟ کتاب بولی

بما نزل علی محمد

(میں محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہوں)

اے کتاب تیرا انداز کیا ہے؟ کتاب نے بتایا

ورتل القرآن ترتیلا

(ترتیل کے ساتھ انداز ہے)

اے کتاب تو کس مہینے میں آئی ہے؟ کتاب بولی)

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

(میں رمضان کے مہینے میں آئی ہوں)

بحر حال محترم سامعین یہی کتاب وہ بلند مقام و مرتبہ رکھتی ہے کہ جس کو تھامے رکھنے سے ہی ایمان کی بہاریں قائم رہ سکتی ہیں اور یہی پیغام دیا جاتا ہے...... کہ:

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے کہ دنیا میں کوئی ایسی کتاب موجود نہیں ہے کہ جو تمام علوم کا پیکر اور منبع ہو...... جب بھی جدید اور قدیم علوم سے آگاہی حاصل کرنی ہوگی تو...... اس گھڑی قرآن کی ضرورت سب سے پہلے پیش آئے گی...... کیونکہ:

علوم انبیاء قرآن میں ہیں ...... علوم ملائکہ قرآن میں ہیں
علوم عرش قرآن میں ہیں ...... علوم فرش قرآن میں ہیں
علوم لوح قرآن میں ہیں ...... علوم جنت قرآن میں ہیں
علوم توریت قرآن میں ہیں ...... علوم زبور قرآن میں ہیں
علوم انجیل قرآن میں ہیں ...... علوم صحائف قرآن میں
علوم دینی قرآن میں ہیں ...... علوم دنیا قرآن میں ہیں
علوم ظاہر قرآن میں ہیں ...... علوم باطن قرآن میں ہیں
علوم ولایت قرآن میں ہیں ...... علوم تصوف قرآن میں ہیں

یعنی آخر میں بات یہیں ختم ہوئی ہے کہ تمام علوم کا مرکز و منبع اللہ تعالیٰ کی لاریب

کتاب کتاب مبین ہے

محترم سامعین حضرات!

اب ہم اپنے وقت اور محفل کے مقررہ شیڈول کے مطابق سلسلہ نعت سرور کونین ﷺ شروع کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے پہلے ضروری ہے کہ ہم اپنی سماعتوں کو درود مصطفیٰ ﷺ کی پاکیزگی سے باوضو کرلیں...... اور حاضری مدینہ کے ارمان اپنے دلوں میں تازہ کرلیں کیونکہ عشاق تو ہر پل یہی صدائیں بلند کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں...... کہ:

رنگینی گلاب نہ گلزار چاہیے
طیبہ کے دشت کا اک خار چاہیے
یہ آرزوئے دل ہے کہ ادا یوں نماز ہو
جلوؤں کے واسطے تیرا دربار چاہیے
کعبہ کی عظمتیں مجھے تسلیم ہیں مگر
میری جبیں کو کوچۂ سرکار چاہیے

اور اس کلام کا انتہائی شگفتہ اور حسین مصرعہ جو آپ کی سماعتوں کیلئے پیش کرنا چاہتا ہوں...... کہ:

ہے خلد کی طلب نہ کسی حور سے غرض
مجھ کو حضور آپ کا دیدار چاہیے

آج اس روشن حقیقت کو تو ہر کوئی تسلیم کرتا ہے کہ کرہ ارض پر اگر کوئی سب سے قابل فخر خطہ ہے تو وہ مدینہ پاک کا خطہ ہے...... وہ مدینہ پاک کہ:

نہ جنت نہ جنت کی کلیوں میں دیکھا
مزا جو مدینے کی گلیوں میں دیکھا

کیونکہ!

بہاروں کی رنگت مدینہ
شہروں کی عظمت مدینہ
اسلام کا محور مدینہ
عشق کا منبع مدینہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن مدینہ
مومن کا مرکز مدینہ
دلوں کی راحت مدینہ
روحوں کی لذت مدینہ

بلکہ میں تو یوں کہوں گا...... کہ:

جنت کی جنت مدینہ

اس لئے تو ہم اپنے جذبات اور حقیقت پر مبنی حسین پاکیزہ تصورات کو یوں بیان کرتے ہیں...... کہ:

اک آس لگائے بیٹھا ہوں
اک بار مدینہ دیکھوں میں
اس شہر کی پرکیف ہواؤں میں
اک بار تو جینا دیکھوں میں
پیاسا ہوں آب کوثر کا
اک بار تو پینا دیکھوں میں
پھر چاہے ہوش گنوا بیٹھوں
بس اک بار مدینہ دیکھوں میں

تو اب دلوں کے تار بار بار طیبہ نگر سے ملانے کیلئے......یعنی نعت نبی ﷺ سنانے کیلئے تشریف لاتے ہیں...... عاشق مدینہ...... مداح سرکار مدینہ......محمد اعجاز الحسن جلالی صاحب......میں انتہائی ادب واحترام سے ملتمس ہوں کہ جناب جلالی صاحب تشریف لائیں اور سید کائنات ﷺ کی نعت پاک سنائیں آپ سب سامعین حضرات ایک مرتبہ درود مصطفیٰ ﷺ پڑھنے کی سعادت حاصل فرمائیں۔

جناب محمد اعجاز الحسن جلالی صاحب

عزیزان گرامی قدر!

یہ بات ہمارے ایمان کے حسن کا باعث ہے کہ ہم مکۃ المکرمہ سے بھی دل و جان سے محبت رکھتے ہیں لیکن مدینہ منورہ سے محبت کا تو انداز جدا ہے......اس لئے کہ:

مکہ میں رکن یمانی ہے ......اور...... مدینہ میں فضل لاثانی ہے
مکہ میں لبیک اللھم لبیک ہے ......اور...... مدینہ میں یا نبی سلام علیک ہے
مکہ میں عرفات ہے ......اور...... مدینہ میں نجات ہے
مکہ میں رب کی عنایت ہے ......اور...... مدینہ میں آقا ﷺ کی شفاعت ہے

بلکہ عاشقوں کے نزدیک تو اس حسین عقیدے کی دولت بھی وافر مقدار میں پائی جاتی ہے......کہ:

مکہ بھی عظمت والا ...... مدینہ بھی عظمت والا
مکہ بھی مقام والا ...... مدینہ بھی مقام والا
مکہ بھی درجات والا ...... مدینہ بھی درجات والا
مکہ بھی شان والا ...... مدینہ بھی شان والا

مکہ میں خدا کا گھر ہے ...... مدینہ میں مصطفیٰ ﷺ کا در ہے
مکہ میں رحمت کی برسات ہے مدینہ میں رحمت کی بارات ہے
مکہ میں جلال خدا ہے مدینہ میں جمال مصطفیٰ ﷺ ہے
مکہ میں کعبہ ہے مدینہ میں کعبے کا کعبہ ہے

کیا خوب کہا میرے مسلک کے ترجمان ...... مفسر قرآن امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا...... کہ:

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

محترم سامعین کرام!

ہم آج کی اس بابرکت اور روحانی محفل پاک اس پاکیزہ نیت سے حاضر ہوئے ہیں کہ اللہ کا ذکر بھی کیا جائے اور ساتھ ہی حبیب اللہ ﷺ کا ذکر بھی کیا جائے...... کیونکہ اللہ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے ذکر میں ہی ہم سب کی نجات ہے...... مگر اس بات میں بھی ذرہ برابر شک نہیں ہے کہ ایسی محفلوں کا نصیب ہونا انتہائی خوش نصیبی کی بات ہے وہ اس لئے...... کہ:

جہاں ذکر حبیب ہوتا ہے
خود خدا بھی قریب ہوتا ہے
انکی محفل میں بیٹھنے والا
آدمی خوش نصیب ہوتا ہے

یہ تو ایک چمکتے سورج کی طرح روشن حقیقت ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے اس

کا ذکر زیادہ سے زیادہ کیا جاتا ہے...... ہر چاہنے والا اپنے محبوب کا ذکر ہر محفل میں ...... ہر مجلس میں کرنے کو ہی اپنا سرمایہ حیات تصور کرتا ہے اور اس ذکر مصطفیٰ ﷺ کی عظمتوں اور رفعتوں کا اندازہ کون کرسکتا ہے کہ جس ذکر حسین کو اللہ جل جلالہ نے اپنا ذکر بنا لیا ہے۔

ابھی میں نے آپ کے سامنے عرض کیا کہ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے وہ ہر حال ہر گھڑی میں اپنے محبوب کے ذکر کے پرچار سے ہی ایمان کی حلاوت پاتا ہے جس طرح سے

ہر طالب ...... اپنے مطلوب کا ذکر کرتا ہے
ہر عاشق ...... اپنے معشوق کا ذکر کرتا ہے
ہر محبّ ...... اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے

اور! اگلے مصرعے پر غور فرمایئے گا...... کہ جس طرح سے ہر کوئی اپنے محبوب سے پیار کرتا ہے اور اپنے محبوب کا ذکر بار بار کرتا ہے...... اسی طرح آقا ﷺ کا ہر امتی سید کائنات ﷺ سے جان و دل سے پیار کرتا ہے اور نبی ﷺ کی نبوت کی ناموس کی خاطر اپنی جان نثار کرتا ہے...... اور آپ ﷺ کے نام پاک پر آپ ﷺ کے ذکر پاک پر اپنا زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے والا ہر امتی اصل میں خود کو ذکر نبی ﷺ کر کے جنت کا حقدار کرتا ہے...... اور ذکر مصطفیٰ ﷺ سے سکون قرار پانے والے تو دوسروں کو بھی اس روحانی کیف سے متعارف کروانے کیلئے یوں کہتے ہوئے نظر آتے ہیں......

ک:

چہرۂ شمس الضحیٰ کی بات کر
آپ کی زلف سجی کی بات کر
گر علاج درد و غم ہوتا نہیں

شہر خوباں کی ہوا کی بات کر
پھیل جائے گی جہاں میں روشنی
روضۂ بدر الدجیٰ کی بات کر
دل اگر بے چین ہے تیرا ابھی
پھر خدا کے دلربا کی بات کر
ہاتھ اٹھتے ہی گھٹا چھا جائے گی
کملی والے کی دعا کی بات کر
بات گر بنتی نہیں صائم تیری
پھر محمد مصطفیٰ ﷺ کی بات کر

محترم سامعین ذی وقار!

اب اس باذوق محفل کے حسیں ماحول میں مزید اضافے فرمانے کیلئے ضرورت ہے کہ ایک خوش آواز ثنا خواں کو دعوت نعت دی جائے اور ان سے سید کائنات ﷺ کی نعت پاک سنی جائے تو تشریف لاتے ہیں...... ملک پاکستان کے ایک انتہائی مصروف اور بے حد معروف ثناء خوان...... میری مراد قاری محمد شاہد محمود صاحب ہیں

الحمدللہ محترم قاری صاحب ایک ایسے ثناء خوان ہیں...... کہ جن کا نام پاکستان کا بچہ بچہ جانتا ہے...... اور آپ کی پڑھی ہوئی نعتیں آج شہرت کی بلندیوں پر ہیں تو تشریف لاتے ہیں محترم قاری محمد شاہد محمود صاحب آف ساہیوال

عزیزان گرامی قدر!

اگر باریک بینی سے اس حقیقت پر غور کیا جائے تو یہ بات کسی سے بھی مخفی نہیں رہتی کہ اصل میں ہماری اس چند روزہ زندگی کا مقصد ہی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی

کی جائے اور سید کائنات ﷺ کی غلامی اختیار کی جائے۔

زندگی ملی ہی صرف اسی لئے ہے کہ اللہ کو وحدہ' لاشریک جانا جائے اور محمد عربی ﷺ کی اتباع کو نصب العین بنایا جائے ...... یونہی زندگی کی بات ہو رہی ہے تو میں بھی زندگی کے حوالے سے ایک الفاظ سے جڑی ہوئی مالا آپ کے ہاں پیش کرنا چاہتا ہوں:

ستاروں نے کہا ...... کہ زندگی تھوڑی دیر ٹمٹمانے کا نام ہے
پھولوں نے کہا ...... کہ زندگی کھل کر مرجھا جانے کا نام ہے
پروانوں نے کہا ...... کہ زندگی محبوب پر مٹ جانے کا نام ہے
شعلے نے کہا ...... کہ زندگی جلا دینے کا نام ہے
تاجروں نے کہا ...... کہ زندگی منافع خوری کا نام ہے
امیروں نے کہا ...... کہ زندگی دولت اکٹھی کرنے کا نام ہے
غریبوں نے کہا ...... کہ زندگی حالات سے سمجھوتا کرنے کا نام ہے
لیکن کسی درویش نے کیا خوب کہا ہے...... کہ:

زندگی ...... ستاروں کی طرح تھوڑی دیر ٹمٹمانے کا نام نہیں
زندگی ...... پھولوں کی طرح کھل کر مرجھا جانے کا نام نہیں
زندگی ...... آگ کی طرح جلانے کا نام نہیں
زندگی ...... پروانے کی طرح جل جانے کا نام نہیں
زندگی ...... تاجروں کی طرح منافع خوری کا نام نہیں
زندگی ...... کلیوں کی طرح صرف مسکرانے کا نام نہیں

نہیں ایک [illegible] سے بھی بڑی حقیقت ہے وہ حقیقت کیا ہے؟

وہ حقیقت یہ ہے...... کہ

زندگی ...... دوسروں کی رہنمائی کا نام ہے
زندگی ...... اقوال کی شگفتگی کا نام ہے

اور

خدا کی ...... بندگی کا نام ہے
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ...... کی غلامی کا نام ہے

کیونکہ!

شاعر کا یہ مصرعہ جو شاعر نے اپنے کلام میں بطور زینت تحریر کیا...... یہ مصرعہ ہر دور میں آنے والے ہر انسان کیلئے نسخہ محبت ثابت ہو رہا ہے اور ہوتا ہی رہے گا...... کہ:

عشق سرکار کی اک شمع جلالو دل میں
اور بعد مرنے کے لحد میں اجالا ہوگا

اب آپ حضرات کو نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنانے کیلئے اور تصور ہی تصور میں سوئے طیبہ لیجانے کیلئے...... تشریف لاتے ہیں ایک سوز وگداز کے سرور سے سرشار شخصیت

جناب محمد کاشف شہزاد نقشبندی صاحب

اور آپ حضرات سے بھی مجھے ایک گزارش کرنی ہے...... کہ جو بھی ثنا خواں اسٹیج پر اپنی حاضری لگوانے کیلئے آرہا ہے...... وہ تو یقیناً اپنے کام کو بخوبی سرانجام دینے کی کوشش کر رہا ہے...... مگر آپ کو بھی چاہئے کہ آپ بھی اپنے تمام لمحے عبادت میں شمار کروانے کیلئے اپنی زبانوں کو درود وسلام کے حسین لفظوں سے پر بہار رکھئے...... اور اپنی سوچوں اور تصورات کا مرکز روضہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم رکھئے!

ایک نعرہ بلند فرمایئے تاکہ ہمارے مہمان ثناء خواں تشریف لاکر ہمیں نعت نبی

ﷺ کے مبارک اور پاکیزہ الفاظ سے مستفید فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... نعرہ حیدری

احباب ذی وقار

یہ محفل کا روحانی ذوق اس بات کی عکاس کر رہا ہے کہ یہ گھڑیاں قبولیت کی گھڑیاں ہیں...... یعنی جب بھی اللہ سے اس کے حبیب ﷺ کا وسیلہ ڈال کر مانگا جائے...... تو اللہ رب العزت ضروری عطا کرتا ہے اور اپنی شان کریمی اور رحیمی کے مطابق عطا کرتا ہے...... ایسے میں آپ اپنی حاجات کا تصور بھی رکھئے اور اللہ سے قبولیت کی عطا بھی کرتے رہے...... انشاء اللہ خالق کائنات اپنے حبیب ﷺ کا صدقہ سب کو دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے نوازے گا۔

جیسا کہ آپ سب حضرات جانتے ہیں کہ آج بارہ ربیع الاول شریف ہے اور ان مبارک اور پاکیزہ لمحات میں ہم اپنے آقا ﷺ کے میلاد کی محفل کو سجائے بیٹھے ہیں...... اور ہر طرف سے آج کے دن یہی صدائیں کانوں میں رس گھولتی جا رہی ہیں اور یہ پیغام محبت دیتی جا رہی ہیں...... کہ:

فلک کے نظارو، زمیں کی بہارو
سب عیدیں مناؤ، حضور آگئے ہیں
اٹھو غم کے مارو، چلو بے سہارو
خبر یہ سناؤ، حضور آگئے ہیں
انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا
وہ سہارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے کجکلا ہو! ارے بادشاہو!
نگاہیں جھکاؤ، حضور آگئے ہیں

بس آمد سرکار ﷺ کے وقت یہی صدائے دلنواز دلوں کو سکون و قرار کا سامان مہیا کر رہی تھی......کہ:

ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا
اجالا اجالا سویرا سویرا
حلیمہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی خبر آمنہ کی
میرے گھر میں آؤ، حضور آگئے ہیں

عزیزان گرامی قدر

آمد سرکار ﷺ کے دن سے ہی مدحت کا ایک نیا دور شروع ہوا......ویسے تو اس کائنات کے آقا ﷺ کی مدحت کے تذکرے جناب سیدنا آدم علیہ السلام کی زبان اقدس سے ہی شروع ہو چکے تھے مگر آج بوقت ولادت جو مدحت کر رہے تھے وہ سید کائنات کے سراپا حسن و جمال کا مشاہدہ بھی کر رہے تھے۔

یہ بات تو سب جانتے ہیں......کہ:

بیٹی چاہتی ہے......کہ میری ماں کا ذکر اچھے الفاظ میں ہو
بیٹا چاہتا ہے......کہ میرے باپ کا ذکر اچھے الفاظ میں ہو
مرید چاہتا ہے......کہ میرے پیر کا ذکر اچھے الفاظ میں ہو
شاگرد چاہتا ہے......کہ میرے پیر کا ذکر اچھے الفاظ میں ہو
مقتدی چاہتا ہے......کہ میرے امام کا ذکر اچھے الفاظ میں ہو

لیکن ان سب کے کہنے اپنی جگہ بجا ہیں......مگر اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ورفعنا لک ذکرک فرما کر یہ چاہتا ہے کہ میرے حبیب ﷺ کا ذکر پاک سب سے بلند ہو......سب سے اچھا ہو......سب سے مبارک ہو......سب سے پاکیزہ ہو......سب سے جدا ہو......اور ہر نعت ﷺ کا معیار ہر کسی کی تعریف سے جدا ہو!

کیونکہ! اس بات کوتو سبھی تسلیم کرتے ہیں......کہ:

تصویر کی تعریف کی جائے ......تو

مصور خوش ہوتا ہے

عمارت کی تعریف کی جائے ......تو

معمار خوش ہوتا ہے

اشعار کی تعریف کی جائے ......تو

شاعر خوش ہوتا ہے

تحریر کی تعریف کی جائے ......تو

رائٹر خوش ہوتا ہے

تقریر کی تعریف کی جائے ......تو

مقرر خوش ہوتا ہے

خطاب کی تعریف کی جائے ......تو

خطیب خوش ہوتا ہے

نقابت کی تعریف کی جائے ......تو

نقیب خوش ہوتا ہے

لیکن قرآن جاؤں! ذکر مصطفیٰ ﷺ کی رفعتوں اور عظمتوں پر کہ اگر ذکر مصطفیٰ ﷺ کیا جائے تو......کائنات کی ہر ہر شے کا رب یعنی اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے ......کیونکہ!

سر سے لیکر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
سوچتی تو ہو گی دنیا مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ کر

کہ وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

عزیزان گرامی قدر!

بات تو جتنی بڑھائیں بڑھتی ہی چلی جاتی ہے..... مگر آیئے تھوڑی دیر کیلئے یہ نثر کا سلسلہ روک کر نظمی انداز کی صورت میں مدحت مصطفیٰ ﷺ بصورت نعت سنتے ہیں تو اس ماحول کے ذوق کو ذوق کی معراج تک لے جانے کیلئے تشریف لاتے ہیں ہمارے ہر دلعزیز ثناء خوان..... اور ثناء خوانوں میں انتہائی نفیس اور سریلے ثناء خوان محترم المقام جناب حافظ محمد حسین کسوال

محترم جناب حافظ صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ مائیک پر تشریف لائیں اور اپنی بہترین آواز میں آقا ﷺ کے غلاموں کو حضور ﷺ کی نعت پاک سنانے کی سعادت حاصل فرمائیں

جناب حافظ محمد حسین کسوال

محترم سامعین ذی وقار!

میرے محترم بھائی حافظ محمد حسین کسوال صاحب اپنی بڑی سوز و گداز کی پیکر آواز کو حضور ﷺ کی آمد آمد کے ذکر پاک میں استعمال کرتے ہوئے..... حضور تاجدار دو عالم ﷺ کی نورانیت کے اشعار نعتیہ کلام کی صورت میں پیش کر رہے تھے..... تو میرے ذوق کو بھی ان کی محبت بھری آواز نے جنبش دی تو آپ حضرات غور فرمائیں! امام نجم الدین عمر نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف بحر العلوم میں لکھا ہے اور صاحب مرصاد نے بھی اس کی تائید کی ہے کہ..... تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، کا پاک نور تمام موجودات سے ستر ہزار سال پہلے عالم وجود میں تھا..... یعنی یہ نور عالم محبت میں تھا..... عالم راحت میں تھا..... عالم قربت میں تھا..... عالم عزت میں

تھا...... عالم عظمت میں تھا...... اور اللہ ﷻ کے حکم سے اس پاک نور کیلئے بارہ حجابات بھی بنائے گئے تھے...... ۱۔ حجاب قدرت...... ۲۔ حجاب عظمت...... ۳۔ حجاب منت...... ۴۔ حجاب رحمت...... ۵۔ حجاب سعادت...... ۶۔ حجاب کرامت...... ۷۔ حجاب منزلت...... ۸۔ حجاب ہدایت...... ۹۔ حجاب نبوت...... ۱۰۔ حجاب رفعت...... ۱۱۔ حجاب ہیبت...... ۱۲ حجاب شفاعت...... اور کثیر علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس نور پاک کو مشیت ایزدی نے اپنی مرضی اور رضا کے مطابق حجابات میں رکھا...... جس کا ذکر اکابرین نے اپنی کتابوں میں یوں کیا ہے...... مثلاً

حجاب قدرت میں بارہ ہزار سال ......یہ نور...... اللہ کی تسبیح بیان کرتا رہا

حجاب عظمت میں گیارہ ہزار سال ......یہ نور...... اللہ کی بزرگی بیان کرتا رہا

حجاب منت میں دس ہزار سال ......یہ نور...... اللہ کی پاکی بیان کرتا رہا

حجاب رحمت میں نو ہزار سال ......یہ نور...... اللہ کی تسبیح بیان کرتا رہا

حجاب سعادت میں آٹھ ہزار سال ......یہ نور...... اللہ کی پاکی بیان کرتا رہا

حجاب کرامت میں سات ہزار سال ......یہ نور...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

حجاب منزلت میں چھ ہزار سال ......یہ نور...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

حجاب ہدایت میں چار ہزار سال ......یہ نور...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

حجاب نبوت میں چار ہزار سال ......یہ نور...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

حجاب رفعت میں تین ہزار سال ......یہ نور...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

حجاب ہیبت میں دو ہزار سال ......یہ نور...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

حجاب شفاعت میں ایک ہزار سال ......یہ نور...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

عزیزان گرامی قدر!

محفل کی خوشبو ماحول کو ہر لحہ بالحہ اپنی طرف مائل کیے ہوئے ہے بس! یہ لفظوں

کی رکاوٹ ہے جو کہ نفیس ثناء خوان کے درمیان ہمیں حائل کئے ہوئے ہے...... تو اب میں لفظوں کو سمیٹنا چاہتا ہوں...... اور اس مداح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دینا چاہتا ہوں جو نعت پڑھیں تو سننے والوں کی سماعتیں طیبہ نگر کی مسافر ہو جائیں...... تو جب وہ ستائی کے بعد نعت کا انترہ شروع کرتے ہیں...... تو واقعی ہر ہر لفظ سے سید کائنات کی ثناء ہونے کی خوشبو تو آتی ہی ہے لیکن ساتھ ہی شاعری کے حسن انتخاب اور حسن مطلب کی خوشبو آتی ہے...... چلیئے میں بلاتا ہوں اس ثناء خوان کو...... نجانے کیوں الفاظ کے بکھیرے میں کچھ دیر ہو رہی ہے...... تو تشریف لاتے ہیں سوز گداز کو ساتھ رکھنے والے ثنا خوان اور فنی لحاظ سے اتار چڑھاؤ کا خیال رکھنے والے ثناء خوان...... میری مراد غازی علم دین شہید رحمۃ اللہ علیہ کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نفیس ثناء خوان میری مراد نفیس ثناء خوان...... نعت گو شاعر محمد ندیم غازی نقشبندی صاحب ہیں......

تو بلاتاخیر میں گزارش کر رہا ہوں لاہور سے تشریف لائے ہوئے ثناء خوان اور ہمارے من بھاتے ثناء خوان جناب محمد ندیم غازی نقشبندی صاحب

محترم سامعین!

ابھی آپ نے سماعت کیا کہ محمد ندیم غازی نقشبندی صاحب اپنا لکھا ہوا ایک کلام آپ کی سماعتوں کی نظر کر رہے تھے...... اور اس کلام کا ایک حسیں شعر: کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے حوالے سے تھا اس لئے پھر عرض کرتا ہوں...... کہ؟

اوہناں لئی جنت دے بوہے کھلے
پیار جہان نے آلِ نبی نال پائے نیں

اور مزید اس آل پاک کی شان میں، میں ناچیز بھی کچھ عرض کر کے اپنا نام پنجتن پاک کے غلاموں کو سنانا چاہتا ہوں......

مجھے جو کچھ ملا، صدقہ ملا آلِ محمد کا

مری سوچوں کو بھی رستہ ملا آل محمد کا
مقام زندگی ملتا ہے تو ملتا ہے پنجتن سے
کہوں کیا آسرا ایسا ملا آل محمد کا
کہ ہر اک فرد ہے اعلیٰ سے اعلیٰ اس گھرانے کا
جہاں میں در مجھے کیسا ملا آل محمد کا
خیال پاک مجھ کو لے گیا عرش معلیٰ پر
ترانہ عرش پر لکھا ملا آل محمد کا
ضرورت آ پڑی جب دین کو کچھ پیاسے ہونٹوں کی
تو ہر اک فرد ہی تشنہ ملا آل محمد کا
مجھے طالبؔ کوئی بھی ڈر نہیں ہے اب زمانے میں
مجھے کیا خوب ترانہ ملا آل محمد کا

سامعین ذی وقار!

آخر میں ہم سب اس خالق لم یزل کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتے ہیں اور اپنی بگڑی کو بناتے ہیں

دعا عبادت کا مغز ہے
دعا سے بلائیں ٹلتی ہیں

وہ رب جو فرماتا ہے اے بندے مانگنا تیرا کام...... تیرے خالی دامن کو بھرنا میرا کام ہے

ہم کمزور عاجز...... مجرم...... گنہگار بخشش کے طلبگار اپنے رب سے مانگیں......
عالم اسلام کی بہتری کیلئے دعا مانگیں...... سیلاب متاثرین کی خوشحالی کیلئے دعا مانگیں...... بحرانوں، پریشانیوں سے نجات کی دعا مانگیں...... قوم کے ہر فرد اور ملک کی

سرفرازی کی دعا مانگیں...... شریعت مطہرہ کے نفاذ کی دعا مانگیں...... صوفی باصفا، درویش ملت

محترم المقام صوفی محمد صابر حسین نقشبندی آف گوجرانوالہ

(آستانہ عالیہ فیضان دستگیر فرید ٹاؤن دعا فرماتے ہیں

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے

امت پہ تیری عجب آن وقت پڑا ہے

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ○

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

يا صاحب الجمال و یاسید البشر

من وجهک المنیر لقد نور القمر

لایمکن الثناء کماکان حقهٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

محترم سامعین!

خالق کائنات نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے

وفی انفسکم افلاتبصرون

ترجمہ: تم اپنے اندر ہی جھانک کر دیکھ لو کیا تمہیں نظر نہیں آتا

خالق کائنات نے کلام پاک کی اس آیت مقدسہ میں انسان سے اپنے قلب و جاں پر قدرت کے بے مثال نقوش دیکھنے کا مطالبہ کیا ہے...... اسی آیت کی ترجمانی شاعر مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے یوں کی ہے!

اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی

یہ حقیقت ہے کہ انسان اگر کچھ دیر کیلئے اپنے فکر کو اس دنیا کے مصنوعی بندھن سے آزاد کر کے قدرت کے کمالات کا مشاہدہ کرنا چاہے تو انسان دیکھے گا کہ کائنات میں ہر سو حسن بکھرا پڑا ہے...... مثلاً یہ رقص کرتے ہوئے پھول...... مسکراتے ہوئے تارے...... گنگناتی ہوئی ہوائیں...... مست گھٹائیں...... لہراتی ہوئی معصوم کلیاں...... قدرت کے گن گاتی ہوئی یہ ندیاں...... یہ چاندی کی طرح شفاف چاندنی...... سونے کی طرح سنہری دھوپ...... خمار آلود یہ شامیں...... سرمئی راتیں...... یہ جلوے ہی جلوے...... کہ جن کو دیکھنے والا دیکھتے ہی یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اے کائنات بنانے والے خالق...... انسان اور اس جہاں کو تو نے اتنا حسیں بنایا ہے...... تو خود کتنا حسیں ہے؟ تو جواب ملتا ہے

ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر

کسی شاعر نے کیا خواب کہا ہے...... کہ:

عیاں تو ہی تو ہے نہاں تو ہی تو ہے
یہاں تو ہی تو ہے وہاں تو ہی تو ہے

حضور سرکار کائنات ﷺ کے عاشقو!

اللہ جل جلالہ کی بارگاہ بے عیب میں حمد باری تعالیٰ پیش کرنے کیلئے گزارش کروں گا ، جناب ارباب ظفر اللہ صاحب سے کہ وہ تشریف لا کر...... خالق کل شئی رب کائنات کی حمد وثناء بیان فرمائی:

جناب ارباب ظفر اللہ صاحب (آف پشاور)

محترم احباب!

حمد باری تعالیٰ کے بعد ذکر اس ذات بابرکت کیلئے ہے...... جو عالمین کیلئے رحمت بن کر تشریف لائے جن کی شان ورفعت کو اللہ تعالیٰ خود بلند فرما رہا ہے اور ارشاد

فرمارہا ہے......کہ:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

(اے محبوب ﷺ) ہم نے آپ کے ذکر کو آپ کی خاطر بلند کر دیا۔

اب جو انسان اس ذکر کو زینت زباں بنائے میں اس ذاکر ذکر مصطفیٰ ﷺ کو بھی رفعت عطا کروں گا......بلندی عطا کروں گا۔

اور ادھر دوسری طرف کوئی یہ ذکر کر کے یہ نہ سمجھے کہ میں اس ذکر یعنی ذکر مصطفیٰ ﷺ کا چرچا کر رہا ہوں...... پرچار کر رہا ہوں، نہیں نہیں ایسا تو نہیں ہے بلکہ اس ذکر پاک کی رفعت کی ذمہ داری تو میرے رب نے اپنے اوپر لی ہے۔

اور حضور ﷺ کی بارگاہ کا ذکر آتے ہی ہر مومن مسلمان کی روح تڑپ جاتی ہے اور وہ اس بارگاہ میں جانے کیلئے مضطرب ہو جاتا ہے کہ کاش میں اس بارگاہ تک پہنچ جاؤں اور حضور سرور کائنات ﷺ مجھے بھی اپنے نواسوں کے طفیل یاد فرمالیں......اور جس پر کرم ہو جاتا ہے وہ مہمان حرم ہو جاتا ہے......اور اس ذاکر کے لبوں اور زباں پر یہی رقم ہو جاتا ہے......کہ:

چلئے وہاں کہ شہر مدینہ کہیں جسے
دنیا میں اور کیا ہے کہ دنیا کہیں جسے
اور وقت حاضری منظر کیسا ہوتا ہے؟ کہ
جب مری گنبد خضریٰ پہ نظر جاتی ہے
زندگی کیف میں آتی ہے نکھر جاتی ہے
مزا تو جب ہے کہ مسلسل ہی مدینے میں رہے
زندگی یوں تو بحر حال گزر جاتی ہے

اور اپنی تو آرزو یہ ہے......کہ:

ایک بے نام کو اعزاز نسب مل جائے
کاش مدح پیمبر کا لقب مل جائے
اب تو گھر میں بھی مسافر کی طرح رہتا ہوں
جانے کس وقت مجھے اذن سفر مل جائے
تو اگر چھاپ غلامی کی لگا دے مجھ پر
مجھ گنہگار کو پروانہ لقب مل جائے

اور!

ایک لمحے کو بھی ہو جائے توجہ تیری
عمر بھر کے لئے ملنے کا سبب مل جائے
آدمی کو وہاں کیا کچھ نہیں ملتا ہوگا
سنگریزوں کو جہاں جنبش لب مل جائے

صاحبان محترم!

آپ تمام حضرات کو سرورکونین ﷺ کی پیاری پیاری، میٹھی میٹھی، مہکی مہکی نعت پاک سنانے کیلئے تشریف لاتے ہیں:

محترم جناب آغا ذوالفقار صاحب

صاحبان مکرم!

زمین کا وہ ٹکڑا جہاں پر سید دو جہاں ﷺ آرام فرما ہیں وہ ہر طرح سے تمام علماء و آئمہ کے نزدیک سب جگہوں سے حتیٰ کہ خانۂ کعبہ، مسجد حرام یہاں تک کہ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے...... ہجرت کے بعد نبی ﷺ نے حیات طیبہ کا زیادہ حصہ مدینہ شریف میں گزارا...... جب آپ ﷺ مدینے میں نہ تھے تو یہی خطۂ زمین یثرب کہلاتا تھا...... لیکن جب آپ ﷺ کی آمد مبارک ہوئی تو یہی یثرب مدینہ

منورہ یعنی مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بن گیا...... اور یہ حقیقت ہے کہ ہر مرد مومن مدینے سے محبت رکھتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کا یہ عالم تھا کہ سبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں موت کی خواہش رکھتے اور دعا مانگتے تھے...... کیوں؟

صرف اس لئے کہ یہاں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں...... اور علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس جگہ یعنی مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ننگے پاؤں چلنا افضل ہے اس لئے کہ پیر کہیں ایسی جگہ پر نہ آ جائے کہ جس جگہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوں...... یہ پاک شہر وہی ہے جس کے بارے میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے...... یہی مقام جنت ہے یعنی ریاض الجنہ ہے یہ وہ مقام ہے جہاں کے در و دیوار کو لوگ محبت و عقیدت سے چومتے ہوئے نظر آتے ہیں...... کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے...... کہ:

یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
کون روتا ہے لپٹ کر در و دیوار کے ساتھ

حضرات گرامی قدر!

شہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہو تو اس شہر کی ٹھنڈک یاد آتی ہے اور یاد شہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دل میں سرد آہیں اور آنکھوں میں گرم آنسوؤں کو جنم دیتی ہے...... یہ حقیقت ہے کہ مدینہ پاک کا نام آتے ہی عاشقانِ رسول مچل اٹھتے ہیں اور اپنے پیارے آقا اپنے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری اور حسین وادی میں جانے کیلئے بے قرار ہو جاتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر کرم فرما دیں...... اور ہمیں مدینہ پاک کی حاضری کا اذن عطا فرما دیں...... کہ:

چلو اے ہجر کے مارو سوئے مدینہ چلو
درود پڑھتے ہوئے دل باقرینہ چلو

کیونکہ!

کرم کی چھائی ہوئی گھٹا مدینے میں
ہیں جلوہ فرما حبیب خدا مدینے میں

اِس لئے کہ!

فرشتے کرتے ہیں روضے کی آکے دربانی
وہاں گداؤں کو ملتا ہے تاج سلطانی

ارے آ تو سہی!

پناہ ملتی ہے اس جگہ گنہگاروں کو
سکون ملتا ہے اس در پہ بیقراروں کو

یہی تو خواہش ہے......کہ:

پہنچ کے روضۂ اقدس پہ سر جھکائیں گے
رسول پاک کو سب حال دل سنائیں گے

احباب ذی وقار!

اس باذوق ماحول میں جبکہ مدینے کی بات چل رہی ہے......دل کی تار ہل رہی ہے بلکہ دل کی تار محبت میں شہر محبوب ﷺ سے مل رہی ہے تو اس باذوق گھڑی میں چاہتا ہوں کہ آپ حضرات کے سامنے ایک نامور اور بین الاقوامی شہرت یافتہ ثناء خوان سے نعت نبی ﷺ سنی جائے......تشریف لاتے ہیں فخر پاکستان،

سید فصیح الدین سہروردی صاحب

ایک ذوق کا ترجمان نعرہ لگائیں! نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

سامعین کرام!

ابھی سید دو جہاں ﷺ کی آل کے شہزادے سید فصیح الدین نعت نبی ﷺ کی نعت۔ پاک سنا رہے تھے تو اس گھڑی چند اشعار ذوق محبت کو یوں گرما رہے تھے..... کہ!

بخت خوابیدہ جگانے کی اجازت دے دو
اپنے دربار میں آنے کی اجازت دے دو
میرے آقا، میرے مولا، میرے لجپال کریم
سر کو چوکٹ پہ جھکانے کی اجازت دے دو
آپ کو خواب میں دیکھوں تو کہوں شاہ امم
سر پہ نعلین پاک اٹھانے کی اجازت دے دو
ایک پھیرے میں بھلا پیاس کہاں بجھتی ہے
پھر دوبارہ مجھے آنے کی اجازت دے دو

اور! -

جو میرے نبی ﷺ کا کرم ہوا وہ میں لاؤں کیسے حساب میں
مجھے در پہ اپنے بلا لیا کبھی جاگتے کبھی خواب میں
کبھی جالیوں کے قریب میں کبھی دوریوں میں مزے لئے
جو کرم ہوئے ہیں کریم کے وہ حساب میں نہ کتاب میں
کوئی بھیجے تحفے سلام کے کوئی گائے گن تیرے نام کے
کوئی آنسوؤں کا خراج دے یا نبی ﷺ تمہاری جناب میں

مدینہ طیبہ سے محبت کا اثر ہے..... کہ:

ایک منظر خوش ہے میرے دیدہ تر میں
رہتا ہے اُجالا ہی اُجالا مرے گھر میں
تنہائی بھی دیتا ہے مجھے احساس رفاقت

اک سایہ مانوس ہے خیالوں کے نگر میں
دل ڈھونڈتا ہے خواب میں پھر گنبد خضرا
مینار نظر آئیں جو محراب سحر میں

اور!

آیا لبوں پہ نام اس بے مثال کا
رتبہ بڑا دیا گیا میرے سوال کا
پھرتا ہوں وادی طیبہ کے آس پاس
منظر یہی رہے میرے خواب و خیال کا

اور آؤ آج خاک در رسول ﷺ کو سرمہ آنکھ بنالو...... کیونکہ!

نام سرکار ﷺ میں قدرت نے شفا رکھی ہے
اس کی تاثیر کہ ہر شے سے جدا رکھی ہے
اس کی عظمت کا خدا رکھتا ہے اے دوست بھرم
جس نے ہستی غم آقا ﷺ میں مٹا رکھی ہے
اللہ اللہ بوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ یہ مقام
اُن کی سرکار نے پہلو میں جگہ رکھی ہے
حشر کے روز مرا جرم چھپانے کے لئے
فرد عصیاں مرے آقا ﷺ نے چھپا رکھی ہے

اور اسی آس پہ جیتے ہیں...... کہ!

یا رب میرا خوابیدہ مقدر بھی جگا دے
آنکھوں کو مری روضۂ سرکار ﷺ دکھا دے
اک بار دکھا دے مجھے وہ گنبد خضرا

پھر تو مجھے زمانے سے مٹا دے
جا اب کے برس آئے گا تیرا بلاوا
اے کاش کوئی آکے یہ پیغام سنا دے

صاحبان محترم!

تاجدار حرم، شہریار ارم، نبی محترم، آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کے دربار پرانوار میں ہدیہ نعت پیش فرمانے کیلئے...... میں گزارش کرتا ہوں...... ایک پیاری پیاری، میٹھی میٹھی، مہکی مہکی، اُجلی اُجلی آواز کے مالک ثناخوان جناب شہباز قمر فریدی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی محبت سے نکھری اور سوز بھری آواز میں نعت نبی ﷺ پیش فرمائیں تو تشریف فرما ہو رہے ہیں:

جناب محمد شہباز قمر فریدی صاحب

محترم حضرات!

ابھی شہباز قمر فریدی صاحب سے آپ نے نعت سرور کائنات ﷺ سنی یقیناً آپ کو سرور آیا...... اسی سرور کے لمحات میں مزید اضافہ کرنے کی غرض سے آپ حضرات کی توجہ اس کلام کی طرف کروانا چاہوں گا...... کہ!

شاہ خیر الانام آتے ہیں
دو جہاں کے امام آتے ہیں
کیوں پریشاں کرے انہیں مشکل
جن کو پنجتن کے نام آتے ہیں

اور!

خیر مقدم کرے نہ کیوں جنت
کہ مصطفیٰ ﷺ کے غلام آتے ہیں

اور میرے آقا ﷺ کی ذات پاک تو اتنی غلام نواز ہے..... اتنی بندہ نواز ہے.....اتنی کریم ورحیم ذات ہے.....کہ!

ان کی خاطر ہی بنائی خدا نے دنیا
ان کے دم سے ہے زمانے میں اجالا دیکھو
دشمنوں کے لئے چادر بھی بچھا دیتے ہیں
ان کا ہر کام زمانے سے نرالا دیکھو

یارسول ﷺ!

تو اوج رسالت ہے سید خیر امم ہے
تو وہ ہے کہ زیبا جسے ہر جاہ چشم ہے
خالق نے بنایا تجھے ہر چیز کا مولا
کونین کی ہر شے تیری ممنون کرم ہے
گونج رہا ہے زمانے میں تیرا اسم گرامی
قائم ہے تو اس نام سے کچھ اپنا بھرم ہے

جناب بندہ!

اب جی چاہ رہا ہے کہ..... جب سے محفل شروع ہوئی اس وقت سے لیکر اب تک ذکر رسول ﷺ ہی ہوتا آرہا ہے مگر اب مومن کی عقیدت کا تقاضا یہ ہے.....سنی کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ذکر آل رسول بھی ہو جائے تاکہ جو کچھ بھی صحیح آج کی محفل پر سارا میں پڑھا گیا وہ سب قبول ہو جائے کیونکہ! سید دو جہاں ﷺ نے اپنے بے مثال اور خوبصورت فرمان کے ذریعے سے بے شمار مرتبہ اپنی آل پاک کی

عظمت کا ذکر فرمایا ہے
رفعت کا ذکر فرمایا ہے

عفت کا ذکر فرمایا ہے
عزت کا ذکر فرمایا ہے
محبت کا ذکر فرمایا ہے
عقیدت کا ذکر فرمایا ہے
عنایت کا ذکر فرمایا ہے
اطاعت کا ذکر فرمایا ہے

اسی لئے ہر مومن مسلمان کا عقیدہ یہی ہے کہ جب بھی ذکر رسول ﷺ کیا جائے تو اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ذکر آل رسول ضرور کیا جانا چاہیے......تو بڑی توجہ چاہوں گا......کہ:

شبیر رضی اللہ عنہ تو نے درد کا ایواں سجا دیا ہے
صحرا کو مثل عرش معلیٰ بنا دیا ہے
تجھ پر نماز ختم ہے اے دیں کے تاجدار
تیروں پہ تو نے اپنا مصلیٰ بچھا دیا ہے

اور!

روح اذاں ہے باپ تو بیٹا نماز دیں
مسجد علی کی ہے تو مصلیٰ حسینؓ کا
جاگیر کبریا ہوئی تقسیم اس طرح
کعبہ علیؓ کا ہے تو عرش معلیٰ حسینؓ کا

سرکار ﷺ کی آل پاک کی شان تو اتنی بلند ہے......کہ:

کچھ اس طرح یہ عبادت کو عام کرتے ہیں
سجود ان کی گلی میں قیام کرتے ہیں

کہا خدا نے بنا کے جنت کو
اسے بھی ہم تیرے بچوں کے نام کرتے ہیں
گلی گلی میں قلندر کا تذکرہ شوکت
سلام ان پر جو ان پر سلام کرتے ہیں

بعد میں ایک گزارش محفل پاک کی اسٹیج پر جگہ جگہ جا کر محفل حضور ﷺ میں ثناء خوانی کی سعادت حاصل کرنے والے اپنے تمام ثناخوان بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ جہاں بھی پڑھو...... جیسے بھی پڑھو...... جس وقت بھی پڑھو...... یہ بات ضرور یاد رکھنا......اس میری عاجزانہ، فقیرانہ گزارش پر ضرور نظر رکھنا......کہ:

سیاہ شب نور سحر کی بات کرو
علیؓ کے در کی محمد ﷺ کے گھر کی بات کرو
میری ترستی نگاہوں کو چین مل جائے
مدینے پاک کے دیوار و در کی بات کرو
اگر درد کی دولت میسر ہو تم کو
جناب زہرا رضی اللہ عنہا کے سخت صبر کی بات کرو

کیونکہ! میں نے یہ آزمایا ہے......کہ:

اپنے دکھوں میں آیا جو شبیرؓ کا خیال
شکوہ بدل کے شکر میں تبدیل ہو گیا
ہر غم میں کربلا نے سہارا دیا مجھے
ہر غم غم حسینؓ میں تحلیل ہوگیا

صاحبانِ محترم!

یہ صرف میرے آقا ﷺ کی آلِ پاک کا ہی مقام ہے......کہ!

الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة

حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں

انہی کی والدہ محترمہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جن کی شان سیدۃ النساء العالمین ہے جن کے والد گرامی کے بارے میں زبان رسالت سے یہ حسین کلمات نکلے......

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا......کہ:

يا على انت اول المومنين ايماناً واول المسلمين اسلاما و انت منى بمنزلة هارون من موسىٰ

ترجمہ: اے علی! تو ایمان لانے میں سب سے پہلا مومن ہے، اور اسلام قبول کرنے میں سب سے پہلا مسلمان ہے اور میرے نزدیک تیرا وہ مقام ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا:

اور محبت آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم دل میں رکھنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانو! اس گھڑی دل یوں کہنے کو کر رہا ہے......کہ!

نعت کہنے کا کسی کو جو ہنر آتا ہے
اس کو ہر لفظ میں قرآن نظر آتا ہے
آنکھ اٹھتی ہے تو ملتا ہے تلاوت کا مزا
تیرا چہرہ ہمیں قرآن نظر آتا ہے
یوں نظر آتا ہے کملی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی علیؓ دروازہ
شہر جانے کیلئے راہ میں در آتا ہے

اور!

علم کے شہر کا دروازہ لقب ہے اس کا
اسکی ہر سانس کو حکمت کی گلی کہتے ہیں

حرف حرف اسکو پڑھا میں نے تو معلوم ہوا
نعت دین محمد ﷺ کو علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

اب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک سید زادے کو دعوت نعت دینا چاہتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے اور ہمارے آقا ﷺ کی حسین الفاظ سے سجی ہوئی پیاری سی نعت شریف سنائیں......اور نعت رسالت مآب ﷺ پیش فرمانے کے بعد مولائے کائنات پیر مولا علی رضی اللہ عنہ کی دلوں میں اتر جانے والی منقبت بھی سنائیں......تشریف لاتے ہیں دنیائے نعت کے نیرّ تاباں، ثناخواں، خوش الحان

جناب منظور الکونین صاحب

نعت کے کیف سرور سے جھوم کر......آواز بلند فرما کر......ایک حقیقی محبت کا ترجمان نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

محترم حضرات!

یہ تو ایک بہت ہی بڑی سعادت ہے حضور ﷺ کی ثنا خوانی کرنا......یعنی ثناء خوانی بھی اللہ کا خاص فضل اور آقا ﷺ کا ایک خاص کرم ٹھہرا اور یہ کتنی بڑی مزید سعادت کی بات ہے کہ ثناخوان تو ویسے ہی فضیلت والا ہوتا ہے اور اگر وہ خوش قسمت ثناخوان ہو بھی سید یعنی کہ آلِ نبی بھی اور اولادِ علیؑ تو پھر مقام و مرتبے کے کیا کہنے...... کیا بات ہے اس خوش نصیب بخت کے سکندر کی، کہ جب بھی لب ثناء کرنے کیلئے کھولتا ہے تو کبھی اپنے نانا کی بات کرتا ہے اور کبھی اپنے دادا کی بات کرتا ہے......یعنی کہ بتانا یہ چاہتا ہوں کہ سید جب بھی نعت پڑھے تو اپنے گھرانے کی بات کرتا ہے اور اگر سیدۂ کائنات کی شان بیان کرے تو پھر بھی اپنے گھرانے کی بات کرتا ہے......اور اگر وہ خوش شیر خدا رضی اللہ عنہ کی منقبت شریف پڑھے تو پھر بھی اپنے ہی گھرانے کی بات

کرتا ہے.... اور ایسا خوش قسمت ثنا خوان تو اپنے مقدر پہ رشک کرتا ہوا کہتا ہے......

کہ:

کرم ہم پر نبی کے کم نہ ہونگے
نہ ہونگے یہ مرے ہمدم نہ ہونگے
جو مصروف ثنائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
کبھی وہ مبتلائے غم نہ ہونگے

اور اے جہاں والو!

یہ نور مصطفیٰ کی روشنی ہے
اُجالے اب کبھی مدہم نہ ہونگے
عطا کر دیں جنہیں سرفرازی
پھر ان کے سر کہیں خم نہ ہونگے

اور ہمارا تو عقیدہ ہے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم

کرم فرمانے والے ہیں
قدموں میں بسانے والے ہیں
دکھ درد مٹانے والے ہیں
نعمات لٹانے والے ہیں
سینے سے لگانے والے ہیں
کملی مین چھپانے والے ہیں

تو پھر!

شفاعت کیوں سر محشر نہ ہوگی
وہاں کیا سرور عالم نہ ہونگے

اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ میرے کریم ورحیم آقا ﷺ کس کی شفاعت فرمائیں گے......کن منگتوں کے کشکول گدائی میں جنت رکھیں گے......کہ جو:

محشر میں شفاعت کا وہ حقدار نہیں ہے
جو عشق محمد ﷺ کا طلبگار نہیں ہے
دے دیتے ہیں ہر مانگنے والے کو بہت کچھ
ان جیسا کوئی صاحب و مختار نہیں ہے
اس در سے تہی دست نہیں کوئی بھی لوٹا
اس در سے بڑا کوئی بھی دربار نہیں ہے
بس ایک تمنا ہے مدینے میں بلا لو
اب دل میں تمناؤں کا انبار نہیں ہے

اور!

سب خیالات خدا دل سے تو زائل کر دے
میرے اللہ مجھے عشق میں کامل کر دے
یا بہت جلد مدینے کی زمیں پر بلوا
یا اسے میرے شب و روز میں شامل کر دے

اور قابل توجہ......ایک شعر......کہ

علم ایسا بھی نہ دے کہ خود کو کہوں ان جیسا
ایسے عالم سے تو بہتر ہے مجھے جاہل کر دے

اسی حوالے سے یہ بھی کہوں گا......کہ!

جو نہ جانے مقام بشریت کیا ہے
کیا وہ سمجھے گا کہ سرکار ﷺ کی عظمت کیا ہے

سارے پیمانے غلط اور ترازو بے کار
کوئی سمجھا نہ سمجھے گا کہ ان کی حقیقت کیا ہے

ہاں.....تو

علم ایسا بھی نہ دے کہ خود کو کہوں ان جیسا
ایسے عالم سے تو بہتر ہے مجھے جاہل کر دے

محترم حضرات!

اللہ رب العزت کلام پاک میں خود ارشاد فرماتا ہے.....کہ:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا

پتہ چلا کہ محبت کی پختگی اور مضبوطی کیلئے شرط کامل اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے......

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع جو بھی امتی جتنی اچھی طرح کرے گا......اس کو اتنا ہی خدا کے ہاں مقام محبوبیت ملے گا......اللہ رب العزت ایسے شخص کو اتنا ہی اپنے قریب کرے گا...... خالق کائنات اتنا ہی اس بندے کو نوازے گا جتنا وہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو عزیز رکھے گا......اور یاد رہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بھی سنت پر عمل کرے گا گویا وہ قرب خداوندی کے عمل کی طرف چلے گا......اور قیامت کے دن اس شخص کو خالق کائنات کی محبت والی نظر کا انعام ملے گا اور محشر میں ایسے شخص کو یعنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص غلام ہونے کا انعام ملے گا......اور اس کے بدلے میں جنت میں اعلیٰ مقام ملے گا......جو اللہ عزوجل اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت میں زندگی گزارتا ہے دنیا اور آخرت کی ہر نعمت اس خوش نصیب کے مقدر کی زینت ٹھہرتی ہے......جیسے کہ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے......کہ!

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حقیقت میں تعلق باللہ اور تعلق بالرسول کو مضبوطی سے قائم رکھنے والے ہی صحیح معنی میں مومن اور عاشق رسول ہیں شاعر نے ایسے لوگوں کیلئے کیا خوب کہا ہے...... کہ:

عشق سچا ہو تو سب لطف و کرم تیرے ہیں
جاں سے گزرے تو جودو کرم تیرے ہیں

کیونکہ!...... یہ تو ایسا دربار ہے کہ جہاں:

ایک بے نام کو اعزازِ نسب مل جائے
کاش مداح پیمبر کا لقب مل جائے
اب تو گھر میں بھی مسافر کی طرح رہتا ہوں
جانے کس وقت مجھے اذن سفر مل جائے
ایک لمحے کو بھی ہو جائے توجہ تیری
عمر بھر کیلئے ملنے کا سبب مل جائے
آدمی کو وہاں کیا کچھ نہیں ملتا ہوگا
سنگریزوں کو جہاں جنبش لب مل جائے

عزیزان محترم!

یہ تو سبھی مانتے ہیں بلکہ اس روشن حقیقت کو دل سے جانتے ہیں کہ جو ثناء خوان...... جو ذاکر ذکر مصطفیٰ ﷺ...... اس ذکر کو کرے گا اللہ رب العزت اس ثناء خوان کی عزت وتوقیر میں اضافہ فرماتا ہے زمانہ ایسے ثنا گو کو پلکوں پہ بٹھاتا ہے لوگ آج ثناء خوانوں کے ہاتھ چوم چوم کر اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں...... آخر کیوں؟

صرف اس لئے کہ یہ ذکر سرکار ﷺ کرتے ہیں:

سر بزم کہہ رہا تھا درویش اک دانا
اسے کیوں نہ گائے دنیا میں جو نبی کے گیت گائے

اور ثناء گو عاجزی سے یوں کہتے ہیں......کہ:

لفظ بے بس زباں معذور
ہم سے ذِکر حضور ﷺ کیا ہوگا
ہو کنارہ نہ جس سمندر کا
وہ سمندر عبور کیا ہوگا

کیونکہ! یارسول اللہ ﷺ!

لفظ میں آپ کے شایان شان کہاں سے لاؤں
ابوطالب ؓ کا قلمدان کہاں سے لاؤں
لوگ کہتے ہیں کروں آپ کی مدحت آقا
اور میں لہجۂ قرآن کہاں سے لاؤں
آپ کی آل کی پہچان نہیں دنیا کو
دیدۂ بوزر و سلمان کہاں سے لاؤں

اور......یارسول اللہ ﷺ

آپ کے حکم کو جو حکم خدا مانتے تھے
آج میں ایسے مسلمان کہاں سے لاؤں

اور اگر کسی گھڑی......کسی خوش نصیب کو اذن ثناء مل جائے تو وہ اپنے لمحوں کو وضو کی پاکیزگی دینے کیلئے بے چین ہو جاتا ہے......کہ کہاں میں......کہاں میری زباں......کہاں میری سوچ......کہاں میرا انداز......کہاں میری آواز......کہاں میرا

آغاز...... کہاں نعت کے الفاظ...... اور ثنائے حبیب ﷺ کرنے والے ثنا خوان کا دل سینۂ بے چین میں...... دھڑک دھڑک کر...... بلکہ میں تو یوں کہوں گا کہ جھوم جھوم کر محبت سے سینے کے دروازے پر یوں دستک دیتا ہے...... کہ:

پہلے ماہ و خورشید کو تسخیر کروں میں
پھر اسم محمد ﷺ تحریر کروں میں
لوں نام شہِ دیں کا ہر صحن گلستان
خوشبو کی ہر اک موج کو زنجیر کروں میں
معراج محبت تیری دہلیز کا بوسہ
جنت کو تیرے شہر سے تعبیر کروں میں
مہکے جو تیرے نام کی خوشبو سے ابد تک
ایسی کوئی بستی کہیں تعمیر کروں میں

عزیزان گرامی قدر!

اب اس محبت کی عکاسی کرنے والے دیدہ زیب ماحول میں چاہتا ہوں کہ اس محفل پاک کی حسیں دلنشیں پاک نشست میں نعت سرور کونین ﷺ پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے والے ثنا خوان بین الاقوامی شہرت کے حامل ثنا خوان، ثنا خوانی کی بدولت انتہائی مقبول وانتہائی معروف ثنا خوان، میری مراد ہیں فخر پاکستان محترم

الحاج صدیق اسماعیل صاحب

صاحبان مکرم!

الحاج محمد صدیق اسماعیل صاحب کو بہت اچھے انداز اور خوبصورت آواز میں آپ حضرات نے سنا...... یقیناً محترم المقام محمد صدیق اسماعیل صاحب آپ کے دلوں کی دھڑکن ثابت ہوئے...... آپ نے ابھی محترم ثناء خوان رسول عربی سے اعلیٰ

حضرت کا میٹھے میٹھے الفاظ شاعری سے سجا ہوا کلام بھی سنا......اور میں چاہتا ہوں آج کی اس حسین اور پر وقار محفل پاک میں محبتوں کے جام پلانے والے اپنے امام یعنی امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر بھی کر جاؤں رحمۃ اللہ علیہ

کون امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کو ہم......

فقیہ بھی مانتے ہیں
متقی بھی مانتے ہیں
نمازی بھی مانتے ہیں
غازی بھی مانتے ہیں
عالم بھی مانتے ہیں
عامل بھی مانتے ہیں
محدث بھی مانتے ہیں
محقق بھی مانتے ہیں
مفکر بھی مانتے ہیں
مدبر بھی مانتے ہیں
مؤرخ بھی مانتے ہیں
مفسر بھی مانتے ہیں
فیض کا سمندر بھی مانتے ہیں
عشاق کا سکندر بھی مانتے ہیں
امام عرب و عجم بھی مانتے ہیں
پیکر علم و حلم بھی مانتے ہیں
صاحب عرفان بھی مانتے ہیں

دین متین کا ترجمان بھی مانتے ہیں
حقائق کی جان بھی مانتے ہیں

اور ہم!

سنت کی جان بھی مانتے ہیں

وہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کہ جن کے علم و حکمت کے جلائے ہوئے چراغ آج بھی آنے والوں کو..... چاہنے والوں کو..... حق کی تلاش جاری رکھنے والوں کو..... سراغ منزل دیتے ہیں..... میرے امام زمانے کے امام، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کا ایک ایک محبت بھرا قول..... حقیقت سے سچا قول..... محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار قول تعلق بالرسول کی مضبوطی کا نشان ہے..... وہ امام جنہوں نے لوگوں کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جام پلائے..... ظلمتوں کے محلات گرائے..... اپنی مجلس میں بیٹھنے والوں کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول بتائے..... لوگوں کو احکامات شریعت سمجھائے..... اور ہمیشہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گن گائے..... اور آنے والوں کو عقائد کی درستگی کیلئے یہ پیغام سنائے..... کہ:

سرتابقدم تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول
کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہیں کلی جس میں حسین اور حسن پھول

میرے امام نے لوگوں کو قرآن کے احکامات یوں سمجھائے کہ جب بھی مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات آئے!

ناموسِ رسالت کی بات آئے

عزت رسالت کی بات آئے

عظمت رسالت کی بات آئے

عصمت رسالت کی بات آئے

طہارت رسالت کی بات آئے

اطاعت رسالت کی بات آئے

عنایت رسالت کی بات آئے

تو قرآن سے رہنمائی لیا کرو...... کیونکہ! قرآن آقا ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہونی والی واحد ایسی کتاب ہے جو کلام خدا بھی ہے اور راز دار مصطفیٰ ﷺ بھی ہے...... کہ!

قرآن میں ذات و صفات کی آیتیں
آپ ﷺ کے شب و روز کی ترجمان ہیں

قرآن میں احکامات کی آیتیں
نبی دو جہاں ﷺ کے مبارک اعمال ہیں

قرآن مجید میں تشریح کی آیتیں
سید دو عالم ﷺ کا حسین حال ہیں

قرآن مجید میں اخلاق کی آیتیں
سرور کونین ﷺ کی حسن گفتار ہیں

قرآن مجید میں ذکر رحمت کی آیتیں
محبوب خدا ﷺ کی کریمی کے تذکرے ہیں

قرآن مجید میں تجلیات حق کی آیتیں

سیاحِ لامکاں ﷺ کے مشاہدات کے تذکرے ہیں

قرآن مجید میں معاملات کی آیتیں

سید الکونین ﷺ کا حسن معاشرت ہیں

قرآن مجید میں حسن رسالت کی آیتیں

آپ ﷺ کے حسن سراپا کے تذکرے ہیں

قرآن مجید میں اصلاح کی آیتیں

نبی دو جہاں ﷺ کے رہنمائے کامل ہونے کے تذکرے ہیں

کیونکہ!

اگر بیان کرنے والے کا سینہ مدینہ بنا ہو......اور وہ محبت رسول ﷺ کی شمع اپنے سینے میں روشن کئے ہوئے ہو تو پھر تو اس کو قرآن سارا ہی میرے آقا ﷺ کے حسن کا سراپا نظر آئیگا......قیامت تک کے آنے والوں کی میرے پاکیزہ مسلک کے امام، امام العاشقین، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ پیغام دیا......کیسا پیغام؟ کس کے بارے میں پیغام دیا؟ ہاں تو میرے بھائیو! میرے مسلک کے امام بلکہ میں تو کہوں گا کہ عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ کے امام نے...... یہ حقیقتوں سے سجا......محبت کی چاشنی سے بھرا......عشق کے نمایاں رنگ سے نکھرا ہوا یہ پیغام دیا......کہ!

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

نقابت وخطابت کا ذوق رکھنے والے حضرات کیلئے حسین تحفہ

حافظ قاری محمد نوید شاکر چشتی

کی قلمی کاوشیں

دنیائے نقابت کے

درخشندہ ستارے

پارٹ I

محترم قاری محمد یونس قادری (لاہور)
محترم سید اکرم علی شاہ گیلانی (مرید کے)
محترم محمد افتخار رضوی (شاہ کوٹ)
محترم طاہر عباس خضر کھچی (چنیوٹ)
محترم محمد خاور عظیم (فیصل آباد)
محترم غلام یٰسین قادری (کراچی)
محترم زاہد رضا قادری (جڑانوالہ)
محترم ہارون شاہ ہاشمی (میانوالی)
محترم شکیل احمد خان قادری (ساہیوال)
محترم حافظ تجمل حسین صابری (لاہور)

پارٹ II

استاذ النقباء الحاج محمد اختر سدیدی (فیصل آباد)
صاحبزادہ محمد شہریار قدوسی (کراچی)
محترم صاحبزادہ تسلیم احمد صابری (کراچی)
محترم صاحبزادہ حامد علی سعیدی السدیدی (ملتان)
محترم محمد رفیق شیخ فریدی (حیدر آباد)
محترم سید محمد ابوذر قادری (کراچی)
محترم عابد حسین خیال (لاہور)
محترم سید محسن رضا قادری (چیچہ وطنی)
محترم شوکت جمیل مستانہ (فاروق آباد)
محترم تسلیم رضا قادری (کراچی)

ملک کے مشہور ومعروف نقباء حضرات کی مختلف محافل کی نقابتیں

دنیائے نقابت کے

درخشندہ ستارے

(حصہ اوّل)

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

مکتبہ زین العابدین

باغبانپورہ لاہور

0332-4300213

نقابت و خطابت کا ذوق رکھنے والے حضرات کیلئے حسین تحفہ

302

دنیائے نقابت کے
درخشندہ ستارے

حصہ اول

1- محترم قاری محمد یونس قادری (لاہور)
2- محترم محمد افتخار رضوی (شاہ کوٹ)
3- محترم سید اکرم علی شاہ گیلانی (مریدکے)
4- محترم طاہر عباس خضر نجمی (چنیوٹ)
5- محترم زاہد رضا قادری (جڑانوالہ)
6- محترم سید محسن رضا قادری (چیچہ وطنی)
7- محترم شکیل احمد خان قادری (ساہیوال)
8- محترم محمد شاہد فراز اویسی (گوجرانوالہ)
9- محترم محمد عارف کریمی (کامونکی)
10- محترم حافظ تجمل حسین صابری (لاہور)

حصہ دوم

1- محترم اختر سدیدی
2- محترم صاحبزادہ شہریار قدوسی
3- محترم صاحبزادہ تسلیم احمد صابری
4- محترم صاحبزادہ حامد علی سعیدی السدیدی
5- محترم ہارون شاہ ہاشمی
6- محترم عابد خیال
7- محترم سید ابوذر قادری
8- محترم شوکت جمیل مستانہ
9- محترم سید امجد شاہ گیلانی
10- محترم رفیق شیخ فریدی

حضور سرور کونین ﷺ
کے میلاد شریف کی محافل کی

بارہ نقابتیں

مرتب
حافظ القاری
گدائے کوئے مدینہ محمد نوید شاکر چشتی